میری روح خداوند کی بارگاہوں کی مشتاق بلکہ آرزومند ہے
زبور ۸۴: ۲

فہرست کتاب دولت فاروقی

دیباچہ

اور یہودیوں کا عقیدہ مسیح کے آنیکی بابت اور انجیل مین سے پیشین گوئی

خاتمہ اور اسمین دو باب ہین

باب اول		باب دوئم	
آدمیوں اور شہروں کے نام کے معنے	بعضے شہروں کی نقشہ جات کہ اس کتاب کے سمجھنے والے کو ضرور ہے	مناجات نظم اردو مین	فہرست بعض ان کتابونکی جنسے اس کتاب مین مضامین درج کئے گئے
عبرانی اور انگریزی مہینونکی مطابقت		عیسائی اور یہودی اور اہل اسلام اس کتاب کے خاتمہ پر دعائیہ و تحفہ	

متفرق اصطلاحات اہل کتاب کہ جس سے واقفیت اس کتاب کا مطلب سمجھنے کیلئے ضرور ہے

فٹ بارہ انچہ کا اور ایک گز انگریزی رائج ہند تین فٹ کا اور سترہ سو ساٹھ گز کا ایک میل (از ریوڈی ہیٹری آف نالج مطبوعہ لندن صفحہ ۳۶ ترجمہ تواریخ مارشمین مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۳۵ حاشیہ)

اس کتاب مین باب کے لفظ کے بعد جو ہندسہ ہے اُس سے مراد آیت یا درس ہے اور (اسکے) یعنے حلقہ کے اندر جو عبارت ہے اکثر جگہہ مین توضیح مطلب کے واسطے مؤلف کی طرف سے ہے اور ہر عبارت کے آخر مین جو انتہی کا لفظ ہے وہ سب عبارت لفظ بلفظ نقل کسی کتاب سے ہے اور اسیطرح یہہ لفظ بھی یعنے تمت کلام اور جن دو عددونکے درمیان لکیر ہے مثلاً ۲ — ۵ اس سے مراد یہہ ہے کہ دو سے پانچ تک

۵ کوس ہر ملک کے مقدار مین متفاوت ہوتے ہین مگر اس کتاب مین اکثر جگہہ کوس سے مراد دو میل

طواف کرونگا تاکہ مین تیری شکرگزاری بیان کرون اور تیری عجایب قدرتین بیان
کرون اے خداوند مجکو تیرے رہنے کا گہر بہایا وہ مکان جہان تیرا جلال رہتا ہے
خوش آیا (۲۶ زبور ۶-۸) مبارک ہے وہ جسے تونے برگزیدہ (یعنے مصطفیٰ ؐ)
کیا اور اپنے حضور (معراج) مین بلایا تاکہ وہ تیری بارگاہون مین سکونت کرے
ہم تیرے گہر ہان تیری ہی مقدس ہیکل کی خوبی سے سیر ہونگے (۶۵ زبور ۴)
تیرے گہر کے رہنے والے کیا ہی مبارک ہین وہ ہمیشہ تیرا شکر کیا کرینگے (۸۴ زبور ۴)

عمارت کرے ہے کون اس سے زیادہ
سنے ہے اسکی قصر آرائی کی شان

کہ بہشت صد هزاران حمد باد
بنینا فوقکم سبعا شدادا

آسمان خدا کا جلال بیان کرتے ہین اور فلک اُسکی دستکاری دکہاتا ہے
ایکدن دوسرے دن سے باتین کرتا ہے اور ایک رات دوسری رات کو
معرفت بخشتی ہے اُنکی کوئی لُغت اور زبان نہین اُنکی آواز سنی نہین
جاتی ساری زمین مین اُنکا تار گزر گیا اور دنیا کے کنارون تک اُنکا
کلام پہونچا ہے اُنمین اُسنے آفتاب کے لیے خیمہ کہڑا کیا ہے جو دولہا کی مانند
خلوت خانے سے نکل آتا ہے اور پہلوان کی طرح میدان مین دوڑنے سے خوش
ہوتا ہے (۱۹ زبور ۱-۵) اُسکی بنیاد مقدس پہاڑون پر ہے یہوواہ (یعنے
خدا) صیحون کے پہاٹکون کو یعقوب کے سارے مسکنون سے زیادہ پیار کرتا ہے
اے شہر خدا تجہمین جلال والی باتین کہی گئین (۸۷ زبور ۱-۳) اے
یروسلم یہوواہ کی تعریف کر اے صیحون اپنے خدا کی حمد کر (۱۴۷ زبور ۱۲)
اُسکا غصہ ایکدم کا ہے اور اُسکے کرم مین زندگی ہے اگرچہ رونا شام کو ہو

تو صبح کو گانے کی نوبت ہوئی (۳۰ زبور ۵)

خداوندیکہ باب لطف واکرد		بما افزون تر از عالم عطا کرد	
ز ابراہیم تا احمد شفیعان		ز صحن کعبہ تا اقصیٰ زبا کرد	

در نعت حضرت سید الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرا دل جوش مار رہا ہے مین اچھی بات کہتا ہون میرے کام بادشاہ کے لئے ہون میری زبان زود نویس کا قلم ہو تو بنی آدم مین از حد حسین و جمیل ہے تیرے لبون مین لطف انڈیلا گیا ہے اسلئے ابد تک خدا نے تجھے برکت دی ہے اے پہلوان اپنی تلوار کمر پر باندہ اپنے جلال اور اپنی حشمت سمیت اور اپنی حشمت مین سچائی اور فروتنی اور صداقت کے واسطے سوار ہو کر آگے بڑہ اور تیرا دہنا ہاتہ تجھے ہیبت ناک کامون کی راہ دکہاوے گا بادشاہ کے دشمنون کے دلین تیرے تیر تیز کئے گئے ہین امتین تیرے تلے گرین گے (۴۵ زبور ۱-۵) صلی اللہ علی محمد وآلہ واصحابہ اجمعین جنکا مرتبہ اس پیشین گوئی سے ثابت ہے دیکہو میرا بندہ جسے مین سنبھالتا میرا برگزیدہ (یعنے مصطفی صلعم) جس سے میرا جی راضی ہے مین نے اپنی روح اسپر رکہی وہ قومون پر عدالت ظاہر کرے گا (۲) وہ نہ چلاوے گا اور اپنی صدا بلند کرے گا اور اپنی آواز بازارون مین نہ سناوے گا (۳) وہ مسلے ہوئے سینٹھے کو نہ توڑے گا اور سن کو جس سے دہوان اٹہتا ہے نہ بجہائیگا جبتک انصاف کو صداقت کے ساتہ انجام نہ دے (۴) وہ نہ گہٹیگا اور نہ تہکیگا جبتک

که راستی کو زمین پر قایم نکرے اور جزیرے اسکی شریعت کی راه تکینگے (۵)
خداوند خدا جو آسمانونکو خلق کرتا اور انہین تانتا جو زمین کو اور انہین جو
اسمین سے نکلتے ہین پہیلاتا اور ان لوگون کو جو اسپر ہین سانس دیتا اور
انکو جو اسپر چلتے ہین روح بخشتا یون فرماتا ہے (۶) مین خداوند نے تجہے
صداقت کے لیئے بلایا مین تیرا ہاتہ پکڑونگا اور تیری حفاظت کرونگا اور
لوگونکے عہد اور قومونکے نور کے لیئے تجہے دونگا (۷) که تو اندہونکی آنکہین
کہولے اور بند ہوؤنکو قید سے نکالے اور انکو جو اندہیرے مین بیٹہے ہین
قیدخانه سے چہڑاوے (۸) خداوند مین ہون یه میرا نام ہے اور اپنی
شوکت دوسرے کو نه دونگا اور وه ستایش جو میرے لیئے ہوتی کہودی ہوئی
مورتونکے لیئے ہونے نه دونگا (۹) دیکہو آئنده کی (یعنے گزشته) کی باتین
جو نہین سو وقوع مین آئین اور مین نئی باتین بتاتا ہون اس سے پیشتر که واقع
ہون مین تمہے بیان کرتا ہون (۱۰) خداوند کے لیئے ایک نیا گیت گاؤ تم جو
سمندر پر گزرتے ہو اور تم جو اسمین بستے ہو اے جزیرو اور انکے باشندو تم زمین
پر سرتاسر اسکی ستایش کرو (۱۱) بیابان اور اسکی بستیان قیدار کے آباد
دیہات اپنی آواز بلند کرین چٹانون کے بسنے والے ایک گیت گاوین پہاڑونکی
چوٹہونپر سے للکارین (۱۲) وے خداوند کا جلال ظاہر کرین اور جزیرونمین اسکی
ثناخوانی کرین (یسعیاه ۴۲ باب ۱–۱۲) اس پیشین گوئی مین پہلی بات
یه ہے که عدالت ظاہر کریگا یه تو خاص منصب حضرت نبی اسلام علیه الصلوة والسلام
کا تہا اور حضرت عیسیؑ کو تو خود زمین پر سر رکہنے کی جگه نہتی (متی ۸ باب ۲۰) دوسرے

چلاوے گا (متی ۱۲ باب ۱۹ مین ہے وہ جھگڑا اور شور نکریگا انتہا یہ کہ لوگونکے
آگے اپنا تفاخر نہ کریگا یعنے فروتن ہوگا تیسرے وہ مسلے ہوے سینٹھے کو نہ توڑیگا
اور سن کو الخ یعنے عاجزوں کا ہمدرد اور یہ صفت حضرت نبی اسلام کی عام
تہی دیکھو میزان الحق چھاپہ لدہیانہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۵۶ مین یہ عبارت ور شان
حضرت نبی اسلام صلعم کہ فقرا و مساکین پر مہربان الخ اور ڈین آف ناج کی
کرانسلیم سے ظاہر ہے کہ پیمبر نے اپنے ہموطنون کے طعن و تشنیع کو حلم اور نہایت
دلچسپ گفتگو اور اطوار سے گوارا کیا ادنی اور اعلی سے بامروت اور خوشخلق
اور غریبونپر مہربان اور سخی تہے (منقول از تذکرہ تحفتہ البیت پریڈوکس صفحہ ۱۹
از حمایتہ الاسلام صفحہ ۱۴ دفعہ ۲۰ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈ
فری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء چوتہے وہ نہ گھٹیگا یہ دین اسلام کی
ترقی اور بزرگان اسلام کی کوششونکی سبب تعریف ہے پانچوین جزیرے اسکے
شریعت الخ یہ صاف صاف دین اسلام کا حال کہولدیا کیونکہ توریت کے بعد
کسی نبی کو کوئی شریعت نہین ملی ہی سواے قران مجید کے جو کہ حضرت رسول اللہ
صلعم پر نازل ہوا چھٹے تیری حفاظت کرونگا حقتعالی اپنے نبی سے فرماتا ہے واللہ
یعصمک من الناس (مائدہ ع ۱۰) ساتوین ہی شوکت دوسریکو ندونگا الخ اسکا وقوع
بت شکنی اہل اسلام خصوصاً بربادی بت ہاے مکہ معظمہ سے ثابت ہے آٹھوین
نئی باتین بتلاتا ہون یعنے آئندہ کی خبر دیتا ہون نوین قیدار کے آباد دیہات
اپنی آواز بلند کرین یہ اولاد اسمعیل کے لیے خوشخبری یعنے ہمارے پیغمبر حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر ہے کیونکہ قیدار حضرت

اسمٰعیل کے ایک بیٹے کا نام ہے دیکھو پیدایش ۲۵ باب ۱۳ - اور اسمین ایک
بڑا بہید یہ ہے کہ دسوین اور گیارہوین آیتوں مین سمندر پر گزر ہنیوالے اور جزیرے
اور بیابان اور چٹانونکے بسنے والے ہر قوم ہین اور نام کسی شہر کا نہین آیا سوا
قیدار کے اس سے ظاہر ہے کہ قیدار کے لئے خصوصاً اور تمام جہان کے لئے
عموماً یہ خوشخبری ہے اور یہہ بہی غور کرنا چاہیے کہ قبل لفظ قیدار کے بیابان کا
لفظ ہے جو لفظ عرب کا ترجمہ ہے دیکھو خاتمہ دولت فاروقی کا باب اول اس
ثابت ہے کہ یہ خوشخبری خاص اہل عرب اور اولاد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام
کیواسطے ہے

ناز بسب عرب شدان تن پاک یک رکن زبارگاه او حبش	شد کاخ عجم نگون سرخاک لولاک لما خلقت الافلاک

پہر یہ کہ وہ فرماتا ہے یہہ تو کم ہے کہ تو یعقوب کے فرقون کے برپا کرنے اور اسرائیل
کے بچے ہوؤنکے پہر لانے کے لئے میرا بندہ ہو بلکہ مین تجھکو غیر قومونکے لئے نور بخشونگا
کہ تجہہ سے میری نجات زمین کے سب کنارون تک پہنچے خداوند اسرائیل کا
نجات بخشنے والا اور اسکا قدوس اُسے جسے انسان حقیر جانتا ہے اور اُسے
جس سے اُمت کو نفرت ہے اور اُسے جو امیرونکا چاکر ہے یون فرماتا ہے
کہ شاہان تجہے دیکہین گے اور اُٹھ کہڑے ہونگے شہزادے بہی سجدہ کرینگے
خداوند کے لئے جو صادق القول ہے اور اسرائیل کا قدوس ہے جسنے تجہے
برگزیدہ کیا ہے انتہیٰ (یسعیاہ ۴۹ باب ۶ و ۷) اسرائیل کے بچے ہوؤنکا پہر لانا
صرف زمانہ اسلام مین ہوا کیونکہ مسیح کے زمانہ مین تو بنی اسرائیل فراوانی

اسکے بعد رومیون کی لڑائی مین تیرہ لاکھ قتل ہوے اور پھر برباد ہوتے گئے
یہانتک کہ تمام دنیا مین صرف نوہ لاکہ رہگئے ہین اور پہر الا سکے یہ حقتعالی
سورۃ مائدہ رکوع ۹ مین فرماتا ہے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ از شہادت قرانی مصنفہ ولیم میور صاحب مطبوعہ
لکھنو ۱۸۶۱ صفحہ ۱۹۴ فصل ۱۲۶) اور بندہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ امت
کے درجہ مین ہونگا غیر قومون سے مراد اسرائیلی قوم کے سوا جتنی قومین ہین
جسے انسان حقیر جانتا ہے الخ یہ آثار اسلام کی پست حالیان اور شدت
عداوت یہود کما قال اللہ تعالیٰ (سورہ مائدہ آیت ۹۱)

الخ (از شہادت قرانی صفحہ ۲۰۱ فصل ۱۲۸)
اور اس پیشین گوئی مین امت کے لفظ سے بہی قوم یہود مراد ہے کیونکہ اس
لفظ کا نتیجہ اور جمیع نصارا اور اہل اسلام کے وقت مین ہوا اور اسیرونکا جیا
ہدایت المسلمین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۸ع صفحہ ۲۵ مین ہے کہ حضرت صلعم خدیجہ کے
پاس جو مالدار تہے نوکر ہوگئے اور ایک بہت بڑے مشہور عالم گاڈفری ہگنس صاحب
نے اپنی کتاب کے دفعہ ۱۲ مین لکہا ہے یہی لڑکا محمد تہا اپنے چچا کی ملازمت مین
بطور شترسوار کے ۲۵ برس تک رہے بعدہ آپ نے ایک بیوہ خدیجہ کی نوکری
کرلی (از حمایتہ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ع صفحہ ۹ دفعہ ۱۲ ترجمہ اپالوجی
مصنفہ گاڈفری ہگنس مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ع) شاہان تجہے دیکہین گے الخ
یہ اسلام کی اقبالمندی کہ جسے سب اچہی طرح جانتے ہین سجدہ کرینگے
یہ قدیم محاورہ ہے جیسے ارنون نکلا اور (داود) بادشاہ کے آگے جہککر

زمین پر سجدہ کیا (۲ سموئیل ۲۴ باب ۲۰) اور برگزیدہ یہ حضرت محمد مصطفی صلعم کا اسم
پیشین گوئی کے آخر میں صاف صاف نام بتلا دیا ہے

مسیح از مقدس فرخ پیامی — کلیم اللہ بہ جشن خوش کلامی
شب معراج در محراب اقصی — صفوف انبیا را شد امامی

الٰہی اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکے سب آل و اصحاب کی
محبت ہمارے دلوں میں قایم کر خصوصاً حضرت رسولخدا کے یار وفادار صاحب
وقار خواجہ ابرار حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؛

درجہان یار احمد مختار ؛ — ہم مزارش شد قریب مزار
ماند مہر جا مصاحب شد بین — ثانی اثنین اذ ہما فی الغار

اور شاہنشاہ فلک بارگاہ ملایک سپاہ شرف اسلام عالیمقام حضرت عمر فاروق
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ اور جامع قران کامل الحیاء والایمان رفیع المکان
حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؛

دو بالا اوج عثمان غنی شد — کہ ذوالنورین از مہر نبی شد
از ان دو دختر نیک اختر شاہ — چو مہر و مہ مکان پر روشنی شد

اور جناب شیر خدا شاہ لافتا تاجدار ہل اتیٰ حضرت علی مرتضیٰ اور انکے اولاد
ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کا ہمیں سچا پیرو بنا ؛

شد چو آن شاہ لافتا پیدا — گشت در خانہ خدا پیدا
قبلہ ما و کعبہ ما شد — قبلہ از کعبہ بر ملا پیدا

اما بعد عبدہ محمد ابو المنصور صانہ اللہ عن شر الدہور ابن جناب عظمت مآب

قبلہ صوری و معنوی کعبہ دینی و دنیوی صاحب مدارج بلند خدا وند مراتب
عالیہ پسند سید محمد علی صاحب مغفور نے بنظر ثواب یہ کتاب بہ یادگار جناب
تقدس مآب حضرت سراپا برکت جناب جد امجد نا برگزیدہ ایزد متعال درویش
با عیال قانع بے سوال جنید تمثال شبلی خصال مالامال ہرگونہ فضل و کمال
مسافر رہ پر سالک با خبر حضرت سید فاروق علی صاحب قدس سرہ العزیز
کہ ذریعہ تفاخر خاندان و وسیلہ برکت اہل ایمان تھے تالیف کی ہے اور چونکہ
مقصود اسکی تالیف سے بیان شوکت اسلام تصرف مملکت یہود یہ و شام
بحضرت صمصام خلیفہ عالیمقام مزین المنبر و المحراب رکن الثانی لقصر الخلافۃ
و الاحتساب حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ہے
اسلئے بدو وجہ اسکا نام دولت فاروقی رکھا

بفرمایش سید حبیب	حبیب لبیب و ادیب اریب
چو تالیف زین سپہر شد کتاب	ببین ان ہذا لشئی عجیب
مولف شدم بہر انصار حق	نصر من اللہ و فتح قریب
چہ ارزد و این کاسد نے قماش	مگر ان ربی قریب مجیب
عذاب است بہر شمار حسود	کہ دار تقبلوا انی معکم رقیب

خدائے واحد حقیقی جلشانہ اس تالیف و مولف دونوں کو برکت روح پاک
ان دونوں بزرگوار ہم اسم کی دونوں جہاں میں قبول فرمائے اور اسکے
پڑھنے اور لکھنے والوں دونوں پر دوچند برکت نازل ہو اور میری
غلطیوں اور خطاؤں کا مجھ سے حساب نہ لے ۔

رہاند ہمہ من عذاب غلیظ • کرم ہا علے گناہش حفیظ

قطعۂ تاریخ سنہ ۱۲۹۲ ہجری

کردم چو بیادگار جد امجد	تسطیر بیان شوکت فاروقی
در مدح عمر قلم بمیدان ورق	افراشت لوای نصرت فاروقی
فاروق علیست نام پاک حکم	بیند دکوس محبت فاروقی
مقبول شود حضور این سرو جناب	تالیف کلام عظمت فاروقی
منصور نوشت سال تالیف کتاب	آن ابرار دولت فاروقی
	۱۲ ھ ۹۲

قطعۂ تاریخ سنہ ۱۸۷۵ع

منصور تراست دولت فاروقی	انعام خداست دولت فاروقی
اینست صحیح عیسوی سال او	دو قفائے فقر است دولت فاروقی
	۱۸ ع ۷۵

اس کتاب مین بابونکی جگہ تین محراب ہین اور ایک خاتمہ اور ہر محراب مین پانچ
رکن ہین ہیکل اول کی شروع بنیاد سے اُسکے تمارت تک کا ایک محراب
مین بیان ہے اور دوسری ہیکل کی شروع تعمیر سے اُسکے غارت تک کا
دوسری محراب مین اور تیسری ہیکل یعنی مسجد الصخرہ
کا تیسری محراب مین بیان ہے اور خاتمہ بھی
دو باب ہین ایک باب مین انبیا کے اسماء اور
اور ناموں کے معنے اور دوسرے باب
مین مناجات نظم و فہرست غلط

محراب اول

دستور پانچ رکن تحقیق

رکن اول

شہر یروشلم کہ جسکا معرب دار السلام اور ایک مدت تک دار السلام رہنے
قدیم سے مسکن انبیاء بنی اسرائیل اور معدن اتقیاء مراتب جبرئیل چلا آتا ہے
اُسکی عظمت دور دور تک مشہور اُسکی ہیکل نور جلال کبرائی سے معمور تھی
(اول سلاطین ۸ باب ۱۰ و ۱۱) وہ شہر اُس ملک مین واقع ہے کہ جسکے اتنے
نام ہین **کنعان** اسلئے کہ حام کے بیٹے کنعان نے اُسے آباد کیا تھا
(پیدایش ۱۰ باب ۱۵—۲۰) **ملک یہودیہ** + **ملک**
فلسطین اس سبب سے کہ فلسطی اس ملک کے جنوبی و غربی
حصہ پر قابض تھے (خروج ۱۵ باب ۱۴) از جغرافیہ پاک کتاب مصنفہ پادری
جوزف جیکب صاحب مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۶۷ع صفحہ ۳ و ۴ **عبرانیونکا ملک** (پیدایش ۴۰
باب ۱۵) **خداوند کی زمین** اس سبب سے کہ خداوند خاص طور پر اس ملک کا
بادشاہ تھا (اول سموئیل ۱۲ باب ۱۲) ہوسیع ۹ باب ۳ احبار ۲۵ باب ۲۳ استثنا ۳۲ باب ۴۳
دوم تواریخ ۷ باب ۲۰ و ۵ زبور ۸۵ باب ۱ یوئیل ۲ باب ۱۸ اور ۳ باب ۲ یرمیاہ ۲ باب ۷ اور ۱۶ باب ۱۸
پاک زمین (زکریاہ ۲ باب ۱۲) **حشمت کی زمین** (عبرانیونکا ۱۱ باب ۹) اسوجہ سے کہ اسکے دینے کا

وعدہ اللہ رب العالمین نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت
یعقوب اور حضرت موسیٰ علیہم السلام سے بار بار فرمایا تھا (پیدایش ۱۷
باب ۸ خروج ۱۳ باب ۵ پیدایش ۱۵ باب ۱۸ ۔ اور ۲۶ باب ۳) اسلئے وہ
خاص کر وعدہ کا ملک کہلاتا ہے (اعمال ۷ باب ۵) چنانچہ خروج ۶ باب ۲-۴
لکھا ہے پھر خدا نے موسیٰ کو فرمایا اور اُسے کہا مین خداوند ہون اور مین نے
ابراہیم و اسحاق و یعقوب پر خدائے قادر کے نام سے تجلی کی پر یہوواہ
کے نام سے اُنپر ظاہر نہوا اور مین نے اُنکے ساتھ اپنا عہد بھی باندھا ہے کہ کنعان
کی زمین جو اُنکی غربت کی زمین ہے جسمین وے مسافر تھے اُنکو دونگا انتہی
اور دیکھو پیدایش ۱۲ باب ۷ اور ۱۳ باب ۱۵ اور ۲۲ باب ۱۷ ۔
واضح ہو کہ اہل یہود یہوواہ کا لفظ کہ خدا کا اسم ذات جانتے ہین بے کامل
طہارت کے زبان پر نہین لاتے اور اُسکے عوض **ادونائی** کہتے ہین جسکے معنے
خداوند اور یہوواہ کے معنے جو تھا اور جو ہے اور ہمیشہ تک رہے گا دیکھو
رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۳۲ کالم ۲ یروسلم فلسطین یعنے کنعان کے
علاقہ اور جبل لبنان کے شمال مغربی مین (سیر الاسلام صفحہ ۱) پڑوسی جھیل
(یعنے بحر احمر) اور سیڑھی ٹیرین کہاڑے کے بیچمین پہاڑون سے گھرا
ہوا ایک اونچے میدانمین اور تیس ہزار آدمیونکی بستی ہے دیکھو ماڈرن
جاگرفی مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ع صفحہ ۱۲۲ ملک یہود کا اصلی نام کنعان ہے
کیونکہ حام بن نوح علیہ السلام کا چھوٹا بیٹا (کنعان نامی) وہان جاکر رہا
اور اُسنے اُس زمین کو اپنے گیارہ بیٹون مین تقسیم کیا جسوقت خدا نے ابراہیم سے

وعدہ کیا کہ مین یہ ملک تجھے دونگا اُسوقت اُسکی یہ حدین باندہین مصر سے لیکر
فرات ندی تک (پیدایش ۱۵ باب ۱۸) یعنے پچہم طرف بحیرۂ روم اور پورب
عربستان اور دکہن دریاے مصر اور سین کا ریگستان اور اوتر کوہ لبنان
(گنتی ۳۴ باب ۲-۱۳) یہ ملک بنی کنعان کے قبضہ مین سات سو برس تک
رہا اور اُنکی طرح طرحکی بادشاہتین اور حکومتین تہین چنانچہ حضرت موسی
کے زمانہ مین اُسمین سات الگ الگ قومین تہین (از کتاب جغرافیہ روم
چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع) یعنے حوی جرجاسی کنعانی فرزی یبوسی اموری
حتی (یہوشع ۳ باب ۱۰) دینی و دنیوی تاریخ کے صفحہ ۱۴۴ مین ہے کہ جب
بنی اسرائیل کنعان مین داخل ہوے تب فلسطی + موابی + مدیانی + اموری
+ عمالیقی + اَدُومی + اُسکے چوگرد رہتے تہے بلکہ اُنکے بعضے لوگ ملک ہی
مین سکونت کرتے تہے + اموری بحر موت کے دکہن پچہم کنارے پر اور حتی
دکہن طرف حبرون کے پاس اور یبوسی یروسلم کے پہاڑی ملک مین
اور جرجاسے یردن ندی کے پاس اور حوی کوہ حرمون کے چوگرد اور
فرزی وادی یزرعیل کی دکہن طرف رہتے تہے اِنہی اس ملک کی
لمبائی شہر دان سے لیکر جو کوہ لبنان کی جڑ پر تہا شہر بیرسبع تک جو
اُسکے دکہن رُخ کے سوانہ پر تہا قریب سو کوس کے اور چوڑائی اُسکی
بحیرۂ روم سے لیکر پوربی حد تک تخمیناً پینتالیس ۴۵ کوس کے تہی (از مفتاح
الکتاب روس چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۴۶) لیکن حضرت داؤد کے
زمانہ مین ملک کی سرحدین پچہم پورب بحیرۂ روم سے لیکر فرات ندی کے کنارے تک

اور اوتر دکہن ملک سلیشیا سے لیکر دریاے قلزم تک بڑہ گئین نہین
اسطرح وہ وعدہ جو ابراہیم سے خدانے کیا تہا پورا ہوا (ردمن تواریخ
کلیسیا صفحہ ۹۶ پہر ردمن تواریخ کلیسیا مطبوعہ مرزا پور ۱۸۵۶ع حصہ اول
دوسرا مقدمہ صفحہ ۳۷-۴۱ لکہا ہے کہ ملک یہودیہ جسمین عیسیٰ مسیح نے جنم
پایا دوسیون سے ممتاز اور قابل نگاہ کے ہے پہلے کہ اُس زمین کے
نزدیک واقع ہے جسمین طوفان کے بعد حضرت نوحؑ اور اُسکا خاندان کشتی
پر سے اوترا اور جسمین سے انسان کی نسل دوبارہ سطح زمین کے اوپر
پہیل گئی دوسرے کہ جہانکے اس نصف دایرہ کا جسمین زمانون سے
انسانکی آبادی ہوئی گویا عین مرکز ہے جسمین سے یورپ اور ایشیا اور
افریقہ کے دور اطراف مین سفر کرنے کے لیے عجیب تیاری بنی ہے کیونکہ
مثل مشہور ہے کہ سمندر ساری قومونکی شاہی سڑک ہے اور ملک مذکور
کی پچہم طرف بحیرہ روم ہے جسکی راہ سے اُنہین اوتر اور پچہم کے سارے
ملکونمین پہونچنا آسان ہے اور دکہن طرف دریاے قلزم ہے جس سے ہوکے
دکہن اور پورب کے ہر ایک اقلیم مین بڑی آسانی سے سفر کرسکتے ہین
اور سلطنتین اور حکومتین (بابل و نینوا و مصر و سریا و سوریہ وغیرہ) کے اسی
ملک کی چارون سرحد پر مشتمل تہین ملک مذکور کی اوتر کی سرحد پر
ملک آرام یعنے سریا اور پورب طرف دریاے یردن اور بحر المیّت اور
دکہن طرف ملک عرب اور پچہم طرف بحیرہ روم واقع ہین اور دکہن پچہم کے
کونے پر ملک مصر ہے ملک یہودیہ کی لمبائی اوتر دکہن ملک سیریا سے لیکر

عمالیقیون اور ادومیونکی زمین تک اسّی کوس تہی اور اُسکی چوڑائی
پچہم پورب بحیرہ روم سے لیکر موآبیون اور اموریون کی زمین تک
چالیس کوس اوترطرف کے ملک شُریا مین سے پہاڑون کے دو بڑے
سلسلے تفاوت کے ساتہ تمام ملک یہودیہ کے بیچ دریاے قلزم تک چلنے
مین پہلے دونون سلسلے برابر دکہن اور پچہم طرف چلتے ہین اور اُس
مقام پر لبنان کے نام سے مشہور ہین تہوڑی دور یون چلکر پچہم والا
سلسلہ قدیم شہور کے دو کوس اوترطرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم
ہوتا ہے اور پورب والا سلسلہ اُسکی برابر اپنے مین سے ایک شاخ
جُدا کر جو شہر سور کے دکہن طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم ہے اور
آپ دو نئے سلسلے ہوکر سیدہا دکہن طرف کو چلتا ہے ۔ نئے سلسلون
کا پورب والا پہلے حرمون کے نام سے مشہور ہے یہ پہاڑ سب سے اونچا ہے
بعضے کہتے ہین کہ نو ہزار اور بعضے گیارہ ہزار فٹ اونچا ہوگا
اُسکی چوٹی پر برف ہمیشہ رہتی ہے اور اُسکی اور لبنان کی ترائی
پر شمشاد اور دیودار اور بلوط سرسبز رہتے ہین پہر یہ سلسلہ آگے
بڑہکر دریاے جلیل کے پورب طرف بسن نام سے کہلاتا ہے جو بلوط اور
چراگاہ کے واسطے مشہور تہا پہر اور آگے کو دریاے یردن اور بنی
عمون کی زمین کے بیچ کوہ جلعاد جو روغن بلسان کے واسطے مشہور تہا
اور بحر المیت کے نزدیک پیور جسکی چوٹی پر بلق نامی بلعام کو بنی اسرائیل
اور موسیٰ پر بد دعا کرنے کے لئے لیگیا (گنتی ۲۳ و ۲۴ باب) اور نبو

جسکی چوٹی پسگہ نامی پر موسیٰ نے ملک کنعان کو دیکہکر وفات پائی (استثنا ۳۴ باب) کہلاتا ہے اور دکہن طرف کو موآبیونکی زمین مین ابرہم کے بہا اور مدیانیون کی زمین ہین کوہ شعیر جسمین سے ایک کوہ حور نام کی چوٹی پر موسیٰ کے بہائی ہارون نے وفات پائی (گنتی ۲۰ باب ۲۵ - استثنا ۳۲ باب ۵۰) کہلاکے دریاے قلزم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے اب پچہم والے سلسلہ کا دور بتلاتا ہے یہ سلسلہ اُس شاخ سے نکلتا جو بیان بالا کے موافق شہر صور کے دکہن طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے جب شاخ مذکور ملک کے بیچمین پہونچی اسمین سے یہ نیا سلسلہ شروع ہوکر شاخ کے ساتہ پورب والے کی برابر ملک کے بیچ دکہن طرف کو چلتا ہے

اسمین سے پہلے ایک شاخ پورب طرف کو دریاے جلیل کے پاس کوہ تبور کے نام سے ملتی ہے پہر اور آگے کو پچہم اور اوتر طرف پر ایک اور شاخ کرمل پہاڑ کے نام سے مشہور ہے اسکی لمبائی ۴ - ۵ کوس اور اونچائی ایکہزار پانسو فٹ ہوگی کرمل لفظ کا ترجمہ باغ اللہ ہے اور اس سے معلوم ہوگا کہ اُسکی کیسی خوبصورتی ہوگی اُسکی چوٹیو نپر بلوط اور دیودار اور اوترائی مین تیج پات اور زیتون کے درخت اور طرح طرح کے پہول پیدا ہوتے ہین اسکی ایک چوٹی پر جو سمندر کے پاس ہے الیاس نبی نے بعل دیوتی کے نبیون (یعنے پنڈون) کا مقابلہ کیا تہا (اول سلاطین ۱۸ باب ۲۰ - ۴۰) اسکے اور تبور پہاڑ کے بیچ سمندر سے لیکر دریاے یردن تک یزرعیل کی وادی ہے اسکی لمبائی چودہ کوس اور چوڑائی چہہ کوس

اور اُسکے بیچ قیشون ندی بہتی ہے جس مقام سے کرمل کی شاخ نکلتی اُس سلسلہ کا نام کوہ جلبوعہ ہے اور سیدہی دکہن طرف کو چلکر اسرائیل یا افرائیم کے پہاڑ اور یہودیہ کے پہاڑ کے نام سے مشہور ہے اسرائیل کے پہاڑ وہین کوہ عیبال اور کوہ جرزین جسکی چوٹی پر سامریون نے دوسری ہیکل تعمیر کی اور یہودیہ کے پہاڑ وہین کوہ موریہ جسپر سلیمان کی ہیکل بنی تہی اور کوہ صیحون جسپر داؤد بادشاہ کی گدّی تہی اور کوہ زیتون واقع ہین تہوڑا اور آگے یہ سلسلہ ملک کی دکہنی سرحد سے گزرکر اور پورب والے سلسلہ کے اور نزدیک آکر اُسکی برابر ایسا چلتا ہے کہ اُن دونون کے بیچ بحر السوت سے لیکر دریاے قلزم تک ایک تنگ وادی ہے جسکی بابت بعضے گمان کرتے ہین کہ اگلے زمانہ مین دریاے یردن کا نالہ تہا اور یہ وادی الاربعہ کہلاتی ہے اُس مقام پر دریاے قلزم کی ایک شاخ ہے جو وادی مذکور سے ملکر بحر العکابہ کے نام سے مشہور ہے اس شاخ کے پچہم کنارے پر سلسلہ مذکور کوہ حوریب جسکی جڑ پر خداوند کا فرشتہ موسیٰ نبی کو دکہائی دیا اور کوہ سینا جسپر خداوند نے موسیٰ کو شریعت دکہلا کر دریاے قلزم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے (خروج ۳ باب ۱ و ۲ اور ۱۹ باب ۱ و ۲) ان دونون سلسلون کے بیچ اوتر طرف سے ملک کی دکہنی سرحد تک ایک وادی ہے جسکے بیچ مین دریاے یردن بہتا ہے دریاے مذکور کا چشمہ لبنان پہاڑ وہین بتلاتے ہین اور دو تین کوس کے فاصلہ پر اُسکے اور ندیون کے پانی سے میروم کی جہیل ساڑہے تین

کوس لمبی اور ۱۲ کوس چوڑی تھی ہے اس سے چھوٹ کے سیدہے دکھن
طرف چھ کوس کے فاصلے پر دریاے جلیل ملتا ہے اسکے دو اور نام بھی
ہین یعنے جنسرت کی جھیل اور دریاے تبریاس اسکی لمبائی آٹھ کوس
اور چوڑائی ڈھائی کوس ہے اسکا پانی نہایت صاف اور میٹھا ہے اور
اسمین مچھلیان کثرت سے ہین چارو نطرف ٹیلے اور پہاڑ بہت زرخیز ہین
اور انپر سے بہت سی چھوٹی چھوٹی ندیان جھیل مین اوتر گئیتن ہین اس
سے نکل کے دریاے یردن ۶۵ کوس اور دکھن طرف بڑھ کر بحر المیت
مین جا گرتا ہے یہ فاصلہ یردن کی ترائی کہلاتا ہے اور اسکے پچھم طرف
پر یریحو کا میدان مشہور ہے دریا کے کنارے ونیز کردیرا اور تاکھا اور
درختونکا ایک بڑا جنگل ہے جسکے سبب سے اکثر جگہون پانی چھپ جاتا
بحر المیت کے پاس اسکی چوڑائی دو سو یا تین سو فٹ ۱۳۰۰ ہو گی قدیم
زمانون مین بحر المیت کے مقام پر ایک وسیع اور زرخیز میدان تھا جسمین
پانچ شہر جو آگ اور گندھک سے بھسم ہوے بنے تھے اسی میدان مین ابراہیم
کا بھتیجا لوط رہتا تھا اب بحر المیت جو دریاے شور اور میدانکا دریا اور
پورب کا سمندر بھی کہلاتا تھا اوتر دکھن چوبیس کوس لمبا اور پورب
پچھم ساڑھے آٹھ کوس چوڑا ہے اسکا پانی بہا نمکین کھاری یعنے شور
ہے کہ جو چیز اسمین ڈوب جاے جب نکلتی تو نمک کے چھلکے سے ڈھپی ہوئی
ہوتی اس مقام پر یردن ندی کا میدان ختم ہوتا ہے پھر پچھم و سلسلہ
اور بحیرہ روم کے بیچمین کوہ کرمل سے لیکر ملک کی دکھن سرحد تک ایک

بڑا میدان ہے جو علی الخصوص میدان کہلاتا اسکے پچہین اور سمندر کے
کنارے پر یافہ شہر آجتک موجود ہے وہان سے لیکر اوترطرف کرمل
پہاڑ تک سرون نام سے مشہور تہا اور یافہ کی دکہن طرف ملک کے اصلی
باشندون کے کئی خاص شہر واقع تہے جنکا ذکر توریت مین دفعتاً ملتا ہے
اگلے زمانو مین اکثر ملک کی آب و ہوا موافق اور معتدل اور زمین بہت
سیراب اور زرخیز تہی مگر کئی وجہون سے انکا حال آگے سے اور طرح
ہوگیا انتہی کوہ حرمون کے بائین ہاتہ شہر دمشق ہے اور اسکے دہنے
پر بحر روم نظر آتا ہے اور اسمین جزائر کپرس اور کریت اور ہیلیتا اور سسلیا
دکہائی دیتے ہین حرمون کے اوتر پچہم کوچک ایشیا۔ اور کوچک ایشیا کے
پچہم طرف ایک چہوٹے سمندر پار یونان کا ملک ہے اور اسکے اوتر مین
ملک مقدونیہ واقع ہے وہانسے پچہم طرف چلکر اور ایک سمندر پار جاکر
ملک اطالیہ ملتا ہے جسکا دار السلطنت شہر روم ہے دریاے یردن کے
وار پار پہاڑون سے گہری ہوئی ایک وادی ہے جسمین گناسر یا گلیل کی
جہیل اور یردن دریا اور بحر موت یعنے سدوم کی جہیل واقع ہے دریا
یردن کا طول قریب سو کوس کے ہے۔ صوبہ گلیل مین کوہ کرمل کے
نزدیک ایک وادی ہے جو کئی ایک نام مثلاً اصدرا یلون یا ازرئیل اور
مجدونا مون سے مشہور ہے اور اس وادی کے پاس ٹیلونکے بیچمین ناصرت
واقع ہے اس وادی مین اکثر لڑائیان ہوا کرتی تہین مثلاً دبورہ
اور برق اور جدعون اپنے دشمنون سے یہان لڑے تہے اور ساؤل اپنے بیٹون

جغرافیہ

فلسطیون کے ساتھ جنگ کیا اس وادی مین اخیاب شاہ اسرائیل شاہ
آرام بن ہادادیا اور شاہ مصر یہودیہ کے بادشاہ یوصیاہ پر یہین غالب آیا
علاوہ اسکے اسوری اور فارسی اور عربی اور یورپ کے لوگ اس
وادی مین لڑے ہین اور قومونکے اس میدان جنگ پر فرانس کے بادشاہ
نپولین نے ملک آرام کو چھوڑنے سے پیشتر اپنے دشمنون کو مغلوب کیا
(دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگسٹس بڑا ڈ ہیڈ مطبوعہ مشن پریس
الہ آباد ۱۸۷۵ء صفحہ ۶۹)

ملک کنعانکے اصلی باشندونکا حال

ازروے تواریخ کلیسیا حصہ اصفحہ ۴۲ و ۴۳

ملک مذکور کے اصلی باشندے کنعان بن حام بن نوح کی اولاد مین تھے اسلئے
وہ ملک کنعان اور اُسکے باشندے کنعانی کہلاتے ہین علاوہ اسکے الگ
الگ فرقون اور قومونکے موافق اُنکے کئی اور نام بھی تھے چنانچہ حِتّ
بن کنعان کے نام سے حِتّی ایک قوم جس سے ابراہیم نے قبرگاہ کے لئے ایک
کھیت اور ایک غار خریدا (پیدایش ۲۳ باب ۳) اور یبوس سے یبوسی
جو داؤد بادشاہ کے وقت تک شہر یروسلم مین رہتے تھے نکلے پھر کنعان کے
پہلوٹھے صیدا نامی نے شہر صیدا کو جو آجتک موجود ہے تعمیر کیا یہ شہر ملک کنعان
کی اوتر طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر واقع ہے اُسکی طرف سے شہر صور بھی
اسکے تیار اور آباد ہو گیا اسلئے نبیونکی کتاب مین بنت صیدا کہلاتا ہے

دونون شہر جہاز سازی مین مشہور ہوے اور یونانیون کی طرف سے انکا اور ان پاس
کے شہرونکے باشندونکا ایک اور نام یعنے فونیکی اور انکا ملک فونیکیہ ٹہرایا گیا یہ
نام تاڑ کے درخت کے یونانی نام سے نکلا کہ یہ درخت جو اُس ملک مین پیدا ہوتا
ہے قدیم یونانیونکو نیا اور عجیب معلوم ہوا پہر بہی یہوداہ کیطرف سے ایک اور
نام اکثر ملک کے باشندونکے لیے استعمال ہوا یہ نام فلسطی یعنے پردیسی ہے اور
ملک کا نام فلسط یا فلسطیہ اور اس نام سے انگریزی زبان مین پلسٹاین کہلایا مگر
فلسطی نام کا ایک خاص استعمال بہی تہا چنانچہ جو قومین بحیرہ روم کے کنارہ
پر کرمل پہاڑ کی دکہن طرف کے میدانین رہتی تہین اور جنکی طرف سے یافہ
اور غازہ اور اشدود اور عسقلون اور عقرون وغیرہ شہر آباد تہے خاصکر
فلسطی نام سے مشہور تہین تواریخ کی رو سے اغلب ہے کہ ان لوگونکی اصل
ایک کوش والے فرقہ سے تہی جو ابتدا مین پورب اطراف مین رہتی تہین
بعضے گمان کرتے ہین کہ یہ قوم اور عمالیقی قوم ایک ہی ہین اور بعضے جانتے
ہین کہ انکے اور پورب طرف بلکہ ملک ہند سے قوم مذکور آئی ہوگی کہ ہندوؤنکی
کتابون مین پالی نام سے ایک گڈریہ والی قوم کا ذکر ہے جنہنے پچہم طرفکو جاکر
ستان کو اپنے قبضے مین کیا مسیح سے دو ہزار برس آگے انہون نے ملک مصر
پر چڑہائی کرکے بعضے ملک پر قبضہ کر لیا مصر کی تواریخ مین انکا ذکر ہکسس
یعنے چوپان والے بادشاہونکے نام سے ملتا ہے اور خبر ہے کہ یوسف ع کے
ملک مصر مین جانے سے ۲۷ برس پیشتر مصریون نے انکو نکالدیا اُس وقت
انہون نے ملک کنعان مین جاکر شہر مذکورہ بالا کو آباد کیا پہر جب بنی اسرئیل

ملک مصر میں اسیر تھے (یعنے بعد یوسفؑ) یہی قوم دوبارہ ملک کے اوپر اطراف
مین حکمران ہوگئے تھے اور انکے عمل مین بنی اسرائیل کا خروج ہوا (یعنے
حضرت موسیٰؑ کے وقت مین) اس بیان سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل سے
پیشتر کئی الگ قومین ملک کنعان مین رہتی تھین انکی حکومتین الگ الگ تھین
بلکہ اکثر ایک ہی شہر پر ایک حکمران ہوتا اکثرونکا پیشہ جہاز رانی اور سوداگری
تھا کشتکاری اور چوپانی کم کرتے تھے اور دین کے مقدمہ مین خاص و
عام ایک بخس اور زناکاری بت پرستی مین مبتلا تھے انتہی۔
حضرت موسیٰؑ دس معجزہ دکھلا کر بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لائے تھے پہلا معجزہ
تمام ملک کا پانی لہو ہو گیا دوسرا معجزہ مینڈکونکا غول آیا تیسرا زمین کے
گرد جوئین بنگئین چوتھا مچھرونکا غول آیا پانچوین مواشی مین وبا آئی
چھٹے انسان اور حیوان کے بدن پہوڑے اور پہوڑے نکلے ساتوین بڑے
اولونکی بارش ہوئی آٹھوین ٹڈیونکا غول آیا نوین تین دن تک عجب
اندھیرا رہا دسوین سارے انسان اور حیوان کے پہلوٹھے ہلاک ہوئے
(ایضاً تواریخ کلیسیا جلد ۱ صفحہ ۵ - اور خروج ۷ سے ۱۱ باب تک) دینی اور
دنیوی تاریخ صفحہ ۱۰۷ مین ہے کہ اُسے (یعنے حضرت موسیٰؑ کو) قوت بخشی
گئی کہ تین طرح معجزے کرے انتہی لیکن سب وہ معجزے تین قسم کے تھے حضرت
موسیٰؑ کے بعد حضرت یشوعؑ بن نون بنی اسرائیل کے پیشوا ہوئے اور جیسا کہ
حضرت موسیٰؑ نے بحر قلزم کو دو حصہ کیا اور خشک اُس پار اوتر گئے ایسا ہی
حضرت یشوعؑ نے یریحو کے پاس یردن کو دو حصہ کیا تھا (یشوع ۳ باب ۱۶)

انکے بعد چودہ قاضی یا جوانمرد ایک بعد دوسرے کے بنی اسرائیل مین پیشوا
ہوے حضرت سموئیلؑ تک پہر بنی اسرائیل کی درخواست سے حضرت سموئیلؑ
نے قوم مین بادشاہی قایم کی اور ساؤل کو جسے قرآن مین طالوت لکہا ہے
مسح کرکے بادشاہ ٹہرایا بسبب طوالت قد کے ساؤل کا یہ نام ہوا طالوت
کے بعد حضرت داؤد نبیؑ (اعمال ۲ باب ۳۰) اُنکے بعد حضرت سلیمانؑ اور
حضرت سلیمانؑ کے بیٹے رحبعام کے وقت مین دو بادشاہتین ہوگئین دو
فرقون یہوداہ و بنی بنیامین نے اور کیبقدر لیوی کے فرقے نے بہی رحبعام کا
ساتہ دیا یہ یہودی کہلاے اور دس۱۰ فرقون نے یوربعام کو جو حضرت
سلیمانؑ کا غلام تہا اپنا حاکم بناکر افرائیمی یا اسرائیلی بادشاہت نام رکہا
اور سیکم دار السلطنت ٹہرایا (ردمن تواریخ کلیسا جلد ا صفحہ ۷۲) اور
یوربعام نے اسلیے کہ لوگ یروسلم کی زیارت کو نہ جائین سونیکے دو۲ بچہڑے
بناکر اشتہار کیا کہ اے بنی اسرائیل تمہارا خدا یہ ہے ان بچہڑوں مین سے
ایک بیت ایل مین اور دوسرا دان مین کہڑا کیا (اول سلاطین ۱۲
باب ۲۸ و ۲۹) پہر جبکہ سن عیسوی سے سات سو اکیس ۷۲۱ برس آگے
شالمنذر شاہ اسور نے اسرائیلون کو اسیر کرکے غیر ملک کے لوگونکو سامریہ
مین بسایا یہی لوگ سامری کہلاے مسیحؑ کے وقت مین یہ ملک دو حصون مین
تقسیم ہوا ایک حصہ اوتر طرف جلیل کے نام سے اور دوسرا جو جلیل اور
یہودا کے بیچ واقع تہا سامریہ یا سمرون کے نام سے مشہور ہوا (از ردمن
تواریخ کلیسیا حصہ اول صفحہ ۷۵) پس یہودی اور اسرائیلی دونون

باب اول

سلطنتوں کے بادشاہوں کی فہرست یہ ہے

یہوداہ	[illegible]	[illegible]	بنی اسرائیل	[illegible]
حضرت داؤدؑ	۴۰	۱۰۷۰		
حضرت سلیمانؑ	۴۰	۱۰۳۰		
رحبعام	۱۷	۹۹۰	یربعام	۲۲
ابیاہ	۳	۹۷۳		
آسا	۴۱	۹۷۰		
		۹۶۸	نادب	۲
		۹۶۶	بعشا	۲۴
		۹۴۳	ایلاہ	۱
		۹۴۲	زمری و عمری	۱۱
		۹۳۱	احاب	۲۲
یہوشفاط	۲۵	۹۲۹		
		۹۰۹	اخزیاہ	۲
		۹۰۷	یہورام	۱۲
یہورام	۸	۹۰۴		
اخزیاہ	۱	۹۹۶		

[illegible]

سلطنت برس	بنی اسرائیل	قبل مسیح	سلطنت برس	یہوداہ
۲۸	یاہو	۸۹۵	۶	اتالیاہ
		۸۸۹	۴۰	یہوآس
۱۷	یہواخذ	۸۶۷		
۱۶	یہوآس	۸۵۰		
		۸۴۹	۲۹	امصیاہ
۴۱	یربعام دوسرا	۸۳۴		
		۸۲۰	۱۱	تخت خالی رہا
		۸۰۹	۵۲	عزیاہ یا عزریاہ
۲۲	تخت خالی رہا	۷۹۳		
۱	ذکریاہ وشلوم	۷۷۱		
۱۰	منحیم	۷۷۰		
۲	فقاحیاہ	۷۶۰		
۲۰	فقح یا فقہ	۷۵۸		
		۷۵۷	۱۶	یوتام
		۷۴۱	۱۶	آخذ
۱۰	تخت خالی رہا	۷۳۸		
۹	ہوشیع	۷۲۸		

یہوداہ	مدت سلطنت	مسیح سے پہلے	بنی اسرائیل	مدت سلطنت
حزقیاہ ... اس بادشاہ کے عہد میں [illegible]	۲۹	۷۲۵		
		۷۱۹	سامریہ کا لے لینا تب سے انکا کچھ پتہ نشان نہیں ہے۔	
منسّی	۵۵	۶۹۶		
عمون	۲	۶۴۱		
یوسیاہ	۳۱	۶۳۹		
یہوآخز اور یہویقیم	۱۱	۶۰۸		
یہویقیم صدقیاہ	۱۱	۵۹۷		
اسیری بابل		۵۸۶		

از مفتاح الکتاب مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۳۷۷ و ۳۷۸

فہرست مدتہائے ہفتگانہ مسلمات یہود و نصاریٰ و اہل اسلام

پہلی مدت

جسکا عرصہ دنیا کی پیدایش سے لیکر طوفان نوح تک ۱۶۵۶ برس کا ہے۔

دوسری مدت

جسکا عرصہ طوفان سے لیکر ابراہیمؑ کے بلائے جانے تک ۴۲۷ برس کا ہے

تیسری مدت

جسکا عرصہ ابراہیم کے بلائے جانے سے بنی اسرائیل کے مصر سے خروج تک ۴۳۰ برس کا ہے

فصل اول

چوتھی مدت

جسکا عرصہ بنی اسرائیل کے مصر سے خروج کے کنعان میں داخل ہونے تک ۴۰ برس کا ہے

پانچویں مدت

جسکا عرصہ بنی اسرائیل کے کنعان میں داخل ہونے سے سلیمانؑ کی ہیکل بنانے تک ۴۴۷ برس کا ہے (یعنے موسیٰؑ کی پیدایش سے قریب ۶ سو برس)

چھٹی مدت

جسکا عرصہ سلیمانؑ کے ہیکل بنانے سے بابل کی اسیری تک ۴۱۵ برس کا ہے

ساتوین مدت

جسکا عرصہ بابل کی اسیری سے مسیحؑ کی پیدایش تک چھ سو برس کا ہے

مقدس کتاب کا احوال صفحہ ۲۴۵

پس پیدایش حضرت موسیٰؑ سے ہیکل اوّل کی تعمیر تک تخمیناً چھ سو برس اور غارت ہیکل اوّل سے حضرت عیسیٰؑ کی پیدایش تک چھ سو برس اور غارت ہیکل ثانی حضرت نبی آخر الزمان صلعم کی وفات تک قریب چھ سو برس اور ہیکل سیوم یعنے مسجد الصخرہ کے اختتام تعمیر سے وقوع نار حجاز اور اختتام خلافت عباسیہ تک جسکی خبر رسول اللہ صلعم نے پیشتر سے دی تھی دیکھو صحیح بخاری و مسلم و ابو داؤد۔ چھ سو برس اور نار حجاز سے اختتام سلطنت اسلامیہ ہندوستان تک چھ سو برس ہوتے ہین

بارہ فرقونکا نام جو حضرت یعقوبؑ کے بیٹوں کا نام ہے

(۱) یہوداہ ماکانام لیاہ

(۲) اشکار ماکانام لیاہ

(۳) زبلون ماکانام لیاہ

(۴) روبین ماکانام لیاہ + یہ حضرت یعقوبؑ کا پہلوٹہا بیٹا تہا

(۵) شمعون ماکانام لیاہ + اسی بی بی سے یہودی پیدا ہوئے

(۶) جد ماکانام زلفہ جو لیاہ کی لونڈی تہی

(۷) افرائیم حضرت یوسف کا بیٹا

(۸) منسی حضرت یوسف کا بیٹا پہلوٹہا پیدایش ۴۸ باب

(۹) بنیامین ماکانام راحیل اس بی بی سے حضرت یوسفؑ پہلے پیدا ہوئے

(۱۰) دان ماکانام بلہا جو راحیل کی لونڈی تہی

(۱۱) یسر ماکانام زلفہ جو لیاہ کی لونڈی تہی

(۱۲) نفتالی ماکانام بلہا جو راحیل کی لونڈی تہی

دان و نفتالی ایک لونڈی بلہا نام سے پیدا ہوئی یہ بی بی راحیل کی لونڈی تہی اور جد و یسر دوسری لونڈی زلفہ سے تہی جو حضرت یعقوبؑ کی دوسری بی بی لیاہ کی لونڈی تہی اور حضرت یوسفؑ کے نام سے کوئی فرقہ نہین مگر اُنکے دونون بیٹونکے نام سے افرائیم و منسی کا فرقہ ہوا اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت یعقوبؑ کو منظور ہوا کہ حضرت یوسفؑ کو اُنکے بہائیون سے دونا حصہ ملے پس افرائیم اور منسی کو متبنی کرنے کے سبب یوسفؑ کے فرقہ کو دونا حصہ دیا گیا (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۹) اور حضرت یعقوبؑ کے

ایک بیٹے کا نام لیوی تہا (پیدایش ۳۵ باب ۲۲-۲۵) مگر اس فرقے
کے لوگونکو کہ جنمین حضرت موسیٰ وہارون تہے میراث ملک کنعان
نہین ملی اُس فرقے کے لوگ کہانت یعنے امامت کرتے اور سب
فرقون سے دہ یکے وغیرہ لیتے تہے اور میراث انہین بارہ فرقون
مرقومہ فہرست کو ملی تہی مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵ و ۲۵ مین لکھا ہے
کہ وے لوگ شریعت کے مطالعہ مین مصروف رہتے تہے۔ اڑتالیس
شہرونکے سوا اُنکی کوئی موروثی زمین نہتی (یشوع ۱۴ باب ۴)
کیونکہ خدا ہی اُنکی میراث ٹہرا اور اُسنے اُن کوششون کے عوض
جو اُنہون نے لوگون کے درمیان کین زمین اسرائیل کی پیداوار
کا دسوان حصہ اُنکا حق ٹہرایا انتہی

فہرست اسماء دوازدہ پسران حضرت اسمعیل ؑ

(۱) نبیث — یہ پہلوٹہا بیٹا تہا
(۲) قیدار — اس نام سے اکثر تمام قبائل بنی اسمعیل مراد ٹہرتی ہین جیسے یہوداہ سے تمام اسباط بنی اسرائیل
(۳) ادبئیل
(۴) مبسام
(۵) مشماع
(۶) دومہ
(۷) مسّا

(۸) حَدَرَ
(۹) تِیمَا
(۱۰) اِطُور . کوہ طور انہین کے نام سے مشہور ہے اہل عرب اس پہاڑ کو الطور کہتے ہین
(۱۱) نَفِیسْ
(۱۲) قِدْمَہ

یہ اسمٰعیلؑ کے بیٹے ہین اور اُنکے نام اُنکی بستیون اور قلعوئین یہ ہین اور اپنی امتونکے بارہ رئیس ہین (دیکھو پیدایش ۲۵ باب ۱۳-۱۶)

پانچوین صدی ع مین اُس تمام ملک کے تین حصّے تھے یعنے یہوداہ اور سامریہ گلیل اور تراکونیتس پیریہ اور ادوم فی الحال وہ سلطنت ترکی کے تخت مین ہے اور اُنہون نے اُسے دو حصّون یعنے اکرا اور دمشق مین کردیا (دینی و دنیوی تواریخ صفحہ ۱۵۸) اسی ملک کی بابت مسیحؑ کی شان مین لکھا ہے کہ داؤد کے تخت پر ہمیشہ تک سلطنت کریگا چنانچہ اعمال ۲ باب ۳۰ مین ہے سو اس سبب سے کہ نبی تہا یعنے داؤد) اور جانتا تہا کہ خدا نے اُس سے قسم کہائی ہے کہ مین تیری نسل سے مسیحؑ کو جسم کی روسے ظاہر کرونگا کہ تیرے تخت پر بیٹھے انتہی اور لوقا ۱ باب ۳۳ مین ہے کہ وہ (یعنی مسیحؑ) سدا یعقوب کے گہرانیکی بادشاہت کریگا (از رومن بیل چہاپہ لندن ۱۸۶۰ع) اس سدا کے لفظ سے جو لوقا ۱ باب ۳۳ مین ہے بعضون نے گمان کیا ہے کہ مسیحؑ کی نبوت صرف بنی اسرائیل کے واسطے تہے لیکن کئی دلیلون سے یہ گمان

رفع ہوسکیگا (۱) انجیل جسکی تعریف قرآن مین باربار ہے اگر الہامی ہے تو خداکی سب مخلوق کے واسطے وہ خداکا فرمان ہے (۲) مسیح انبیاء بنی اسرائیل مین سے تھے اور اُن انبیاءمین سے حضرت یونس بحکم الہی غیر ملک کے لوگوں مین نبوت کر چکے ہین پس حضرت عیسیٰؑ کی نبوت بھی صرف بنی اسرائیل پر منحصر نہ تھی (۳) اعمال اباب ۸ مین مسیح نے حضرات حواریون سے فرمایا کہ تم قوت پاؤگے اور یروسلم اور سارے یہودیہ اور سامریہ مین بلکہ زمین کی حدتک میرے گواہ ہونگے انتہی یہ ظاہر ہے کہ مسیح نے کبھی ایک لمحہ بھی ملک یہودیہ پر حکومت نہین کی بلکہ مسیحؑ کو خود دنیا مین سر رکھنے کی جگہ نہ تھی (لوقا ۹ باب ۵۸ متی ۸ باب ۲۰) لیکن سب مفسرین انجیل کا اسپر اتفاق ہے کہ اس سے مسیحؑ کی روحانی حکومت مراد ہے نہ یہ کہ ظاہری اور دنیاوی جیسا کہ ظاہر بھی ہے اور مسیحؑ نے خود فرمایا کہ میری بادشاہت اس جہان کی نہین ہے (یوحنا ۱۸ باب ۳۶) اور اس سدا کے لفظ سے بھی جو لوقا اباب ۳۳ مین ہے یہی بات ظاہر ہے کیونکہ کوئی دنیاوی سلطنت سدا قایم نہین رہتی لیکن روحانی سلطنت کو ہمیشہ قیام ہے اور وہ سلطنت تو عقیدہ اور ایمان ہے جو مسیح کے ایماندارون مین ہمیشہ تک بدستور جاری ہے

یروسلم یعنے بیت المقدس سے مراد یہودی اور عیسائی اور اسلامی محاورہ مین وہ عبادتخانہ جسے اگلے زمانون مین ہیکل سلیمانی کہتے تھے (لوقا ۲۱ باب ۲۴) اور کبھی وہ تمام شہر اور کبھی صرف صیحون تمام شہر

یروسلم سے مراد ہے (یسعیاہ ۱ باب ۲۷) شہر یروسلم چار پہاڑ و نپر آباد ہے ایک موریہ دوسرا صیحون تیسرا اکرا چوتہا بزیتہا یا نیا شہر قدیم زمانہ مین سب کا ایک ہی نام موریہ تہا (الکتاب کے مقامات المعروف چہاپہ مرزا پور صفحہ ۱۵ سنہ ۱۸۶۲ع) کوہ صیحون اور اکرا پچہم طرف ہین اور موریہ اور بزیتہا پورب طرف ہین (جاگرفی انڈرسن مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۳۴۲) حضرت داؤد کے زمانہ سے وہ سب پہاڑ جنپر یروسلم آباد ہے صیحون کہلاتے (از روئن تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف آوین صاحب مطبوعہ مرزا پور سنہ ۱۸۶۱ع برآیت ۲ زبور ۸۷ صفحہ ۳۰۹)

غالباً موریون کے نام سے جوکہ اُس ملک کے قدیم باشندے تہے مشتق ہوکر زمانہ قدیم مین یہ سب پہاڑ موریہ کہلاتے اور اموریون کے ایک بادشاہ صیحون کے نام پر اُنمین کا ایک پہاڑ صیحون کہلایا (۵ ۳۲ زبور ۱۱ و ۲۴ ۳ زبور ۱۹) یا شاید اسکے بالعکس ہو یروسلم اوتر پچہم طرف ہیڈی ٹیرین پہاڑ سے ہے دو ہزار پانسو اکیاسی ۲۵۸۱ فٹ بلند ہے اور دکہن پچہم رُخ دو ہزار پانسو اڑتیس ۲۵۳۸ فٹ اُسکی بلندی سمندر کی سطح سے ہے یروسلم میڈی ٹیرین کہاڑی سے ۳۲ میل اور دریاے یردن سے اٹہارہ ۱۸ میل ہے یروسلم سے حبرون دکہن طرف بیس ۲۰ میل اور سامریہ اوتر طرف چہتیس ۳۶ میل ہے (کوئی ورانسٹریٹڈ میگزین مطبوعہ لندن ماہ مئی سنہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۴۸۵ مصنفہ پادری چارلس ٹبل ام اے) یروسلم دمشق سے دکہن پچہم رُخ ایکسو بتیس ۱۳۲ میل (لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۲ کالم ۲) کہ بقول جبے گبون صاحب مشہور مورخ

رومی اپنی کتاب کے پچاسویں باب میں لکھتے ہیں کہ ممالک ایشیا کے ناف میں
واقع ہے (از سیر الاسلام صفحہ ۴۸) اور اتر طرف آٹھہ سو پچیس ۸۲۵ میل مدینہ
منورہ سے چھہ سو پچاس ۶۵۰ میل اس دہلی دار السلطنت ہندوستان سے
اور پچھم رخ دو ہزار تین سو ۲۳۰۰ میل طہران پایہ تخت فارس سے چھہ سو ۶۰۰
میل اصفہان سے آٹھہ سو پچاس ۸۵۰ میل بغداد شریف سے چار سو پچاس ۴۵۰ میل
بخارا سے ایکہزار چار سو ۱۴۰۰ میل یارقند سے دو ہزار تین سو ۲۳۰۰ میل کابل پایہ تخت
افغانستان سے ایکہزار آٹھہ سو ۱۸۰۰ میل کوہ سینا سے دو سو ۲۰۰ میل موصل سے دکھن پچھم رخ
قریب چار سو ۴۰۰ میل قسطنطنیہ یعنی استنبول دار السلطنت یورپ سے دکھن
رخ نو سو ۹۰۰ میل (اٹلاس ڈاکٹر بٹلر صاحب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۳ع نقشہ افریقہ
ونقشہ ایشیا) بیت سبع یروسلم سے دکھن پچھم طرف پچیس ۲۵ میل سیلون یا سلم
یروسلم سے اوتر طرف بتیس ۳۲ میل یافہ جہاں سے سلیمانی ہیکل کے لئے لکڑیاں
آتی تھیں یروسلم سے دکھن طرف باسٹھ ۶۲ میل صیدا یروسلم سے اوتر
طرف ایکسو بتیس ۱۳۲ میل حاقر یروسلم سے دکھن طرف پچیس ۲۵ میل ہے
یروسلم لندن سے دکھن پورب طرف دو ہزار دو سو پینتیس ۲۲۳۵ میل ہے
(ماڈرن جاگرفی انڈرسن کرکٹڈ یعنے صحیح کی ہوئی مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ع
صفحہ ۱۲۴) کوہ تبور ۲۵ کوس یروسلم سے اوتر سمت واقع ہے (الکتاب
کے مقامات المعروف صفحہ ۱۳) شامی انطاکیہ سے یروسلم ڈیڑھ سو ۱۵۰
کوس (اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۰ع حاشیہ صفحہ ۳۲) یروسلم
بیت اللحم سے تخمیناً پانچ میل ناصرہ سے قریب ستر میل مصر سے قریب

دو سو چھبیس میل اور افرائیم سے سترہ میل پیرچُو سے ۱۶ میل بیت عنیاہ سے دو میل (از ہدایت المسلمین مصنفہ پادری عماد الدین چھاپہ لاہور ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۲۶ و ۲۳۵) اور رامہ سے چھ میل اور مکفیلا کے غار سے جہان حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب علیہم السلام کے مزار ہین بیس میل کے فاصلہ پر ہے (از جغرافیہ پاک کتاب مؤلفہ پادری جوزف جیکب مطبوعہ آگرہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۸۰ و ۱۹۰ و ۲۶۶) یروسلم سے پورب طرف زیتون کا پہاڑ ایک سبت کی منزل یعنے پندرہ سو قدم دور ہے (اعمال ۱ باب ۱۲) اُسکے اور شہر کے بیچ مین ایک نالہ کدرون نامی حایل ہے جسمین بارش کے وقت پانی بہت ہوتا ہے مگر گرمی کے دنوں مین سوکھ جاتا ہے اس پہاڑ کے دامن مین پچھم طرف یروسلم کے پاس ایک باغ گتسمنی نامی تھا اور پہاڑ سے ملے ہوئے پورب طرف بیت فاگا اور بیت عنیاہ دو گاون تھے (از روح تفسیر اسکاٹ مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۷۰ کالم ۲ متی ۲۱ باب ۱ کی تفسیر) یروسلم مین پیدا ہونا اور مرنا بڑی عظمت کا سبب سمجھا جاتا ہے چنانچہ ۸۷ زبور ۵ و ۶ مین لکھا ہے اور صیہون کی بابت کہا جاے گا کہ فلانہ فلانہ اُسمین پیدا ہوا اور حق تعالیٰ آپ اُسکو قیام بخشے گا خداوند جسوقت لوگونکا نام لکھیگا تو گِن کے کہیگا کہ یہ شخص وہان پیدا ہوا تھا انتہی اور اسیطرح ۴۸ زبور ۴۸ و ۷ و ۸ مین بھی ہے اُسکی عظمت کے بیان سے تمام کتب عہد عتیق بھری ہوئی ہین دیکھو استثنا ۱۲ باب ۴ و ۱۲ و ۲۶ - اول سلاطین ۸ باب ۲۹ - اور ۲ تواریخ

مکاشفات

۶ باب ۶-اور ۷ باب ۱۲-اور ۳ ا باب ۱۳-اور ۸ ۴ زبور-۱ اور ۷۸ زبور ۸ ۶-اور نہ صرف ہیکل بلکہ وہ تمام قرب وجوار برکتون اور خوبیون سے معمور ہے تینون قومین یعنے یہودی اور عیسائی اور مسلمان یروسلم کو مقدس شہر سمجھتے ہین خصوصاً یہودی اس خیال سے سمجھتے ہین کہ جو یروسلم مین وفات پاکر یہوشفات کی وادی مین دفن ہوتا ہے وہ خوش قسمت ہے انتہی الکتاب کے مقامات المعروف چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۲۲)

یہ مقام جس جگہ ہیکل یعنے مسجد حضرت سلیمانؑ نبی تھے خدا ہی کا پسند کیا ہوا اور حضرت موسیٰؑ کو بتایا ہوا تھا (استثنا ۱۲ باب ۵ و ۱۱) یہودی لوگ جسطرح خدا کی قسم کہاتے اُسیطرح یروسلم کی بھی قسم کہاتے تھے (دیکھو متیؑ باب ۳۴ و ۳۵) مقام تمام انبیاء بنی اسرائیل کا مسجود (۱۳۸ زبور ۲) اور آغاز اسلام مین قبلہ اہل اسلام بھی تھا اُسجگہ حضرت ابراہیمؑ توریت کے بموجب اپنے بیٹے کو قربانی کرنے لیگئے تھے (مقدس کتاب کا اول ۰ ا باب ۲۴ صفحہ ۱۰ اور الکتاب کے مقامات المعروف چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۱۴ سطر ۲۴ اور ہندی تواریخ کلیسا چھاپہ بپٹسٹ مشن کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۲۴ سطر ۸)

اُسی سرزمین پر حضرت یعقوبؑ سے خواب مین خدا ے قادر نے باتین کی تھین اور حضرت یعقوبؑ نے اُس مقام کا نام بیت ایل رکھا یعنے خدا کا گھر (پیدایش ۲۸ باب ۱۰-۲۲) اُسی جگہ حضرت داؤدؑ نے خدا کا فرشتہ کہ جنے اُنکی دعا سے وبا کو روکا کھڑا دیکھا تھا اُسجگہ

(داؤد) بادشاہ نے خدا کے لئے ایک مذبح بنایا (۲ سموئیل ۲۴ باب) وہان چڑہاوٴن اور سلامتیون کو چڑہایا اور بعدہ خدا نے اُنکی دعا قبول کی اور وبا بنی اسرائیل کے درمیان سے دور ہوگئی اور اُسکے بعد اُسی مقام پر سلیمان بادشاہ نے ہیکل کو بنایا (از کیفیت نامہ مصنفہ پادری شیل صاحب و ترجمہ پادری اسٹرن صاحب مطبوعہ ۱۸۶۲ع صفحہ ۳۹) اُسی مقام پر ایک ابر کا جسے شکینہ کہتے سایہ کرنا خدا کی حضوری کا نشان تہا (۲ تواریخ ۵ باب ۱۳) اور اُسی جگہ عہدنامہ کا صندوق اور اُسپر سونے کا سرپوش تہا جسے کفارہ کہتے تہے (خروج ۳۷ باب ۶) اور صندوق میں دونون لوحین عہدنامہ کی اور من کا مرتبان اور حضرت ہارون ع کا عصا کہ جسمین شاخین پہوٹتی تہین (عبرانیون کا ۹ باب ۴) رکہا تہا اُسی جگہ حضرت عمر فاروق رضی کی بنوائی ہوئی مسجد اقصیٰ موجود ہے دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگسٹس بڑہید صفحہ ۹۰ مین لکہا ہے کہ گمان غالب ہے کہ موریا کے اوپر ابراہیم اضحاک کو ذبح کرنے کے لئے لیگیا اوسیجا ہیکل تعمیر کی گئی اور فی الحال ایک مسجد جسے مسجد عمر کہتے ہین وہین واقع ہے انتہی ۔

اے یروسلم اگر مین تجہے بہول جاوٴن تو میرا داہنا ہاتہ اپنا کام بہولے اگر مین تجہہ کو یاد نہین کرتا اور اگر مین یروسلم کو اپنی اول خوشی سے زیادہ تر عزیز نہین جانتا تو میری زبان تالو سے لگجاے ۱۳۷ از بور ۵ و ۶

نظم در مدح یروسلم یعنے بیت المقدس

یا دا ہزار جان بہ نثار بیرو سلم — الحق کہ جانفزاست جوار بیرو سلم

اجسام انبیا چو بخاکش نہفتہ اند — نور مجسم است غبار بیرو سلم

پرواز جبرئیل بخاکش لیسے چو ماند — اینک ہمو نشست باد بہار بیرو سلم

پشت و پناہ پشتہ دیوار آن حرم — دین متین حصین حصار بیرو سلم

ظلمات راہ چشمہ حیوان ہمی نمود — شد نور بار لیل و نہار بیرو سلم

مانند سبحہ سلسلۂ انبیاے پاک — یکسر گسستہ شد بکنار بیرو سلم

ظل ہماست سایۂ دیوار مسجدش — از ہار خلد نقش و نگار بیرو سلم

پا سر خرد و تر از رخ گرد شود براہ — گل بشگفد ز کاوش خار بیرو سلم

از فخر سر کشد بفلک سبزہ زار راہ — بر سبزہ سبز پوش سوار بیرو سلم

یا رب مقام بندہ مشکو کن بہشت — از بہر مقیم دیار بیرو سلم

ہان در گذر تو از سر عصیان با نحشر — از بہر نماز گذار بیرو سلم

مینے خداوند سے ایک سوال کیا اور میں اسکا طالب ہون کہ میں عمر بھر خداوند کے گھر میں رہون اور خداوند کی خوشنودی دیکھون اور اُسکی ہیکل میں تفتیشات کرون کیونکہ مصیبت کے وقت وہ مجھے اپنے خیمہ میں چھپا لیگا اپنے ڈیرے کے پردے میں مجھے پوشیدہ رکھیگا اور مجھے چٹان پر چڑھا دیگا (۲۷ زبور ۴ و ۵)

ہم اُسکے مسکنون میں جائینگے اور ہم اُسکے پانون تلے کی چوکی کے برابر اُسکو سجدہ کرینگے (۱۳۲ زبور ۷)

رکن دویم

توریت مین جسجگہ پہلے یروسلم کا ذکر آیا ہے وہ مقام کتاب پیدایش
کی ۱۴ باب ۱۸ — ۲۰ مین ہے کہ حضرت ابراہیم نے سالم کی بادشاہ
ملک صدق کو جو خدا کا کاہن تہا دہ یکی دی تہی اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس جگہ پر نہایت قدیم زمانہ مین بہی کوئی مذبح تہا مگر توریت سے کچھ
اسکا ثبوت نہین ہے بعد اسکے خدا نے ابراہیم کو آزمایا اور اُس سے کہا اے ابراہیم وہ بولا لبیک تب اُسنے
کہا کہ تو اپنے پیارے اور اکلوتے بیٹے اسحاق کو لے اور موریہ کے
ملک مین جا کر وہان ایک پہاڑ پر جو مین تجہے دکہاؤنگا اُسے سوختنی
قربانی کے لیے ذبح کر تب ابراہیم نے بڑے تڑکے اُٹہکر اپنے گدہے
پر چارجامہ باندہا اور دو نوکر اور اپنے بیٹے اسحاق کو ساتھ لیا
جب اُنہون نے تیسرے روز اُس مقام کو دور سے دیکہا ابراہیم نے
اپنے نوکرون سے کہا تم گدہے کے پاس یہان رہو مین اس
لڑکے کے ساتھ وہان عبادت کرنے جاتا ہون تب قربانی کی
لکڑیان اپنے بیٹے اسحاق پر لادین پر آگ اور چہری اپنے ہاتھ
مین لی اور دونون ساتھ چلتے ہوے اسحاق اپنے باپ سے
کہنے لگا کہ اے باپ آگ اور لکڑیان تو ہین پر سوختنی قربانی کے
لیے برہ کہان ہے ابراہیم نے کہا کہ اے بیٹا خدا آپ برہ کی تدبیر کریگا
سو وے دونون ساتھ ساتھ چلے جب اُس جگہ پر آے ابراہیم نے ایک
مذبح بنایا اور اُسپر اُن لکڑیون کو چنا اور اپنے بیٹے اسحاق کو باندہکر
لکڑیون پر دہرا اور اپنا ہاتھ بڑہاکر چہری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے

دو دہین ہیند لکے فرشتہ نے آسمان پرسے پکار کر اسے کہا کہ اے ابراہیم
اے ابراہیم اپنا ہاتھ لڑکے پر مت بڑھا کیونکہ مین نے جانا کہ تو خدا سے
ڈرتا ہے کہ تو نے اپنے بیٹے اکلوتے کو بھی دریغ نکیا تب ابراہیم نے
اپنی آنکھین اُٹھائین اور مینڈھے کو سینگون سے جھاڑی مین پھنسا
ہوا دیکھا اور اُسے اپنے بیٹے کے بدلے سوختنی قربانی کے لئے
ذبح کیا تمت کلامہ از مقدس کتاب کا احوال مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۶ع
۱۰ باب پیدایش ۲۲ باب ۱۳

اہل اسلام کا اتفاق اسپر ہے کہ حضرت ابراہیمؑ سرزمین مکہ معظمہ مین
بمقام منا قربانی کے واسطے حضرت اسمعیلؑ کو لے گئے تھے اور مورخ
ابو الفدا نے لکھا ہے کہ جو لوگ حضرت اسحاقؑ کی نسبت اس واقع
کا یقین کرتے ہین وہ مقام قربانی کا بیت المقدس قرار دیتے ہین
اور جو لوگ حضرت اسمعیلؑ کی نسبت اس واقع کا یقین کرتے ہین
وہ مقام قربانی کا منا قرار دیتے ہین اور یہود و نصاری یہ دلیل
پیش کرتے ہین کہ منا ملک کنعان سے چالیس منزل دور ہے اتنی
دور ممکن نتھا کہ خدا حضرت ابراہیمؑ کو قربانی کرنے کے واسطے بھیجتا
مگر میرے نزدیک جبکہ حضرت اسمعیلؑ اور اُنکی والدہ کا اُس بے آباد
ملک اور ریگستان بے آب و دانہ مین بے رفیق و مددگار پہونچ جانا
تینون مذہبون کی کتابون سے ثابت ہے تو حضرت ابراہیمؑ کا بیٹے
کو قربان کرنے کے واسطے اتنی دور آنا کچھ تعجب کا مقام نہین ہے

کیونکہ اسکے بعد ہی باپ اور بیٹے کے درمیان عرب سے کنعان تک برابر آمد و رفت
جاری تہی یہانتک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات کے وقت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام
باپ کے پاس موجود تہے چنانچہ پیدایش ۲۵ باب ۸ و ۹ مین ہے تب ابراہیم
جان بحق ہوا اور اچہی عمر درازی مین بوڑہا اور آسودہ ہوکر مرا اور
اپنے لوگونمین جا ملا اور اسکے بیٹے اسحٰق اور اسمعیل نے مکفلہ کے مغارہ
مین ہتّی صحر کے بیٹے افرون کے کہیت مین جو ممری کے آگے ہے اسے
گاڑا انتہی

علاوہ اسکے موریہ پہاڑ کی بابت صاحب نصرانی عالم اسپاٹ
کی بابت قایل نہین ہین برعکس اسکے وہ کہتے ہین کہ مورہ کے بلوط (پیدایش
۱۲ باب ۶) کے نزدیک وہ عجیب ماجرا واقع ہوا البتہ عبرانی زبانمین
مورہ و موریاہ لفظونمین فقط تہوڑا تہوڑا فرق ہے (لغت کتاب مقدس
صفحہ ۱۰۳۱) اور سامری کہتے ہین کہ کوہ جرزین پر حضرت ابراہیم نے وہ
قربانی گزرانی تہی (ایضاً صفحہ ۱۶۵ کالم ۲)
چونکہ اہل اسلام مین حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا نام اس قربانی کی بابت مشہور
ہے (دیکہو سورہ والصافات رکوع ۳) اور عیسائیون اور یہودیون
مین باوجود اقرار سہو کاتبان حضرت اسحٰق کا لیکن یہ اختلاف ایسا
بڑا نہین ہے جیسے سامریون نے اپنی توریت مین عیبال کی جگہ
جرزین لکہہ لیا ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۶۵ کالم ۲) کیونکہ وہ بیت المقدس سے انکی انحراف
روگردانی کا باعث ہوگیا اور اسمین کچہ خدا پرستی کی بابت نقصان بہی

الغرض اور مقدس کتابون مین کثرت سے تحریفین اور بیہودہ غلطیان آئین پڑین اور اختلاف عبارت انہین پیدا ہوگئی انتہی ۱۲ ۱۲ ۱۲

نہین ہوتا کیونکہ یہ صرف تواریخی بات ہے اسکے سوا اسی کتاب مقدس
کتاب کا احوال ۹ باب مین لکہا ہے کہ حضرت ابراہیم کی چہیاسی برس
کی عمر مین حضرت اسمعیل (پیدایش ۱۶ باب ۱۶) اور سو برس کی عمر مین
حضرت اسحاق پیدا ہوے تہے (پیدایش ۲۱ باب ۵) اور خدا اُسکے یعنے
حضرت اسمعیل کے ساتہ تہا (پیدایش ۲۱ باب ۲۰) اس حساب سے چودہ
برس حضرت اسمعیلؑ حضرت اسحاقؑ سے بڑے تہے پس ممکن ہے کہ پہلوٹہے
کو حضرت ابراہیم نے قربانی کرنا چاہا ہو چنانچہ اسی دستور کے بموجب
خدا فرماتا ہے اگر اتفاق ایسا ہے کہ حضرت ہوون اور ایک محبوبہ اور
دوسری مبغوضہ ہوا اور محبوبہ اور مبغوضہ دونون سے لڑکے ہوون
اور پہلوٹہا بیٹا مبغوضہ سے ہو تو یون ہوگا کہ جب وہ اپنے بیٹون پر
مال کی تقسیم کرے تو محبوبہ کے بیٹے کو مبغوضہ کے بیٹے پر جو فی الحقیقت
پہلوٹہا ہے فوقیت ندے بلکہ وہ مبغوضہ کے بیٹے کو اپنے سب مال سے
دونا حصہ دیکے پہلوٹہا ٹہراوے کیونکہ وہ اُسکی اوّل قوت کا ہے اور
پہلوٹہا ہونے کا مستحق وہی ہے (استثنا ۲۱ باب ۱۵ و ۱۶ و ۱۷) اب اگر
کوئی کہے کہ حضرت یعقوبؑ نے کیون اپنے بڑے بہائی عیسو کا حق پایا
(پیدایش ۲۷ باب ۳۶) اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے عیسو سے انکے پہلوٹہے ہونیکا حق
مول لیا تہا (پیدایش ۲۵ باب ۳۳) باوجود اسکے اپنے نابینا باپ سے یہ کہکر کہ مین عیسو ہون یہ
حق پایا تہا پس دراصل اُنکے بڑے بہائی ہی کو حضرت اسحاقؑ نے وہ برکت دی تہی
کیونکہ حضرت یعقوبؑ نے عیسو کے نام سے وہ برکت حاصل کی تہی (پیدایش ۲۷ باب ۱۹)

پس جبکہ مبغوضہ کے بیٹے کا پہلوٹہے ہونے کے سبب یہ رتبہ ہے تو محبوبہ
کے پہلوٹہے بیٹے کا پہلوٹہاپن کون چہین سکتا ہے یعنے وہ خداوند کے
نزدیک اپنے سب بہائیون سے اعلی اور افضل ہے ؛

اور یہودیون بہی ہمیشہ یہ دستور رہا کہ ہر پہلوٹہا خداوند کے لئے سمجہا
جاتا تہا (لوقا ۲ باب ۲۳) چنانچہ خروج ۲۲ باب ۲۹ و ۳۰ مین خدا فرماتا ہے
تو اپنے بیٹون مین سے پہلوٹہا مجہے دیجیو ایسا ہی اپنے بیلون اور گوسفندون
سے کیجیو انتہی اور خروج ۱۳ باب آیت ۲ میں ہے کہ ... ٹہے میرے لئے مقدس
کر جو کوئی بنی اسرائیل بیچ اپنی ماؤن کے رحم کو کہولتا ہے کیا انسان کیا حیوان میرا ہے انتہی
پہر یہ کہ شاید اس قربانی گزراننے کے وقت تک حضرت اسحاق پیدا ہی
نہوے تہے اسکے سوا پیدایش ۲۲ باب ۱۶-۱۸ مین لکہا ہے پہر یہوواہ
کے فرشتہ نے دوبارہ ابراہیم کو پکارا اور کہا خدا فرماتا ہے مین نے اپنی
ذات کی قسم کہائی ہے اسلئے کہ تو نے ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا اکلوتا
بہی دریغ نکیا مین تجہے برکت پر برکت دونگا اور آسمان کے ستارون اور
دریا کے ساحل کی ریت کی مانند تیری نسل کو نہایت فراوانی بخشونگا
اور تیری نسل اپنے دشمنون کے دروازون کی وارث ہوگی اور تیری
نسل سے زمین کی ساری امتین برکت پاوینگی انتہی چونکہ اکلوتا
بیٹا (آیت ۱۶) سوا حضرت اسمعیل کے حضرت اسحاق کو نہین کہہ سکتے
اس سبب سے کہ حضرت اسمعیل اپنی پیدایش سے چودہ برس تک
اپنے باپ کے اکلوتے تہے اور حضرت اسحاق کی پیدایش کے وقت

تو حضرت اسمعیل چودہ برس کے موجود تھے پس حضرت اسحاق اکلوتے
کیونکر ہوے انہین کی یعنے اسمعیل کی بابت خدانے فرمایا کہ درینغ نکیا
یعنے قربان کرنا چاہا اور آسمان کے تارون اور دریا کے ریت کی مانند
(آیت ۱۷) حضرت اسمعیل کی نسل کو خدانے کہا کہ جنسے تمام عرب
اور ترکستان بھرا ہوا ہے اور یہودی تو دنیا مین صرف نوّے لاکھ
رہگئے ہین اور انہین حضرت اسمعیل کی اولاد اپنے دشمنون کے
دروازونکی (آیت ۱۸) یعنے بیت المقدس کے وارث ہوے اور
اسی نسل سے زمین کی ساری امتین یعنے یہودی اور عیسائی
و مسلمان برکت یعنے ایمان پاتے ہین ایک اور بات بھی غور کرنیکے
لایق یہ ہے کہ زمانہ اسلام سے پیشتر اہل عرب مین دو قربانیان مقرر
تھین ایک عتیرہ یعنے وہ قربانی جو ماہ رجب مین کیا کرتے تھے اور دوسرے
فرع یعنے پہلوٹھے بچے کا قربان کرنا (از دنیا زنامہ مطبوعہ مشن پریس الہ آباد
بحکم نارتھ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی ۱۸۶۸ع صفحہ ۲۹۰) پس اس فرع کی
اصل وہی قربانی حضرت اسمعیل کی ہے کیونکہ اہل عرب نسل اسمعیل
ہین اور یہ دستور انہون نے سنت آبائی سمجھ لیا ہوگا تاکہ آئندہ
پشتونکے لئے یہ بات یادگار چلی جاے کہ ہمارے آبا مین سے کوئی
پہلوٹھا قربان ہونے کے وقت یون مورد افضال الہی ہوا تھا
پس وہی سنت اہل عرب مین پشت در پشت جاری چلی آئی اور
یہ نشان اسکا ہے کہ ضرور صرف حضرت اسمعیل قربان ہونے گئے تھے

نہ یہ کہ حضرت اسحاق پہر یہ کہ توریت کے اُس مقام مین کثرت سہو کا تنویسے
جسکا عیسائی علماء کو اقرار ہے (ہارنصاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۳۱۴
مطبوعہ ۱۸۲۵ ع) سہاق لکہدیا ہوگا اور یہ تو عام دستور تہا کہ توریت بغیر نقطونکے
لکہی جاتی تہی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۹ کالم ۱)
الغرض ان دونون بنی زادونمین سے جو کوئی اس قربانی کے لئے
مخصوص کیا گیا ہو ہمارا عین فخر ہے اگر حضرت اسحاق علیہ السلام
قربانی ہونے گئے تہے تو وہ کیا دشمن تہے ہمارے نزدیک جیسے
حضرت اسمعیل علیہ السلام ویسے ہی حضرت اسحاق علیہ السلام
جیسے محبت اور ادب ہمین حضرت اسمعیل کا ہے ویسا ہی حضرت اسحاق
کا وہ بہی خدا کے مقبول اور یہ بہی خدا کے مقبول تہے وہ بہی ہمارے
پیغمبر خدا صلعم کے اجداد مین تہے اور یہ بہی بلکہ جسطرح حضرت عیسیٰ کو
بوسیلہ یوسف نجار نسل داؤد مین لکہا ہے (متی ۱ باب) اگرچہ حضرت
عیسیٰ کو جو بے باپ پیدا تہے حضرت داؤد سے قرابت تک نہ تہی چہ
جائے انکا بنیت اور نہ کسی کتاب سے ثابت ہے کہ حضرت مریم نسل
داؤد سے تہین کیونکہ وہ فرقہ ہی دوسرا تہا یعنے الیسبات کے رشتہ
دار تہین جو کہ حضرت ہارون کی بیٹیون سے اور حضرت ذکریا کاہن کی
بی بی تہین (لوقا ۱ باب ۵ و ۳۶) پس اس بیان سے اگر مین سچ
کہتا ہون تو اعمال ۲ باب ۳۰ مین جو حضرت عیسیٰ کو نسل داؤد سے
لکہا ہے صریح غلط ہوگیا۔

پہر یہ کہ حضرت عیسیٰ نے آپ ہی نسل داؤد مین ہونے سے انکار
کیا ہے دیکہو متی ۲۲ باب ۴۵ پس جب داؤد اُسکو (یعنے مسیح کو)
خداوند کہتا ہے تو وہ اُسکا بیٹا کیونکر ٹہرا انتہی غرض اسطرح حضرت
رسول خدا صلعم کا نسب حضرت اسحاقؑ سے نہین بلکہ وہ تو حضرت
اسمعیلؑ کی دوسری ما سے حقیقی بہائی تہے اور حقیقتاً حضرت رسولخدا
صلعم کے اجداد مین تہے اور اُسکی بابت اور بہی ثبوت ہین مگر اس
مختصر مین زیادہ گنجایش نہین ہے صرف فانڈر صاحب کا قول اختتام
دینے مباحثہ صفحہ ۹۴ اچہاپہ اکبرآباد ۱۸۵۵ع یہان کافی ہوگا کہ لفظ بیٹا
عربی مین بن اور لفظ بہائی عربی مین اخ دونون زبان عبرانیمین
اور توریت کی بہتیری آیات مین خاص و عام دونون معنے سے آیا ہے
انتہی پس اسیطرح جیسے حضرت اسمعیلؑ ویسے ہی حضرت اسحاق دونو
حضرت رسولخدا صلعم کے اجداد مین سمجہنا چاہئے پہر یہ کہ حضرت بی بی
ہاجرہ کو جو اہل کتاب لونڈی کہکر اُنکی اولاد کا رتبہ حضرت بی بی سارہ
کی اولاد کی برابر نہین سمجہتے یہ صریح تعصب ہے ۔ (استثنا ۲۱ باب ۱۵
و ۱۶ و ۱۷ اکو جو مین ابہی لکہ چکا ہون پہر پڑہنا چاہئے اسکے سوا توریت
مین کہین یہ نہین لکہا ہے کہ حضرت بی بی ہاجرہ کو کسینے مول لیا ہو
یا جہاد مین آئی ہون یا یہ کہ کسی نے کسی کے آگے کنیز کی یا غلامی کا اقرار
کیا ہو اور یہی صورتین لونڈی غلام ہونے کی ہوتی ہین وہ نعوذ باللہ
ایسی نہ تہین جیسے راحاب اور روت موابی اُمّ موآب کی نسل مین

جیسے حضرت لوطؑ کی بڑی بیٹی جنی تہی اور رحبعام بن سلیمانؑ کی ماں نعمہ عمونیہ جس عمون کی نسل جو حضرت لوطؑ کی چہوٹی بیٹی سے تہے (۲ تواریخ ۱۲ باب ۱۳ متی ۱ باب ۷) اور اوریا کی جورو بتسبع

(۲ سموئیل ۱۱ باب ۲-۵) اور یہوداہ کی بہو تمر

(راحاب) یشوع ۲ باب ۱ (دختران حضرت لوطؑ) پیدایش ۱۹ باب ۳۰-۳۶ و ۳۷ (تمر) پیدایش ۳۸ باب ۱۸ (روت) کتاب روت ۱ باب ۴-۱ اور ۴ باب ۱۳-۱ اور یہ سب عیسائی عقیدے کے بموجب حضرت عیسیٰؑ کے بلکہ بعضے انہین سے حضرت داؤدؑ کی پردادیان انجیل مین لکہی ہین (دیکہو متی ۱ باب) پس اگر یہ بیان درست ہو تو حضرت عیسیٰؑ کا نسب حضرت عیسیٰؑ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ بلکہ تمام انبیاء بنی یہوداہ سے کسقدر بلند تر سمجھنا چاہیے

یہودیوں مین یہ ایک خاص رسم تہی کہ جب ایک بیوی کو وفادار اور نیک جانتے تو اسکو درجہ بڑی بیوی کا دیتے تہے (اگرچہ وہ لونڈی ہوتی) جسوقت وہ ایسا لونڈی سے نکاح کرتے تہے اولاد اس کی برابر اولاد نکاحی بیوی کے متصور تہی اور قوانین مین حقیت کی نسبت کچہ فرق نہ تہا وہ دونوں اولاد برابر حق حصہ لینے کا باپ کے مال سے رکہتے تہے لیکن اولاد کیچنی (یعنے رنڈی) کی بالکل اس حق سے خارج تہی از سیر الاسلام صفحہ ۲۰ باب ۵ ترجمہ پتہیم

مصریون مین یہ چاہ بوتہ سوا اور لوگون کو کتی نکاح کرنے کی عام

اجازت تہی اور عورت لونڈی ہو یا ہو اُسکی اولاد صحیح النسب اور
آزاد سمجھی جاتی تہی یعنے لونڈی غلام نہ سمجھے جاتے تہے انتہی (از
قدیم تاریخ مصر مولفہ رولن صاحب ترجمہ سین ٹیفک سوسائٹی اور
مطبوعہ الہ آباد گورنمنٹ پریس سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۱۴۱ نمبرا) پہر یہ کہ حضرت
یعقوب کی اولاد دو بیبیوں اور دو لونڈیوں سے تہی (پیدایش
۳۵ باب ۲۵ و ۲۶) اور سب بارہون فرقے بنی اسرائیل کے انہیں
کی نسل سے ہین پس جو فرقے کہ دونوں لونڈیوں یعنے بلہاہ سے
دان اور نفتالی اور زلفہ سے جدا اور آشر تہے ان چارون فرقو ن
کو کوئی لونڈی بچے ہونیکے سبب اور اسرائیلی فرقون سے کچھ
کم نہین سمجھتا ہے
اور توریت کی بہتیری آیات میں خاص ... [illegible]
انتہی ... [illegible]
قطع نظر ان باتون کے ربیّون کی روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت
بی بی ہاجرہ فرعون کی بیٹی تہین اور اُسنے اُنہین حضرت ابراہیم کی کرامت
اور عظمت دیکہکر دیا تہا دیکہو کتاب برشیث رباہ ۔ ۱۵ ربی شلوموسحا
نے پیدایش ۱۶ باب کی تفسیر اسطرح لکہی ہے کہ وہ فرعون کی بیٹی تہین جب
دیکہا اُن کرامات کو جو بوجہ سارہ واقع ہوئین تو کہا بہتر ہے کہ رہی
میری بیٹی اُسکے گہر مین خادمہ ہوکر اس سے کہ ہو دوسرے کے
گہر مین ملکہ انتہی چنانچہ اُس تفسیر کی اصل عبارت عبری یہ ہے
بَتْ پَرْعُہْ ہَیثَا کِشْرَا نِسِیْم شِنَّعِسُو لِسَارَہ اَمَر مُوطَاب شِتِّہَا بِتِّی
شِفْحَہ بِبَیْتْ زَہ وَلُو گَبِیرَہ بِبَیْتْ آحِیر

پہر یہ کہ حضرت بی بی قطورہ جو کہ حضرت ابراہیم کی تیسری زوجہ تہین اور
جنہین توریت مین لونڈی نہین لکہا ہے اُنکی اولاد کے واسطے کہین توریت
مین یہ بزرگی نہین ہے کہ خدا اُسکے ساتہ تہا مگر حضرت بی بی ہاجرہ کے واسطے
یہ آیت توریت مین موجود ہے (پیدایش ۲۱ باب ۲۰) پس جب خدا نے
حضرت اسمٰعیل کو یہ مرتبہ بخشا کہ جسطرح بارہ فرقے حضرت اسحاق کی اولاد
مین اسیطرح حضرت اسمٰعیل کی اولاد مین قایم کئے (پیدایش ۱۷ باب ۲۰
اور ۲۵ باب ۱۳–۱۷) یہ اپنی اُمتون کے بارہ رئیس ہین (پیدایش
۲۵ باب ۱۶) اور آخر کو وہ ملک جسکا وعدہ بار بار حضرت ابراہیم سے
فرمایا تہا (پیدایش ۱۷ باب ۸ اور ۱۵ باب ۱۸–۲۱) وہ حضرت اسمٰعیل
کی اولاد کو بخشا اور وہ مقدس مقام جہان قربانی گذراننے حضرت
ابراہیم گئے تہے حضرت اسمٰعیل کی اولاد کا معبد ٹہرایا تو خدا کے انتظام
مین کسیکے دم مارنے کی مجال ہے پس جانو کہ جو ایمان والے ہین وہی ابراہیم
کے فرزند ہین (گلتیون کا ۳ باب ۷) پہر اگر حضرت بی بی ہاجرہ کا لونڈی
ہونا مانع عظمت ہے تو یہودی لوگ جو حضرت عیسیٰ کے آبا و اجداد تہے
بار بار جو بت پرستون وغیرہ کی غلامی مین رہے اسکا کیا جواب ہے چنانچہ
مفتاح الکتاب صفحہ ۲۲۴ و ۲۲۵ مین سے بعض مقام یہان نقل کئے جاتے ہین
قولہ اسرائیلیونکا پہلے بار کوشن رسثیم کی غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۳ باب
۸–۱۰) اُنکا دوسرے بار عجلون شاہ موآب کی غلامی مین آنا (قاضیونکا
۳ باب ۱۲–۳۰) تیسری بار اُنکا فلسطیونکا غلام بننا (قاضیونکا ۳ باب ۳۱)

چوتہی بار اُنکا کنعان کے ایک زورآور بادشاہ یبین کے جو حسور مین سلطنت کرتا تہا غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۴ باب ۱-۳) پانچوین بار اسرائیلیونکا مدیانیون کی غلامی کرنا (قاضیونکا ۶ باب ۱-۱۰) اسرائیلیونکا چہٹوین بار فلسطیون اور امونیونکی غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۱۱ و ۱۲ باب ۸) اسرائیلیونکا بُت پرستی کے باعث ساتوین بار غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۱۳ باب ۱) اسکے سوا کبہی بابل والون (۲ تواریخ ۳۶ باب ۲۰) اور کبہی مصریون (کیفیت نامہ ترجمہ پادری اسٹر نصاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۶ع صفحہ ۲۲۶ شروع باب ۱۸) اور کبہی اسوریون (کیفیت نامہ ایضاً صفحہ ۲۰۷ شروع حصہ ۲) اور کبہی رومیون کے ہاتہ بار بار وہ پشت در پشت بکتے اور غلام بنتے رہے یہانتک کہ دنیا کی کوئی قوم سوا حبشی غلاموں کے یہودیون کی طرح ہرگز پشت در پشت بار بار بکتے نہین رہے۔

پہر یہ کہ حضرات حواریون اکثر نفتالی فرقے کے تہے لغت کتاب مقدس مطبوعہ ۱۸۷۵ع صفحہ ۳۴۳ مین ہے کہ بابل کی اسیری کے بعد نفتالی کا ملک پہر بسایا گیا تب اُسطرح کے بیدین اُسمین رہنے لگے یہانتک کہ مسیح کے آنیکے وقت کامل تاریکی سب پر چہا گئی اُسکے وہان رہنے سے اور اُنہین سے اپنے رسولون کو چننے سے انجیل کے سب پڑہنے والے جانتے کہ کیا فرق آگیا تہا حالانکہ یہ فرقہ نفتالی حضرت یعقوب کے اُس بیٹے کی اولاد ہے جو حضرت راحیل کی لونڈی بلہا سے پیدا ہوا اور جسکا نام نفتالی تہا علاوہ اسکے حضرت حواریون مین سے سب اسرائیلی ہی نہتے دیکہو متی ۱۰ باب ۴

شمعون کنعانی انتہی

اسکے سوا ماسٹر رامچندر عیسائی نے اپنی کتاب مسیح الدجال مطبوعہ ۱۸۶۳ع صفحہ ۹۸ مین یہودیونکے عقیدہ کا ذکر کیا ہے یعنے یہودی سمجھتے ہین کہ یہ امر کوئی بڑی بات نہین ہے کہ یہ محمدؐ قوم امّی یعنے قوم بت پرست عربونمین سے ہے نہ ہماری قوم بنی اسرائیل سے کیونکہ ہم لوگونمین بہت سے ایسے بھی ہین کہ وہ اصل مین بت پرستون سے تھے انتہی

پھر یہ کہ حضرت ایوبؑ انبیاے بنی اسرائیل مین سے نتھے بلکہ ابراہیم سے بہت پیشتر تھے مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲۵ مین ہے کہ ایوب کی کتاب مسیح سے دو ہزار ایکسو ۲۱۸۰ انتہی دو ہزار ایک سو تیس برس پیشتر تصنیف ہوئی انتہی لغت کتاب مقدس صفحہ ۷۵ مین ہے کہ عرب ایوب کے رہنے کا مقام تھا انتہی۔

طامس اسکاٹ کی تفسیر انگریزی مین ہے کہ ایوب رہنے والا زمین عوض کا تھا اور زمین عوض معلوم ہوتا ہے کہ ملک عرب کا ایک ضلع تھا انتہی پس ظاہر ہے کہ نبوت خاندان اسرائیل پر منحصر نہین ہے اور دلایل نبوت حضرت ایوب کے یہ ہین کہ کتاب ایوبؑ الہامی نوشتونمین شامل ہے اور بقول طامس اسکاٹ مفسرہ انگریزی کتاب ایوب کا جو عربی مین تھی حضرت موسیٰؑ نے عبرانی مین ترجمہ کیا تھا اور کتاب حزقیل ۱۴ باب ۱۴ و ۲۰ مین دو جگہ نوحؑ و دانیالؑ و ایوب کی فضیلت مذکور ہے۔ پس اگر یہ سارا بیان صحیح نکلے تو وہ برکت کا وعدہ جو پیدایش ۲۲ باب ۱۸ مین مرقوم ہے اولاد ابراہیمؑ مین ہمارے پیغمبر محمد مصطفیٰ صلعم کی نسبت سمجھنا

چاہیئے کیونکہ نصاری درحقیقت نسل ابراہیم نہین ہین بلکہ حضرت یافث
بن نوح سے یہ اپنا سلسلہ ملاتے ہین اور یہودی تو اب آپ ہی برکت
پانے کے محتاج ہین صرف اولاد اسمعیل آج دنیا مین ساری قومونکے
برکت پانے کا وسیلہ ہوگئی ہے اور یہ مسلمان ہین جو حضرت ابراہیم کا
عقیدہ توحید اور اتباع سنت ابراہیم رکھتے اور اپنے مذہب کو مذہب
حنیف کہتے ہین **فاتبعوا ملۃ ابراہیم حنیفا** (آل عمران ع ۱۰)
اور سب سے ضروری مسئلہ یہ حل ہوگیا کہ یہود ونصارا مین قربانی کا
دستور ترک ہوجانے اور مسلمانونین اسکا رواج باقی رہنے سے اچھی طرح
ثابت ہوگیا کہ بسبب قربانی حضرت اسمعیل کے مسلمان ہی خدا کے حضور
اس خدمت کے مستحق ٹھیرے اور سب کو معلوم ہوگیا کہ حضرت اسمعیل
قربان ہونے گئے تھے تب خدا نے مسلمانونین اسے ابدی میراث اور
رسم دائمی ٹھہرا دیا اور یہود ونصاری اس سے صریح باز رہے۔
پھر مقدس کتاب کا احوال باب ۱۵ و ۱۶۔ اور پیدائش ۳۷ باب ۲۸
مین لکھا ہے کہ حضرت یوسف کو انکے بھائیونکے ہاتھ سے اسمعیلی قافلہ
بیس روپیہ دیکر مول لیا تھا انتہی پس بنی اسرائیل کی غلامی کی بنیاد
اور شروع حضرت اسمعیل ہی کی اولاد کے ہاتھ سے ہوا اور اس سے
بڑھ کر یہ کہ حضرت یوسف کو اسمعیلی قافلہ نے مول لیا اور حضرت یوسف
کے آگے مصر مین انکے سب بھائی غلام بنے تھے چنانچہ حضرت یوسف
کے خواب کی یہی تعبیر تھی (پیدائش ۳۷ باب ۱۰) دوسرے یہ کہ

پیدایش ۴۲ باب ۱۰ مین حضرت یوسفؑ کے حضور اُنکے سب بھائیونکا
قول یہ لکھا ہے اے خداوند تیرے غلام خورش مول لینے آئے ہین
انتہیٰ یہ اُسوقت کا ذکر ہے کہ جبکہ ملک کنعان مین قحط پڑا اور وہ سب
مصر مین یوسفؑ کے پاس غلہ مول لینے گئے تھے اور اسیطرح پیدایش
۴۴ باب ۱۳-۱۶ و ۴۴ باب ۱۶ و ۱۷ مین بھائیون نے حضرت یوسفؑ
کے آگے غلامی کا اقرار کیا تھا پس اس حساب سے تمام بنی اسرائیل
حضرت یوسفؑ کے غلام اور اولاد اسمعیلؑ کے غلام در غلام ٹھہرتے
ہین شاید یہ سب سزا اللہ جلشانہ کی طرف سے اسواسطے ہوا کہ
یہودی لوگ حضرت بی بی ہاجرہ کو حقارت کی راہ سے لونڈی کہتے
تھے اب دیکھئے کہ تمام دنیا مین ایسی کوئی قوم نہ سُنی ہوگی کہ جسکی
ابتدا سے پشت در پشت غلامی ہی مین گذرتی رہی وہ یہود ہین اگرچہ
حبشی قوم غلامی کے لئے خاص ہے مگر یہودیون کی طرح تمام قوم
کی قوم بار بار غلام نہین بنی اور ایسی قوم بھی دنیا مین نہ سنی
ہوگی جو ہمیشہ سے غلامی کا تو کیا ذکر ہے کبھی کسی کے ماتحت حکومت
بھی نہین ہوے اور وہ اہل عرب ہین (دیکھو رسالہ کشف الآثار
فی قصص انبیاء بنی اسرائیل تصنیف پادری مرکب صاحب چھاپہ
اڈن برگ ۱۸۴۶ع صفحہ ۱۴۳ باب ۱۲) چنانچہ قولہ فی الواقع ان
قبایل اولاد اسمعیلؑ میباشند و گبّون تاریخ نویس نیز ہرچند سعی کرد
کہ حق آنقول را (یعنے آزادے عرب بموجب کتاب اوّل توریت

۱۷ باب ۲۱) رو نماید لیکن آخر الامر اقرار کرد که با وجود اینکه بعضے از قبائل عرب در زیر دست سلطنت قوم دیگر گاہے افتادہ باشند لیکن کل عرب ہرگز مغلوب نشدہ اند و دیگر کہ قدرت لشکرہاے سسسطرس (یعنے سیسیاسطرس) بادشاہ ذوی القدر مصر وکیمبسیز و بادشاہ مجلل ایران و پمپی وتراجن کہ یکے سردار مظفر و دیگرے امپراطور بزرگ اہل روم بودہ پس لشکرہای ایشان تمامی قبایل عرب را نتوانستند مغلوب سازند و با وجود آنکہ بعضے از طوایف عرب زیر سلطنت دیگرا افتادہ لیکن قول مقدس در باب آزادگی ایشان حق شدہ بحدیکہ در ایام قدیم و تازہ در بارہ استقلال عرب مثال گردیدہ حالت آزادی کہ قبایل مذبور الحال دارند دلیل شدہ کہ آن قوم ہرگز مغلوب نگشتہ اند انتہی

گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ ۳۵ مین لکھتے ہین کہ اگر کلام برحق الہی مین مجکو کچھ اور تعلیم نہوئی ہوتی تو مین اکثر یہی خیال کرتا کہ انصاف کے ساتھ مکافات صرف اہل عرب ہی کی قسمت مین ہوئی جو اولاد حضرت اسمعیل کے ہین اور قسمت مین یہودیون سے بھی مراتب اعلی ہین کیونکہ یقیناً کوئی ترجیح نہ بیگا ان لوگونکی تقدیر دنیا و کو چنیر اتبک خدا کی مہر رہی قسمت پر جنگلی اور خود مختار اور بلند حوصلہ اور مہمان پرور قومون ملک عرب کی جو کبھی مفتوح نہین ہوا اسمعیل کی اولاد جنکے نام سے کل دنیا کو لرزہ آتا تہا اور انکے ہتیار جن کو سجدہ کرتے تہے مگر انہون نے نہ کبھی سجدہ کیا اور نہ لرزے اور مجکو

امید ہے کہ وہ کبھی نکرینگے — اب دونون کی تقدیر اور اُسکے
خاندان کا حال جانکر مین خارج کیا ہوا اسمعٰیل ہوا چاہتا ہون
شناز پرور دہ اسحاق جو مورث اعلیٰ اُن لوگون کے ہین جنپر خدا
کی مُہر ہے (حمایتہ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ع صفحہ ۳۶ و ۳۷ و صفحہ
۵۲ ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ع
اگرچہ برہما والون وغیرہ کو بہی اپنی آزادی کی بابت بہی دعویٰ
ہے لیکن ملک عرب کی طرح دنیا کے بڑے بڑے الوالعزم بادشاہون
نے کبھی برہما وغیرہ پر فوج کشی نہین کی تہی اور تواریخ چین مصنفہ
جیمس کاکرن صاحب مطبوعہ ۱۸۶۵ع جلد ۲ دفتر ا باب ۷ صفحہ ۱۴۲ مین
لکہا ہے کہ ۱۲۸۴ع اور ۱۳۰۰ع کے درمیان فغفور چین کی فوج نے برہما
کے تخت گاہ کو جو اُسوقت تاکودانگ کا شہر تہا فتح کیا تہا انتہی اور اہل
انگلستان نے برہما کا بہت سا ملک رنگون وغیرہ تک فتح کرکے اپنے
قبضہ مین کرلیا ہے اور رزیڈنٹ انگریزی اور اہل تجارت فرانس
وغیرہ برہما مین موجود ہین مگر عرب مین کسی غیر کو مطلق دخل نہین ہے
پہر کتاب مقدس کتاب گنا احوال ۹ باب مین لکہا ہے قولہ یہ وہی
اسمٰعیل ہے جس سے بارہ رئیس پیدا ہوے اُسکی اولاد آجتک
اسمٰعیلی کہلاتی ہے اور اُسکے فرقون سے عربی و ترکی ہین (یعنے
عرب و ترک لوگ) تمت کلامہ اسی سبب سے یروسلم پہلے عربون کے
اختیار مین رہا بعد اُسکے ترکون کے اختیار مین ہوا چنانچہ ابتک ہے

غرضکہ یہ وہی مقام ہے جہان توریت کی بموجب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو قربانی کرنا چاہا تہا اُسکے بعد حضرت یعقوب نے اسی سرزمین پر خواب مین ایک سیڑہی زمین سے آسمان تک دیکہی کہ فرشتے اُسپر چڑہتے اور اوترتے مین اور خدانے حضرت یعقوب سے باتین کین تب حضرت یعقوب عم نے اُٹہکر کہا کہ یہ کیا ہی مقدس مقام ہے سچ مچ خدا کا گہر اور آسمان کا آستانہ ہے اور نشان کا پتہر نصب کرکے اُسکا نام بیت ایل رکہا یعنے خدا کا گہر (مقدس کتاب کا احوال ۴ ا باب اور پیدایش ۲۸ باب ۱۰-۲۲) اس سے پیشتر اُسکا نام لوز تہا دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۸۶

بعد اُسکے حضرت موسیٰ نے جب کوہ طور پر شریعت پائی تب بموجب حکم الہی بیابانین بنی اسرائیل کو جو کہ چھہ لاکہہ مرد ہتیار بند تہے اور اس حساب سے تیس ۳۰ لاکہہ سب مرد و عورت اور بچے تہے (مقدس کتاب کا احوال ۲ باب خروج ۱۲ باب ۳۷ م اور دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۰۹ مین ہے کہ تخمیناً پچاس لاکہہ ہونگے ان سب کو اکہٹا کرکے ایک خیمہ عبادت بنایا کہ وہ خیمہ جماعت ہی کہلاتا تہا (خروج ۳۱ باب ۷ اور ۲۳ باب اعمال ۷ باب ۴۴) اور سب بنی اسرائیل کے لئے دستورات عبادت مقرر کئے اور حضرت ہارون اور اُنکی اولاد کہانت یعنے امامت کے واسطے مقرر ہوئی مفتاح الکتاب صفحہ ۵۰ مین لکہا ہے اسرائیلیونکے درمیان سردار

کاہن سب کاہنوں مین پہلا درجہ رکہتا تہا اسلیئے کہ وہ ساری قوم کا خدا کے حضور اُنکی طرف سے قربانی گزرانکر شفیع سمجہا جاتا تہا ہیکل کیخدمت کا عہدہ پشت در پشت ہارونکی اولاد مین رہا اور اُنہین کا پہلوٹہونکا پہلوٹہا اگر اُسمین کوئی شرعی عیب نہوتا ہمیشہ کاہن ہوجاتا تہا وہ اس کام پر بڑی سنجیدگی اور شان و شوکت کے ساتہ مخصوص کیا جاتا اور ہر روز قربانی کے وقت عمدہ اور چمکدار پوشاک پہنکر حاضر ہوتا تہا (یہودیون چمکدار یعنے روپہلا لباس مرد کو جائز اور سونہلا ناجائز تہا) خصوصاً کفارہ کے دن وہ ایک سینہ بند قیمتی کو جسکی چپراس کے جواہرات مین اسرائیل کے بارہ فرقونکے نام کندہ تہے اسلیئے باندہتا تاکہ پاکترین مکانین داخل ہونے کے وقت اسکو دیکہکر تمام قوم کو خدا کے حضور یاد کرے -

یہودیون[۲۴] عام کاہن بہی ہارون کی نسل مین سے ہوتے تہے وہ چوبیس صفونپر منقسم تہے اور ہر ایک صف والے اپنی اپنی باری پر ہفتہ بہر ہیکل مین خدمت کرتے تہے از مفتاح الکتاب صفحہ ۵

پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵ مین لکہا ہے کہ باقی بنی لیوی جو ہارونکی نسل سے نہ تہے وہ عہدہ کے باب مین (اگرچہ کیسے ہی ذی لیاقت ہوتے مگر) کاہنون سے کمتر درجہ رکہتے تہے اور بیت المقدس (یا خیمہ جماعت) کی متفرق خدمتون مین کاہنونکے مددگار رہتے ان زیر حکمون مین حضرت موسیٰ کی اولاد بہی شامل تہی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اُسنے (یعنے حضرت

موسیٰ سے) جو صلہ مندی کی راہ سے نہین بلکہ خدا کے حکم کے مطابق
یعنی انتظام ٹہرایا انتہی

یہ طرز ہمارے پیغمبر صلعم سے کمال مطابقت رکہتا ہے چنانچہ حضرات خلفائے
راشدین رضی اللہ عنہم کے حال سے اسکا ثبوت ظاہر ہے

پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۲۵ و ۳۵ مین لکہا ہے کہ عبرانی لوگونین مہینونکا
انگریزونکے طور پر شمسی نہین مگر قمری شمار ہوتا تہا چنانچہ اُنکے مہینے ۲۹
و ۳۰ دنکے ہوتے تہے انتہی

یہ دستور بہی صرف اسلامی دستور سے مطابقت رکہتا ہے چنانچہ سنہ
ہجری پر لحاظ کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے

یہودی مصری اسوری ویسی ہی چادر اوڑہتے تہے جیسا کہ اندنون
ہندوستان کے لوگ کام مین لاتے ہین ان دنون ہندوستان کے
لوگ سے مراد مسلمان ہین جیسے کہ وہ جولاہے کے ہاتہ سے آتین
یعنی بغیر سلائی اور گوٹ کے یہ دستور خدا کو پسند ہوا اور اُسنے حکم
دیا کہ یہودی جہالر پر آسمانی رنگ کا ڈورا لگا وین۔ اُنہون سے
ٹہرایا کہ خدا کی شریعت مین ۶۱۳ احکام ہین اسلئے ضرور ہے کہ ہمارے
دامن مین اتنے ہی ڈورے موڑے جاوین (لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۲۵)
دنکا شروع یہودی قوم سورج کے ڈوبنے سے حساب کرتے تہے (پیدایش
باب ۱ و ۵۔ احبار ۲۳ باب ۳۲) رات کا اول درجہ اس بات کی
یادگاری مین ہوا ہوگا کہ پیدایش کے وقت اندہیرا روشنی سے پیشتر تہا

(پیدایش ۱ باب ۱۴) چنانچہ اُنہون نے یون فیصلہ کیا کہ سبت سورج کے
ڈوبنے اور تین۳ تارونکے نکلنے کے درمیان شروع ہوتا ہے انتہی
(لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۳۷) یہ دستور بھی اسلامی دستور کے مطابق ہے
کہ چاند دیکھکر ماہ رمضان شروع اور چاند دیکھکر ماہ رمضان ختم ہوجاتا ہے
(رومن تواریخ کلیسیا حصہ اول صفحہ ۸۵ مین لکھا ہے جب لاوی کا
فرقہ خیمہ مقدس مین خدا کی خدمت پر مخصوص ہوا تو یوسف کا فرقہ
اُسکے دو بیٹون یعنے افرائیم اور منسی کے فرقونپر تقسیم ہوا (حضرت
یعقوبؑ نے پہلے ہی حضرت یوسف سے فرمایا تھا کہ افرائیم اور منسی
میرے بیٹے ہین دیکھو پیدایش ۴۸ باب ۵) اور یون لاویونکے سوا
بارہ فرقے بحال رہے اور ہر ایک فرقہ کا ایک ایک سردار یا شاہزادہ
تھا پھر ایک ایک فرقے مین الگ الگ خاندان تھے جو کسی سبب سے
مشہور تھے چنانچہ موسیٰ کے وقت مین ایسے اُنسٹھ ۵۹ خاندان تھے اور
اُنکے بھی جدے جدے سردار تھے پھر موسیٰؑ نے ساری قوم کو دس دس
اور پچاس اور سو اور ہزار کی جماعتونپر تقسیم کرکے ہر ایک کے اوپر
قاضی مقرر کیا جو مقدمہ دس والا قاضی فیصلہ نہین کرسکتا اُسکو
وہ پچاس والے کے پاس بھیجدیتا تھا اور یہ سو والے کے پاس علیٰ ہذا القیاس
علاوہ اسکے نسب نویسون کا ایک عہدہ تھا پھر کمپو اور کوچ کا قواعد
جنگ کیطور پر ہر ایک بات مین بندوبست تھا چنانچہ جب خیمہ عبادت
کے اوپر سے بادل اُٹھکر آگے چلتا اُسوقت کاہنونکے نرسنگے بجائی جاتی

اور یہوداہ اور اشکار اور زبلون کے فرقے جنکا کیمپ پورب سمت کو تہا اپنا جہنڈا جسکے پہریرے پر یہوداہ کے شیر ببر کی تصویر بنی ہوئی تہی اٹہاکے آگے آگے چلتے تہے یہی کی دوسری آواز پر روبن اور شمعون اور جد کے فرقے جنکا کیمپ دکہن سمت کو تہا چلتے اُنکے پیچہے لاوے کا فرقہ خیمہ مقدس کا سرانجام جو سارے فرقوںکے بیچون بیچ استادہ تہا اُٹہاکر روانہ ہوتے تُرہی کی تیسری آواز پر افرائیم اور منسی اور بنیامین پچہم سمت سے بڑہ جاتی چوتہی آواز پر دان اور یسکار اور نفتالی اُتر طرف سے کوچ کرتے انتہیٰ

پہر لکہا ہے کہ خدا نے اپنی عبادت اور بادشاہی شان و شوکت کے لیے جو ایک عظیم الشان خیمہ بنانے کا موسیٰ کو حکم دیا تہا اور بڑی تکلف کے ساتہ اُسکا پورا نقشہ بیان کیا خیمہ مذکور میں تین مکان تہے اندرونی مکان میں جو قدس الاقداس یا پاکترین کہلاتا ایک سونے کا تخت کہڑا تہا اور اُسکے نیچے ایک سونے کا صندوق جسمین دس حکم کی دو تختیاں دہری تہین لیکن تخت نشین کوئی نہین نظر آیا کہ جس سے یہ امر بوضاحت واضح ہو کہ انکا معبود اور بادشاہ غیر محسوس اور نادیدنی اور روحانی ہے مگر جو بادل کوہ بالا کوچ کرتے وقت جماعت کے آگے آگے چلا جب جماعت کسی جگہ مقیم ہوے تو وہ قدس الاقداس کے اوپر ٹہر گیا انتہیٰ (از طلوع آفتاب صداقت نارتہ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی کیطرف سے مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع باہتمام پادری ایم اے شیرنگ صاحب صفحہ ۱۲۱)

اور روس تواریخ کلیسیا حصہ اصفحہ ۵۶) واضح ہو کہ یہ سوسائٹی وہ
مجلس علماء تثلیث پرست کی ہے جسمین بڑے بڑے علماء دین نصاری
اپنے مذہب کی ہر دینی کتاب کو خوب جانچکر اجازت چھاپنے جانیکی
دیتے ہین اور دوسری کتاب یعنے تواریخ کلیسیا ایک جماعت علماءٔ
نصارا کی تصنیف اور مشہور پادری میتھر صاحب کے اہتمام سے
چھاپی گئی پس ان دونون کتابونمین خدا کے غیر محسوس اور
نادیدنی اور روحانی ہونے کا صاف اقرار ہے اب حضرت عیسیٰ
جو تینتیس برس دنیا مین رہے جنہین سب یہودیون نے دیکھا اور
گرفتار بھی کیا کیونکر خدا ٹھہر سکتے ہین اور واقعی یہ کہ کوئی خدا نہین
مگر ایک (اول قرنیتو نگاہ باب ۴) بقا فقط اسی کو ہے وہ اس
نور مین رہتا ہے جس تک کوئی پہنچ نہین سکتا اور اُسے کسی انسان نے
نہ دیکھا اور نہ دیکھہ سکتا ہے (اول طمطاؤس ۶ باب ۱۶) چنانچہ
حق تعالیٰ فرماتا ہے تو میرا چہرہ دیکھہ نہین سکتا اسلیے کہ کوئی
انسان نہین کہ مجھے دیکھے اور جیتا رہے (خروج ۳۳ باب ۲۰) اگر
کوئی کہے کہ خروج ۳۳ باب ۱۱ مین لکھا ہے کہ اُنہون نے خدا کا مشاہدہ
کیا اور کہا پایا اور پیا اتقی تو اسکا جواب یہ ہے کہ اسکے بعد خروج
۳۳ باب ۲۰ مین خدا نے موسیٰ سے فرمایا کہ تو میرا چہرہ دیکھہ نہین سکتا
الخ پس اعتبار اسی پچھلی بات کا ہے اگر پیشتر خدا کو اُنہون نے دیکھا
ہوتا تو نہ موسیٰ خدا کے دیکھنے کا سوال کرتے (خروج ۳۳ باب ۱۸)

اور نہ خدا آنکھسے نظر آتا ہی فرماتا دوسرے یہ کہ خدا روح ہے (یوحنا
۴ باب ۲۴) اور روحکو کوئی دیکھہ نہین سکتا تیسرے خروج
۳۳ باب ۱۱ کے اسی فقرہ کی تفسیر مین ترگوم یعنے تفسیر رشی مین
لکہا ہے — ہیو مستکلین بو بلیب کاس بتوخ اخیلہ و شکنیہ کالح
پیداکش تخوما یعنے تہے دیکھتے اُسکو بڑے دل سے کہا ہے اور پیچ
کے زور سے جیسا کہ تخوما کی تحقیق مین آیا ہے یعنے بسبب اُس خورا
کی طاقت کے جو اُنہین دی گئی اپنے دلکی آنکھون سے دیکھتے تہے
نہ یہ کہ جسم کی آنکھون سے جیسا کہ تخوما ہی مین تحقیق کیا ہے (از ترگوم
رشی جلد ۲ مطبوعہ وا وین پانچوان پاراشا یعنے بیان پیدایش عالم) پس خدا ایک ہے
اور خدا اور آدمیونکے بیچ ایک آدمی درمیانی ہے وہ یسوع مسیح ہے
(اول طمطاؤس ۲ باب ۵)

غرض یہ ابر جو خیمہ مقدس پر سایہ کئے رہتا عبرانی مین اسے شکینہ
(جسکا معرب سکینہ) کہتے تہے اور یہی خدا کی خاص حضوری کا نشان
تہا مگر نہ یہ کہ خدا انکا ہر طور پر حاضر رہتا اور اس ساری جماعت کو
خدا نے اپنی عجیب قدرت سے چالیس برس بیابان مین ملک کنعان
پہونچنے تک آسمانی روٹی یعنے من صبح کو جو ایک قسم کی شبنم تہی
اور سلوے یعنے بٹیرین شام کو کہلا کے پرورش کیا (خروج ۱۶ باب ۱۳)
مگر گنتی ۱۱ باب سے ظاہر ہے کہ سلوے صرف ایک مہینے تک بنی اسرائیل
کہائی تہی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۸۱ مین ہے کہ روز روز اُنہون

من دیا گیا اور بعضے ایام مین گوشت بھی انتہی یہان سے وہ اعتراض
رفع ہوگیا جو ہدایت المسلمین صفحہ ۳۱۵ مین لن نصبر علی طعام واحد
پر کر کے لکھا ہے کہ کہانے دو تھے من وسلوی

دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگسٹس براڈ ہیڈ صاحب مطبوعہ
مشن پریس الہ آباد ۱۸۹۶ع صفحہ ۱۱۴ مین ہے کہ مسکن (یعنے خیمہ جماعت)
معہ اُسکے سامان کے اُس کامل ڈول کے مطابق جو خدا نے پہاڑ
پر موسیٰ کو بتلایا بنایا گیا انتہی ۔

الحاصل یہ خیمہ جماعت بیابان مین بنایا گیا لیکن خدا نے حضرت موسیٰ جنکے باپ
کا نام عمران اور ماں کا نام یوکبد تھا (لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۱۷) سے فرمایا کہ
جب تم اُس وعدہ کے ملک یعنے کنعان مین جسکا وعدہ دیتے تم سے
کیا ہے پہونچ جاؤ تو تم اُسی مقام پر میرے حضور قربانی گذرانیو کہ جسجگہ
کو مین نے پسند کیا ہے (استثنا ۱۲ باب ۵ و ۱۱) اور بار بار اسکی بابت
تاکید فرمائی چنانچہ استثنا ۱۲ باب ۱۴ مین ہے اُس ہی جگہ جسے خداوند
تمہارے فرقوں مین سے ایک مین پسند فرمائے گا تو اپنے چڑھاوے وہان گذرانیو
اور سب کچھ جو مین تجھے حکم کرتا ہوں وہین کیجیو اور استثنا ۱۲ باب ۸ مین
[illegible] تو اور تیرے بیٹے اور بیٹی اور تیرے غلام اور لونڈی پر اور لاوے
جو تیرے دروازوں مین ہے واجب ہے کہ اُن چیزوں کو خداوند اپنے خدا کے آگے
[illegible] خداوند تیرا خدا پسند فرمائے کہاؤ اور خروج ۱۵ باب ۷ مین
[illegible] موسیٰ نے خداوند کی حمد وثنا مین فرمایا کہ تو اُنہیں لا دیگا اور

تقسیم کردیا
فرقہ یہوداہ
اور بنی بنیامین
کی میراث
مین آیا تھا

اور اُنہین اپنی میراث کے کوہ پر درخت کیطرح لگاویگا اُسجگہہ پر جو خداوند
تو نے اپنے رہنے کے لئے بنائی ہے اور جائے قدس مین جو خداوند تیرے
ہاتہون نے برپا کی ہے پہر استثنا ۱۲ باب ۲۶ مین ہے تو مقدس چیزون کو
(یعنے صندوق عہدنامہ اور عصائے ہارون اور من کا مرتبان طلائی)
اور اپنی نذرون کو اُس مکانمین جسے خداوند پسند فرمائیگا لیجا تیو انتہی
لیکن حضرت موسیٰ نے سرحد کنعانمین پہونچنے سے پیشتر مواب کی سرزمین
مین وفات پائی تہی مگر اُنکی قبر اُسوقت سے کسی کو نہین معلوم کہ کسجگہہ ہے
(استثنا ۳۴ باب ۱-۶) کیونکہ خداوند نے موسیٰ سے فرمایا کہ آباریم کے
پہاڑ پر نبو کی چوٹی تک جو مواب کی زمین مین یریحو کے مقابل ہے چڑہ جا
اور کنعان کی زمین کو کہ جسے مین اسرائیل کے ملک کر دونگا دیکہہ اور اُس
پہاڑ پر جسپر تو جاتا ہے مرجا اور اپنے لوگومین شامل ہو جیسے تیرا بہائی
ہارون ہور کے پہاڑ پر مرگیا اور اپنے لوگومین جا ملا اسلئے کہ تم دونونے
نے بنی اسرائیل کے درمیان دشت صین کے قادس مین مریبہ کے پانی
نزدیک میرا گناہ کیا اور تم نے بنی اسرائیل کے درمیان میری تقدیس نکی
پر تو اُس سرزمین کو جو تیرے سامہنے ہے دیکہہ لے لیکن اُس سرزمین مین
جو مین بنی اسرائیل کو عنایت کرتا ہون داخل نہوگا (استثنا ۳۲ باب ۴۸
-۵۲) اسکے بعد حضرت یشوع بن نون حضرت موسیٰ کے قائمقام ہوکر جسطرح
حضرت موسیٰ نے بحر قلزم کو دو حصہ کیا تہا اسیطرح حضرت یشوع نے
اردیردن کو شہر یریحو کے پاس دو حصہ کرکے (یشوع ۳ باب ۱۶) اُسکے

جیعون پر یروسلم وغیرہ کے بادشاہون کو شکست دینے کے وقت آفتاب کو دوپہر ٹھہرا کر (یشوع ۱۰ باب ۱۳) اور یریحو کی شہر پناہ نرسنگون کی آواز سے گرا کر (ایضاً باب ۲۰) بنی اسرائیل کو ملک کنعان مین لا کے اور تب سے من بنی اسرائیل کو نملا (یشوع ۵ باب ۱۲)

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۳۶ مین ہے کہ خداوند نے ساری سرزمین جلعاد سے لیکے دان تک اُسکو دکھائی اور وہان خداوند کے حکم کے مطابق مواب کی سرزمین مین ایک سو بیس ۱۲۰ برس کا ہو کر موسٰی انتقال کر گیا اور خدا نے اُسے دفن کیا مگر آجکے دن تک کوئی اُسکی قبر کو نہین جانتا تھی اسرائیلیونکے زمین کنعان مین پہونچنے کے بعد قاضیونکی عملداری مین خدا کا خیمہ سیلا مین کھڑا رہتا تھا اور سیلا افرائیم کے علاقہ مین تھا چونکہ افرائیم (کا فرقہ) اپنی حکومت کے وقت بے ایمان تھا اور تمام بنی اسرائیل اُسکے تحت حکومت ہونے سے بت پرست ہو گئے تھے اس سبب سے خدا نے اُسے یہ سزا دی کہ اپنے مقدس کو اُسکے علاقہ سے نکالکر یہوداہ کے علاقہ مین مقرر کیا خدا نے پیشتر سے ارادہ کیا تھا کہ یہوداہ (کا فرقہ تمام فرقون) اسرائیل مین حکومت کرے اور اپنے مقدس کو اُسی کے علاقہ مین رکھے (پیدائش ۴۹ باب ۱۰) لیکن جب تک کہ خدا نے افرائیم کے ایمانکے امتحان کے واسطے اُسے سلطنت پر رکھا تب تک خدا کا یہ اول ارادہ ملتوی رہا جب سے فلسطی لوگ سیلا سے خدا کا صندوق اُٹھا لیگئے (اوّل سموئیل ۴ باب ۱۷) تب سے وہ پھر افرائیم

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۲۶ مین ۱۲۰ آفتاب ٹھہرانیکا ۔۔۔ مین ۔۔۔ اور نرسنگے

[illegible]

دن ٹھہر کی پیدائش کی طرف مائل ہو جاتی

علاقہ مین کبھی نہین آیا بلکہ ایکمدت تک نوب مین رہا (اول سموئیل ۲۱ باب ۱) اور اُسکے بعد جبعون مین (اوّل سلاطین ۳ باب ۴) جبتک کہ داؤد نے اُسکے لئے کوہ صیحون پر جو یہوداہ کے علاقہ مین ہے خیمہ نہین کھڑا کیا (۲ تواریخ ۱۵ باب ۱) استثنا ۱۲ باب ۱۱ مین لکھا ہے کہ خدا کا مسکن وہ مقام ہے جہان اُسکا نام رہیگا۔ مسکن بنانے سے خدا کی یہ مراد نہی کہ وہ اُسکے وسیلہ سے آدمیونکے درمیان سکونت کرے (خروج ۲۵ باب ۸) از تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف اوین صاحب چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۸ع صفحہ ۷۰۳ بر آیت ۶۰ زبور ۷۸ یعنے ۷۸ زبور ۶۰ جن دنوین کہ خیمہ جماعت سیلا کے مقام پر استادہ تہا ایک شخص القانہ ابن یروحام کی دو جوروان تہین ایک صاحب اولاد اور دوسری بے اولاد اُس بے اولاد بی بی نے جسکا نام حنّاہ تہا خیمہ جماعت مین آکر اولاد کے واسطے دعا مانگی اور عیلی (اول سموئیل ۱ باب ۱۷) سردار کاہن نے اُس سے کہا کہ سلامت جا اسرائیل کا خدا تیری مراد جو تونے اُس سے مانگی ہے پوری کرے اُسکے بعد اُس بے اولاد بی بی کے حضرت سموئیل نبی (اس نام کے معنے خدا سے مانگا ہوا) پیدا ہوئے جو نبوت کے درجہ مین اوّل اور شفاعت کے اقتدار مین حضرت موسیٰ سے مشابہ کی گئی (۹۹ زبور ۶ یرمیاہ ۱۵ باب ۱) اور جنسے اُنکی خردسالی مین خدا نے باتین کین تہین (اول سموئیل ۱ باب اور ۳ باب۔) اور سوال وجواب ترجمہ روسن پادری یونس سنگہ

یہین حضرت سموئیل نے بنی اسرائیل میں یہوداہ مین بادشاہت اور نبوت کی اور ساؤل کو جسے بسبب طوالت قد کے طالوت بہی

وپادری دالش صاحب چھاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۵ع سوال ۴۷ و ۵۵ صفحہ ۱۷۰
اس سے ظاہر ہے کہ ایسے معزز و مقبول نبی کے باپ کے ایک ساتھ
دو جورو ان تھین اور اُنہین مین سے ایک بی بی سے حضرت سموئیل
پیدا ہوئے پس اگر ایک سے زیادہ جورو ان کرنا حرام ہوتا تو خدا اپنے نبیا
کو ایسی عورتون سے نہ پیدا کرتا اور یہی حال حضرت اسحاق اور
تمام بنی اسرائیل کا بھی ہے اب دو چار جورو ان کرنے کے جواز مین
اس سے زیادہ واضح دلیل اور کیا چاہیئے۔
اُسکے بعد جب شہر نوب مین خیمہ جماعت استادہ تھا حضرت داؤد ساؤل
بادشاہ بنی اسرائیل کے خوف سے (کہ اُسوقت بارہون فرقے
بنی اسرائیل و یہوداہ کے اکیلے بادشاہ کے زیر حکم تھے) تنہا بھاگ
کر وہان گئے اور اخیملک سردار کاہن کے پاس جا کر کہا کہ بادشاہ نے
مجھے ایک بڑے کام کے واسطے بھیجا ہے اور مین نے اپنے ساتھیون کو
فلانی فلانی جگہ بھیجدیا ہے اور یہ سب جھوٹھ بولکر اخی ملک کاہن سے
روٹی جو تبرک کی رکھی تھی لیکر کھائی اور ایک تلوار بھی جہانسا
دیکر لی اور وہان سے بھی بھاگ کر جات کے بادشاہ اکیس نامے کے
پاس گئے اور مکر سے وہان دیوانہ بن گئے اور جب ساؤل بادشاہ نے
سُنا کہ اخی ملک کاہن نے داؤد کے ساتھ یہ سب سلوک کیا تو بادشاہ
نے پچاسی کاہنون اور شہر نوب کے سب مردون اور عورتون اور
لڑکون اور شیر خوارون اور بیلون اور گدھون اور بھیڑون تک کو

قتل کروایا اول سموئیل ۲۱ و ۲۲ باب انجیل مرقس ۲ باب ۲۶ مین
اسی اخی ملک سردار کاہن کی جگہہ پر ابیاتہر کا لفظ لکھاہے وارڈ صاحب
نے اپنی کتاب اغلاطنامہ مطبوعہ ۱۸۴۱ئ کے صفحہ ۲۶ مین لکھاہے کہ مسٹر
جویل اپنی کتاب مین لکھتاہے کہ مرقس نے اخیملک کے عیوض غلطی سے
ابیاتہر لکھاہے جیسے کہ متی نے غلطی سے ذکریاہ کی جگہہ پر میاہ لکھدیا۔
اسکے بعد جب بنی اسرائیل کا بادشاہ ساؤل فلسطیونکی لڑائی مین
قتل ہوا (اول سموئیل ۳۱ باب) اور حضرت داؤدؑ بنی اسرائیل مین
بادشاہ ہوئے تب حضرت داؤدؑ نے جنگی قریب تنوجورؤن کے تہین
(دویم سموئیل ۳ باب ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ - اور ۵ باب ۱۳ و ۱ ابات
۲۷ - اور ۱۵ باب ۱۶ - اول تواریخ ۳ باب ۱ - ۹ و ۱۴ باب ۳
اور اول سموئیل ۲۵ باب ۴۲ و ۴۳ و ۴۴) وہ جمیع جماعت کو صیحون پر
نصب کیا کیونکہ خدانے فرمایا کہ مین نے یروسلم کو برگزیدہ کیا کہ اسمین
میرا نام ہووے اور داؤد کو برگزیدہ کیا کہ میرے اسرائیلی لوگونکا
پیشوا ہووے (۲ تواریخ ۶ باب ۶) پہر یہ کہ یہوواہ نے صیحون کو چن
لیاہے اور چاہا کہ وہ اُسکے واسطے مسکن ہو (۱۳۲ زبور ۱۳) اور
اسیطرح ۸۷ زبور ۶۸ اور ۲ تواریخ ۱۲ باب ۱۳ اور ۷ باب ۱۲
اور اول سلاطین ۹ باب ۳ اور ۸ باب ۲۹ مین بہی ہے۔
الکتاب کے مقامات المعروف چہاپہ رومن مرزاپور ۱۸۵۲ع صفحہ ۱۵۱
و ۱۶۲ مین اسکا بیان یون لکھاہے کہ شہر مذکور کا بانی ملک صدق

جسکا ذکر پیدایش کی کتاب کے ۱۴ باب ۱۸ آیت مین یون مسطور ہے
کہ ملک صدق سالم کا بادشاہ تہا اور اکثر سمجہتے ہین کہ یہی اس شہر کا
اصلی نام ہے آباد ہونے کے تنو برس بعد اسکو قوم یبوسیون نے اپنے
قبضہ مین کر لیا اور شہر پناہ کو بڑہایا اور کوہ صیحون پر ایک قلعہ بہی تعمیر
کیا پہلا نام بدلکر یابوس نام رکہا گمان غالب ہے کہ یہی نام اصلی نام
کے ساتہ شامل کیا گیا یعنے یبوسلم یا فصاحت کے واسطے یروسلم جیسا
کہ آجتک جاری ہے ایجاد ہوا یشوع کی کتاب ۱ باب ۱۳ آیت مین
مذکور ہے کہ جب یشوع نے ملک کنعان پر حملہ کے وقت اُسکے (یعنے
یروسلم کے) بادشاہ کو پکڑا اور قتل کیا اُسوقت سے داؤد کے زمانہ
تک یہودی اور یبوسی دونون ملے جلے رہنے لگے چنانچہ قاضیونکی
کتاب کے ۱ باب ۲۱ آیت مین ایسا لکہا ہے کہ بنی بنیامین نے اُن
یبوسیون کو جو یروسلم مین رہتے تہے دفع نکیا سو یبوسی آجتک یروسلم
مین بستے ہین انتہی ؎

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۶۱ مین ہے کہ خدا نے اجازت دی تہی کہ
کنعانیونکے بعضے فرقے اپنے ملک مین رہین انتہی ؛؛

پہر اُسی کتاب کے صفحہ ۲۰۱ مین ہے کہ اصلی کنعانی نہ تو ہلاک کئے گئے
نہ نکالے گئے مگر وہ مطیع اور صلحکار تہے اُس زمانہ مین وہ چار پانچ
لاکہہ لوگ رہے ہونگے فلسطی ادومی موابی عمونی اور سیار عربی
بہی سلیمانکے خراجگزار تہے صلح سے کامیابی حاصل ہوئی اور تجارت

اور آمد و رفت بڑہتی گئی انتہی لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۰۳ کالم
مین ہے کہ خدا کے حکم سے بنی اسرائیل نے کنعان مین داخل ہوتے وقت
یبوسیون سے اپنا ملک لے لیا اسوقت وہ ایسے (!) پاک تہے کہ زمین نے
اُنہین اوگل دیا۔ اور اُنکے نام لعنتی اور نفرتی ہوئی پر بہت
دنون بعد وہ بیعزت نہین پر بڑا عزت دار نام ٹہرا کیونکہ خاص فیدا
یبوسی کہلایا جاتا تہا (ذکریاہ ۹ باب ۷) انتہی۔
یہان سے ثابت ہے کہ بنی اسرائیل کی لڑائیان کنعانیون کو محض
قتل ہی کرنے کے واسطے نہتین بلکہ جہاد کے شرایط اُسمین موجود تہے
دیکہو استثناء ۲۰ باب ۱۰ مین ہے کہ جب تو قتال کے لئے کسی شہر کے نزدیک
ہو تو پہلے صلح کا پیغام کر اور گنتی ۳۱ باب ۱۸ مین باکرہ لڑکیونکو بچا کر
اور سب مدیانیونکو قتل کا حکم ہوا اور حضرت یشوع نے جبعون کے
لوگونکو اُنکے عجز پر رحم کرکے قتل نہین کیا دیکہو یشوع ۹ باب اور ۱۰
باب مین یہ مضمون کہ جبعونکے لوگون نے بنی اسرائیل سے صلح کی
اور امین رہے انتہی اور الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۵ مین
لکہا ہے جب ملک کنعان بنی اسرائیل کے بارہ فرقونمین تقسیم ہوا
سور شہر معہ سرزمین یسر کو عنایت ہوا معلوم ہوتا ہے کہ کسی سبب سے
بہی یسر نے اس زمین کو ضبط نکیا۔ خواہ یسر کی غفلت خواہ سور کی
توت سے مگر اتنا ظاہر ہے کہ تو بہی تو تہوڑی دیر کی رہی انتہی
یہ وہی سور ہے جسکے بادشاہ حیرام نے حضرت سلیمان کو ہیکل بنانے

واسطے لکڑی بہیجی تہی (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۵)
اور حضرت یشوع نے راحاب فاحشہ کو بیریحو مین معہ اُسکے باپکے
خاندانکے قتل نہین کیا (یشوع ۶ باب ۲۵) اور چونکہ حضرت عیسیٰ اسی
راحاب کی نسل سے تھے پس یہہ جہادہی کی غنیمت تہی جو عیسائیوں مین نجات
دینے والا سمجہا گیا (دیکہو متی ۱ باب ۵)
معلوم ہوتا ہے کہ یشوع نے یروسلم بنیامین کے فرقے کو سپرد کیا لیکن
بہ سبب اسکے کہ شہر فرقہ یہوداہ کی عین سرحد پر تہا اور بنی یہوداہ
نے دو بار اُسکو محاصرہ کرکے لے لیا تہا اسواسطے یروسلم کبہی بنیامین
اور کبہی یہوداہ کا کہلایا اور جب سے یہوداہ (یعنے خدا) نے یروسلم
کو اپنی ہیکل کے لیئے چن لیا تب سے وہ تمام بارہ فرقونکا دار السلطنت
مقرر ہوا اور کسی خاص فرقے کا حصہ نہ کہلایا ربی لوگ کہتے ہین کہ
شہر مذکور کی زمین تمام فرقونکی زمین تہی یہانتک کہ باشندونمین سے
بہی کوئی اپنے گہر کو اپنا نہ کہہ سکا اور عیدکے ایام مین سب اپنے
پردیسی بہائیون کو بغیر کرایہ لیئے مکانونمین ٹکاتے تہے انتہیٰ
الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۶ ؛
اسی مقام مین تمام ملک کے یہودی سالمین تین دفعہ حاضر ہوا کرتے
تہے (تواریخ ۸ باب ۱۳) ایک عید فصح مین کہ یہ عید قربانی گزراننے اور
فطیری روٹی کہانے کی فرعونکے ظلم اور مصر سے نکلنے کی یادگاری
مین سب بنی اسرائیل بموجب حکم الہی کیا کرتے تہے (خروج ۱۲ باب ۳

احبار ۲۳ باب ۵ و ۶) دوسری عید خیمہ یہ عید مصر سے نکلنے کے بعد
چالیس برس بیابان میں رہنے کی یادگاری میں کیا کرتے تھے کہ پتون
اور ڈالیونکی جھوپڑیان بنا کر سات دن میدان میں رہتے (احبار ۲۳ باب
۴۳) اسی عید میں حضرت عیسیٰؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا کہ تم جاؤ
میں نہیں جاؤنگا اور پھر پیچھے سے چھپ کر گئے (یوحنا ۷ باب ۲—۱۰)
تیسری عید پنتکوست یہ لفظ یونانی ہے یعنی پچاسوان اور اس
عید کا اسواسطے یہ نام رکھا گیا کہ وہ فصح کے دوسرے روز سے
پچاسوین دن واقع ہوئی یہ عید مصر سے نکلنے کے پچاس روز بعد کوہ
سینا پر شریعت پانے کی یادگاری میں مقرر ہوئی (مفتاح الکتاب
صفحہ ۵۵ احبار ۲۳ باب ۱۵ - اعمال ۲ باب ۱) بنی اسرائیل میں یہی
تین سالیانہ عیدین تھین اور انہیں حکم تھا کہ ہر ایک مرد جو بارہ
برس کے اوپر ہو خدا کے عبادتخانہ (یعنے بیت المقدس) میں خداوند
کے سامنے حاضر ہووے (مفتاح الکتاب صفحہ ۵۵ سطر ۱-۴) لغت
کتاب مقدس صفحہ ۲۰۷ کالم ۱ میں ہے کہ کیا ہر سال میں تین مرتبہ کسیحد
ملک کے سب مرد اپنے سب شہروں اور گانوںکو ہفتہ بھر کے واسطے
چھوڑ سکتے ہیں کیا آس پاس کی قومین یہ جانکر ضرور اسوقت حملہ نکرینگے
پر اسکی بابت خدا نے وعدہ کیا اور موسیٰؑ کے دنون سے مسیحؑ کی
پیدایش تک وعدہ کے مطابق ایکبار کا ذکر بھی ہوا کہ دشمنون نے
انکی زمین کا لالچ کیا ہو (خروج ۳۴ باب ۲۴) انتہی یوسفس کا بیان ہے کہ بیرو قیصر کے دنون

ایک فصح مین ستائیس لاکہہ اکہٹے ہوئے ہہے انتہیٰ (ایضاً صفحہ ۲۰۸)
لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۰۸ کالم ۲ مین ہے کہ اندنون بہی یہودی عید
کو مانتے پر وہ ہیکل مین برّہ انکو ذبح نہین کر سکتے اسلیئے اُنہین نہین کہاسکتے
مگر فقط بے خمیری روٹی کہاتے ہین — ختنہ کے وقت ایک چوکی الیاس
کیواسطے ہمیشہ تیار رہتی کہ گویا وہ آنیوالا ہے — اور فصح کی عید مین اُسکی
راہ دیکہکر وہ مے کا ایک پیالہ بہر دیتے اور دروازہ کہلا رکہتے ہین کہ وہ
اندر آوے انتہیٰ

عید فصح ماہ ابیب یا نیسان کے کہ یہی پہلا مہینا یہودی دینی سال کا ہے
تاریخ ۱۴ – ۲۱ عید پنتکوست ماہ سیوان کی تاریخ ۶ تک عید خیمہ ماہ
تسری یا اتہنیم کی تاریخ ۱۵ – ۲۲ مفتاح الکتاب صفحہ ۵۸ و ۵۹
اب بہی بیت المقدس مین ہیکل کی جگہ مسجد اور عید فصح کیجگہ عید الاضحیٰ
اور عید خیمہ کیجگہ عید الفطر اور پنتکوست کیجگہ شبرات مقرر ہے عید فصح
اور عید خیمہ کی مشابہت عید الضحیٰ اور عید الفطر سے تو ظاہر ہے
پنتکوست کو شب برات سے کامل مشابہت ہے کیونکہ پنتکوست کے
دن الله رب العالمین نے لوحون پر شریعت لکہکر حضرت موسیٰ کو دی
اسیطرح شب برات کو قسمت بندگان جناب الٰہی مین مرقوم ہوتی
ہین اُنکے سوا یہودیون مین عید پوریم بہی تہی جسے فارس کے بت پرست
بادشاہ اردشیر کی بیوہ دن ملکہ آستر نے مقرر کیا یہ عید کچہ خدا کے
حکم سے نہتی کیونکہ وہ ملکہ تو اُس بت پرست کے گہر مین بے نکاح

بہ رکت والی رات
فیصلہ تمام امور حکمت ہر امر کا
کیا جاتا ہے ہر کام
حکمت والا (شرح
سورہ دخان)
تفسیر حسینی مین لکہا ہے
مبارک رات شب برات ہے

صرف پڑگئی تہی دیکہو آستر کی کتاب میں ایسی عورتونکے واسطے الہام
کہاں سے ہوتا اسیطرح یعنے مسلمانونمین بہی عید نوروز وغیرہ کرتے
ہین الغرض یہ تینون عیدین تمام ملک کے یہودی یروسلم مین آکر
کیا کرتے تہے (خروج ۲۳ باب ۱۷ درمن تفسیر اسکا ٹماس صفحہ ۱۵۵)
اور اسی جگہ توریت ہر ساتوین سال سب لوگون کو سنائیجاتی
تہی (استثنا ۳۱ باب ۹ سے ۱۳) یہ سال یوم السبت کیطرح سال سبت یا سال سبتک
یعنی کہلاتا تہا یعنی یوم سبت کیطرح زمین کی کہیتی جوتتے نہ انگورونکو آراستہ کرتے و دوسرے
سب قرضدارونکو معاف کرتے اس باعث وہ خداوند کی رخصت
کا سال کہلاتا تہا (استثناہ ۱۵ باب ۲ سے ۹) چونکہ اس سال زمین میں
بیج بونیکی اجازت نہتی پس خدا نے مہربانی سے یہ وعدہ فرمایا کہ وہ
چھٹے سال اپنی برکت کو نازل کریگا اور زمین تین سال کا غلہ
دیگی (احبار ۲۵ باب ۲۰) اسکے بعد بڑا یوبل یا بڑا سبتی سال
پچاسوین برس یعنے سات چہوٹے سبتی سالون کے بعد آتا تہا
احبار ۲۵ باب ۸ سے ۵۵) اسرائیلیونکے درمیان وہ عام رخصت
کا سال ٹہرتا کہ اسوقت نہ صرف سارے قرض معاف ہوتے بلکہ
سب غلام اور قیدی آزاد کئے جاتے اور سب کہیت اور مال
چاہے خریدے گئے چاہے گرو ہوے لوگونکو واپس دئے جاتے تہے
اس خوشی کے سال کی خبر کفارہ کے دنکی قربانیونکے بعد شام
کیوقت دیجاتی تہی (دیکہو مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵۶ اسی جگہ یہ وصیت

جوبلی

عہدنامہ تہا کہ جسکے پاس جب کوئی اولاد ہارون سے بہی بے طہارت جاتا فوراً مرجاتا تہا اور سوا حضرت ہارون کی اولاد کے کسی دوسرے کو جانیکی ہرگز اجازت نہ تہی اور وہ بہی آپکو خوب پاک وطاہر کرکے سال مین صرف ایکدفعہ (عبرانیونکا ۹ باب ۷) چنانچہ ایکدفعہ دو بیٹے حضرت ہارون کے بسبب ادنی بے احتیاطی کے وہان جاکر مرگئے (احبار ۱۰ باب ۱ و ۲) اسی جگہہ کوئی کاہن نقشہ پیکر جا نہین سکتا تہا (احبار ۱۰ باب ۹ و ۱۰) اسی جگہہ کتے کی قیمت اور فاحشہ کی خرچی سے کوئی چیز نذر کی خرید کرکے نہین گزرانی جاتی تہی استثنا ۲۳ باب ۱۸

اسی جگہہ جوتے اوتار کر جانا سب کا دستور تہا خروج ۳ باب ۵ یشوع ۵ باب ۱۵ اعمال ۷ باب ۳۳

اسی جگہہ عورت حایض اور جنب اور اسیطرح مرد بہی جا نہین سکتا تہا احبار ۱۲ باب ۲ ــ ۵ و ۱۵ باب ۱۹

اسی ہیکل کے مذبح پر آسمانی آگ جلا کرتے تہے (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۰۵) ورنہ کوئی غیر کاہن بہی نقشہ پیکر یہان جاسکتا تہا (اول سموئیل ۱ باب ۳)

اسی جگہہ کسی نامختون کا گزر نہونے پاتا تہا احبار ۱۲ باب ۳ پیدایش ۱۷ باب اعمال ۱۶ باب ۱ ــ ۳ یسعیاہ ۵۲ باب ۱

اسی جگہہ خدا ے واحد کی عبادت بے عقیدہ تثلیث ہمیشہ ابتدا سے اور انتک برابر ہوتی چلی آئی ہے یعنے حضرت عیسیٰ کے وقت تک تو برابر اسمین خدا ے واحد کی پرستش ہوتی تہی اور بعد اسکے جب

عیسائیوں مین عقیدہ تثلیث جاری ہوا تب خدا نے یہ مقام مقدس اُن لوگون یعنے مسلمانونکے ہاتھ مین سونپا کہ جو صرف خدائے واحد کے پرستار اور عقیدہ تثلیث سے منکر ہین اسمین اہل فہم کو خدا کے عجیب انتظام کا بہید معلوم ہوتا ہے اور یہودی ابتک تمام دنیا کے ملکون سے نماز و دعا کے وقت ہر جگہ سے یروسلم ہی کیطرف منہ کرتے ہین یعنے اگرچہ اسلامی مسجد اُسجگہ پر تعمیر ہوئی تو بہی یہودیونکا قبلہ ابتک وہی ہے اور یہ عجیب بات ہے

پادری اگستس برڈ ہیڈ کا قول ہے کہ جو خیال اُن لوگون نے خدا کی بابت کئی اُن خیالونمین یہ ناکاملیت ہوئی کہ وہ تثلیث کی تعلیم سے کم واقفیت رکہتے تہے اور اسکا سبب یہ ہوگا کہ وہ اُن لوگون سے گہرے ہوئے تہے جو جہوٹے معبودونکو مانتے تہے اور ضرور تہا کہ سب سے پہلے وہ خدا کی وحدت اور شخصیت اور پاکیزگی کو سمجہین کیونکہ اصلی اور بنیادی باتین یہی ہین (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۹۵) اس کم واقفیت کے لفظ سے پادری صاحبونکی صداقت کو پہچان لینا چاہیے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام یہودی قوم نے کبہی تثلیث کا نام تک نہ سنا تہا تو بہی پادری صاحب فرماتے ہین کہ کم واقفیت رکہتے تہے حالانکہ ابتک اہل یہود تثلیث کے نام سے گہبراتے ہین حالانکہ یہی پادری صاحب صفحہ ۱۱۰ مین لکہتے ہین کہ خدا نے موسیٰ کے وسیلہ اپنے ارادے کو انجام تک پہونچایا انتہی پس جب انجام تک پہونچایا تو تثلیث کا

اور کم واقفیت یہ سب پادری صاحب کا خیال خام ہے۔

رُکن سیوم

ہندی تواریخ کلیسا چھاپہ پروٹسٹنٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۲۴ و ۲۵ مین لکھا ہے کہ تمام روے زمین پر کسی شہر نے یروسلم کی برابر عزت نہین پائی تھی وہ موریہ پہاڑ پر بنا تہا جس پہاڑ پر جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسحاق کو چڑہایا تب صرف جنگل تہا جسوقت اسرائیلی لوگ ملک مصر کو چھوڑ کے نکلے اُسوقت ایک بستی اسی جگہ پر بسائے گئے اور ملک کنعان جب اسرائیلیون مین بانٹا گیا تب وہ بستی یہوداہ و بنیامین کے فرقے کے حصہ مین آئی جو بستی اُسوقت مین آباد تھی وہ جلائی گئی لیکن یبوسیون نے اُسکو پھر بنا کر ایسا ایک قلعہ تیار کیا کہ حضرت داؤد جب اُسپر چڑہائی کی تب یبوسیون نے گمان کیا کہ اس قلعہ سے اندھے اور لنگڑے بھی حضرت داؤد اور اُنکے لشکر کو ہٹا سکتے ہین لیکن حضرت داؤد علیہ السلام نے اُس شہر و قلعہ کو فتح کر کے اپنا دار السلطنت بنایا تہا کتاب مقدس کتاب کا احوال چھاپہ لندن ۱۸۵۶ع حصہ اول باب ۹ ۳ مین لکھا ہے کہ یشوع کی وفات کے تہوڑے دن بعد یبوسیون نے یروشلم کو بنی اسرائیل سے چھین کر اُنکی گڑہی کا یابوس نام رکھا سو داؤد بادشاہ کے پہلے کامون سے یہ تہا کہ وہ یروسلم پر پھر قابض ہوا اُسنے حملہ کر کے اُسے لیلیا اور اُسکی ترقی کر کے اپنا پائے تخت بنایا

اور شہادت کا خیمہ اسمین کہڑا کیا اور اسکی مقبول عبادتین ہمیشہ
از سر نو قایم کین کیونکہ بہت دن سے کوئی عہد کے صندوق کیطرف
متوجہ نہ تہا انتہی

ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۲
مین لکہا ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان بادشاہون کے
عہد مین شہر یروسلم کی بڑی شان و شوکت تہی اور اسکے باشندے
ایسے دولتمند تہے کہ چاندی کو سڑک کے پتہرونکی برابر سمجہا کرتے تہے
حضرت سلیمان نے وہان ایک عبادتخانہ کمال شان و شوکت کا
بنایا تہا یہانتک کہ دنیا کے سب ملکون کے لوگ اسے دیکہکر تعجب کرتے
تہے یہ عبادتخانہ اس شہر کو نہایت رونق بخشتا تہا انتہی

روس تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۶۲ مین لکہا ہے کہ ہیکل جسمین اہل یہود
خدا کی عبادت کرتے تہے یروسلم مین موریہ پہاڑ پر واقع تہی اور
ایکہزار پانچ سو بیس برس مسیح سے پیشتر سلیمان بادشاہ کے ہاتہ سے تعمیر
ہوئی (اول سلاطین ۶ باب) سات برس کے عرصہ مین وہ بنکی
تہی (اول سلاطین ۶ باب ۳۸) سلیمان کے باپ داؤد نے اسکا
بنانا چاہا اور بہت مال و اسباب اسکے لئے اکہٹا کیا لیکن اس سبب
کہ وہ مرد جنگی تہا خدا نے اسے اس کام سے منع کیا اول تواریخ
۲۲ باب ۱—۹ اول سلاطین ۵ باب ۵ یہ ہیکل بڑی شاندار
اور بہت ہی سونا اور روپا اسمین لگایا گیا انتہی

انکا زمانہ مین موریہ اور صیون وغیرہ پہاڑیان تہین یروسلم بہی کہلاتی تہین مگر حضرت

جواب دوم

مقدس کتاب کا احوال باب ۲۲ حصہ اِنمین لکہا ہے کہ (کہ حضرت داؤد)
نے اپنے بیٹے سلیمان کو بادشاہت سونپی اور اُسکو حکم دیا کہ سب سے
پہلے وہ عبادتخانہ بنا دے جسکے بنانے کا اُسنے خود قصد کیا تہا اور
سب نمونے جو بنانے اور نقشے جو کہینچے گئے اور سونے اور روپے اور
تانبے اور لوہے کا بیشمار خزانہ جو جمع کیا تہا اور سونے اور روپے
کے بہت سے برتن جو بنوائے تہے اور بہتیری لکڑیان اور تراشے ہوئے
سنگ مرمر سلیمان کے سپرد کئے اور ساری قوم خصوصاً بزرگون
اور دولتمندون کو ترغیب دی کہ وے سونا اور چاندی اور
اور بیش قیمت چیزین گذرانین انتہی اور کاہنون کے گروہ کو قرعہ کی
رو سے چوبیس ۲۴ صف کیا جو بارے بارے ایک ایک ہفتہ خدا کی مقدس
ہیکل کی خدمت کرتے تہے اور بعد اُسکے لاویون کو بہی درجے کے
موافق تقسیم کیا اور خدمت مقرر کئے یعنے اُنمین سے چوبیس ۲۴ ہزار
خدا کی بندگی کے خدمتگزار اور مددگار اور چار ہزار خدا کی مقدس
ہیکل کے دربان اور دوسرے چار ہزار گانے بجانے والے انتہی
(از کیفیت نامہ جسے پہلے پادری شیلر صاحب نے زبان جرمن مین
تصنیف کیا تہا اور اب جسے پادری اسمتھ صاحب نے ترجمہ کیا مطبوعہ
الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۷ع نارتھ انڈیا سوسائٹی کے لئے صفحہ ۱۴)
چنانچہ (داؤد) بادشاہ کی عمر ستر برس کی ہوئی اور چالیس برس
تک بنی اسرائیل پر سلطنت کی اور وہ صیحون مین مدفون ہوا اور ہزار

برس تک اُسکی قبر موجود رہی (از کیفیت نامہ صفحہ ۱۱۱)
واضح ہو کہ سنہ ۴۸۰ چار سو اسّی ہجری موسوی مین حضرت سلیمانؑ نے ہیکل کی بنا ڈالی تھی (اوّل سلاطین ۶ باب ۱) یہودیونکا لکھا تھا ہے ہندی چھاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۵۴ع اہتمام ال جی ہے صاحب پادری صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۳ مین لکھا ہے کہ سلیمانؑ نے (جنکی سات سو جورو اور تین سو حرمین تھین اول سلاطین ۱۱ باب ۳) زندہ خدا کی بزرگی کرنے کو ایک معبد (یعنے ہیکل) ایسا شاندار کہ مثل اُسکے کبھی کسینے دنیا مین کوئی عمارت نہ دیکھی ہو نہایت خوب بنانے کا ارادہ کیا اس ضرورت کے لئے صور کے بادشاہ حیرام نامسے دوستی کی اور اُس بادشاہ نے کوہ لبنان سے شمشاد و صنوبر وغیرہ کی لکڑی حضرت سلیمانؑ کے پاس بھجوائی اور سلیمانؑ نے اپنے لوگوںمین سے تین ہزار چھہ سو کام دیکھنے والے اور ستّر ہزار باربردار اور تیس ہزار اسرائیلی (از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب چھاپہ آگرہ سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۵۷) اول سلاطین ۵ باب ۱۳ — ۱۸ اور ۲ تواریخ ۲ باب ۲) اور اسّی ہزار سنگتراش کہ پہاڑونمین سے پتھر گڑھ کر تیار کرین مقرر کئے چنانچہ اُنہون نے ہر کام کیموافق اسیطرح پیشتر سے سب پتھر تراش کر تیار کر رکھے کہ ہیکل بنانیکے وقت کلہاڑون اور ہتوڑون وغیرہ کسی اوزار کی آواز سُنی نہ جاتی تھی (اول سلاطین ۶ باب ۷) اور ہزارون آدمی

اور رہتے جو اور ضروری اسباب پہنچانے کے لئے مقرر ہوتے تھے خاص
ہیکل کی لمبائی ساٹھ ۶۰ ہاتھ کی تھی اور چوڑائی بیس ۲۰ ہاتھ کی اور اونچائی
تیس ۳۰ ہاتھ کی اُسکے سامنے کا ایک اوسارہ بیس ۲۰ ہاتھ لمبا اور دس ۱۰ ہاتھ
چوڑا تھا زیتون کی لکڑی کے تختوں سے ایک اوٹ چھت سے زمین تک بنائی
گئی جسکے دروازہ سونے سے مڑہے تھے اور وہ اوٹ ہیکل کے دونو
حصّونکے درمیان مین تھی اُسکے اندر کی ایک کوٹھڑی بیس ۲۰ ہاتھ لمبی
تھی جسکو قدس الاقداس کہتے تھے اُسمین عہد کا صندوق تھا جسپر
دو کروبی پر پھیلائے ہوئے بنے تھے اور دوسری کوٹھری چالیس ۴۰
ہاتھ لمبی تھی جسے قدس کہتے تھے اُسمین بخوردان اور سونے کے دس
شمعدان اور نذر کے روٹی رکھنے کی میز اور بہت سے عود سوز اور
کٹورے وغیرہ ظروف طلائی رکھے تھے کمرہ قدس اور قدس الاقداس
کے درمیان ایک مہین کتانی پردہ لٹکتا تھا وہ پردہ روپہلے اور سنہرے
تارون سے کڑھا ہوا تھا اور ہیکل کا فرش سنگ مرمر کا تھا اور دیوار اور
چھت خالص سونے کے پتّرون سے مڑہی ہوئی تھی اور اُسکے گرد احاطے
مین تین منزلہ کوٹھریان بنی تھین اور ہیکل کے سامنے والے صحن مین
پیتل کی قربانگاہ بنی تھی اُسکی اونچائی دس ۱۰ ہاتھ لمبائی اور چوڑائی
بیس ۲۰ ہاتھ تھی اور اُسی جگہ دس بڑے بڑے برتن رکھے تھے کہ قربانی
کے جانور وغیرہ اُنسے دھوئے جاتے اور کاہنونکے غسل کے لئے ایک
پیتل کا بڑا حوض تھا جسکا گھیرا تیس ۳۰ ہاتھ اور پیتل کے بارہ بیلون

(یعنے زیگاوان) پر رکہا تہا (اول سلاطین ۷ باب ۲۳) حضرت سلیمان نے اس ہیکل کی بنیاد اپنی تخت نشینی کے چوتہے برس مین ڈالی اور گیارہوین برس مین جبکہ اُنکی عمر انتیس ۲۹ برس کی ہوئی اُسے تمام کیا تمت کلامہ

لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۸۹ مین ہے پیتل کا حوض جو پاک جینہ کے لیے مقرر ہوا تاکہ ہارون اور اُسکے بیٹے ہاتہہ پانو دہوتین — سلیمان نے ہیکل کے لیے دس حوض بنوائے اور اُنمین جو چیزین چڑہائی جاتین دہوئی جاتی تہین کاہنونکے لیے ایک الگ بحر بنا تہا ایک ایک حوض مین چالیس بط یعنے پانی کے بارہ سو سیر سماتے تہے (۲ تواریخ ۴ باب ۲ و اول سلاطین ۷ باب ۲۳ — ۲۹) — سب سے بڑا حوض جسکو سلیمان نے بنوایا — اُسکی گنجایش دو ہزار یا تین ہزار بط تہی (۲ تواریخ ۴ باب ۵) گمان ہے کہ تین ہزار بط پانی سما سکتا پر اکثر دو ہزار یعنے ساٹہہ ہزار سیر پانی اُسمین ڈالتے تہے

رومن تواریخ کلیسیا کے صفحہ ۶۹ مین لکہا ہے کہ سلیمان کے عمل کے چوتہے برس مین ہیکل کی تعمیر شروع ہوئی اور تخمیناً بارہ ۱۲ برس کے عرصہ مین تیار ہوئی تب سلیمان نے عہد کا صندوق وغیرہ اُسمین رکہا انتہی — اس سے مراد یہ نہین ہے کہ بارہ برس مین وہ تیار ہوئی مگر یہہ کہ حضرت سلیمان کے تخت نشینی کے بارہوین سال تمام ہوئی اول سلاطین ۶ باب ۷ مین جو لکہا ہے کہ جب یہ گہر بنا

تو اسمین ایسے پتھر لگائے گئے جو آگے سے ٹھیک اور برابر کر رکھے تھے ایسا کہ گھر بنتے وقت وہان مارتول اور کلہاڑی اور لوہے کے کسی اوزار کی صدا سُنی نجاتی تھی انتہی اسکا ذکر اُس کتاب مین جسکا نام ححجات تلمود یعنے تصانیف سلیمان مین یون لکھا ہے کہ اشمیدائی بادشاہ اجنہ سے حضرت سلیمان نے پتھر کاٹنے کی تدبیر پوچھی اُسنے جواب دیا کہ شمیر کیڑہ مین یہ خاصیت ہے کہ جس پتھر مین وہ چھو جاے پتھر کو تراش ڈالتا ہے مگر سوا نسر طایر کے اور کوئی اُس کیڑے کو لا نہین سکتا چنانچہ حضرت سلیمان کے وزیر نے نسر طایر کے بچو پر شیشہ کا ایک حباب سا بنا کر رکھہ دیا تاکہ باہر سے وہ بچے بخوبی نظر آئین اور اُنکے پاس تک کوئی نجا سکے جب نسر طایر اپنے بچونکے پاس آیا اور دیکھا مگر اُنہین دانہ نکھلا سکا تب سمندر پار جا کر شمیر کیڑہ لایا اور اُس شیشہ کے حباب پر اُسے رکھا کہ جس سے وہ حباب دو ٹکڑے ہو گیا اُسیوقت وزیر سلیمان نے اُس نسر طایر کو مار کر وہ کیڑا لے لیا اور اُسسے پتھر تراشنی کے کام مین لایا اس سبب سے وہان پتھر تراشنے مین کسی لوہے کی آواز کی آواز سنی نجاتی تھی لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۶ کالم ا مین ہے کہ سب سے کم حساب اس ہیکل کے مصارف تعمیر کا سات کڑور روپیہ ہے انتہی

اور دین حق کی تحقیق مصنفہ پادری اسمتھ صاحب وغیرہ مطبوعہ الہ آباد ارفن پریس ۱۸۶۶ع صفحہ ۸۸ مین ہے کہ چیونٹی کی حضرت سلیمان سے گفتگو

اور یہ کہ جنّات اُسکے اختیار مین تھے — پھر سلیمان کے مرنے کی بابت
کہ ہیکل طیار ہونیکے ایک برس پہلے موا اور یہہ کہ جنّات نے اُس سے
فریب کہایا دیکھو قران کی سورہ سبا آیت ۱۴ یہ سب باتین یہودیونکی
کتاب تالمود سے نکالی گئین انتہی (اور دین حق کی تحقیق مطبوعہ ۱۸۶۸ء صفحہ
ہیکل کی تقدیس کے وقت جو قربانی گزرانی گئی تھی اُنکا شمار بائیس ہزار
بیل ایک لاکھ بیس ہزار بھیڑ تھے از جملہ قیر پاک کتاب مولفہ پادری
جوزف جیکب حصہ اوّل مطبوعہ آگرہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۵۸ ۲ تواریخ
۷ باب ۵

نقشہ قربانگاہ ہیکل سلیمانی

یہ نقشہ رومن تفسیر اسکاٹ صاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۸۰ سے نقل کیا

بعضے لوگ سمجہتے ہین کہ اس توریت مروجہ سے تین جگہہ بت پرستی ہونا تو فرض اور ایک جگہہ مسنون ثابت ہوتی ہے پہلے اُن دو نون طلائی کرّوبین کی پرستش جو عہدنامہ کے صندوق پر پہیلاے ہوے تہے (خروج ۲۳ باب ۲۲–۱۰) دوسرے اُس پیتل کے سانپ پر نگاہ سانپون کے ڈسے ہوے لوگونکا چنگا ہوجانا جسکا ذکر گنتی ۲۱ باب ۹ اور یوحنا ۳ باب ۱۴ و ۱۵ مین ہے

ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۴۵ سطر ۹ اور رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۶ سطر وغیرہ مین لکہا ہے جسطرح اخذ بادشاہ کے دنونتہین یہودی لوگ اُس پیتل کے سانپ کی جسے موسیٰ نے بنایا تہا پائین بلند کیا پوجا کرتے تہے (۲ سلاطین ۱۸ باب ۴) اسیطرح اُسوقت کے (عیسائی لوگ (یعنے سنہ ۵ پانسو اور سنہ چہہ سو وغیرہ عیسوی کے) عیسیٰ کے مرنے اور جی اُٹہنے پر نہین بلکہ صلیب کے نشان اور مورت پر بہروسہ رکہتے تہے انتہی لیکن اور بہی تعجب یہہ ہے کہ میلن شہر کے ایک گرجے مین پیتل کا سانپ اب موجود ہے جسکے سامہنے لوگ (یعنے عیسائی) سجدہ کرتے اور جسکی بابت وہ یون فخر کرتے کہ ہمارا سانپ اُس پیتل سے بنا ہے جسے موسیٰ کام مین لایا (لغت کتاب مقدس مصنفہ مسیسر پادری بہتر و مرتبہ پادری شیرنگ صفحہ ۱۲۳ (اسکے بعد اُسی صفحہ مین یہہ نصیحت ہے کہ پیتل کے سانپ کی قدر کا انکار نہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ مسیح کی ایک علامت تہا اور جیسے موسیٰ نے اُسے بلندی پر رکہا

کلہ دیتی ہیں ہیوں
تاریخ صفحہ ۱۰۰ اسپ
سر طرف بنی اسرائیل
مین پیتل کا سانپ
انہوں نے ایک اور
پیتل کا ایک سانپ بنایا

یہودی
انجیل
یعنے یہ ہونا کہ جو شخص
کا ڈسا ہوا اُس پر نگاہ کرنا
اچہا ہوجاتا تہا اور خدا کی
قدرت تہی لیکن بعد کو اسپر
بت پرستی کی راہ میں پہیل
کے سانپ کے اگے بخور
جلایا کرتے تہے لیکن ت
تذکرہ ۲ سلاطین ۱۸

ویسا ابن آدم اُٹھایا گیا انتہی تیسرے کاہنون یعنے اماموں کے وُضو
کیواسطے جو پیتل کا حوض تہا وہ پیتل کے بارہ نرگاؤن پر رکہا تہا
(۲ تواریخ ۴ باب ۲ — ۴) اس سے بارہؔون فرقون بنی اسرائیل
کی بابت یسعیاہ نبی کی یہ بات مناسبت رکہتی ہے کہ بیل اپنے مالک
کو پہچانتا ہے اور گدہا اپنے صاحب کے چرنے کو بنی اسرائیل نہین
جانتے میرے لوگ کچہہ نہین سوچتے ہین (یسعیاہ اول باب ۳) اور
یہہ بُت پرستی مسنون اسوجہہ سے ہے کہ اُنکے نبی اور افضل تہا وشاہ
یعنے حضرت سلیمانؑ کا یہ فعل توریت مین لکہا ہے (اول سلاطین
۱۱ باب ۵ — ۸) پس طہارت مین بت پرستی بر بچے نرگاؤن کے سبب
اور عبادت مین بُت پرستی طلائی کر و بین کے سبب اور حاجت مین
بُت پرستی برنجی سانپ کے سبب اور تقلید مین بت پرستی حضرت سلیمانؑ کے
سبب یہودیونکی نسبت اس توریت سے ثابت ہوتی ہے مصرع
طفلی مین بہی ہم کہیل جو کہیلے تو صنم کا ٭ اسکے سوا اور بہی تصویرین
ہیکل کی برتنون وغیرہ مین تہین چنانچہ اوّل سلاطین ۷ باب
۲۹ مین لکہا ہے اور برتنون کے کنارے پر پیتل کے شیر اور بیل اور
کرّوبی بنائے اور اسیطرح اُسکا سرپوش بنایا اور اُسکے اوپر اور
نیچے شیر اور بیل (یعنے نرگاؤ) کے نقش اچہے اور مضبوط بنائے انتہی
اسی بنیاد پر رومن کاتہلک عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی تصویر کی
پرستش کرنے لگے چنانچہ یہی دلیل اس بُت پرستی کے جواز کی بابت

علماء رومن کاتہلک نے اُس رومن انجیل مین جو ۱۸۶۴ء مین ۱۸۶۷ء کو رومن کاتہلک کیطرف سے مطبوع ہوئی لکہی ہے لیکن نہین جانتے کہ اُن کروبیون کے مُنہ خداوند کی طرف اور پشت الناس تونکی طرف تہی (خروج ۲۵ باب ۲۰) اس سبب سے لوگونکے سر خداوند کیطرف سجدہ مین جہکتے تہے نہ یہ کہ کرّوبیونکی طرف اور حوض بیلونکے سر پر خدا کے حکم سے ثابت نہین ہوتا دیکہو خروج ۳۰ باب ۱۸ و ۳۸ باب ۸ مگر یہہ حوض جو بارہ بیلون کے سر پر تہا اسکے بیل حوض کے نیچے تہے نہ یہہ کہ سامہنے اور پیتل کے سانپ پر اُن لوگون کو جنہین سانپ نے کاٹا ہو نظر کرنے کا حکم تہا نہ یہہ کہ تندرستونکو اُسکی پوجا کرنے کا اُن یہ شکلین البتہ بنی تہین باوجود اسکے جبکہ حضرت عمرؓ نے یروسلم کو فتح کرکے اُسی ہیکل کی بنیاد پر مسجد بنوائی اُسمین کسیطرح کی بُت پرستی کا نشان تک نہین ہے بیان سے ثابت ہے کہ دین اسلام کامل ہے پہر کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے سلاطینون کا جیسے پہلے پادری شیل صاحب نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تہا اور اب اُسی پادری اسٹر تصاحب نے ترجمہ کیا مطبوعہ الہ آباد نارتہہ انڈیا سوسائٹی کے لئے ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۳۳ مین لکہا ہے کہ سلیمان بن داؤد کے گورستان جسمین مدفون ہوا تہا یہ ہیکل اُسی نقشہ اور نمونہ پر بنائی گئی جیسا کہ خیمہ جماعت خدا کے حکم سے حضرت موسیٰ کی معرفت بنایا گیا تہا خروج ۲۵ و ۲۶ وغیرہ مفتاح الکتاب صفحہ ۳۰ کے آخر مین لکہا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہیکل سلیمانی کے

وسیلہ ایک آسمانی نقشہ کے مطابق اور طرح طرح ملک کے نادر کاریگرون سے
بنی اور خدا تعالی کے نام پر مخصوص کی گئی انتہی اور اردو تفسیر کاشفا
مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ اکتوبر ۱۸۷۴ع مین جو پادری الیٹ صاحب
کی تفسیر سے لکھی گئی صفحہ ۹ مین لکھا ہے کہ عالم بالا پر ایک حقیقی ہیکل
اور خیمہ ہے جو مقدسون کا اور خدا کا مسکن ہے جسکا نمونہ موسیٰ پر خروج
کی کتاب مین ظاہر کیا گیا ہے اور سلیمان پر بھی جسنے یروشلم مین اُس
نمونہ پر خدا کی روح سے ہدایت پاکر ہیکل بنائی تھی جسکا ذکر پہلے سلاطین
مین ہے انتہی پادری اگسٹس براڈہیڈ کا قول ہے کہ جو مسکن خدا کے
حکم کے مطابق بیابان مین بنایا گیا وہ اس بات کے سوا کہ ہیکل کا مقدار
مسکن کی مقدار سے دوچند تھا ہیکل کا ٹھیک نمونہ تھا (دینی و دنیوی
تاریخ صفحہ ۲۰۲

نقشہ ہیکل سلیمانی

رکن چہارم

حضرت عیسیٰ کی پیدایش سے نوسو اکہتر برس پیشتر سیسق شاہ مصر نے
رحبعام بن حضرت سلیمان کی سلطنت مین فوج کشی کرکے بادشاہ کے گھر
اور ہیکل کو لوٹا تھا اول سلاطین ۱۴ باب ۲۵ و ۲۶ پس حضرت سلیمان
نے اس ہیکل کو بنایا اور اُنہین کے بیٹے رحبعام کے وقت مین کہ جسکی
اٹھارہ جوروان اور ساٹھ حرمین تھین (۲ تواریخ ۱۱ باب ۲۱)

نقشہ ہیکل سلیمانی
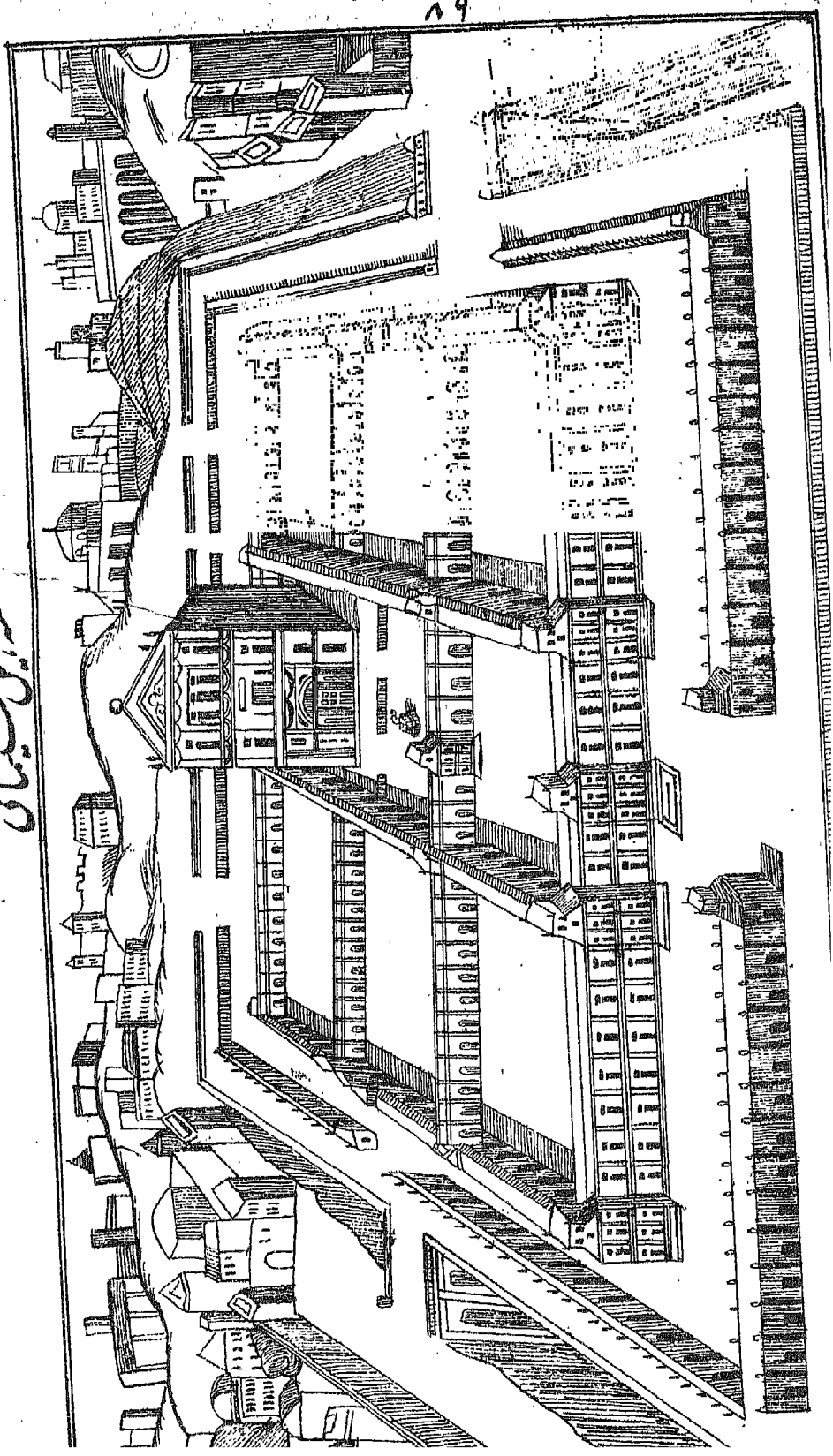
ٹوٹ گئی اور پھر تو اسکا تار بند ہوگیا

اسی ہیکل میں حضرت ذکریاہ نبی کو یہودیوں نے شہید کیا تھا جیسا کہ انجیل متی ۲۳ باب ۳۵ میں مسیح کا قول لکھا ہے تاکہ سب راستبازوں کا خون جو زمین پر بہایا گیا تم پر آوے ہابیل راستباز کے خون سے باراخیاہ کے بیٹے ذکریاہ کے خون تک جسے تم نے ہیکل اور قربانگاہ کے درمیان قتل کیا انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ذکریاہ سب سے پیچھے تھے کہ جنہیں یہودیوں نے قتل کیا تو غالباً یہ وہ حضرت ذکریاہ ہونگے جو حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں تھے یعنے حضرت یحییٰ کے والد لیکن بڑا مشہور مفسر بن یعقوب نے جو کہ یہودیوں کا ربی ہے مجمع اپنی عبرانی مطبوعہ کتب عہد عتیق میں دکھا کر کہا کہ یہ ذکریاہ بن یہویدع تھا اور انجیل میں جو ذکریاہ بن باراخیاہ مندرج ہے غلط لکھا ہے انتہی اور واقعی ان کتب عہد عتیق میں بھی جو عیسائیوں کے پاس ہیں ذکریاہ بن یہویدع لکھا ہے پس انجیل میں یہ غلطی صریح واقع ہوئی چنانچہ اُس بروس بیبل سے جو لندن میں بہت صحت کے ساتھ [illegible] کو معہ رفرنس چھپی یہ مقام نقل کیا جاتا ہے ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ سے ۲۲ تب خدا کی روح یہویدع کاہن کے بیٹے ذکریاہ پر چڑھی سو وہ اوپر کھڑے ہو کر لوگوں سے کہا کہ خداوند یوں فرماتا ہے تم کیوں خداوند کے حکم سے باہر جاتی ہو تم ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے اسلئے کہ تم خداوند کو چھوڑ دیتے ہو ۲۱ تب اُنہوں نے (یعنے یہودیوں نے)

اُسکی مخالفت مین ہم قسم ہو کر بادشاہ کے حکم سے خداوند کے گہر کے صحن مین اُسے پتہر مارے ۲۲ سو یوآس بادشاہ (یہودیہ) نے اُسکے باپ یہودیہ کے احسان کو جو اُسنے اُسپر کیا تہا یاد نکیا بلکہ اُسکے بیٹے کو قتل کیا اور مرتے وقت اُسنے (یعنے ذکریاہ بن یہو یدعٰہ) کہا خداوند دیکہے اور انتقام لے ۲۳ اور بعد اُسکے اُسہی سال کے آخر ایسا ہوا کہ آرام کی فوج اُسپر (یعنے یوآس بادشاہ پر) چڑھ آئے اور وے یہوداہ اور یروسلم پر آے اور لوگون مین سے سارے امیر دن کو چُن چُن کر مار ڈالا اور اُنکا سارا اسباب لوٹ کے دمشق کے بادشاہ پاس بہیجا انتہی۔

یہ واقعہ مسیحؑ کی پیدایش سے آٹہہ سو چالیس ۸۴۰ برس پیشتر واقع ہوا اور خوبی یہہ کہ متی ۲۳ باب ۳۵ مین جہان بارآخیاہ کا بیٹا ذکریاہ لکہا ہے رفرنس مین بہی ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ مرقوم ہے روسن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۰۲ مین متی ۲۳ باب ۳۵ کی بابت یون لکہا ہے اس ذکریاہ کی بابت مشتبہ ہے کہ وہ کون تہا بعضے سمجہتے ہین کہ وہ ایک ذکریاہ تہا جسکا ذکر یوسف یہودی مورخ کرتا ہے کہ جب رومیون نے یروسلم کو غارت کیا وہ سب سے پیچہے مارا گیا مگر مسیحؑ بیان کہتا ہے کہ تمنے اُسکو قتل کیا یعنے اُسوقت سے پیشتر وہ قتل ہو چکا تہا اور بعضے سمجہتے ہین کہ وہ ذکریاہ یوحنا بپتسما دینیوالے (یعنے حضرت یحییٰؑ) کا باپ تہا مگر اُسکے مارے جانے کا کہین ذکر نہین ہے

اغلب ہے کہ مسیح یہان ذکریاہ بن یہویدا کا ذکر کرتا ہے جو ہیکل اور
قربانگاہ کے درمیان مارا گیا تہا دیکہو ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ و ۲۱ اگرچہ
وہ اسجگہہ یہویدہ کا بیٹا لکہا ہے نہ باراخیاہ کا لیکن یہودیونکا اکثر
دستور تہا کہ دو تین نام رکہتے تہے مثلاً متی جو لیوی اور لبی جو تہدی
اور شمعون جو پطرس اور کیفاس اور ساول جو پلوس کہلاتا ہے
اسیطرح سے کچہہ تعجب نہین کہ یہویدہ کا دوسرا نام باراخیاہ ہو
الحاصل یہہ ظاہر ہے کہ مسیح یہان کسی ایسے شخص کا ذکر
کرتا ہے جس سے یہودی خوب واقف تہے کہ نبیونکے سلسلہ کے آخر
مین تہا تمت کلامہ

ایک ذکریاہ بن باراخیاہ کا نام توریت مین پایا جاتا ہے (ذکریاہ
اباب ۱) جنکی کتاب کتب عہد عتیق مین شامل ہے اور ایک اور
ذکریاہ کا نام ۲ سلاطین ۱۸ باب ۲ مین اور انکی بیٹی کا نام ابی
لکہا ہے اور ۲ تواریخ ۲۹ باب ۱ مین بہی انہین ذکریاہ کا نام اور
انکی بیٹی کا نام ابیاہ لکہا ہے اور اس اختلاف کا سبب یہہ کہ
ان دونون اصل کتابونمین سے کسی ایک مین سہو کاتب ہوا
لیکن ہیکل کے اندر انکے قتل ہونے کا کہین ذکر نہین ہے اور
وہ نبیونکے سلسلے کے آخر مین بہی نہ تہے کیونکہ انکے بعد حضرت ملاکی
اور نحمیاہ اور یحیی علیہم السلام ہوے ہین از سوال وجواب
رومن ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب

سوال ۱۷۳ صفحہ ۹۸ ومفتاح الکتاب صفحہ ۱۴۳ اور نیز امشہور بیشپ یعقوب ربی کے بیان سے جیسا اوپر لکہہ چکا ہون ثابت ہے کہ متی مین غلطی سے ذکریاہ بن باراخیاہ لکہا ہے کیونکہ اگر یہویدہ کا دوسرا نام باراخیاہ ہوتا تو یہودیونکو پہلے اس سے واقفیت ہوتی اور عیسائیونکو ایسی باتین صرف یہودیون سے معلوم ہوسکتی ہین پس جب یہودیون کو نہین معلوم کہ یہویدہ کا دوسرا نام باراخیاہ تہا تو عیسائیونکو کہان سے اسکی اطلاع ہوئی اور اگر متی مین صحیح لکہا ہے تو عہد نامہ عتیق مین غلطی سے ذکریاہ بن یہویدہ لکہا گیا کیونکہ یہ مشکل ہے کہ دو ذکریاہ ایک ہی طور پر اور ایک ہی جگہہ یعنے ہیکل اور قربانگاہ کے درمیان شہید ہوئے ہون اس صورت مین ان دونون مختلف قولوین سے صرف ایک ہی بات سچی ہوگی

اور چونکہ حاشیہ مرقومہ رومن بیبل مطبوعہ لندن ۱۸۳۶ء ۲ تواریخ ۲۴ باب کے بموجب سنہ عیسوی سے آٹھہ سو چالیس برس پیشتر کا یہہ ماجرا ہے تو ہرگز ممکن نہین کہ ذکریاہ بن یہویدہ کا مسیح نے ذکر کیا ہو کیونکہ اُسکے بعد کتنے ہی نبیونکو یہودیون نے شہید کیا تہا چنانچہ حضرت میکاہ نبی اور اوریاہ بن سمعیاہ نبی کو مسیح کی پیدایش سے قریب سات سو برس پیشتر یہودیون نے قتل کیا تہا یرمیاہ ۲۶ باب ۱۸ سے ۲۴ اور اسیطرح حضرت حزقیل اور حضرت یرمیاہ وغیرہ کو بہی کہ بابل کی اسیری تک موجود تہے تو یہ ذکریاہ بن یہویدہ سب سے پچہلے مقتولین کیونکر ہوسے

اور تعجب یہہ ہے کہ سب سے پہلے مقتولون میں سے تو موجب عقیدۂ عیسائی
حضرت عیسٰی آپ ہی تھے پس حضرت عیسٰی نے پیشین گوئی کرکے اسجگہہ اپنا
ہی نام کیون نہ لیا اگرچہ پکڑوانے والے یعنے یہوداہ اسکریوطی پر تاسف تو
افسوس اور ملالت کی (متی ۲۶ باب ۲۴) مگر یہودیون کو اپنے قتل یعنے
مصلوبی کی بابت کچھہ بھی ملامت نہین کی نہ صلیب پاکر جی اُٹھنے سے
اور پیشتر پس اس سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسٰی صرف گرفتار تو کئے گئے
مگر مصلوب نہین ہوئے نہین تو ضرور زکریاہ بن باراخیاہ کیجگہہ اپنا
ہی نام لیتے اور یوسف یعنے یوسیفس مورخ کی تصنیف مین جو ایک
زکریاہ کا نام لکہا ہے کہ وہ رومی فوج کے ہاتہ سے سب سے پیچھے مارا گیا
یہہ فقرہ یوسیفس کی کتاب مین منجملہ اور اکثر فقرات الحاقی کے کہ جنکا
علماء عیسائی کو اقرار ہے صریح ملایا گیا ہے مثلاً وہ جملہ جسمین حضرت
عیسٰی کا ذکر ہے یوسیفس کی کتاب مین بیشک الحاقی مانا گیا ہے
جیساکہ لارڈنر نے خوب باستحکام دلیلون سے ثابت کیا ہے اسیطرح یقیناً
یہ فقرہ بھی ملایا گیا تاکہ کسیطرح سے زکریاہ مندرجہ متی ۲۳ باب ۳۵
کو ثابت کرین کیونکہ جس جگہہ لاکھون یہودی ایک یورش مین قتل
ہوئے اُسوقت اُس قیامت کی سی ہل چل مین کون اُن سبھی مقتولین
مین سے پہچان گیا کہ یہہ زکریاہ ہے دوسرے یہہ کہ کوئی زکریاہ نبی مسیح
کے بعد رومی فوج کی یورش تک ایسا نامور ہوا بھی نہین ہے کہ جسے
یہودی قوم بھی خوب جانتی ہو چہ جائیکہ رومی تعیین سے یہہ کہ اسکا

مفسر روسن نے یوسیفس مورخ کے بیان کئے ہوئے ذکریاہ کو مسیح کے
قول مرقومہ متی ۲۳ باب ۳۵ کے ثبوت مین کافی ہی نہین سمجہاہے
جیسا کہ لکہہ چکا ہون

اسی ہیکل مین مرمت کرتے وقت خلقیاہ سردار کاہن نے سنہ عیسوی
سے چہہ سو چوبیس برس پیشتر توریت کی کتاب پائی تہی جو کہ اسکے پیچہے
ہشٹری یعنے مقدس کتاب کا احوال چہاپہ لندن سنہ ۵۶ع صفحہ ۱۱۷ کے
بموجب منسی بادشاہ یہودیہ کے وقت یعنے پچہتر برس سے کہوئی ہوئی تہی
چنانچہ مقدس کتاب کا احوال ۸۴ باب صفحہ ۱۱۵ — ۱۱۷ مین لکہا ہے
کہ یہودیہ کے بادشاہ شاہ اخاذ نے بعل (دیوتا) کے لیئے یروسلم کے
گوشہ گوشہ مین مذبح بناکے خداوند کے گہر کا دروازہ بند کیا ایسا کہ خدا کی
ہیکل بے وارث گہر کی مانند ہوگئی لیکن اس بیدین اخاذ کے دیندار
بیٹے حزقیاہ نے خداوند کے گہر کے دروازہ کو پہر کہولا اور یروسلم کو
بتون سے پاک کیا اور دسون فرقون کو بلوا بہیجا کہ آؤ اپنے باپ دادون کے
خدا کیطرف رجوع کرکے ہمارے ساتہہ عید فصح کرو اُسکے زمانہ مین دسون
فرقے قید ہو کر اسور مین گئے اور بہت اسرائیلی یہوداہ کے ملک مین
بہاگ آئے اور اُسکی آبادی بڑہائی (اُسوقت سے ساڑہے نو فرقون
بنی اسرائیل کا کہین دنیا مین پتا نہین ہے پس توریت کی بربادی کا
کیا شکوہ ہو جبکہ اتنی بڑی قوم ہی کا پتا نہین ہے) تب سنحریب نے جو
شالمنسر کے بعد اسور کا بادشاہ ہوا اپنا سردار فوج بہیجا جسنے یہوداہ کے

سب قلعون پر اپنا قبضہ کیا اور یروشلم کو گہیر لیا اور جب اُسنے حی القیوم
خدا کو ملامت کی تب حزقیاہ نے اپنا گریبان پہاڑ کر اسرائیل کے خدا سے
دعا مانگی سو ایسا ہوا کہ خداوند کے فرشتے نے جا کر اسور کے لشکرگاہ میں
ایک لاکہہ پچاسی ہزار (۲ سلاطین ۱۹ باب ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و یسعیاہ ۳۷
باب ۳۶) آدمی مارے ایسا کہ فجر کو سب مکان لاشون سے بہرے تہے
تب شاہ سنحریب نے کوچ کیا اور نینوے میں پہر گیا اور جسوقت وہ اپنے
معبود نسروک کے گہر میں پوجا کرتا تہا تو ادرملک اور سارزر اُسکے
بیٹون نے اُسے تلوار سے قتل کیا انہین دنون حزقیاہ (بادشاہ)
بیماری سے قریب المرگ ہوا اور یسعیاہ نبی نے اُس پاس آکر کہا
خداوند یون فرماتا ہے کہ مین نے تیری دعا سُنی اور تیرے آنسو دیکہے
سو مین تجہے شفا دونگا اور تیری عمر پندرہ برس بڑہاؤنگا اور یسعیاہ نے
یہہ بہی کہا کہ انجیر کا ایک قرص لیکر بادشاہ کے پہوڑے پر رکہو اور انہون
نے ایسا ہی کیا تب بادشاہ تین دن مین چنگا ہو گیا اور ہیکل مین جا کر اپنی
تندرستی کے لیئے خدا کا شکر کیا

۵۵

حزقیاہ کے بعد اُسکا ناخلف بیٹا منسی بادشاہ ہوا اور اُسنے پچپن برس
بادشاہت کرکے اس عرصہ مین اپنے عادل باپ کے کامون کو برباد
کیا اور لوگون کو پہر بُت پرستی کی طرف لایا اور اپنی اخیر عمر مین قید
ہو کر بابل کو بہیجا گیا وہان پشیمان اور غمگین ہو کر خدا سے دُعا مانگی تب
خدا نے اُسکی سُن کے پہر اُسکی سلطنت اُسے عنایت کی تب اُسنے

یروسلم بت پرستی کو دور کیا پر اُسکے بیٹے عمون نے اپنے سب باپ دادون سے زیادہ بدی (یعنی بُت پرستی) کی پر تہوڑے ہی دن رہا کیونکہ دو برس بعد مارا گیا اور اُسکا بیٹا یوصیاہ آٹھ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا سو پہر ایک مرد راستباز جو خدا کی مرضی پر چلتا تہا داؤد کے تخت پر بیٹھا اور جبتک وہ بالغ ہوا سردار کاہن اُسکا نایب رہا پر جب بیس برس کا ہوا اُسنے یروسلم اور تمام بادشاہت کو بُت پرستی سے پاک کرکے خداوند کے گہر کو پہر سدہارا اُس وقت ہیکل مین ایک کتاب جو منسی کے وقت سے کہوئی اور بہولی گئی تہی پہر ملی وہ مقدس کتاب توریت تہی اور جب بادشاہ کے حضور پڑہی گئی وہ اُسکے مضمون سے یہانتک گہبرا گیا کہ اُسنے اپنے کپڑے پہاڑ ڈالے انتہی ۲ سلاطین ۲۰ باب سے ۲۳ باب تک

لیکن کتب عہد عتیق سے منسی کیوقت مین توریت کا کہو جانا ثابت نہین ہے کیونکہ یروسلم کے بادشاہون مین صرف منسی ہے بُت پرست نہ تہا اور اپنی آخر عمر مین وہ تایب اور دیندار بہی ہوا تہا پس گمان غالب ہے کہ جب سیسق شاہ مصر نے حضرت سلیمانؑ کے بیٹے رحبعام کی سلطنت مین بادشاہی محل اور ہیکل کو لوٹا اور سب کچھہ لوٹ کر اُٹہا لیگیا تب ہی سے توریت غایب ہوئی اور منسی کے پوتے یوصیاہ بادشاہ کے عہد سلطنت مین خلقیاہ سردار کاہن نے کہا کہ مین نے ہیکل مین توریت کی کتاب پائی ہے یا یہہ کہ یہوشفات کے بعد سے

فصل چہارم

جو تو سو چودہ برس مسیح سے پیشتر تہا (۲ تواریخ ۱۷ باب ۹) توریت غایب رہی اس مدّت مین چاہیے تہا کہ بعض حصّے اُس کتاب کے سالہاے دراز تک زمین مین پڑے رہنے کے باعث ضرور ضایع ہوگئے ہوتے مگر غضب تو یہ ہے کہ اہلکتاب اُسکے ایک حرف ضایع ہونے کا بہی اقرار نہین کرتے ۔

اب دیکہیے کہ سارے ہے تو فرقون بنی اسرائیل کا پتا نہین ہے اور صندوق عہدنامہ کا جسمین شریعت کی دونون لوحین وغیرہ تہین پتا نہین ہے بلکہ ہیکل ہی کا پتا نہین ہے بہت سی کتابون مشمولہ توریت کا جنکا ذکر توریت ہی مین موجود ہے (خروج ۲۴ باب ۷ گنتی ۲۱ باب ۱۴ یشوع ۱۰ باب ۱۳ ۲ تواریخ ۹ باب ۲۹ اور ۱۲ باب ۱۵ اور ۲۰ باب ۳۴ وغیرہ) پتا نہین ہے پہر توریت کے بچے رہنے کا باوجود اُسکے بار بار صدہا برس غایب رہنے کے کون یقین کرسکتا ہے

ہنری وغیرہ انگریزی مفسرون نے اُسکی بابت اپنی تفسیر مین یون لکہا ہے قولہ مرمّت کرتے وقت ہیکل کی کتاب توریت خوش قسمتی سے پائی گئی اور اُسے بادشاہ کے پاس لاے وہ تہا اصلی نوشتہ پانچ کتابون حضرت موسیٰ کا جو اُنکے ہاتہہ سے لکہا گیا اور بعضے خیال کرتے ہین کہ وہ تہی صحیح اور قدیم نقل (یعنے بعد حضرت موسیٰ کے اورون کے ہاتہہ سے لکہی ہوئی) اغلب ہے کہ وہ وہی نوشتہ تہا جو حکم سے حضرت موسیٰ کے رکہا گیا پاک سکا نہین ایسا سمجہا جاتا ہے کہ وہ تہا کہویا گیا

یا بہولا گیا خواہ بے پروائی سے ڈال دیا گیا کونے مین اُن لوگو نسے
جو جانتے نہ تہے قدر اُسکی یا کہ وہ تہا کینہ سے چہپا یا گیا یعنی منتجا برست
بادشاہون سے بعوض جلانے اور ضایع کرنیکے اُسے گاڑ دیا اُس
امید سے کہ وہ پہر کبہی ظاہر ہوگا اور اکثر ونکا یہی قول ہے۔
یا وہ بہی خبرداری سے رکہی گئی اُسکے خیرخواہون سے تا نہ پڑجاوے
دشمنونکے ہاتہ مین لیکن ہمین یقین ہے کہ وہی صحیح نقل ہتی تمت کلامہ
یہہ آخری بات کہ ہمین یقین ہے الخ یہہ تو صرف عیسائی مفسر کا عقیدہ
ہے اس سے کچہ غرض نہین اور باقی سب باتونکا مفصل بیان اُس
کتاب مین جسکا نام نوید جاوید ہے مرقوم ہے یہان اُسکا موقع نہین
ہے مختصر تصفیہ ان سب باتونکا یہہ ہے کہ منسّی کے وقت مین توریت
کا کہوجانا انگریزی مفسر کے قول سے جو ابہی بیان ہوا ثابت نہین
ہوتا اور نہ منسّی کے وقت مین کچہہ ہیکل پر آفت آئے مگر زمانہ رحبعام یا یہویقیم
کے بعد توریت کا کہوجانا دو وجہ سے ثابت ہے اوّل یہ کہ رحبعام
کے وقت مین ہیکل اور بادشاہی محل دونون لوٹے گئے اور یہی
دونون مقام توریت رکہنیکے تہے (استثناء باب ١٨ اور ٣١ باب ٢٥
و ٢٦) لیکن خاصکر صرف ہیکل مین توریت رکہی رہتی تہی (استثنا ٣١
باب ٩ سے ١٣ نحمیاہ ٨ باب) اور اگر ملک مین کہین اور بہی توریت
ہوتی تو پہر ہیکل مین اُسکی پانی کی خوشی کا کیا سبب تہا دوسرے
یہہ کہ رحبعام کے وقت سے زمانہ یوشیاہ تک سوا یہودی قوم مین

بُت پرستی زیادہ شایع ہوئی چنانچہ الکتاب کے مقامات المعروف
صفحہ ۲۹ مین لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کے عہد مین خدا تعالی سے نے
بنی اسرائیل کی بابت یون فرمایا تھا کہ ملک کنعان تمکو میراث مین
عنایت کرتا ہون پر اگر وہ عہد و پیمان جو مین نے تم سے کیا ہے بھول
جاؤ اور تراشے ہوسے بُت یا کسی چیز کی تصویر کی پرستش کرو تو فوراً
اس زمین پر سے فنا ہوجاؤگے اور یہوواہ (یدووا و یعنے خدا)
تمکو ساری قومون مین پراگندہ کریگا اور وہان تم تھوڑے سے رہجاؤگے
چنانچہ یہ وعدہ استثنا کی کتاب کے ۴ باب پچیسوین آیت وغیرہ مین
مرقوم ہے پس یہہ دہمکی اُسوقت پوری ہونے لگی جسوقت بنی اسرائیل
اور بنی یہوداہ کے درمیان پھوٹ پڑی اور ایک بادشاہت کے
عیوض مین دو بادشاہتین مقرر ہوئین اُسی زمانہ مین بنی اسرائیل
کے درمیان بُت پرستی شروع ہوئی اور ترقی پر رہی انتہی پس
یہ دو بادشاہتین رجعام بن سلیمان علیہ السلام کے عہد سلطنت مین
مقرر ہوئین تھین کہ یوربعام بن بنات افراطی جو حضرت سلیمانؑ کا
غلام تھا (اول سلاطین ۱۱ باب ۲۶) اور حضرت سلیمانؑ سے باغی
ہوکر مصر کو بھاگ گیا تھا (اول سلاطین ۱۱ باب ۴۰) اُنکی وفات کے
بعد آکر بنی اسرائیل کے دس فرقونکا بادشاہ ہوا اور رجعام کو دو
فرقون بنی اسرائیل یعنے فرقہ یہوداہ اور بنیامین پر سلطنت باقی
رہی تب وہ دس فرقے اسرائیلی اور یہ دو فرقے یہوداہ کہلائے

(اول سلاطین ۱۲ باب) اُسی زمانہ سے بنی اسرائیل یعنے بارہوں فرقوں مین
بُت پرستی شروع ہوئی کیونکہ ہر ایک بلند پہاڑ پر اور ہرے درخت کے تلے
خیمہ کہڑا کرکے مورتوں کے سامہنے لواطہ یعنے لونڈی بازی کرتے تھے
(اول سلاطین ۱۴ باب ۲۴) اور اس بُت پرستی کا سبب توریت کے
مضامین سے ناواقف ہوجانا تہا غرض کہ مفسر کے قول سے جسطرح
توریت کا کہو جانا منسّیٰ کے وقت مین ثابت نہین ہوتا اُسیطرح توریت
کی اصلیت سے بہی کسی کو آگاہی نہین ہے اور یہ طرح طرح کے قیاس
جو انگریزی مفسرین عیسائی نے اُس پائی ہوئی توریت کی بابت
کئے ہین سب اس قول پر دلیل ہین کہ اصل حال توریت سے انہون
ناواقفی رہی تب تو ایک بات منفح ہوئی
کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے تمام سلاطین کا جسے پہلے پادری شیلر صاحب
نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تہا اور اب اُسنے پادری اسٹرنس صاحب
نے اردو ترجمہ کیا مطبوعہ ۱۸۶۲ع مشن پریس الہ آباد نارتھ انڈیا ٹریکٹ
سوسائٹی کے لیے اُسکی فصل ۲ باب ۱۶ صفحہ ۲۲ مین لکہا ہے کہ اسرائیل
کی طاقت — زایل ہوگئی تہی اور اسکا حال ایسا بدل گیا تہا کہ جو
چاہے قبضہ کرلیوے چنانچہ مصر کے بادشاہ فرعون نیکو نے چاہا کہ اُسے
اپنے دخل مین لاوے اسلئے کشتی پر سوار ہوکر اپنا لشکر ہمراہ لے کنعان
ملک کی سرحد مجدو ناسی پر خیمہ زن ہوتا کہ وہان سے اسور کیطرف
راہی ہو پر یوسیاہ (بادشاہ یروسلم) نے اُسے روکا اور اپنے ملک کے

درمیان سے جانے نہ دیا کیونکہ اُسنے یہ سمجہا کہ اگر فرعون اسور کو قبضہ مین کریگا تو ضرور ہے کہ یہوداہ کی آزادی بہی جاتی رہے گی اسلئے یوصیاہ کو واجب ہوا کہ دو صورت کرے خواہ شاہ مصر کا تابعدار بنے یا اُس سے مزاحم ہو آخرش یوصیاہ کو شاہ مصر کا مقابلہ کرتے ہی بنپڑا اور میدوکے میدان مین دونون ایک دوسرے سے مقابل ہوے سو یوصیاہ نے شکست کہائی اور زخمی ہوکر تہوڑے عرصہ مین مرگیا اس حادثہ سے تمام یہوداہ اور یروسلم مین بڑا واویلا پڑا اور یرمیاہ نبی نے اس نیک بادشاہ کی وفات کا نوحہ گایا اور وہ کتاب نوحہ انبیاء مین موجود ہے انتہی یہ مرثیہ علاوہ نوحۂ یرمیاہ مشمولہ توریت کے ہے بشپ پیٹرک صاحب کا قول ہے کہ یہ مرثیہ جو بعد وفات یوصیاہ کے کہا گیا یقیناً وہ نہین ہو سکتا جو نوحۂ یرمیاہ مشہور ہے اسلئے کہ یہہ نوحہ غارت ہونے یروسلم اور ہلاک ہونے صدقیاہ پر ہے اور وہ مرثیہ موت یوصیاہ پر (از تفسیر ڈائیلی مطبوعہ ۱۸۵۱ء جلد ۱ صفحہ ۹۳۶) پس یہ بہی توریت مین شامل نہین ہے —

پادری گریون صاحب فرماتے ہین (۲ سلاطین ۲۲ و ۲۳ باب ۲ تواریخ ۳۴ و ۳۵ باب) یوصیاہ بادشاہ کا لباس مہین کتان اور زرد رنگ کا تہا کیونکہ اُن دنونمین یہودی لوگ ریشم کا کپڑا نہین پہنا کرتے تہے (یعنے ریشمی لباس یہودی شریعت مین مرد کو حرام ہے) —

یوصیاہ نے اپنی سلطنت کے بارہوین سال بہت اسیرونکو تمام ملک مین

بہیجا کہ وہ سب بُت پرست کاہنونکو موقوف کرکے اُنکے قربان گاہونکو
گرادین اور سب معبودونکی مورتونکو جو ہر جگہہ مین عمونکے حکم سے مقرر
کی گئی تہین ٹکڑے ٹکڑے کرڈالین اسیصورت سے اُس جوان سے
بادشاہ کی حکومت مین بُت پرستی نیست ونابود کی گئی تہی اور
سوا اُسکے اُسنے سچّے خدا کی ہیکل کی مرمت کرنے اور بہی پررونق اور
آراستہ ہونے کو حکم دیا کیونکہ اُسکے باپ عمونکے دنون سے خدا کا گہر گرادیا
گیا تہا اور اُسکی ساری چیزین بڑی خراب حال مین رہتی تہین
مگر یوصیاہ نے اُسکے پہر اُٹہانے اور مرمّت شکست وریخت کرنے مین بہت سا
نقدی صرف کی تاکہ خدا کی پاک عبادت اُسمین پہر مقرر کیجاوے جب
خدا کی ہیکل پہر بن رہی تہی تب اُس جوان بادشاہ یوصیاہ نے
ایک بڑی دعوت کی اور ہیکل کی قربانگاہ پر چالیس ہزار بہیڑ اور بکری
کے بچّون اور بہت بیلون اور گاے کے بچہڑون کو بہی چڑہایا تہوڑی
دیر کے بعد جب لوگ ہیکل کے اندر کو صاف کرتے تہے اُنکو خدا کی کتاب کا
ایک نسخہ ملا تب یوصیاہ نے نہایت خوش ہوکر کاہنون کو حکم دیا کہ یہودی
لوگونکی ساری قوم جمع کرکے اُسے اُنکو سناوے اسیطرح اُسنے خدا کی
عزت اور پرستش کے لیے اپنی محبت دکہائی اور ظاہر ہے کہ اُس سے
اُسی پشت کے لوگونکو بہت برکتین ملین بلکہ وہ پشت در پشت کیواسطے
ایک صحیح نمونہ ہوا (از شمس الاخبار مطبوعہ امریکن مشن پریس لکہنو ۱۹
سنہ ۱۸۷۵ع نمبر ۴۲ جلد ۶ صفحہ ۱۰ و ۱۱ باہتمام پادری کریون صاحب)

رکن پنجم

بخت نصر بادشاہ بابل کے ہاتھ سے یروسلم کی غارت

سنہ عیسوی سے چھ سو نو برس[۶۰۹] پیشتر یہواخاب یا یہواخزین یوصیاہ بادشاہ کی سلطنت کے تیسرے مہینے فرعون نکوہ نے اُسپر فوج کشی کی اور یہواخاب بادشاہ کو زنجیروں سے باندھ کر مصر میں لیگیا کہ جہاں پہنچکر وہ مرگیا اور فرعون نے یوصیاہ کے دوسرے بیٹے الیقیم کو بادشاہ یروسلم بنایا اور اُس کا نام بدلکے یہویقیم رکھا اور اُسکے ملک پر لاکھہ روپیہ اور ہزار اشرفی محصول ٹھہرایا (مصر کی قدیم تواریخ مؤلفہ رولن صاحب ترجمہ سین ٹفک سوسائٹی مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ سو[۱۰۰] مین لکہا ہے کہ اُس ملک سے چار لاکھہ چار ہزار تین سو اکیاون روپیہ بطور سالیانہ لینے ٹھہرائے) ۲ تواریخ ۳۶ باب ۳ مین ہے کہ سو قنطار روپا اور ایک قنطار سونا خراج مقرر کیا سنہ عیسوی سے چھ سو چھ برس[۶۰۶] پیشتر بخت نصر نے یہوداہ کے ملک پر چڑہائی کی اور یروسلم کو فتح کرکے یہویقیم سے ایک خراج گزار رہنے کے واسطے قسم لی اور مال و دولت لوٹ کر اور بادشاہی خاندان کے لڑکوں میں سے ایک گروہ کو اپنے ساتھ لیگیا کہ اپنے محل میں خواجہ سرا بنا کر رکہے (اُنہیں دانیال نبی اور اُسکے تین رفیق تھے (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۴۹) لیکن مسیح سے چھ سو چار برس پیشتر یہویقیم نے بدعہدی کرکے بخت نصر بادشاہ سے

دشمنی کی چونکہ اُسوقت مین بخت نصر اپنی ماکے انتقال اور اور سببون سے
یہویقیم کو اسکی بدعہدی کی سزا دینے کے واسطے آپ نہ آسکا اسلئے اُسنے یہوداہ
کے چوگرد کے رہنے والون سریانیون اور موابیون اور عمونی وغیرہ
قومونکو حکم دیا کہ یہویقیم پر چڑہائی کرین تب یہ سب قومین یہوداہ کے ملک
کو چارونطرف سے لوٹ مار کرا و جاڑنے لگین اور گیارہ برس تک یہویقیم
کو بڑی سختیونمین رکہا اور آخر یہویقیم کو مار کر اُسکی لاش یروسلم کے
پہاٹک کے باہر سڑک پر پہینک دی یہویقیم کے قتل کے بعد اُسکا بیٹا
یکونیاہ تخت نشین ہوا اُسکی سلطنت کرنیکے تیسرے مہینے بخت نصر نے
یروسلم پر فوج کشی کرکے یکونیاہ اور اُسکی ما اور بیگمون اور سردارون
اور مُلک کے سب دولتمندون اور افسرونکو قید کرکے بابل مین لیگیا
اور یروسلم کے سب کاریگرون لوہارون اور سنگ تراشون کو بہی
لیگیا کہ بابل مین اُسکے محل کی تعمیر کرنے والونکے شریک ہون اور
یروسلم سے بادشاہی خزانہ اور ہیکل کے سب سونے کے برتنون وغیرہ
کو لوٹ کر لیگیا اور متنیاہ کو بچے ہوئے لوگونپر یروسلم مین حاکم کر دیا اور
فرمانبرداری کے باب مین اُس سے قسم لیکر اُسکا نام صدقیاہ رکہا
جسکے معنے خدا کی سچّائی یہ اسلئے کہ جب وہ بدعہدی کرے تو اپنے نام کے
معنے یاد کرکے یہ سمجھے کہ مین نے سچّے خدا کو ضامن دیا ہے اپنی بدعہدی
سے پشیمان ہو

جیون ہی بخت نصر نے وہان سے مراجعت کی تیون ہے اموغون

اور سوابیون اور ادومیون وغیرہ نے اس لاچار بادشاہ صدقیاہ
کے پاس اس غرض سے ایلچی بھیجے کہ بابل والون کی اطاعت چھوڑکر
ہمارا شریک ہو تب صدقیاہ نے اپنی سلطنت کے نوین برس بادشاہ
مصر سے عہد و پیمان کرکے بخت نصر سے بدعہدی کی اور اس سے
باغی ہوگیا پھر بخت نصر نے یروسلم پر فوج کشی کرکے اسکا محاصرہ کیا
اور مصری لوگ صدقیاہ کی مدد مین بخت نصر کے سامنے ٹھہر نسکے
اور اپنے ملک مصر کو لوٹ گئے تب صدقیاہ کی سلطنت کے گیارہوین
برس یروسلم کسدیون یعنے بابل والونکے ہاتھ فتح ہوگیا اور صدقیاہ
نے فوج بابل کے بیچ مین سے ہوکر جو گھیرے ہوے تھے بھاگنے کا ارادہ
کیا لیکن پکڑ لیا گیا اور ملک ارمن یا آرام کے ربلہ شہر مین قید ہوکر
بھیجا گیا وہان اسکے بیٹے قتل کیے گئے اور صدقیاہ کی آنکھین نکالی
گئین اور زنجیر پہناکر بابل کو روانہ کیا گیا کہ جہان پہنچکر وہ مر گیا
کے سپہ سالار نے یروسلم اور ہیکل کے سب مال و متاع
تمام شہر مین آگ لگادی اور شہر اور ہیکل دونون کو جلاکر خاک کردیا
اور دیوارون کو ڈھادیا اور سب باشندون کو قید کرکے بابل مین
لیگیا انتہی کلامہ از مختصر تواریخ یہودیہ موسومہ یہودیونکا لگھہ اتہاس
ہندی چھاپہ الہ آباد ۱۸۵۲ع مصنفہ پادری ال جی ہے صاحب
صفحہ ۲۸۱ — ۲۸۶
اور جلو دارون کا سردار نبوسرداں زمین کے بعضے کنگالون کو چھوڑ گیا

کہ تاکستانون کی باغبانی کرین اور کہیتی کرین اور پیتل کے اون
ستونونکو جو خداوند کے گہر مین تہے اور کرسیون کو اور پیتل کے بحر کو
جو خداوند کے گہر مین تہا اُنہون نے توڑا اور وہ سب پیتل بابل مین
لیگئے اور دیگین اور بیلچے اور گلگیرین اور لگنین اور چمچے اور پیتل کے
سارے برتن جو وہان کام آتے تہے وے لیگئے اور باسنون اور
انگیٹھیون اور لگنون اور دیگون اور شمعدانون اور چمچون اور پیالون
کو سب کو جو سونیکے تہے اُنکا سونا اور سب کو جو روپے کے تہے اُن کا
روپا جلودارونکا سردار لیگیا دو ستون ایک بحر اور سب بیلچی بارہ بیل
جو بحر کے نیچے تہے جنہین سلیمان بادشاہ نے خداوند کے گہر کے
لئے بنایا تہا ان سب برتنونکا پیتل بے تول تہا یہ ستون جو تہے
اُنمین کا ایک ستون اٹھارہ ہاتھ اونچا اور بارہ ہاتھ کی رسّی اُسکے
گرداگرد تہی اور چار انگل موٹا تہا یہ کہوکہلا تہا اور اُسکے اوپر ایک
پیتل کا جہاڑ تہا اور وہ جہاڑ پانچ ہاتھ اونچا تہا اُس جہاڑ پر گرداگرد
پیتل کی جالیان اور انار کی کلیان بنی ہوئی تہین اور دوسرے
ستون مین اُسیطرح کلیونکا کام تہا اور ہر طرف سے چہیانوے انار تہے
اور سب انار جالیونپر اُسکے گرداگرد ایکسو تہے یرمیاہ ۵۲ باب ۱۷ سے ۲۳
واضح ہو کہ اس پیتل کے بحر کو اخز بادشاہ یروسلم نے عیسوی
سے سات سو اٹہائیس برس پیشتر پیتل کے بارہ بیلون پر سے
اوتار کر پتہر کے چبوترے پر رکہا تہا (۲ سلاطین ۱۶ باب ۱۷)

اور اول سلاطین ۷ باب ۲۰ مین لکہا ہے کہ دو سو انار جہاڑ کے گرد بنائے
اور اسیطرح دوسرا جہاڑ بہی انتہی اور یرمیاہ ۵۲ باب ۲۳ مین ایکسو
انار لکہے ہین سبب اختلاف کا یہ کہ اصل کتاب عبرانی مین غلطی
واقع ہوئی الغرض بعد اس سبب قتل و غارت کے شاہ بابل کے
ملازمون نے حضرت یرمیاہ کو جو صدقیاہ کی قید مین تہے قیدخانہ سے
نکالا اور اُنکے ساتہ بہت نیک سلوک کیا اور اجازت دی کہ جہان
چاہین رہین اور شاہ بابل نے باقی بچے ہوئے کنگال یہودیون پر جدلیاہ
بن اخی قام بن سافن کو سردار مقرر کر کے مصفا مین چہوڑ دیا تب
اسمٰعیل بن نتنیاہ بن الیسمع نے جو نسل شاہی سے تہا اُسے بہی قتل
کیا مع اُن سب یہودیونکے جو جدلیاہ کے ساتہ تہے اور کسدیون کو جو
وہان حاضر تہے اور جنگی مردون سب کو تلوار سے قتل کیا اور آٹہہ
آدمیونکے ساتہ بنی عمونکی طرف چلا گیا تب یوحنان بن قریح اُن بچے
ہوئے یہودیونکا سردار ہوا اور حضرت یرمیاہ علیہ السلام سے اپنے واسطے دعا مانگنے
کی گزارش کی اور جب حضرت یرمیاہ علیہ السلام نے اُنکے واسطے دعا مانگ کر
اُنہین خدا کا حکم سنایا کہ تم سب یہین رہو اور کسدیون یعنے بابل والونکے
خوف سے مصر کو نہ بہاگو تو تمہارا بہلا ہو گا تب اُنہون نے حضرت یرمیاہ علیہ السلام
سے کہا کہ تو جہوٹہہ کہتا ہے یہ خدا کا حکم نہین ہے کہ ہم مصر کو نجا ئین
اور یوحنا بن قریح نے سب بچے ہوؤنکو مع یرمیاہ کے ساتہ لیا اور مصر کو
روانہ ہوا دیکہو یرمیاہ ۴۰ باب سے ۴۳ باب تک (یہان سے یہ بہی ثابت ہے

کہ اُسوقت تک یہودیونکے نام اسمٰعیل ہوتے تھے یرمیاہ ۱۴ باب ۷) پس بابل کی اسیری کے زمانہ مین ملک یہودیہ کا ایسا کوئی یہودی نہ تہا جو ملک مین بچ رہا ہو یرمیاہ ۴۴ باب ۲ مین لکہا ہے رب الافواج اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہے کہ تمنے یہہ ساری بلائین جو مین نے یروسلم پر اور یہوداہ کے سارے شہرونپر نازل کین دیکہین اور دیکہہ وے آجکے دن ویران ہین اور اُنمین ایک بسنے والا بہی نہین انتہی اور اسیطرح یرمیاہ ۱ باب ۳ مین بہی ہے اور یرمیاہ ۱۳ باب ۱۹ مین ہے کہ یہوداہ سراسر اسیری مین لیاجاتا بالکل اسیری مین لیاجاتا ہے انتہی اور مفتاح الکتاب صفحہ ۴۸ کے آخر مین ہے کہ نبوکدنذر آیا اور یروسلم کو قبضہ مین کرکے ڈہا دیا اور ملک کے سب لوگونکو اپنے ساتہ بابل کو لیگیا انتہی

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۵۱ و ۲۵۲ مین ہے کہ اگرچہ لوگون سے یہہ وعدہ کیا گیا کہ اگر وہ کسدیونکے مطیع رہین تو صحیح وسلامت رہین تو بہی اسمٰعیل نامی ایک شخص نے جو شاہ کے گہرانے کا تہا بغاوت کی اور جدلیاہ پر حملہ کرکے اُسے مار ڈالا بعد اُسکے اسمٰعیل مصر مین بہاگا اور یرمیاہ نبی کو جسنے خدا کیطرف سے اُسے یہودیہ مین بسنے کی صلاح دی اپنے ساتہ لیگیا اسکے چار برس بعد جو باقی لوگ تہے اور جنکا شمار صرف سات سو پینتالیس تہا اسیری مین گئے اور کوئی باقی نرہا اُس ملک مین کسیطرح تو آبادی نکی اور اگرچہ وہان سیر کرنیوالے فرقے آتے جاتے رہے اور دکہن اطراف مین ادومی لوگ آبسے لیکن تو بہی تہوڑی آبادی ہوئی اور ملک ویران رہا جبتک کہ یہودی اسیری سے لوٹکر اُسمین پہر داخل نہین ہوئے پہر اُسی کتاب کے صفحہ ۲۴۹ مین لکہا ہے ۶۰۶ برس پیشتر سلطنت یہوداہ بابل کے قابو مین ہو گئی

محراب دویم

اسمین پانچ رُکن ہیں

رُکن اوّل

اگرچہ بابل مین غلامی کی مدّت اہل یہود کے لئے ستّر برس
مشہور ہے لیکن مفتاح الکتاب رومن چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع
صفحہ ۸ مین عزرا کی کتاب کے احوال مین اس فقرہ کو کہ (عزرا
مسیح سے چارسو چھپن ۴۵۶ برس پیشتر بنی اسرائیل کا دینی سند و پیشوا ہوا)
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈیرہ سو ۱۵۰ برس شروع اسیری سے
اسوقت تک گزرے تھے مگر اورون نے اس کی مدت کو
اور طور پر بیان کیا ہے چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ
پادری والش صاحب وغیرہ چھاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ع صفحہ ۲۹
سوال ۱۸ اکے جواب مین لکھا ہے کہ مسیح سے پانسو چھتیس ۵۳۶ برس پیشتر
شاہ خسرو کے حسب فرمان یہودی یروشلم مین لوٹ آئے
اور انہون نے فونیکی کاریگرونکو اپنی مدد کے لئے مقرر کیا انہون نے
اُس دوسری ہیکل کو پہلی ہیکل کے مقام پر اوپر اٹھایا ہے

کہ پہلے ہی سے طرز پر بنایا وہ مسیح سے پانچسو پندرہ برس پیشتر ختم ہوئی اتہی
پس ان دونون مختلف بیانونکا تصفیہ اسطرح پر ہوسکتا ہے کہ یہودیون کی
آزادی کا فرمان صادر ہونیکے سنہ شاید یہی ہونگے اور اُسکے بعد کچہ عرصہ
تک اُس سفر دور و دراز کے لئے اور ٹہرنے پڑا ہوگا جو کہ مع اہل و عیال
چلنا اور سالہاے درازکا خان ومان بابل مین چہوڑنا تہا اسکے سوا پیشتر
صرف ایک غول یہودیونکا بابل سے چلا تہا کہ جسمین زروبابل سردار سمجہا جاتا
تہا اور اُسی نے یروسلم کی پہر بنیاد ڈالی تہی سوال وجواب رومن ترجمہ
پادری یونس سنگہ وپادری والش صاحب (چہاپہ الہ آباد مشن پریس
۱۸۶۵ع صفحہ ۸۴ سوال ۳۵۲ و ۳۵۵) چنانچہ بیالیس ہزار خاندان یہودا
اور لیوی کے فرقے کے یشوع سردار کاہن اور زروبابل کے ساتہہ
روانہ ہوئی (مقدس کتاب کا احوال ۲۵ باب صفحہ ۱۲) اور بعد اُسکے
پہر اور بہتیرے یہودی بابل سے چلے آئے اور اکثر وہین رہگئے یعنے بابل ہی
مین کہ جنہون نے حضرت حزقیل نبی کو بابل مین شہید کر ڈالا تہا (سوال و
جواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگہ وپادری والش صاحب چہاپہ
الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ع صفحہ ۵۶ سوال ۲۱۰) اور اس سے وہ قول جو
لوقا ۱۳ باب ۳۳ مین لکہا ہے کہ نہین ہوسکتا کہ نبی یروسلم کے باہر ہلاک ہوجے
بر ملا غلط ہوگیا
عربونمین مشہور ہے کہ حضرت حزقیل نبی شہید ہوکر سام بن نوح کی قبر مین
مدفون ہوئے (از سوال وجواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگہ وپادری

والش صاحب صفحہ ۵۶ سوال ۲۱۱) اور نہ صرف حزقیل نبی بلکہ حضرت
دانیل نبی نے بہی کسدیہ یعنے بابل مین وفات پائی تہی (سوال وجواب
ایضاً صفحہ ۵۷ سوال ۲۱۵ وصفحہ ۵۹ سوال ۲۲۵) اور حضرت برمیاہ نبی
مصر مین مقتول ومدفون ہوے اور بعد عرصہ درازکے سکندر ذوالقرنین[۵]
نے اُنکی ہڈیون کو جو گمنامی کی حالت مین مدفون تہین نکلوا کر سکندریہ
مین دفن کیا (سوال وجواب ایضاً صفحہ ۵۴ سوال ۲۰۳) لغت کتاب
مقدس صفحہ ۵۶۰ مین ہے کہ یونس کے شہر جات حضر مین لوگ ابتک اُسکی
قبر دکہلاتے لیکن اور بیان ہے کہ موصل کے نزدیک وہ گاڑا گیا انتہیٰ
واضح ہو کہ یہ سب انبیاء کلان محاورۂ اہلکتاب مین کہلاتے ہین (سوال
وجواب ایضاً صفحہ ۶۱ سوال ۲۳۲) اور حضرت عزیر یعنے عزرا کاہن کنار
دجلہ پر مدفون ہین چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ پادری
یونس سنگہ و پادری والش صاحب صفحہ ۲۸ سوال ۷۱ اسکے جواب مین
لکہا ہے کہ یہودی بعد موسیٰ کے عزرا ہی کو قابل تعظیم سمجہتے تہے دجلہ
ندی پر ایک قبر ہے جسکو لوگ عزرا کی قبر قرار دیتے ہین انتہیٰ
ایک اور بات جو اس مقام مین تعجب کی معلوم ہوتی وہ یہ ہے کہ مقدس
کتاب کا احوال یعنی اشکیچ ہسٹری ۵۲ باب مین لکہا ہے کہ ارتحششتا
نے اپنی ساقی اور وزیر نحمیاہ کی (جنہون نے بابل سے آکر یروشلم
مین ہیکل کو پہر آراستہ کیا اور دستورات عبادت یہودیون مین پہر بحال کئے
منت سنکے اُسی یروشلم کو روانہ کیا انتہی یعنے اگرچہ زروبابل وغیرہ نے

[۵] ذوالقرنین کا بیان نمبر ۱۲ رکن اول کے کسی حاشیہ مین دیکہنا چاہئے

یروشلم مین آکر ہیکل کی تعمیر کرلی تہی مگر حضرت نحمیاہ نے جو کہ اُسوقت تک
بابل ہی مین تہے بادشاہ بابل سے رخصت لیکر یروشلم مین آکر اُسکی شہر
پناہ بنوالی پس مقدس کتاب کا احوال ۵۲ باب مین حضرت نحمیاہ کو
بادشاہ بابل کا ساقی و وزیر لکہا ہے اور بائبل سے تو حضرت نحمیاہ کا اُس
بت پرست بادشاہ کو صرف شراب ہی پلانے مین نوکری کرنا ثابت ہے (نحمیاہ ۲
باب ۱) اور کتاب نحمیاہ الہامی نوشتون مین شامل ہے اور حضرت نحمیاہ
نبی ہونیکا اہلکتاب کو اقرار ہے دیکہو کتاب سوال وجواب رومن
ترجمہ پادری یونس سنگہ وغیرہ صفحہ ۲۹ سوال ۱۲۰ پس جب نبی نے
بت پرستون کو شراب پلانےمین نوکری کی تو اُس نبی کے پیرو شراب
خواری مین کسقدر ترقی کیئے ہوئے ہونگے

پس اس کتاب رومن سوال وجواب صفحہ ۲۹ سوال ۱۱۸ کے سنہ مندرجہ
تنہا یہ صرف تاریخ نفوذ فرمان آزادی یہود سے علاقہ رکہتے ہین اور مصنف
مفتاح الکتاب کے صفحہ ۷ کا قول زمانہ ترتیب توریت سے جو بزعم
علماء عیسائی عزرا کے ہاتہ سے ہوئی علاقہ رکہتا ہے چنانچہ اسی کتاب
سوال وجواب رومن صفحہ ۳۷ مین ہے کہ سوال ایکسو چہیالیس ۱۴۶ زبور و
کسنی نے مجتمع کرکے مرتب کیا جواب اغلب ہے کہ عزرا سے یہ کام انجام
پایا مسیح سے چارسو پچاس ۴۵۰ برس پیشتر انتہی پس جب اغلب ہے کہ عزرا نے زبور و
کو مرتب کیا تو یہ بہی اغلب ہے کہ توریت کو بہی زبور و نکے ساتہہ ہی مرتب
کیا ہوگا اور اُس سے پیشتر کسیطرح توریت کا مرتب ہونا ثابت نہین ہے

چونکہ یہہ اسیری سنہ چہہ سو پچاس برس پیشتر سنہ عیسوی سے واقع ہوئی تہی
اس حساب سے ڈیڑہ سو برس بعد توریت جمع کی گئی اب کون یقین
کر سکتا ہے کہ اتنی مدت تک توریت ضایع ہوکر بہی صحیح و سالم بنی رہی
اسیوقت سے اور غالباً بلکہ یقیناً اس سے پیشتر صندوق عہد نامہ کہ جسمین
شریعت کی دونون لوحین تہین اور توریت اُسکے پہلومین رہتی تہی
(استثنا ۳۱ باب ۲۵ و ۲۶) اور من کا مرتبان طلائی اور حضرت ہارون
کا عصا کہ جسمین شاخین پہوٹتی تہین غایب ہے اور اسکا کچہ پتا دنیا مین
نہین ہے اور اسیوقت سے یہودیون متفرق فرقے ہوگئے یعنے یہودی
اور سامری اور انہین سے لیستی اور لیبرٹنی اور جلوتی اور فقیہ اور
فریسی اور صادوقی وغیرہ کہ انمین سے ہر ایک اپنے عقاید مین
دوسرے سے تفاوت یا مخالفت رکہتا تہا اس کتاب مین ان سب عقاید
کی تشریح مجمل ہے مفتاح الکتاب روم چہاپہ مرزا پور سنہ ۱۸۵۶ع صفحہ ۲۲۶
سے ۲۲۸ اور کتاب نوید جاوید لوح ثانی کلیسیا سے سکرمنٹ سے مین
دیکہنا چاہیے اسجگہہ صرف سامریونکا حال کہ جو حضرت موسیٰ کی پانچون
کتابون یعنے پیدایش سے استثنا تک کے سوا اور کسی کتاب کو مجموعہ
عہد عتیق مین سے نہین مانتے ہین ذکر کرنا چاہیے کہ اسیوقت سے سامریون
نے یہودیون سے علحدہ اپنے لیے جرزین پہاڑ پر ایک ہیکل بنائی اور
اور جرزین کا لفظ بجاے عیبال کے اپنی توریت مین داخل کیا اور
اور یہودی اور سامری دونون اس لفظ کی تبدیل پر ایک دوسرے کو

تحریف کا الزام دینے لگے اور اسی کی اصل حقیقت کو اُس سامری عورت نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا تھا مگر حضرت عیسیٰ نے دونوں میں نہ کسی کو سچا بتایا نہ جھوٹا (یوحنا ۴ باب ۱۹ — ۲۱) اگرچہ ممکن تھا کہ جسطرح حضرت عیسیٰ آپ ہیکل یروسلم میں آداب عبادات اور رسوم اعیاد وغیرہ ادا کرتے تھے (متی ۲۱ باب ۱۲ اور ۲۶ باب ۱۸ لوقا ۲ باب ۲۲) سامریوں کو بھی اس صحیح دستور سے آگاہ کر دیتے اگرچہ سکندریہ کے یہودیوں اور سامریوں میں جب اسی بابت جھگڑا ہوا تو مصر کے بادشاہ نے بھی سامریوں ہی کے دعوے کی تردید کی تھی اور یروسلم کے معبد کو جرزین کے معبد پر ترجیح دی تھی سنہ ایکسو پچاس اور سنہ ایکسو چھیالیس قبل سنہ مسیحی کے درمیان یہہ واقع ہوا تھا یوسفیس مورخ کے بیان کے مطابق اسوقت مصر میں یہودیوں اور سمرونیوں کے درمیان بڑا مباحثہ ہو رہا تھا اور بحث یہہ تھی کہ یہودیوں نے کہا کہ خدا کی پرستش کوہ موریہ پر اور سمرونیوں نے کہ اُسکی پرستش کوہ گرازیم پر کرنی چاہیئے یہہ مباحثہ بادشاہ کے حضور میں پیش ہوا اور چونکہ سمرونی مغلوب ہوئے لہذا سمرونی بحث کرنیوالے مارے گئے (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۷۶)

مگر حضرت عیسیٰ نے بالکل اسکا فیصلہ نہیں کیا پس کیا غضب کا یہہ ایک لفظ تھا جیسے صفدر علی صاحب اپنی کتاب نیاز نامہ مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۶۹ میں جزئی اور خفیف بات بتاتے ہیں حالانکہ اسکے باعث ایک قوم کی قوم لاکھوں آدمی گمراہ اور خدا کے نافرمانبردار پشت ہا پشت تک رہے پس اگر

یہہ چہوٹی بات ہے تو صفدر علی اپنا اسلام سے برگشتہ ہوکر عیسائی ہوجاتا
اور یہی صرف کہیل ہی سمجہے ہونگے
اسکی تہوڑی سی تشریح یہہ ہے کہ مسیح سے سات سو اکیس ۷۲۱ برس پیشتر شلمنسر
شاہ اسور نے سامریہ کو لیلیا اور دس فرقون بنی اسرائیل کو (جو کہ
رحبعام بن سلیمان کے عہد مین جدا ہوگئے تہے) اپنے ملک مین اسیر کرکے لیگیا
(سوال و جواب ردو مین ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری فی الش
صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ء صفحہ ۲۴ سوال ۱۰۳)
دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۳۸ مین ہے کہ شلمنسر نے سمرون پر قبضہ کیا
اور اسرائیلیون کو اسیر کرکے اسور مین لیگیا اور انہین خلج اور خبار
مین اور مادی کی بستیون مین بسایا انتہی پہر شاہ اسور نے اپنے ملک سے
وہان (سامریا مین) آدمی بہیجے (کہ وہ سامریہ مین آکر آباد ہوسکے)
اور انکے ان اسرائیلونکے ساتہہ جو وہان رہگئے تہے ملجانے سے ایک مخلوط
آمیز قوم بن گئے جبکہ یروسلم کی ہیکل کی تعمیر مین یہودیون نے سامریون
سے مدد لینے کا انکار کیا تو انہون نے (یعنے سامریون نے) ایک لیوی
کو اپنا کاہن بنالیا اور اپنے لئے جرزین کے پہاڑ پر ایک ہیکل تعمیر
کی انہون نے سچے خدا کی عبادت کے ساتہہ بت پرستی کو شامل کیا
سامری آجکے دن تک علحدہ ہین (۲ سلاطین ۱۷ باب ۲۴-۴۱ سوال
و جواب ایضاً صفحہ ۲۵ سوال ۱۰۴) دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۱۴ مین ہے
گمان غالب ہے کہ نحمیاہ کا دوسری بار یروسلم مین نائب ہونا اور انکو

کے عہد سلطنت مین مسیح سے چار سو آٹھ برس پیشتر واقع ہوا بادشاہ مذکور
سے سنبلت نے اجازت پائی کہ کوہ جرزیم پر سمرونیون کے لیے ہیکل تعمیر
کرے اور منسی جن یہودہ جسے نحمیاہ نے دور کیا تہا اس ہیکل کا سردار
کاہن ہوا انتہی

تب سے سامریون نے اپنی توریت مین عیبال کیجگہہ جرزین کا لفظ بنایا
مصرع مین دو دن کعبہ کا رصد برہمن سیکنم ہوا اور وہ مقام جسمین یہ
تبدیل ہوئی اسطرح ہے کہ خدا نے حضرت موسیٰ سے فرمایا جب تم
یردن کے پار جاؤ تو تم اُن پتہرون کو جنکی بابت مین تمہین آجکے دن
حکم کرتا ہون عیبال کے پہاڑ پر نصب کیجیو اور اونپر چونا پہیریو (استثنا
۲۷ باب ۴) چنانچہ حضرت یشوعؑ نے ایسا ہی کیا (یشوع ۸ باب ۳۰)
مگر سامریون نے جب جرزین پہاڑ پر اپنی جُدی ہیکل بنائی تب اسی
عیبال کیجگہہ اپنی توریت مین جرزین کا لفظ لکہا اور دعویٰ کیا کہ خدا
نے اس پہاڑ یعنے جرزین پر اُن پتہرون کو نصب کرنیکا حکم دیا تہا
بلکہ ہنری کی تفسیر سے جو یوحنا ۴ باب ۲۰ پر لکہی گئی ثابت ہے کہ سامریون
نے دعویٰ کیا کہ اسی جگہہ پر یعنے جرزین پہاڑ پر خدا کی عبادت کرنا درست
ہے نہ یہہ کہ یروسلم مین انتہی پس کیا ہی بڑی مخالفت اُنہون نے خدا
اور خدا کے گہر اور خدا کے کلام سے کی کہ عقیدہ مین تبدیل توریت
مین تبدیل عبادتخانہ مین تبدیل کرنیسے نہ ڈرے (لغت کتاب مقدس
مطبوعہ مرزاپور ۱۸۷۵ع صفحہ ۱۶۵ کالم ۲)

رکن دوم

مفتاح الکتاب صفحہ ۲۱ مین لکہا ہے کہ سکندر بادشاہ یونانی لشکر فوجکا سپہ سالار ہوکر
ملک فارس پر چڑہگیا اور مسیح سے تین سو تیتیس برس پیشتر دارا بادشاہ
کی فوجکو کلکیہ مین شکست دی بعد اسکے تمام سوریا اور فونیکیہ کو قبضہ مین لایا
اور اس سبب سے کہ یہودیون نے اسکے دشمنون کو رسد پہونچا کر اسکی
مددگاری سے انکار کیا تہا انپر بہی حملہ آور ہوا جب یدو نامی سردار کاہن
نے اسکے آنیکی خبر پائی تب اسنے لوگون سے کہا کہ میرے ساتہ ہوکر
قربانی گزرانو اور دعا مانگو تاکہ خدا اس آنیوالی آفت کو ہمسے دور کرے
چنانچہ لوگون نے خدا کے سامہنے عاجزی کی اور یدو کو خواب مین حکم
ملا کہ وہ اور سب کاہن اپنے اپنے کاہنی لباس پہنکر سکندر سے جاکر
ملاقات کرین تب وے بڑی بہیڑ کے ساتہ جو سفید پوشاک پہنے تہے
ایک ٹیلہ صفا نامی پر جہان سے ہیکل اور تمام شہر نظر آتا تہا پہونچکر ٹہرے
جب بادشاہ اُنکے نزدیک آیا تو اُنکی عجیب شکل دیکہنے سے اُنکا رعب اُسپر
اسقدر غالب ہوا کہ صف آرائی کا خیال چہوڑ آگے بڑہکر یدو نامی سردار
کاہن کو سجدہ کیا سب یونانی اُسکی اس عجیب حرکت سے متعجب ہوئے
کہتے ہین کہ سکندر نے یروسلم کی ہیکل مین داخل ہوکر قربانی گزرانی
سردار کاہن نے اسکو دانیال کی کتاب جسمین لکہا تہا کہ ایک یونانی
بادشاہ ملک فارس کو لیگا دکہلائی اُسکے پڑہنے سے سکندر نے غنیمپائی
کی زیادہ امید رکہکر دارا پر چڑہائی کی اور یدو کی سفارش سے اُسنے

یہودیونکو اجازت دی کہ اپنے دین و طریق پر بے روک ٹوک قایم
رہین اور ہر ساتوین سال جسمین شریعت کے بموجب بونے لونے کی
ممانعت تہی خراج دینے سے معذور رہین سکندر نے دارا کی بڑی فوج
پر فتح پائی اور دانیال کی پیش گوئیان فارسیونکے شکست ہونیسے
پوری ہوئین دانیال ۲ باب ۹ ۱۳ اور ۸ باب ۲ و ۵ و ۷ و ۲۰ و ۲۱
اور ۱۰ باب ۲۰ اور ۱۱ باب ۲ سے ۴

واضح ہو کہ ہیکل مین قربانی گذراننا سکندر کی خداپرستی کا نشان نہین ہے
یونانی تواریخون سے اسکی اور اسکے سب رفیقونکی بت پرستی ظاہر
ہے (اعجاز قرآن صفحہ ۷۵ و ۸۵ و دین حقکی تحقیق صفحہ ۹۴) چنانچہ جب سکندر اُدہر
امونیا کیطرف متوجہ ہوا یہ سیر حاصل قطع مصر کے گوشۂ شمال و مغرب
مین ریگستان کے اندر واقع تہا وہان مصریونکے دیوتا جوپیٹر امین کا مندر
تہا اور زمانہ قدیم مین وہ جگہہ فال لینے کے واسطے بہت مشہور تہے اسکو
اس بادشاہ نے دیکہا تو وہان سے آواز آئی کہ سکندر فیلپس (یعنے
فیلقوس) کا بیٹا نہین ہے بلکہ امن دیوتا کا بیٹا ہے سکندر نے خود اس
امر کی شہرت دینے مین کوشش کی کیونکہ وہ سبب اسکے فخر کا تہا انتہی
(حصہ دوم تاریخ یونان صفحہ ۳۹) یعنے اپنے فرمانون اور اپنی مہرون پر بہی
الفاظ رکہے کہ سکندر بیٹا جوپیٹر دیوتا کا (دین حقکی تحقیق مطبوعہ الہ آباد
آرفن پریس صفحہ ۱۸۶۶ع) جب یونانیون نے سکندر کو تمام لشکر کا سردار بنایا
تو اُسنے خدا یعنے جوپیٹر یونانیونکی اولادکی جیسی تہی قربانی چڑہائی (ایضاً)

شہر افسس مین جہان ارتمس دیبی کا عالیشان اور نامور مندر تہا جسکا نام اردو تواریخ کلیسا صفحہ ١٥ مین ہیراسٹریٹس لکہاہے کسی کمبخت شخص نے اُس مندر (یعنے ارتمس کے مندر کو) دیکہکر خیال کیا کہ اس مندر کے بنانیوالے کا ابدالاباد تک نام رہیگا مین کیا کرون جو میرا بہی دنیا مین نام رہے یہہ سوچکر جس رات کہ سکندر بادشاہ پیدا ہوا. اُس مندر کو پہونک دیا یہہ سمجہکر کہ جسطرح اسکے بنانے والے کا نام رہیگا اسکے برباد کرنے والے کا بہی نام رہیگا چنانچہ مندر کے اسطرح جلنے سے بعضونکے دلمین یہہ گمان پیدا ہوا کہ دیبی اپنے گہر کی حفاظت نکرسکی پس حاکمون نے یہہ عذر نکالا کہ دیبی اولمپیس نامی یونانی میلہ کی ملاحظہ مین اسقدر مصروف رہی کہ اور کسی بات کا خیال کرنے کی فرصت نہ پائی چند مدت بعد سکندر نے دوسرا مندر بنوانے کی اس شرط کے ساتہہ گزارش کی کہ میرا نام اُسکے دروازہ پر کندہ کیاجائے لیکن افسیون نے نمانا اور آپ ہی دوسرا مندر لوبنیاد الی تعمیر کی وضع مطابق بنایا (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ٦٦) قلیطوس جسنے گرانیکش کی لڑائی مین سکندر کی جان بچائی تہی دوستی کے اعتبار سے بیباکانہ فیلقوس کا ثناخوان ہوا اور اسکو سکندر پر برتری دی اس بات سے سکندر کو اتنا غصہ آیا کہ ایک برچہی اُس بیچارہ کے ایسی ماری کہ جگر کے پار ہوگئی

سکندر نے تکبر اور عیاشی مین فارس کے بادشاہونکی تقلید کرتا اور

۱۵ افسس مین ارتمس دیبی کا مندر تہا جسے ایک شخص ہیراسٹریٹس نے سکندر کی ولادت کی رات پہونکدیا اور پہر دوسو بیس برس کے عرصہ مین تعمیر ہوا پہر [illegible] لوٹا اور قوم گوتہ

انہین کیطرح رعیت سے سجدہ کراتا اور شراب مین مخمور رہتا تہا (حصہ
دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۶) سکندر نے اپنے مصاحب متوطن اثینی کی
صلاح سے بڑے ردنق دار شہر پرسیپولس یعنے پایۂ تخت جمشید کو ویران
اور مسمار کر دیا (حصہ دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۵) آخرکو مینوشی اور
عیاشی کی کثرت کے سبب شہر بابل مین سکندر نے وفات پائی دیکہو حصہ
دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۸ پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۲ مین لکہا ہے کہ
سکندر نے یہودیونکی بڑی خاطرداری کی اور جب مصر کو قبضہ مین لا کر
شہر اسکندریہ کو تعمیر کروایا (چونکہ یہ شہر سکندر ذوالقرنین عربی حمیری نے
آباد کیا تہا اس سکندر نے اسکو سرنو رونق بخشی ہوگی) تب بہت یہودیونکو
وہان بسا کر مقدونیونکی برابر حقدار ٹہرایا آخر وہ بزرگ فتح نصیب بتیس ۳۲
برس کے سن تک پہونچکر مسیح سے تین سو تیئیس ۳۲۳ برس پیشتر مر گیا اور اسکا
سارا خاندان بہی قتل ہوا پہر اسکے چار سپہ سالارون نے اسکے سارے
وسیع ملکونکو آپس مین بانٹ لیا (انہین دنونمین وہ جماعت جسے سینڈرہم
کہتے ہین یہودیونمین مقرر ہوئی اسمین سردار کاہن اور بڑے بڑے اور سب بہتر
آدمی شریک ہوکر دینکے بڑے مقدمونکا فیصلہ کرتے تہے (دیکہو تواریخ
کلیسیا صفحہ ستاسی ۸۷ جلد ا ور دیکہو تفسیر اسکاٹ صفحہ ۹ ہم بعضونکا قول ہے
کہ اسی مجلس کے حکم سے سپٹواجنٹ ترجمہ توریت کا ہوا تہا کیونکہ سپٹواجنٹ
کے معنے بہی یہی ہین جو تعداد اس مجلس کے لوگونکی تہی یعنے بہتر (مفتاح الکتاب
صفحہ ۲۶) پہر بطلیمی لاگس کے حصہ مین پڑا اسنے یہودیہ پر حملہ آور ہوکر

دوسرے لوگون سے ایک لاکہہ ادمی اسیر کرکے لیجا کر شہر اسکندریہ مین بسایا
سے تین سو برس پیشتر تک مصر مین بسایا اور چونکہ مصر نے اُن لوگون کے ساتھ
بہت نیک سلوک کیا بس بہت اور یہودی بہی اپنے وطن کو جسمین
لڑائیونکے سبب نہایت خراب حالی تہی چہوڑ کر خوشی سے مصر مین جا بسے
شمعون یہودیونکا سردار کاہن جسکا لقب صادق تہا مسیح سے دو سو بانوے ۲۹۲
برس پیشتر گیا جانا چاہیے کہ وہ نیکوکار و عاقل کاہن اُن ایکسو بیس ۱۲۰
آدمیون مین جنکو عزرا (یعنے حضرت عزیر) نے یہودی کلیسیا کے آراستہ کرنیکے
واسطے مقرر کیا شامل تہا اور اُن سبہونکے پیچھے رحلت پائی کہتے ہین کہ
شمعون صادق نے پرانے عہدنامے کی کتابونکو آخری اصلاح دیکر
اور انمین تواریخ اور عزرا اور نحمیاہ اور استر اور ملاکی کو شامل کرکے
کتابونکا شمار پورا کیا

جب مصر کے اکثر یہودی عبرانی زبانکو بہول گئے تہے تب اُنہون نے
پاک کتاب کو پڑہنے کیواسطے یونانی زبانمین ترجمہ کیا اور مسیح سے دو سو
چوراسی ۲۸۴ برس پیشتر موسیٰ کی توریت کی بلکہ ایک مدت بعد باقی سب
پاک کتابونکی ایک نقل بطلیمی فیلدلفس بادشاہ کے کتب خانہ مین
رکہی گئی پاک کتاب کا یہہ یونانی ترجمہ جو سپٹواجنٹ کے نام سے مشہور
ہے سب غیر ملکونکے یہودی جماعتونمین پڑہا جاتا تہا واضح ہو کہ جبسے ملکونپر
سکندر فتحیاب ہوا وہان یونانی زبان نے جو عمدہ اور وسیع اور صحیح ہے
بہت رواج پایا تہا انتہی (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۲) پہر مفتاح الکتاب

صفحہ ۱۳۳ - ۱۳۵ امین لکہاہے کہ یہودیون نے ایکسو برس سے زیادہ تک سکندر کے جانشینون خصوصاً انٹیوکس چہارم (رومن تواریخ کلیسیا حصہ اول صفحہ ۸۸) کی ہمیشہ کی لڑائیون سے بہت اذیت اُٹہائی وہ آپکے تئین اپیفنس یعنے ممتاز مگر اور لوگ اُسکو اپیمنس یعنے دیوانہ کہتے تہے اُسنے اونیس نامی یہودیونکے دیندار سردار کاہن کو موقوف کیا اور کہانت کا عہدہ اُسکے بہائی یسون کے ہاتہہ تیرہ لاکہہ پچاس ہزار پر بیچا پہر تہوڑی مدت بعد اُس سے بہی لیکر اُسکے بہائی منلاوس کے ہاتہہ چوبیس لاکہہ پچہتر ہزار روپیہ پر فروخت کیا جب انٹیوکس کے مرنیکی جہوٹہی افواہ ہوئی تب یسون کہانت پہر پانیکے ارادہ سے ایکہزار سپاہی ساتہہ لیکر یروسلم مین داخل ہوا اور جن لوگون کو اپنا مخالف سمجہا اُنکو انواع اذیت سے مار ڈالا جب انٹیوکس کو معلوم ہوا کہ یہودی میرے مرنیکی افواہ سُنکر خوش ہوے تب اس خیال سے کہ اُس ساری قوم نے مجہسے بغاوت کی ہے اُسنے مسیح سے ایکسو سترہ برس پیشتر یروسلم پر چڑہائی کر کے چالیس ہزار آدمیون کو جان سے مارا اور اُتنے ہی لوگون کو غلامی مین بیچا اور ہیکل کا عمدہ قیمتی اسباب چار کروڑ اونسٹہہ لاکہہ ساٹہہ ہزار روپئے کی مالیت کا لوٹ لیا بلکہ اسرائیل کے خدا کی حقارت کر کے قدس الاقداس مین داخل ہوا اور قربانگاہ پر ایک سور چڑہایا بعد اُسکے وہ فلپ نامی ایک بیرحم بیرحمی کو یہودیہ کا اور اندرونیکوس نامی ایک کمبخت آدمی کو سامریہ کا حاکم اور مین لائیں

بیدینکو سردار کاہن مقرر کرکے لوٹ کی بڑی دولت لیکر انطاکیہ کو پلٹ گیا (طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۴ مین ہے کہ انتیاکس چہارم نے سردار کاہن کا عہدہ روپیہ کے واسطے بیچکر اہل یہود کو یہانتک ناراض کیا کہ اُنہون نے بغاوت کرکے اُسکے سپہ سالار کو ہیکل کے خزانہ مین مار ڈالا) جب اُسنے چوتھی مرتبہ مصر پر حملہ کیا تب رومیون کی طرف سے کئی ایلچیون نے اُس پاس آکر کہا کہ اگر تو یہان سے پھر نہ جائیگا تو ہمارا لشکر فتحیاب تجہہ سے بدلا لیگا وہ رومیونکی مداخلت سے بہت ناخوش اور ملول ہوکر اپنے لشکر سمیت یہودیہ کی راہ سے اپنے ملک کو پھر گیا مگر اپلونیس نامی اپنے سپہ سالار کو یہہ حکم دیا تہا کہ بیس ہزار سپاہی ساتہہ لیکر یروسلم کو غارت کرے اور سارے مردونکو قتل کرکے سب عورتون اور لڑکون کو لونڈی اور غلام بناوے چنانچہ وہ اس حکم کو نہایت سختی کے ساتہہ سبت کے روز جبوقت سب لوگ عبادت کے لئے ہیکل مین اکٹھے ہوے تہے عمل مین لایا یہانتک کہ اُن لوگونکے سوا جو پہاڑونپر بھاگ گئے یا غارونمین جا چھپے کوئی نہ بچا اُن بیدین سپاہیون نے تمام شہر کا مال و دولت لوٹ کر کئی مقام مین آگ لگادی اور شہرپناہ کی دیوار اور عالیشان مکانات کو ڈہاکر اُنکے مصالح اور سامان سے کوہ اکرہ پر ایک قلعہ ایسا مضبوط اور بلند جس سے ہیکل کو بخوبی دیکہہ سکین بنایا اور وہانکے سپاہی اسپر مستعد تہے کہ جو لوگ ہیکل مین عبادت کے واسطے آنے کی جراءت کرین

انکو جان سے مارین

جب انٹیوکس انطاکیہ مین پہنچا تب اپنے تحت حکومت کے سب لوگونکو یونانیونکے مذہب پر چلنے کا حکم دیا اور اپینیوس کو مقرر کیا تاکہ یہودیون کو بت پرستی کے رسومات سکہاوے اور اُنہین جو لوگ اس سے انکار کرین اُنکو بڑی بڑی اذیت سے مارے جب وہ یروسلم مین پہنچا تب اُسنے چند بیدین یہودیون سے مدد پاکر روز روز کی قربانی کو موقوف کیا اور یہودیون کو جماعت یا خاندان کے ساتھ دینی رسومات بجالانے سے باز رکہا اور خدا کی ہیکل کو اسقدر ناپاک کیا کہ لایق عبادت کے نرہی پاک کتابون کو تلاش کرکے (یعنے توریت کی تو ایک جلد صرف ہیکل مین رہتی تہی اُسکے تلاش کرنے کی حاجت کیا تہی مگر اور کتب عہد عتیق جیسے زبور و امثال وغیرہ کو) جسقدر پایا جلا دیا اور یہوواہ (یعنے خدا) کی ہیکل کو جوپیٹر اولمپیوس کی پرستش کے واسطے مخصوص کرکے اُس دیوتے کی سنگین مورت کو سوختنی قربانی کی مذبح پر کہڑا کیا اور جنہون نے بادشاہ کے اشتہار کو نہ مانا اُنمین جتنے گرفتار ہوے قتل کئے گئے۔

اسمونی خاندان کا ایک بڈہا کاہن مستتاتہیس نامی اپنے پانچ بیٹون یوحنا شمعون یہوداہ ایلعاذر یونتان سمیت اُس ظلم و تکلیف کے باعث سے یروسلم کو چہوڑ اپنے وطن شہر مودن کو جو فرقہ دان کے حصے مین تہا گیا انٹیوکس کے ایک عہدے دار اپلیس نامی نے

اسکا سمجھایا گیا تاکہ بادشاہ کے حکم کی تعمیل اُن سے بجبر کرا وے جب
وہانکے لوگ اکٹھے کئے گئے تب اپل لیس نے متتاتہیس کو بڑی عزت
کا وعدہ دیکر اُسکو بُت پرستی پر راضی ہونے کی کوشش کی مگر اُس
پیر کاہن نے اُس وعدہ کو رد کیا بلکہ ہر برگشتہ یہودی کو جو بُت پرستو
کی قربانگاہ کیطرف چلنے لگا قتل کیا پہر اُسنے اپنے بیٹونکے ساتہہ بادشاہ
کے اُس کارندے پر حملہ کرکے اُسے اور اُسکے سب ہمراہیونکو جان سے
مارا اور بتون اور قربانگاہونکو توڑکر پہاڑونکی طرف چلا گیا (یہودیو
مین جہاد کا جائز ہونا ان باتون سے ثابت ہے) جب بہت یہودی
جو اپنے مذہب پر قایم تہے اُسکے ساتہہ ہوے تب یہودیہ مین سے
جاکر سب شہر و بتن بتونکی قربانگاہون کو ڈہا دیا اور بتونکے پنڈونکو
اور برگشتہ یہودیونکو قتل کیا اور مسیح سے ایکسو اڑسٹہ برس پیشتر
سچے خدا کی عبادت (ملک مین سواے یروسلم کے) پہر جاری کی
اسکے دوسرے سال متتاتہیس مر گیا اور اُسکا بیٹا یہوداہ جسکا
لقب مکابیوس تہا (یعنے اُسکی جوانمردی اور بہادری کے سبب اُسے
مکابیوس کہتے تہے جیسکے بیتے مارتول انزردمن تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۸
حصہ ۱) یہ اُسکا جانشین ٹہرکر لشکر کا سپہ سالار مقرر ہوا اور بہت
لوگ جو خدا کی شریعت پر سرگرم تہے اُسکے لشکر مین شامل ہوے
وہ انیتوکس کے کئی بہاری لشکرونکو جنمین بڑے دلیر سپہ سالار تہے
شکست دیکر یروسلم کو قبضے مین لایا اور ہیکل کو پاک کرکے خدا کی

عبادت کو نئے سرسے جاری کیا (چنانچہ قریب چار برس کے بعد وہ ظلم
یروسلم سے دفع ہوا) اور مسیح سے ایکسو پینسٹھ سال [165] پیشتر شہر کو جو کہنڈر
ہو گیا تہا مرمت کروایا انیتوکس نے اپنے سپہ سالارون کے شکست
ہونیسے برہم ہو کر سارے یہودی قوم کو نیست و نابود کرنے اور
یروسلم کو اُن سبہونکا مقبرہ بنانے کی دہمکی دی لیکن جب یہہ فخر
کی باتین اُسکی زبان سے نکلتی تہین اُسیوقت قہر الہی اُسپر نازل ہوا
وہ ایک بڑی بیماری مین پہنسا یعنے اُسکے انتڑیون مین ناسور پڑ گئے
جسمین کیڑے پیدا ہوئے اور مسیح سے ایکسو چونسٹھہ [164] برس پیشتر مر گیا
مسیح سے ایکسو اکسٹھہ [161] برس پیشتر یہوداہ مکابیوس لڑائی مین کہیت آیا
اور اُسکا بہائی یونتان اُسکا جانشین ہوا اور اُسنے اپنے بہائی
شمعونکے ساتہہ اپنی قوم کا انتظام بڑی دلیری اور دانائی سے کیا
(اسی یہوداہ مکابیوس کی وہ دونون کتابین مکابیوس اول اور
مکابیوس دویم عبرانی زبانمین تہین اور یونانی اور سریانی مین اب
بہی انہین رومن کاتہولک عیسائی بیبل کے ساتہہ مجلد رکہتے ہین دیکہو
تفسیر ڈائیلی مطبوعہ ۱۸۵۷ع صفحہ ۹۶۷ و صفحہ ۱۰۱۷ جلد ۲)
دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۶۸ و ۳۶۹ مین پادری اگستس بیا ڈہیڈ نے
لکہا ہے کہ اُسی زمانہ مین رومی سلطنت بڑہتی گئی اسکی یہہ شہرت یہانتک
تک پہونچی کہ جو ضعیف قومین ہین سلطنت مذکور زور آور قومونکے خلاف
اُنکی مدد کرتی ہے یہوداہ نے یہہ جانکر ایسے لوگون کے ساتہہ عہد کرنا

بہتر ہوگا دو ایہودیونکے ہاتہہ سے رومی مجلس کے پاس سند بہیجی مجلس مین پہونچکر ایلچیون نے خبر دی کہ یہوداہ مکّبی نے مع اپنے رفیقون اور کل یہودی لوگونکے ہمین اسلئے بہیجا کہ آپ لوگونکے ساتہہ عہد و پیمان کرین اور ہماری آرزو یہہ ہے کہ آپ لوگ ہمارے دوست اور شریک ہون رومی مجلس نے اسکا جواب لکہکر بہیجا کہ رومیون اور یہودیونکو سمندر اور خشکی پر خیریت اور سلامتی ہوا ور اُنسے دشمن کی تلوار دور ہو قول و قرار یہہ ہے کہ اگر رومیون یا انکے رفیقون پر کوئی دشمن حملہ کرے تو یہودی لوگ دل سے اُنکی مدد کرینگے اور کسی صورت سے اُنکے دشمنونکو مدد نہ دینگے اور یہہ اگر یہودیونکے دشمن لڑنے کو آئین تو رومی لوگ اُنکی مدد کرینگے اور اُنکے دشمنون کے ساتہہ لڑینگے علاوہ اسکے مجلس نے دیمیتریوس کو (جو انطیوکس کا قایم مقام ہوا تہا) اطلاع بہیجی کہ اگر وہ یہودیون پر ظلم کرے تو مجلس فوج بہیجکر اُنکا بدلا لے

جب ایلچی عہد و پیمان لیکر یروسلم مین پہونچے تو یہوداہ مکّبی مرچکا تہا اور اُسکا انجام اسطرح ہوا کہ جب دیمیتریوس نے سنا کہ نکانور (سپہ سالار یہوداہ مکّبی کے مقابلہ مین) مارا گیا اور اُسکی فوج مغلوب ہوئی تو غصہ مین آکر اُسنے بخدیس اور الکمس کو بہیجا کہ یہودیون کو برباد کرین بخدیس بائیس ہزار جنگی مرد لیکر یروسلم کے سامہنے مقیم ہوا یہوداہ تین ہزار آدمیونکے ساتہہ اُسسے جا ملا (یعنے مقابل ہوا) لیکن خوف کے مارے یہودی بہاگے اسقدر کہ صرف آٹہہ سو باقی رہے جب یہوداہ نے اپنے

رفیقونکو بہاگتے دیکہا تب دل شکستہ ہوا اکثرون نے اُسے بہاگنے کی صلاح دی لیکن اُسنے کہا کہ کبہی ایسا نہوگا کہ مین اپنی پیٹہہ دشمنونکو دیکہاؤن چنانچہ لڑائی مین وہ مارا گیا اور اُسکی فوج بہاگ گئی وہ موذن مین اپنے باپ دادونمین دفن ہوا اور لوگون نے اُسپر بڑا ماتم اور افسوس کیا جاے غور و لحاظ ہے کہ شاید اُسنے خدا کی بہ نسبت رومیونپر زیادہ توکل کیا اور اسی سبب سے شکست پائی انتہی

مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۶ و ۱۳۷ مین ہے کہ چونکہ سردار کاہن اونیس نامی مصر مین چلا گیا تہا پس یونتان نے یروسلم مین سوا حکومت کے کہانت کا بہی عہدہ اختیار کیا اور مسیح سے ایکسو اکسٹہہ [۱۶۱] برس پیشتر رومیون کے ساتہہ عہد و پیمان باندہا جب یونتان تردفونکی دغابازی سے جو سُریا (یعنے شام) کے تخت پر دست درازی سے بیٹہا تہا شہر لطولیمس مین قتل ہوا تب مسیح سے ایکسو چوالیس [۱۴۴] برس پیشتر شمعون اُسکا جانشین مقرر ہوا اُسنے یروسلم کے انتظام کو درست کرکے یہودیونکو غیر قومونکی حکومت سے آزاد کیا جب وہ یہودیہ کے شہرونکے سفر سے جنکے انتظام و آسایش کی ترقی کیواسطے گیا تہا پہرا تب اپنے داماد بطلمی کے قلعہ دوچُس مین جو یریحو مین واقع تہا اوترا اُسوقت بطلمی نے دغابازی کرکے اُسکو اور اُسکے دو بیٹون یہوداہ اور متاتہیس کو ایکسو پینتیس [۱۳۵] برس مسیح سے پیشتر جان سے مارا

بعد اُسکے شمعون مرحوم کا بیٹا یوحنا ہیرکانُس حاکم اور سردار کاہن ہوا

اُسنے چند متصل کے صوبجات کو بہی اپنے قبضے مین کیا اور سامریونکی ہیکل کو جو دو سو برس آگے کوہ جرزین پر تعمیر ہوئی تہی مسیح سے ایکسو تیس برس پیشتر غارت کیا اور ادومیون کو زبردستی یہودی مذہب پر لایا اُسنے رومیون کے ساتھہ از سر نو موافقت کا عہد و پیمان باندہا آخر اپنے بیٹے ارسطوبولس کو حکومت اور کہانت مین جانشین ٹہرا کر مسیح سے ایکسو سات برس پیشتر مر گیا اس امیرزادے نے یہودیہ مین اگلے زمانہ کے موافق پہر بادشاہت برپا کی چنانچہ بابل کی اسیری کے بعد یہہ پہلا تہا جسنے بادشاہ کا لقب اختیار کیا (اور اپنے حضرت داؤد کی قبر مین روپیہ یا زیادہ تر یہوداہ کے بادشاہونکا مدفون خزانہ پایا تہا ۱۳۵ قبل سنہ مسیحی مین) پہر اُسکے مرنیکے بعد سکندر جنیوس نامی اُسکا بیٹا تخت نشین ہوا اُسنے مسیح سے ستانوے برس پیشتر فلسطیون سے بجبر یہودی مذہب کا اقرار کروایا اور ستائیس برس تک حکمرانی کرکے آخر شراب خواری کے باعث مسیح سے اناسی برس پیشتر مر گیا

جو راہ و رسم کہ یہودی لوگ رومیون سے رکہتے تہے اُس سے روم کے انقلابونکے باعث یہودیونکو بہت تکلیف اور نقصان ہوا حکومت اور کہانت کی بابت بشدت قضیہ ہوا اور جب اُس امر مین ارسطوبولس نے اپنے بڑے بہائی ہرکانس کے برخلاف رومیون سے مدد چاہی تب پمپیوس نے مسیح سے تریسٹھہ سال پیشتر ہرکانس کو تخت پر بٹہایا لیکن یہودیہ کو رومی بادشاہت کا ایک خراجی صوبہ ٹہرایا بلکہ اپنے عہدہ ا

سمیت قدس الاقداس مین داخل ہوشیپے اُسکی بیعزتی کی اور کراسس بھی جو سُریا کا نواب تہا مسیح سے چوّن ۵۴ برس پیشتر ہیکل سے دس ہزار قنطار روپیہ یعنے تین کروڑ پچہتر لاکہہ ۷۵ روپیے لوٹ لیگیا

پہر مسیح سے سینتالیس ۴۷ برس آگے اِنٹی پیٹر جو ادوم کا ایک حیلہ گر امیر تہا جیولیوس قیصر کی بدولت یہودیہ کا حاکم مقرر ہوا لیکن اُسکے تحت مین اور روسن تواریخ کلیسیا حصہ اصفحہ ۹۰) ہرکانس سردار کاہن بنا رہا مسیح سے چالیس برس آگے اِنٹی پیٹر مذکور مرگیا (ایضاً صفحہ ۹۰)

بعد اُسکے اِنٹی پیٹر کے بیٹے ہیرودیس بزرگ نے ایک رومی حاکم انتونی کی مدد سے اور بہت خونریزی کرکے مسیح سے چالیس برس پیشتر بادشاہت حاصل کی اگستس قیصر نے (جسکے معنی عجبت آمیز اور ماہ اگست اسکے نام کا ہے از طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۱ صفحہ ۸۵ و ۹۵) مسیح سے تیس ۳۰ برس پیشتر اُسکی بادشاہت کو بحال رکہا انتہی یہہ ہیرودیس بڑا سنگدل تہا اُسنے اپنی جورو اور اُسکے دادا اور ما اور بہائیون بلکہ اپنے بیٹون کو بہی قتل کیا تہا روسن تواریخ کلیسیا حصہ اول صفحہ ۹۰

روسن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۶ مین لکہا ہے کہ ہیرودیس بادشاہ کیوقت یہودیہ کہ یسوع (یعنے عیسیٰ) اُس مین پیدا ہوا ملک روم کا ایک صوبہ تہا چنانچہ رومیون نے یسوع کی پیدایش سے ترسیٹہہ ۶۳ برس پیشتر اُسے اپنے قبضہ مین کرلیا تہا اور ہیرودیس یسوع کی پیدایش سے چونتیس ۳۴ برس پیشتر یہودیہ مین تخت نشین ہوا اور اگرچہ اُسکا لقب بادشاہ

تہا پر روم کے شاہنشاہ اگستس کا مطیع رہا اہل تواریخ نے اُسکو ہیرودیس بزرگ لکہا ہے اسلیئے کہ وہ جنگ مین بہادر اور اپنے ملک کے بندوبست مین دانا اور ہوشیار تہا انتہی

پہر اُسی رد مین تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۹ مین لکہا ہے کہ یہہ ہیرودیس بڑا ظالم بادشاہ تہا مورخون نے اُسکی بدذاتی کا بیان بہت کچہہ لکہا ہے چنانچہ سارا ملک اُسکے ظلم سے بہرا تہا خاصکر جب قریب مرگ ہوا اُسنے ملک کے رئیسون اور عزت دارونکو یریحو شہر مین جہان وہ صاحب فراش تہا اکٹہا کر کے اپنی بہن سلومے اور اُسکے شوہر الکسنڈر سے کہا کہ مین اب مرنیکے قریب پہونچا اور جانتا ہون کہ یہودی میرے مرنیسے خوش ہونگے لہذا یہہ سب تمہارے قبضے مین ہین پس جسوقت میرا دم نکلے اُسیوقت ان سبہونکو قتل کر دا دیجیو اور اُنکے لیئے رنج و ماتم جو لوگ کرینگے خواہ مخواہ گویا میرا ہی ماتم ہو جائیگا بلکہ یہودی مورخ یوسیفس نامی یون بیان کرتا ہے کہ اُس بدذات نے رد کر اُنسے التماس کیا کہ اگر تم میری محبت رکہتے اور خدا سے ڈرتے ہو تو اس کام کے کرنے مین ہرگز غفلت نکیجو انتہی آخر مسیح کے عروج سے تیس برس پیشتر مرگیا (از رد من تفسیر اسکاٹ صفحہ ۱۱۲) اور اسکا یہہ حکم پورا نہین ہوا دیکہو طلوع آفتاب صداقت چہاپہ مرزا پور ۱۸۶۰ع صفحہ ۱۸۹ اسی ہیرودیس بزرگ نے بہت سی دولت خرچ کر کے ہیکل کی ایسی تیاری کی کہ پہر نئی کی نئی ہوگئی انتہی (از ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۲۵) اُسکا عمل ۳۵ برس تک رہا اور اُسنے

یہودیونکو خوش کرنے کے لیے ہیکل کی بڑی آراستگی کی از روسن تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۰ حصہ ۱

اس دوسری ہیکل کا مفصل بیان پادری اسکاٹ صاحب نے اپنی تفسیر مین صفحہ ۱۶۴ — ۱۶۵ مین یون لکھا ہے کہ بابل کی اسیری کے بعد زربابل نامی نے اُسے تعمیر کیا لیکن پہلی سی شان اور خوبصورتی مین نتھی کیونکہ لکھا ہے کہ جنہون نے پہلی ہیکل کو دیکھا تھا جب اسکو دیکھا تب رو دیئے (عزرا ۳ باب ۸ و ۱۲) یہہ دوسری ہیکل کہلائی اور لڑائیون مین جب یہودی مغلوب ہوے تب دشمنون نے کئی بار اسے ناپاک کیا اور آخر کو وہ بہت بیحرمت اور برباد ہو گئی مسیح کی پیدایش سے سولہ ۱۶ برس پیشتر ہیرودیس بادشاہ نے (جسنے مریمنی نامی یہودن سے شادی کی تھی (روسن تواریخ کلیسیا حصہ ۱ صفحہ ۹۰) اس ارادہ سے کہ یہودیون کو خوش کرے پہر اسکو تعمیر کیا مگر اسطرح پر کہ تہوڑا تہوڑا گرا کر رفتہ رفتہ تمام عمارت نئے سر سے بنائی یہانتک کہ وہ اگلے کی طرح بہت خوبصورت اور خوشنما ہو گئی تو بہی وہ دوسری ہیکل کہلائی نہ تیسری — اسکی تعمیر مین اٹھارہ ۱۸ ہزار آدمی نو برس تک لگے رہے یہانتک کہ وہ مسیح کی پیدایش سے آٹھ برس پیشتر عبادت کے لیے تیار ہو گئے تھے مگر تمام عمارت چھیالیس ۴۶ برس تک پوری ہوئی چنانچہ یوحنا ۲ باب ۲۰ مین یہہ لکھا ہے کہ یہودیون نے مسیح کے جواب مین کہا کہ چھیالیس ۴۶ برس سے یہہ ہیکل بن رہی ہے مسیح کی عمر اُس وقت مین تیس ۳۰ برس کی تھی اور سولہ ۱۶ برس اُس مین

ملاکر چہیالیس ۴۶ برس ہوے چونکہ موریہ پہاڑ کی چوٹی اُسکی وسعت کے لیے
کافی نہ تہی اسواسطے بڑا پشتہ سنگین پہاڑ کی چاروں طرف باندہا گیا یہہ
پشتہ بہت اونچا تہا خاصکر دکہن طرف کہ چہہ ۶ سو فٹ کی بلندی تہی احاطہ
کی باہر والی دیوار اسی پشتہ پر بنی تہی جسکی پچیس ۲۵ فٹ اونچائی اور
آدہی میل کا گہیرا تہا غلب ہے کہ شیطان اسی دیوار پر یسوع (یعنے
عیسیٰ) کو لیگیا اور چاہا کہ وہ آپکو گرا دے (متی ۴ باب ۶) اُسکے اندر
چاروں طرف دیوار کے پاس بہت خوشنما برآمدے بنائے گئے جو تین
طرف تہرے پیل پایوں اور چوتہی طرف چار چار پیل پایوں پر سہارا پاتے
تہے ان بڑے برآمدوں میں لوگ ٹہلتے اور یہاں صرّاف اور کبوتر وغیرہ
بیچنیوالے بیٹہے تہے اور اسی جگہہ ایک مکان بہی بنا تہا جسمین یہودی
معلم جو ربی کہلاتے جمع ہو کر لوگوں کے سوالونکا جواب دینے کو تیار رہتے
اسی مکانمین یسوع نے ربیوں کے بیچمین بیٹہکر اُنہیں اپنے سوالوں اور جوابوں
سے حیران کیا تہا (لوقا ۲ باب ۴۶) پہلے عیسائی بہی یہاں اکٹہے ہوا کرتے
اعمال ۲ باب ۴۶

اس احاطہ کی دیوار میں نو ۹ پہاٹک تہے اور اُنمین داخل ہونیکے لیے
بڑے بڑے زینے پشتے پر بنے تہے یہہ سب پہاٹک بڑے اور خوشنما تہے
مگر پورب طرف زیتون کے پہاڑ کے سامہنے ایک پہاٹک جو خوبصورت
کہلاتا سب سے زیادہ خوشنما تہا یہہ پہاٹک قرنتی پیتل سے جو بہت قیمتی
ہے بنا اور سینتیس ۳۷ ہاتہہ یعنے پچپن ۵۵ فٹ اونچا تہا (اعمال ۳ باب ۲) اور

جو برآمدہ اُسکے پاس تہا وہ سلیمانؑ کا کہلاتا (اعمال ۳ باب ۱۱) باہر وا
احاطہ غیر قوموں کا کہلاتا تہا اسواسطے کہ یہانتک سب لوگونکے لئے جانیکی
اجازت تہی اسکے اندر اور ایک احاطہ عورتونکا کہلاتا کہ یہانتک یہودی
عورتین جاسکتی تہین اسکے آگے نہین مگر اُس حالتمین کہ جب قربانیان
لاتین عورتونکے احاطہ کے آگے اسرائیلیونکا احاطہ تہا اور اُسکے آگے
لاویونکا جہان قربانگاہ اور پیتل کا حوض خاص ہیکل کے سامہنے رکہا
تہا خاص ہیکل بہت اونچی اور نہایت خوشنما تہی اُسکے سامہنے ایک برآمدہ
ایکسو پچاس فٹ اونچا اور اوتناہی چوڑا تہا ہیکل کے اندر دو دالان
یا کمرے تہے ایک جو قدوس کہلاتا ساٹہہ فٹ لمبا اور اوتناہی اونچا
اور تیس فٹ چوڑا تہا اسمین نذر کی روٹیان رکہنے کی میز بخور جلانیکی
قربانگاہ اور سونیکے شمعدان رکہے تہے اُس سے آگے دوسرا کمرہ قدس الاقداس
کہلاتا تہا یہہ بیس فٹ چوڑا اوتناہی اونچا اور اوتناہی لمبا تہا اسمین
جب تک پہلی ہیکل رہی عہد کا صندوق کہ جسمین شریعت کی دو لوحین
تختیان اور من کا ایک مرتبان اور ہارونکا عصا رکہا تہا اور
عہد کے صندوق کے اوپر کفارہ کا سرپوش اور دو کروبین کی
شکلین خالص سونیکے بنی ہوئی تہین اس کمرہ مین سردار کاہن کے سوا
کوئی شخص داخل نہین ہوتا اور وہ بہی سال بہر مین صرف ایکبار
ان دونوکے درمیان ایک پردہ بہت قیمتی پڑا رہتا۔ خاص ہیکل
کی چارونطرف سہ منزلہ بہت سے کمرے کاہنونکے واسطے بنے تہے

اور تمام احاطہ میں بہت سی اور جگہیں ایسے کام کے لئے تھیں یہ سب عمارتیں
سنگ مرمر سے بنائی گئیں اور زیتون کے پہاڑ سے جب صبح کیوقت ہیکل پر
کوئی نگاہ کرتا تو ایسی رونق اور چمک نظر آتی کہ نگاہ نہ ٹھہرتی سنہ ستر
عیسوی میں طیطس نے جو وسپاسئین روم کے بادشاہ کا بیٹا تھا اسکو بالکل
برباد کیا اور اگرچہ جولین قیصر نے جو مرتد لقب سے مشہور ہے چاہا کہ اسے
پھر تعمیر کرے تاکہ مسیح کی پیشین گوئی کو جھٹلائے مگر بنا نہ سکا اب انہوں اسی
جگہہ پر مسلمانوں کی ایک مسجد الصخرہ جو عمرؓ کی کہلاتی بنی ہے یہہ لوگ
(صراف اور کبوتر فروش وغیرہ) ہیکل خاص میں تو نہیں مگر باہر والے
برآمدے میں جو غیر قوموں کے احاطہ میں تہا بیٹھتے تھے یہاں جن چیزوں کی
خرید و فروخت ہوتی تہی وہ ہیکل کی ضرورتوں کے لئے آتی تہیں یعنے کبوتر
اور قمری وغیرہ اور شاید اور بہی مال روز مرہ کے کام کا بیچتے اور صراف
جو وہاں بیٹھتے تہے اسلئے کہ ہیکل کی خدمت کے لئے ہر ایک آدمیکو آدھا مثقال دینا
تہا جو کہ یہودی ایک سکہ ہے مگر چونکہ اب یہودیہ رومیوں کے تحت میں آگیا
تہا اسواسطے رومی سکے زیادہ جاری ہو گئے تہے پس ملکی پرانے سکوں کے
لئے صرافوں کی حاجت رہتی تہی فقط

از ہارون تفسیر اسکاٹ صاحب چھاپہ الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۶۴ - ۱۶۵ جلد
اول طبع اول

یہہ سب بیان اسلئے لکہا تاکہ عیسائی مفسر کے قول سے معلوم ہو کہ یہہ
وہ مسجد تہا یا ہیکل تہی اور یہہ بہی معلوم ہو کہ عہد نامہ کا صندوق وغیرہ

اس دوسری ہیکل کی تعمیر سے پیشتر یعنے پہلے ہیکل کی بربادی کے وقت
سے معدوم ہے اور اُسکا کہین نشان باقی نہین ہے

اسی ہیرودیس بزرگ کے بیٹے ہیرودیس انطپاس نے (روسن تفسیر
متی ۱۴ باب ۱ صفحہ ۱۱۲) یوحنا بپتسمادینولے (یعنے حضرت یحیی بن ذکریاہ
کا جو چہ مہینے پیشتر حضرت عیسیٰ سے پیدا ہوے تہے (روسن تفسیر لیسکا ۱
صفحہ ۱۳۱) سر کٹوایا تہا کیونکہ ہیرودیس انطپاس نے اپنے بہائی فلپ
کی جورو مسماۃ ہیرودیاس کو چہین لیا تہا اور حضرت یحییٰ نے اُس عورت
کے رکہنے سے اُسے منع کیا تہا اُس دشمنی سے مسماۃ ہیرودیاس کی بیٹی
مسماۃ سلومی نے جو فلپ سے پیدا تہی اپنے اس دوسرے باپ یعنے
ہیرودیس انطپاس کو ناچکر خوش کیا اور کہا کہ یوحنا کا سر تہالی مین
مجہے منگوا دے چونکہ ہیرودیس انطپاس مجلس کے سامنے اُسکا ناچ
دیکہکر ایسا خوش ہوا تہا کہ اُسنے قسم کہائی تہی کہ جو تو مانگے گی وہ
دونگا تب لاچار ہوکر اُسنے حکم کیا کہ یحییٰ کا سر کاٹ کر اسے لا دو چنانچہ
ایسا ہی ہوا روسن تفسیر متی ۱۴ باب ۳ — ۱۱ صفحہ ۱۱۲ و ۱۱۳ مین ہے
کہ ہیرودیاس ہیرودیس بزرگ کی پوتی تہی اور اُسکے شادی پہلے
اُسکے چچا فلپ ہیرودیس سے ہوئی اور اُس سے ایک بیٹی سلومی پیدا
ہوئی — یوسف ایک یہودی مورخ کہتا ہے کہ یہہ شادی اُسوقت
ہوئی جب ہیرودیس انطپاس روم کو سفر کرتا تہا چنانچہ وہ اپنے
بہائی فلپ کے پاس ٹہرا اور اُسکی جورو کو دیکہکر عاشق ہوا پہر اپنی

جورو ارتیوس کی بیٹی کو طلاق دیکر اُسکو اپنے بہائی سے چہین لیا ۔ یوحنا نے
نہایت دلیری سے اُسکو اسکام سے منع کیا اور اسیواسطے ہیرودیس اُسکو مارڈالا چاہتی
تھی مگر ہیرودیس کچہہ ڈرتا تہا توبہی اُسنے (یعنے حضرت یحیی کو) قیدخانہ
مین ڈالا جب ہیرودیس کی سالگرہ ہوئی بادشاہونکا دستور تہا کہ اپنی سالگرہ
کادن بہت دہومدہام سے مانتے اور اپنے اہلکارونکی بلاکر مہمانی کرتے دیکہو
پیدایش ۴۰ باب ۲۰ ہیرودیاس کی بیٹی اُنکے درمیان ناچی اُسکی ماں بہی ساتھ
اور لڑکی نے اُسکی صحبت خوب پائی اور اپنی ماں کی مانند بیشرم ہوگئی تھی
چنانچہ ہیرودیس نے قسم کہاکر وعدہ کیا کہ جوکچہہ تو مانگی گی مین تجہے دونگا
(متی ۱۴ ایات) تب وہ جیسا اُسکی ماں نے اُسے سکہلا رکہا تہا بولی کہ یوحنا بپتسما
دینے والے کا سر تہالی مین یہان مجہے منگوا دے اِسکے مانگنے سے انکو دو فائدے
حاصل ہوے پہلے یہہ کہ وہ اپنے غصے کی آگ ٹہنڈی کرین دوسرے یہہ معلوم
ہو کہ حکم پورا کرنے مین کچہہ فریب نہین ہوا اور یوحنا حقیقت مین مارا گیا افسوس
کہ عورتون مین سے کوئی ایسی سخت دل اور فسق پر مستعد ہو یہہ سچ ہے کہ خدا نے
عورتونکو نرم دل کے ساتہہ پیدا کیا مگر جب شرارت پر آجاتی ہے تو مردسے بہی
بڑہجاتی ہے بادشاہ دلگیر ہوا شاید اسکے کئی سبب ہوے اول یہہ کہ وہ یوحنا
کو کچہہ جانتا اور مانتا تہا کہ یہہ شخص مقدس اور شاید نبی ہے دوسرے عوام
یوحنا کی تعظیم کرتے تہے اور ہیرودیس اُنسے ڈرتا تہا تیسرے اگرچہ شریر تہا
توبہی ایسے نہایت ظلم اور بے انصافی کو پسند نہین کرتا تہا پر اُس قسم کے
اور اُنکے سبب جو اُسکے ساتہہ کہانے بیٹہے تہے اُسنے حکم کیا کہ اُسے لاوین فی الفور

البتہ پورا کرنا چاہیے مگر نہ اُس قسم کی قسم کو جو ناجائز ہو کیونکہ اُسے پورا کرنا
گناہ پر گناہ کرنا ہے چنانچہ جسنے خدا کی شریعت کے برخلاف قسم کہائی اُسنے
ایک گناہ کیا اور اگر اُسکو پورا کرے تو یہہ دوسرا گناہ ہے پس ایسی قسم
رد کرنا فرض ہے کیونکہ وہ شرع ہی سے ناجائز تہی اُسنے کہا تہا کہ جو تو مانگی
میں دونگا اور اگر نہ دیتا تو اُن لوگوں کے آگے اُسے شرمندہ ہونا
پڑتا آدمیوں سے ڈرا اگر خدا سے نہ ڈرا اسیطرح بہت لوگ آپس کی شرم سے
گناہ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کریں تو ہمارے رفیق اور آشنا
ہمیں حقیر سمجھینگے واہ کیا خوب یہہ کیسی بات ہے کہ کوئی انسان کو خدا سے
زیادہ سمجھے انتہی

اسی ہیرودیس نے نو برس قبل مسیح کے خزانہ پانیکے لئے حضرت داؤد
کی قبر کو کہدوایا تہا اور غالباً یہی ہے ہزار برس قایم رہنے کے بعد حضرت
داؤد کی قبر پہ نہ تہی

اسی ہیکل میں حضرت عیسیٰ ہمیشہ عیدوں میں آیا کرتے تہے (مرقس ۱۴ باب
۱۲ متی ۲۰ باب ۱۷ انگلیو کا ۴ باب ۴ وغیرہ) اور اسی ہیکل میں حضرت عیسیٰ
نے صرافونکے تختے اولٹ دیئے اور کبوتر فروشوں کو نکال دیا تہا اور
کہا یہہ لکہا ہے (یعنے یسعیاہ ۵۶ باب ۷ میں) کہ میرا گہر عبادتخانہ ہوگا مگر تمنے
اُسے چوروں کا کہوہ بنایا (متی ۲۱ باب ۱۰ سے ۱۳) اور اسی ہیکل میں جانیکے لئے
پولوس رسول نے یہودی دستور کے موافق آپکو پاک و طاہر کیا تہا (اعمال
۲۱ باب ۲۳ سے ۲۶) اس سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانیکے بعد

یہی سب یہودی دستورات عیسائیون مین رایج تھے مگر بعد اسکے اُنکے ترک کرنے کا حکم کہان سے عیسائی لوگ پا گئے اور اسی ہیکل مین حضرت عیسیٰؑ کو بارہ برس کی عمر مین فرایض عبادات بجالاتے ہوئے تھے (لوقا ۲ باب ۴۲) اور اسی ہیکل مین حضرت ذکریاہؑ کے پاس حضرت جبرئیل اللہ جلشانہ کیطرف سے حضرت یحییٰؑ کے پیدا ہونے کا وعدہ پہونچانے آئے تھے (لوقا باب ۱۱ — ۱۹) اور اسی ہیکل مین آکر حضرت مریمؑ نے حضرت عیسیٰؑ کے مراتب کا ذکر شمعون اور اناؑ سے سنا تہا (لوقا ۲ باب ۲۵ — ۲۸) اسی ہیکل کے زمانہ کی ایک عجیب بات عیسائیون مین مشہور ہے کہ یروسلم یعنے بیت المقدس مین حضرت عیسیٰؑ کو یہودیون نے گرفتار کرکے پلاطوس رومی حاکم کے پاس جو کہ قیصر کیطرف سے یروسلم مین حکمران تہا بہیجدیا کہ اُسکے حکم سے حضرت عیسیٰؑ صلیب پر کہیچے گئے فقط

مگر کتنی ہی مضبوط دلیلون سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ مصلوب نہین ہوئے صرف حضرت ادریسؑ یعنے حنوک (پیدایش ۵ باب ۲۴) اور حضرت الیاسؑ (۲ سلاطین ۲ باب ۱۱) کیطرح حضرت عیسیٰؑ بہی آسمان پر تشریف لیگئے

(۱) انجیل مین لکھا ہے کہ تیسرے دن جی اُٹھے (متی ۲۸ باب مرقس ۱۶ باب وغیرہ) پس جبکہ تیسرے دن جی اُٹھنے کی طاقت حاصل تہی تو پہلے ہی دن صلیب پر جان دینا کیا ضرور تہا اور یہہ جو علماء عیسائی کہتے ہین کہ جہان کی نجات کیلئے اُسنے اپنی جان دینا ضرور تہا یہہ صرف عقیدہ کی بات ہے کیونکہ اگر جہان کی نجات کے لئے جان دی تہی تو جی اُٹہنا کیا ضرور تہا کیونکہ جہان عہد ہے وہان اُس ذبیحہ کی موت جسپر وہ مقرر

ضرور ہے کہ عید مذکور پر باندھا جاتا ہے اور پختہ نہین جب تک کہ وہ ذبیحہ
زندہ ہے عبرانیونکا ۹ باب ۱۶ و ۱۷) اسکے سوا انجیلون سے ثابت ہے کہ فصح کا
کہانا کہا کر حضرت عیسیٰ گرفتار کیے گئے (متی ۲۶ باب مرقس ۱۴ باب لوقا ۲۲ باب ۔ ۱۴)
حالانکہ عید فصح اسکے دوسرے دن تہی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گرفتاری
کی اصل حقیقت سے بہی کسی عیسائی عالم کو آگاہی نہین ہے لغت کتاب
مقدس صفحہ دوسو آٹھ مین ہے کہ مسیح کی آخری عید کی بابت انجیل کے لکھنے
والون کا بیان سمجھ مین بخوبی نہین آتا اور اتبک عالم اس بات کو دریافت
کرتے ہین بعضے کہتے ہین کہ مقرری دن سے پیشتر مسیح نے عید کو مانا تہا پر
ایسی بات کہین متن مین لکہی ہے انتہی

(۲) لوقا ۲۳ باب ۲۶ اور مرقس ۱۵ باب ۲۱ اور متی ۲۷ باب ۳۲ مین
لکہا ہے کہ مسیح کی صلیب جسوقت کہ صلیب دینے کو لیجاتے تہے ایک شخص
شمعون قرینی پر رکہکر لیچلے تہے اور دستور یہہ تہا کہ ہر شخص جو صلیب دیا جاتا
اپنی صلیب آپ لیچلتا تہا متی ۱۰ باب ۳۸ (دیکہو صفحہ ۲۲۳ ردمین تفسیر متی
۲۷ باب ۳۲) چنانچہ اسی سبب سے پہر یوحنا ۱۹ باب ۱۷ مین جو کہ سب انجیلون
سے ایکمدت کے بعد یعنے بقول علماء عیسائی سنہ ۹۸ع مین لکہی گئی لکہا ہے کہ
مسیح نے آپ اپنی صلیب اٹھائی تہی پس تین انجیلون سے تو یہی ثابت ہے
کہ شمعون قرینی پر صلیب رکہی گئی تہی اور قران مجید کے اُس ترجمہ
مین جسے علماء عیسائی نے الہ آباد مین سنہ ۱۸۴۴ع کو چہاپا اور اسپر اپنے طور کا حاشیہ
لکہا صفحہ ۸۳ سورہ آلِ عمران کی آیت ۵۳ کے حاشیہ مین لکہا ہے کہ زمانہ

اسلام سے آگے عیسائیوں میں باسلیدی ایک فرقہ تھا جو خیال کرتے تھے کہ مسیح
آپ مصلوب نہوا پر شمعون ایک قرینی اُسکے عوض پکڑا گیا اور مصلوب بھی
ہوا پھر سرنتھی اور کارپوکراطی اور دوسیتی تین۳ فرقے تھے جو زمانہ اسلام
سے پیشتر یہی خیال کرتے تھے انتہی اور قران مجید کے اسی روش ترجمے میں
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بتونکو توڑنا اور نمرود کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکنا بھی
اسی توریت کے بموجب لکھا ہے جو چاہے اُسمیں دیکھ لے اور اس آگ
میں پھینکنے کا مفصل بیان اُس عبرانی کتاب میں بھی ہے جسکا نام سفر حی شیار
ہے اور وہ آیت جسمیں اس آگ میں پھینکنے کا ذکر ہے یہ ہے میں خداوند جو تجھے
کسدیوں کی اُور سے نکال لایا (پیدایش ۱۵ باب ۷) سُریانی میں اُور آگ کو
کہتے ہیں اور کسدیوں سے مراد بابل والے جسکا بانی نمرود تھا (دیکھو مرمن
تاریخ کلیسیا جلد ۱ صفحہ ۳۰۰) اور تفسیر [illegible] میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
آگ میں بچ گئے مگر حضرت ابراہیم کے بھائی ہاران کو نمرود نے جب آگ میں
پھینکا تو وہ مر کر جل گئے تھے (پیدایش ۱۱ باب ۲۸) اور اسی تفسیر میں حضرت
ابراہیم کی بت شکنی بھی مرقوم ہے اور چونکہ وہاں سے نکلنا ایک بڑی آفت
نکلنا تھا اسلیے خدا نے بار بار اسکی یاد دلائی جیسے مصریوں کے ظلم سے
اسرائیلیوں کا نکلنا خدا نے بار بار توریت میں یاد دلایا ہے (دیکھو خروج ۲۰ باب ۲
استثنا ۵ باب ۶ [illegible] باب ۱۴ - اور اسکے ساتھ پیدایش
۱۱ باب ۳۱ و ۱۵ باب ۷ نحمیاہ ۹ باب ۷) اس سے یہی ثابت ہے کہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام ضرور آگ میں پھینکے گئے تھے اور وہ آگ گلزار ہو گئی اور اسیطرح بیان [illegible]

مطبوعہ لدھیانہ ۱۸۹۳ع صفحہ ۲۱۰ مین بھی ہے

پس تینون انجیلون اور اس رومی قانون سے کہ جو صلیب دیا جاتا اپنی صلیب آپ لیجلتا تہا اور ان چار عیسائی فرقون سے کہ جنمین لاکہون عالم و فاضل و تواریخ دان ہونگے اور حضرت عیسیٰ کے عروج کے بعد انہین دنونمین موجود تہے ثابت ہے کہ صرف شمعون قرینی مصلوب ہوا نہ یہ کہ حضرت عیسیٰ

(۳) یونانیونمین ایک نہایت مشہور عیسائی فرقہ گناستی (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵۲) کے لوگونکا یہہ قول تہا کہ دنیا مادے سے پیدا ہوے اور مادی کے لئے شرارت اور معصیت ضرور ہے اور مسیح مادی سے پیدا نہوا تہا مصلوب نہین ہو سکتا ہے کیونکہ اسکا جسم نتہا انتہیٰ (رومن تواریخ کلیسا چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۲ع صفحہ ۹۶ سطر ۱۳ و ۱۴)

(۴) متی ۲۶ باب ۲۴ مین مسیح نے یہودا اسکریوطی کی بابت فرمایا اس شخص پر افسوس جسکے ہاتون ابن آدم (یعنے مسیح) گرفتار کروایا جاتا ہے اگر وہ شخص پیدا نہوتا تو اسکے لئے بہتر تہا انتہیٰ پس اگر حضرت عیسیٰ کا مصلوب ہونا دنیا کی نجات کے لئے ضرور تہا تو یہودا اسکریوطی پر جو گرفتار کروانے والا تہا کیون ایسا افسوس کیا اس سے ظاہر ہے کہ مصلوبی کی کچہ حاجت ہی نہ تہی

(۵) مرقس ۱۵ باب ۲۸ اور لوقا ۲۲ باب ۳۷ مین مسیح کا بدکارون مین شمار ہونا لکہا ہے اور توریت کی پانچوین کتاب یعنے استثنا ۲۱ باب ۲۳ مین لکہا ہے کیونکہ وہ جو لکڑی پر لٹکایا جاتا (یعنے مصلوب ہوتا) خدا کا ملعون ہے

اور گلتیونکے ۳ باب ۱۳ مین لکہا ہے کہ وہ (یعنے مسیح) ہمارے بدلے لعنتی ہوا
کہ لکڑی پر لٹکایا گیا انتہی اور توریت کی پہلی کتاب یعنے پیدایش ۳ باب ۱۴
مین خدانے سانپ کو کہ شیطان جس سے مُراد ہے ملعون فرمایا ہے پس اب
کوئی ذیعقل اس بات کو کبھی تسلیم نکریگا کہ حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ بقول علما
عیسائی ملعون و بدکار ہوئے پس مین تمہین جتاتا ہون کہ کوئی نہین جو خدا کی
روح سے بولتا یسوع کو ملعون کہتا ہے (اول قرنتیونکا ۱۲ باب ۳

(۶) رومن تفسیر اسکاٹ صاحب متی ۲۸ باب ۱۵ صفحہ ۳۴۲ چہاپہ الہ آباد
مشن پریس ۱۸۶۶ء جلد اوّل طبع اوّل مین لکہا ہے کہ ان البتہ سیکڑون
برس بعد بعضے برگشتہ عیسائی انجیل سے ناواقف اور اپنی فیلسوفی کے وہم
مین گرفتار ہوکر کہنے لگے کہ خدا نے یسوع (یعنے حضرت عیسیٰ) کو اسوقت
اُٹھا لیا اور یہودیونکے ہاتھ مین ایک اُسکا شبیہ دیا کہ یہی مصلوب ہوا انتہی
دین حق کی تحقیق مصنفہ پادری اسمتھ پادری عماد الدین مطبوعہ الہ آباد آرفن پریس ۱۸۶۶ء
صفحہ ۸۸ مین ہے کہ عیسیٰ مسیح کا احوال کہ کسطرح وہ ہندوؤن مین بولا تھا
کی چڑیا بنائین اور یہودیونکو بندر بنایا اور یہہ کہ وہ نہین مارا گیا بلکہ دوسرا
اُسکے عوض مصلوب ہوا یہہ باتین اُسنے (یعنے حضرت صلعم نے) ناصر یونکے
قصّے سے نکالین جنکو وہ تین شخصون نے مسیح کے پانچ چار سو برس بعد بنایا انتہی
کتاب سیر الاسلام مصنفہ بارشن صاحب باب ۵ ترجمہ مصنفہ پریف سرو سے ترجمہ کیا
ہوا ہے اسکا صفحہ ۲۰۲ مطبوعہ ۱۸۴۵ء مین ہے کہ (مسلمان) انکار کرتے ہین کہ
عیسیٰ کو سولی نہین ملی اور مطابق مسلمون نصاری کے جو اپنے مذہب

زمانہ گزشتہ مین برگشتہ ہوگئے تہے کہتے ہین کہ عیسیٰ یہودیون سے بچکر چوتہے آسمانپر جانشین ہین انتہیٰ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ کے مصلوبکی بابت جو مسلمانونکا عقیدہ ہے یہی قدیم عیسائیونکا بہی ہے —

واضح ہو کہ یہہ ناصری دیجو اور برگشتہ عیسائی اُن چار دن فرقونکے سوا تہے جنکا ذکر ترجمہ قرآن شریف کے حاشیہ مین علماے عیسائی نے کیا ہے کیونکہ اُنہون نے شہون قرینی کو مسیحؑ کے عوض مصلوب ہوا بیان کیا ہے اور ان برگشتہ عیسائیون نے مسیحؑ کا شبیہہ مصلوب ہوا بیان کیا اور گناستی (یا گناستک مفتاح الکتاب صفحہ ۲۲۹) فرقہ انکے بہی سوا ہے پس جبکہ گواہونکے اتنے بڑے ابر نے ہمین آگہیرا ہے (عبرانیونکا ۱۲ باب ا) اور دلیلونکا مینہ برس گیا تو آفتاب کیطرح ظاہر ہے کہ مسیحؑ زندہ آسمانپر اُٹہالیے گئے اور ہرگز مصلوب نہین ہوسکے —

(ے) سب انجیلونکے پچہلے باب پڑہنے سے ثابت ہے کہ صرف گیارہ حواریون کے سوا اور کسینے مسیحؑ کو مرکر پہر زندہ ہوا نہین دیکہا اور اعمال ۱۰ باب ۴۰ و ۴۱ اور ۱۳ باب ۳۱ سے بہی ظاہر ہے کہ سوا گیارہ حواریونکے اور کسی نے مسیحؑ کو پہر زندہ ہوا نہین دیکہا لیکن اوّل قرنتیونکے ۱۵ باب ۵ مین پلوس رسول جنکی تصنیف کا ایک بڑا حصہ منجملہ مجموعہ عہد جدید ہے فرماتے ہین کہ بارہونکو دیکہائی دیا انتہیٰ یعنے بارہون نے مسیحؑ کو پہر زندہ ہونیکے بعد دیکہا اور ظاہر ہے کہ اسوقت بارہ کہان تہے وہ بارہوان تو اُسکے کتنے ہی دنون بعد شامل کیا گیا تہا (اعمال ۱ باب) بعد اُسکے اوّل قرنتیونکے ۱۵ باب ۷ مین

پلوس فرماتے ہین کہ پانسو۵ بہائیون سے زیادہ تہے جنہین وہ یکبارگی دکہائی دیا انتہی ان پانسو۵ نے اُن باتون کو بہی جو اناجیل مین مسیح کے مصلوب ہونے اور جی اُٹہنے کی بابت لکہے ہین بالکل ثابت کر دیا انجیلون مین تو گیارہ کے سوا بارہ تک کا ذکر نہین ہے کہ جنہون نے مسیح کو پہر زندہ ہوا دیکہا مگر پلوس نے اگرچہ آپ کبہی مسیح کو نہ دیکہا تہا تو بہی نہ صرف بیس تیس یا پچاس ساٹہ بلکہ پانسو سے زیادہ دیکہنے والونکا یکبارگی شمار لکہدیا اگرچہ پانسو تو کیا دو سو شاگرد بہی مسیح کے سب مرد و عورت و بچے ملا کر نہ تہے (اعمال ۱ باب ۱۵) اور پلوس تو اوّل قرنتیونکے ۱۵ باب ۶ مین بہائیونکا لفظ کہکر صرف مردونکا ذکر کرتے ہین اور چونکہ انجیلون مین اسکا ذکر نہین ہے اسلئے پلوس کو اتنا فقرہ اور بڑہانے پڑا کہ اکثر اُنہین (یعنے اُن پانسو مین) سے ابتک موجود ہین انتہی تا کہ معلوم ہو کہ اُن دیکہنے والون سے سُنکر پلوس نے یہہ بات لکہی مگر متی اور یوحنا اور پطرس اور یعقوب اور یہوداہ دو انجیلون اور چند نامجات مشمولہ اناجیل کے مصنف جو کہ مسیح کے مقرب حواری ہین کیا یہہ اُن پانسو مین نہ تہے جو اپنی تصنیفون مین اسکا ذکر کرتے اور اگر یہی اُنہین نہ تہے تو اور کہان سے آئے جو پانسو سے زیادہ جمع ہو گئے اور لوقا اور مرقس جنہون نے بقول علماء عیسائی انہین پلوس اور پطرس کے بتانے سے اپنی اپنی انجیلین لکہین اور اعمال کی کتاب انہون نے بہی بارہ تک کا ذکر نہین کیا چہ جائے آنکہ پانسو سے زیادہ اور خاصکر لوقا نے بقول علماء عیسائی اُن پلوس ہی سے دریافت کر کے مسیح کا حال لکہا وہ تو بہی صرف گیارہ حواریون

کے سوا کسینے بہی بارہ تک کا نام نہین لکہا ہے۔ اور وہی لوقا کتاب اعمال
مین پطرس کا قول ۱ باب ۴۰ و ۴۱ مین اور پلوس کا قول ۱۳ باب ۳۱
مین لکہتا ہے کہ سو احواری ہون گے جو کہ صرف گیارہ تہے اور کسی نے مسیحؑ کو
جی اُٹہا ہوا نہین دیکہا اس سے یہہ ساری بناوٹین مصلوبی مسیحؑ اور پہر
جی اُٹہنے وغیرہ کی صاف صاف ظاہر ہین یعنے جبکہ جی اُٹہا ہوا دیکہنے والے
پان پانسو جہوٹہے گواہ ٹہرائے گئے تو مصلوبی جسکے وقوع سے پیشتر ہی سب شاگرد
بہاگ گئے تہے کیونکر صحیح ٹہر سکتی ہے دوسرے یہ کہ ایسے موہوم گواہون
سے جبکہ جی اُٹہنا ہی ثابت نہین ہے تو مصلوبی پہلے ہی غلط ہوگی کیونکہ

حضرت عیسٰیؑ آسمانپر زندہ موجود ہین

(۸) حضرت عیسٰیؑ بعد مصلوبی کے جب تیسرے دن جی اُٹہے تو اُسے انسانیت
کے ساتہہ کہ جسمین مجسم ہوے تہے آسمانپر گئے چنانچہ تہوما حواری کو اپنی پسلی
وغیرہ دکہاے (لوقا ۲۴ باب ۳۹) اور قبر مین مسیحؑ کی لاش نہ پائی جانے
(متی ۲۸ باب ۱-۸ مرقس ۱۶ باب ۱-۸ لوقا ۲۴ باب ۳۴) اور کیفیت
عروج سے یہ بات ثابت ہے کیونکہ اگر انسانیت کے ساتہہ آسمانپر نہین گئے
تو جی اُٹہنا ہی ثابت نہین ہے یون تو جو مرتا ہے اُسکی روح آسمانپر جاتی
ہے اور جب انسانیت کے ساتہہ حضرت عیسٰیؑ آسمانپر گئے تو کفارہ اور قربانی
جو اُس مصلوبی کو اہل کلیسیا سمجہتے ہین سب بیکار ہوگیا کیونکہ انسانیت تو
صرف یکبار (عبرانیونکا ۹ باب ۲۶ و ۲۸ اور ۷ باب ۲۷ اور ۱۰ باب ۱۰)
مصلوب ہونے کے لیئے تہی اب آسمانپر خدا انسانیت مین رہکر کیا کریگا چنانچہ

اوّل پطرس ۳ باب ۱۸ مین ہے اور مسیح نے بہی ایکبار گناہونکے واسطے
دکہہ اوٹہایا یعنے راستباز نے ناراستون کیلئے تاکہ وہ ہمکو خدا کے پاس پہونچاے
کہ وہ جسم کی رو سے تو مارا گیا لیکن روح سے زندہ کیا گیا انتہی اور یوحنا
۱۷ باب ۵ مین حضرت عیسیٰؑ کا قول لکہا ہے کہ اے باپ اب تو مجہے اپنے
ساتہہ اُس جلال سے جو دنیا کی پیدایش سے پیشتر تیرے ساتہہ رکہتا تہا
بزرگی دے انتہی پس انسانیت تو مسیحؑ نے حضرت مریمؑ کے پیٹ مین آکر
اختیار کی تہی اور دنیا کے پیشتر بلکہ حضرت مریمؑ سے پیشتر ہی حضرت عیسیٰؑ
مین انسانیت نہ تہی غرض یہ کہ حضرت عیسیٰؑ کی اس دعا کا مضمون یہی
ہے کہ اے خدا جسطرح انسانیت سے پیشتر مین تہا ویسا ہی پہر مجہے محض
روحانیت کے پایہ کہ موجب عقیدہ عیسائی الوہیت کے درجہ مین
کر دے پس جبمین ذرا بہی انسانیت ہوگی وہ صاف سمجہہ سکتا ہے کہ انجیل
کی اس آیت کے بموجب حضرت عیسیٰؑ انسانیت کے ساتہہ آسمان پر
نہین گئے اور اسکی کچہہ ضرورت بہی نہ تہی اگرچہ یہ صرف عیسائی عقیدہ
ہے کیونکہ الوہیت حاصل کرنیکے لئے دعا مانگنا کمال تعجب ہے بقول
شخصے مصرع مانگتا گر مین خدا سے تو خدائی مانگتا + اب عیسائیونکو چار و ناچار
ان دونون باتون مین سے ایک کا اقرار کرنے پڑیگا کہ یا تو حضرت عیسیٰؑ
انسانیت کے ساتہہ آسمان پر نہین گئے تو مصلوب ہوکر زندہ ہی نہین ہوے
اور اگر انسانیت کیساتہہ آسمان پر گئے تو مصلوب نہین ہوے کیونکہ انسانیت
تو جہانکی نجات کے لئے صرف مصلوب ہونیکے لئے تہی دیکہو پیدایش ۹ باب

جہان لکھاہے کہ انسان کے خون کا بدلہ انسان ہی سے لیا جائیگا۔

(۹) اناجیل مروجہ کی بموجب حضرت عیسیٰ نے مصلوبی سے پیشتر ایک مفلوج کے گناہ بخشدیے تھے (متی ۹ باب ۲-۶) یعنے اسکی نجات کی خبر اُسے پہونچائی جیساکہ انبیاؑ کا دستور ہے اور اسیطرح ایک عورت کی بھی (لوقاء باب ۴۸) اسیطرح ایک زانیہ عورت کو معاف کیا (یوحنا ۸ باب ۱-۱۱) اسیطرح ایک چور کو نجات کی خبر دی (لوقا ۲۳ باب ۴۳) پس مصلوبیکی حاجت کیا تھی

(۱۰) اگر وہ مصلوبی تمام دنیا کے گنہگار ایماندارونکے لئے ضرور تھی تو نیک اعمال کی تاکید جو متی ۵ و ۶ و ۷ و ۲۴ و ۲۵ وغیرہ بابونمین مسیحؑ نے فرمائی یہ محض بیکار ہوجاتے اور اگر یہہ سب ضرور ہے تو مصلوبی بیکار ہے پس کیا خدا کسی عدالت کیسے قانون کا پابند ہے کہ جب تک اُسکی تعمیل نہو یعنے گنہگارونکا کفارہ اپنے بیٹے کو مصلوب کرواکر نہو لینے دسے تب تک وہ کسیکو نجات کی بابت کہہ نہیں سکتا تو قادر مطلق کیونکر ہوا۔

(۱۱) تفسیر ہنری و اسکاٹ مین ہے کہ ترجمہ عربیہ ۸ ۳ زبور ۲۰ کے بعد یہ جملہ زیادہ ہے اُنہون نے مجھکو جو پیارا ہون مکر وہ لاش کرکے خارج کردیا اور اُنہون نے میرے بدن کو میخون سے چھید لیے انتہی سبحان اللہ اس ترجمے والے نے زبور مین مسیحؑ کی مصلوبی کی پیشین گوئی قایم کرنیکے لئے کیا ہی مطلب خیز یہ جملہ اپنی طرف سے گڑہ کر بڑہادیا لیکن مترجم عربی سنہ ۱۸۳۱ع والے نے زبور ۳ کو جو ۳۸ کرکے لکھاہے اسمین سے اس جملہ کو گرادیاہے اور ۲۱ زبور ۱۷ جیسے

اب اردو مین ۲۲ زبور ۱۶ اکر کے لکہا ہے لاطینی مین یون ہے کیونکہ کتے مجہے
گہیرتے ہین شریرونکے گروہ میرا احاطہ کرتی ہے وے میرے ہاتہہ اور میرے
پاؤن چہیدتے انتہی اور عبری مین یہ جملہ اخیرہ یون ہے اور دونون ہاتہہ
میرے مانند شیر کے ہین انتہی اور اسیواسطے پرالسٹنٹ عیسائی عبارت
عبریکے خراب ہونیکا دعوی کرتے ہین اور اپنے اپنے ترجمہ لاطینی کے موافق
کرتے ہین اسمین مصلحت یہہ ہے کہ اسکے موافق اُنکے زعم مین مسیح کی مصلوبی
پہ خبر خوب جمتی ہے اگرچہ اور مقامونمین سب پراٹسٹنٹ عیسائی ترجمہ
لاطینی کو خراب تبلاتے ہین چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ پادری
یونس سنگہ وپادری والنش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ع کے صفحہ ۳
سوال ۸ در باب ترجمہ لاطینی یعنی ولگیٹ کے جواب مین لکہا ہے کہ ایک بزرگ
قسیس جروم نامی نے ۳۸۴ع چارسو کے قریب قریب یہ ترجمہ کیا یہ ترجمہ بہت
جلدی مین کیا گیا اور بہت سے تبدیلیونکے باعث سے بگڑ گیا انتہی اور
ہارنصاحب اپنی کتاب مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ع جلد ۴ صفحہ ۴۶۳ مین لکہتے ہین
کہ یہ بات ضرور یاد رکہنے چاہیے کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین
کیا گیا اسکے نقل کرنیوالون نے بہت ہی ناجائز جو دسری سے عہد جدید
کی ایک کتاب مین دوسری کتاب کے فقرے داخل کیئے اور عبارت حاشیہ
کو متن مین درج کرلیا انتہی اور ۴۰ زبور ۶ مین ہے ذبیحہ اور ہدیہ کو تو نہین
چاہتا تو نے میرے کان کہولے چڑہاوے اور خطیت کا تو طالب نہین انتہی
اور یونانی مین اس جملہ کی جگہہ کہ تو نے میرے کان کہولے یون لکہا ہے

تونے میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہی اور اسیکے موافق عربی ترجمہ مطبوعہ ۱۸۳۱ع مین بہی ہے مگر اسمین ۹ ۳ زبور ۶ کرکے لکہا ہے اور روبن ہیل چہاپہ لندن کے رفرنس مین عبرانیونکا ۱۰ باب ۵ لکہا ہے جہان پلوس ۴۰ زبور ۶ کو یون تبدیل فرماتے ہین اسلئے وہ دنیا مین آتے ہوے کہتا ہے کہ قربانی اور نذر کو تونے نچاہا پر میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہی اب ان سب مقامون کو دیکہکر ہر شخص فوراً سمجہہ جائیگا کہ لوگون نے مسیح کے مجسم ہونے اور صلیب پانے کو ثابت کرنیکے لئے یہ بات یونانی مین بدلی اور عبرانیونکے خط مین داخل کی گئی تفسیر ہارسلے ڈوالی اور رچرڈمنٹ چہاپہ لندن ۱۸۴۸ع مین لکہا ہے کہ عجیب بات ہے جو ترجمہ یونانی مین اور عبرانیونکے ۱۰ باب ۵ مین یہ فقرہ یون واقع ہوا کہ تونے میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہی انتہی ۲۷ باب ۳۵ مین لکہا ہے تاکہ جو نبی نے کہا تہا پورا ہو ۔۔ کہ انہون نے میرے کپڑے آپسمین بانٹے اور میرے کرتے پر چٹہی ڈالی انتہی گریسباخ نے اسے الحاقی مانا ہے ہارن صاحب دوسری جلد کے صفحہ ۳۳۰ اور صفحہ ۳۳۱ مین لکہتے ہین کہ یہ عبارت ۱۶۱ یونانی نسخون اور ترجمہ سریانی اور کاپٹک اور سہی ڈک اور اتہیوپک اور روسی کے تمام خطی نسخونمین نہین پائیجاتی اور گریزاسٹم اور تہیوس لبنٹرا اور یوتہیمس اور تہیوفلکٹ اور اوریجن اور ارنیوس کے پورلنے مترجم اور اگستاین اور جون کوس کے حوالون مین بہی یہ عبارت نہین ہے گریسباخ نے جو اسکو بلاشبہ الحاقی سمجہکر چہوڑ دیا خوب کیا انتہی واضح ہو کہ حضرت داؤد نے اپنے دشمنون کی شکایت شاعرانہ

مضمون مین اسطرح پر کی ہے (۲۲ زبور ۱۸) وہ میرے کپڑے آپسمین بانٹین گے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالینگے انتہی پس لباس کیجگہہ کرتے کا لفظ اور بانٹینگے کی جگہہ بانٹے وغیرہ بدلکر حضرت عیسیٰ کی مصلوبی ثابت کرنیکو انجیل مین اسی اگلی پیشین گوئی ٹہراکر داخل کیا مگر ہارن صاحب اور کتنی ہی اور محققین علماء عیسائی کے قول سے یہ بناوٹ چہپنے نپائی اب یہ سب بناوٹین معلوم کرکے کون شخص فوراً نہ کہدیگا کہ اناجیل وغیرہ مین جہان جہان مسیحؑ کی مصلوبیکے مضمون مندرج ہین یہ سب اسیطرح ملائے ہوئے اور پایۂ اعتبار سے ساقط ہین ۔

(۱۲) متی ۲۷ باب ۵۱ — ۵۳ مین لکہا ہے کہ زمین کانپی اور پتہر تڑک گئے اور قبرین کہل گئین اور بہت لاشین پاک لوگون کی اُٹہہ کر باہر نکل آئین اور پاک شہر یعنے بیت المقدس مین بہتونکو نظر آئین اور مرقس جنے مسیحؑ کو کبہی دیکہا بہی نہ تہا (دیکہو دمن تفسیر اسکاٹ صاحب دیباچہ انجیل مرقس) مرقس ۱۵ باب ۳۳ مین لکہتا ہے کہ مسیحؑ کی مصلوبیکی وقت اندہیرا چہا گیا انتہی

یہ سارا ماجرا بالکل غلط ہے کیونکہ اگر ایسے آثار ظاہر ہوتے تو یہودیون کو پہر حضرت عیسیٰؑ سے انکار کرنیکا کوئی سبب نہ تہا جبکہ بار بار یہودیون نے مسیحؑ سے انکی صداقت ثابت ہونیکے لئے معجزہ طلب کیا تہا مگر ہر بار مسیحؑ نے انکے سامنے معجزہ دکہانے سے انکار کیا دیکہو متی ۱۲ باب ۳۹ — اور ۱۶ باب ۱ — ۴ اور مرقس ۸ باب ۱۱ — ۱۳ اور لوقا ۱۱ باب ۲۹ اور ۲۳ باب ۸ و ۹ بلکہ

یہودیون نے مسیح سے یہہ بھی کہا کہ تو کونسا نشان دکہلاتا ہے تاکہ ہم دیکہکر تجہپر
ایمان لاوین (یوحنا ۶ باب ۳۰) تب بھی مسیح علیہ السلام نے کوئی معجزہ نہین دکہلایا تہا
چنانچہ آجتک سب یہودی کہتے ہین کہ کوئی معجزہ مسیح سے ظاہر نہین ہوا چہ جائیکہ
انکی مصلوبی کے وقت ایسے معجزے عالمگیر دیکہکر پہر کسکے سامہنے یہودی کہہ سکتے
تہے کہ اُس سے کوئی معجزہ نہین ہوا پہر یہ کہ قبرون سے مردے جو نکلکر شہر مین گئے
ملے تو وہ مردے سوا یہودیونکے اور کون تہے اور جنہین وہ ملے وہ بھی سب
یہودی تہے اگر یہ سچ ہوتا تو یہودیون کو حضرت عیسیٰ کی عظمت کی بابت اور
گواہی کی حاجت کیا تہی پہر یہ کہ قبرونکے کہلجانے کے بعد مسیح کی قبر پر پہرہ
بٹہلانے کی کسے مجال ہوتی یہ سمجہہ کر کہ جینے اور مردون کو قبرون سے نکالا
وہ آپ پہرہ کی حفاظت سے کب قبر مین رہیگا اور اگر اندہیرا چہا جاتا تو
پلاطوس اُسیوقت مسیح کی صداقت ثابت کر کے یہودیون کو جنہون نے مسیح کو
فریبی کہکر گرفتار کرایا تہا ضرور صلیب پر کہینچتا جیسے کہ اُن گلیلیون کو قتل کیا
جنکا خون پلاطوس نے اُنکی قربانیونکے ساتہہ ملایا تہا (لوقا ۱۳ باب ۱-۵)
یعنے ہیکل مین قربانی گزرانے کے وقت اُنہین قتل کیا تہا اور اسکے سوا
ایک دوسری دلیل یہہ ہے کہ جب فریسیون نے حضرت عیسیٰ سے آسمانی نشان
چاہا (متی ۱۶ باب ۱-۴) تو حضرت عیسیٰ نے کوئی نشان یعنے معجزہ نہین
دکہلایا اور یہہ بھی نہین کہا کہ آفتاب مصلوبیکے دن سیاہ ہو جائیگا کیونکہ یہہ تو
آسمانی نشان تہا اگر ایسا ہوتا تو ضرور حضرت عیسیٰ اس نشان ظاہر ہونیکا
اُنسے وعدہ کر دیتے فقط اور شاگرد تو سب بہاگ گئے تہے یہہ دیکہا کس نے کہ

ایسا ایسا ہوا تہا۔ اگر انجیل یوحنا کے بموجب یوحنا اُسوقت حاضر تہا تو یوحنا
ہی کی انجیل میں ان باتونکا ذکر تک نہین ہے پہر متی اور مرقس نے کہان
یہ سب دیکھ لیا اور خوبی یہ کہ یوحنا ۱۹ باب ۳۴ مین لکہا ہے کہ یسوع کے جا
دینے کے بعد ایک سپاہی نے بہالے سے اُس مصلوب کی پسلی چہیدے انتہا
اس سے اور بہی خوب ثابت ہو گیا کہ وہ سب عجائبات جو متی اور مرقس نے
بیان کئے بالکل غلط مین ورنہ ایسے معجزے دیکہکر کیا یہودی اور کیا رومی
کبہی ایسی جرات نہین کر سکتے تہے پس اگر یہ سب باتین غلط ہین تو صلوبی
کا مضمون صریحاً غلط ہو گیا کیونکہ یہ سب مصلوبیکے وقت کا بیان ہے اگرچہ
مسیح کی وفات کی بابت مجہے سورہ مائدہ رکوع ۱۶ کی اس آیت کے بموجب کہ فَلَمَّا
تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ کچہ بحث نہین ہے مگر
کلام تو صرف مصلوبی مین ہے کہ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِنْ
شُبِّهَ لَهُمْ اور زیادہ مفصل بیان اسکا اُس کتاب مین دیکہنا چاہیے
جسکا نام نوید جاوید ہے۔ اسی زمانہ مین یعنے حضرت عیسیٰ کے عروج کے
دس دن بعد یروسلم مین ایک اور عجیب واردات جو عیسائیون مین نہایت
مشہور ہے وہ یہ ہے کہ عید پنتکوست کے دن جبکہ سب حواریون ایک گہر
مین جمع تہے آگ کی کوئین زبانون کی صورت ظاہر ہوئین اور ہر ایک پر
بیٹہین جس سے وہ طرح طرح کی زبانون مین باتین کرنے لگے چنانچہ اعمال ۲
باب ۳۔ ۱۱ مین لکہا ہے اور اُنہین جُدی جُدی آگ کی سی زبانین دکہائی
دین اور اُنہین سے ہر ایک پر بیٹہین تم تب وے سب روح القدس سے بہر گئے

اور غیر زبانین جیسے روح نے اُنہین بولنے کی قدرت بخشی تہی بولنے لگے (۵)
اور خدا ترس یہودی ہر ایک قوم مین سے جو آسمان کے تلے ہے یروشلم مین
آرہے تہے (۶) سو جب یہ آواز آئی تو بہیڑ لگ گئی اور سب دنگ ہوے کیونکہ
ہر ایک نے اُنہین اپنی بولی بولتے سُنا اور سب حیران ہوکر اور تعجب کر کے
آپس مین کہنے لگے دیکہو کیا یہ سب جو بولتے ہین گلیلی نہین (۸) پس کیونکہ ہر ایک
اپنی اپنی وطن کی بولی سنتا ہے (۹) ہم پارتی اور میدی اور ایلامی
اور رہنیوالے مسوپوطامیہ (ارم نہرین یعنے ملک عراق جو فرات اور دجلہ کے
درمیان ہے) یہودیہ اور کپودوکیہ پنطوس اور ایشیہ کے (۱۰) فروگیہ و
پمفولیا مصر اور لبیہ کے اُس حصّے کے جو قُرینی کے علاقہ مین ہے اور
رومی مسافر یہودی اور یہودی مرید (یعنے جو غیر قوم کہ یہودی مذہب
مین شامل ہوے) (۱۱) کریتی اور عرب ہوکر ہم اپنے اپنی زبانون مین اُنہین
خدا کی بڑی باتین بولتے سنتے ہین انتہی لیکن تعجب ہے کہ اتنی بڑی جماعت
کا جو کہ دور دور ملکونکے سب باشندے تہے وہان اور خاصکر اُسی گہر
مین جہان سب حواری بیٹہے تہے جمع ہوجانے کا کیا سبب کیا اُن آگ
کی زبانون کو دیکہکر وہ سمجہے کہ اس گہر مین آگ لگی ہے جیسے دوڑ کر بجہانا
چاہیے اور مجلس نالیس کے اکثر حاضرین جو ۳۲۵ع مین جمع ہوئی تہی حضرت
مریم کو تثلیث مین شامل کرتے تہے اسی سبب سے اُن لوگونکا نام مریانات
رکہا گیا تہا اور عرب مین ایک فرقہ جسکو کولیریڈین کہتے تہے وہ بہی حضرت
مریم کو تثلیث مین شامل کرتے تہے اور اُنکے لئے ایک قسم کی روٹی بنایا

کرتے (سیل صاحب) اور جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب انگریزی
حاشیہ صفحہ ۳ مین بہی اسیطرح ہے اور ولیم میور صاحب کتاب شہادت
قرآنی مطبوعہ لکہنؤ ۱۸۶۰ء صفحہ ۴ ۱۵ و ۵ ۱۵ مین فرماتے ہین کہ اُن دنونمین
(یعنے زمانہ حضرت نبی الاسلام صلعم مین) مشرق کے عیسائیون نے واقع مین
مریم کا احترام مجید یہانتک کیا کہ اُسکی پرستش کی انتہی

اس سے روح القدس اقانیم ثلاثہ کے سوا معلوم ہوتا ہے

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب اردو صفحہ ۱۶ و انگریزی ۴۴ ایلین مجلس کی
نسبت لکہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد آپکے مقولونکے دو مختلف
ترجمے ہوے اور انہین انجیل کا نام دیا گیا پہلی انجیل حواریونکے اعتماد پر
جاری ہوے اور دوسرے بادشاہ قسطنطین کے۔ اس بادشاہ نے صرف
اپنے ملک کو استحکام دینے کے لیے مذہب عیسائی اختیار کیا تہا اور یہ ایسا
ظالم تہا کہ اسے لوگ نیرو ثانی کہتے تہے اسکے یہان ایک مشہور انجمن تہی جسکو
ناشیا یا نائیس کہتے تہے اس مجلس نے پہلے پہل ۳۲۴ء مین حضرت عیسیٰ کی
خدائیکا مسئلہ نکالا سینٹ ہلیری جو چوتہی صدی مین پوائے ٹیئرز ضلع کا بشپ
تہا اور اگلے زمانہ کے پادریونمین تہا وہ اُن مذہبی تکرارون اور مناقشون
کو بہت ناپسند کرتا ہے جسکے سبب سے ہزارہا عیسائی مارے گئے اور اُن
لوگون سے ظلم ہوا جنہین آپسمین بہائی بنکر رہنا چاہئے تہا اُسکے الفاظ یہ ہین
کہ بڑے افسوس اور خوف کی بات ہے کہ جسقدر ہم لوگونمین رائین مین اُسیقدر
مسئلے ہین اور جیسا جس کسی کا میلان ہے ویساہی اُسکا مذہب ہے اور جتنی

ہم مین خطائین ہین اونتی ہی ہماری کفرگوئی اور بے ادبی ہے کیونکہ ہم لوگ
مسئلے اپنے دلکی خواہش کیموافق بنا لیتے ہین اور پہر اُن مسئلون کو اُسیطرح
بناوٹ سے بیان کردیتے ہین ہر ایک سال نہین بلکہ ہر مہینے ہم نئے مذہب پوشیدہ اُنکہو
کے بیان کرنیکے لئے نکال لیتے ہین انتہی اسکے سوا عیسائی عقیدہ کے بموجب
ہر اہل ایمان کو روح القدس پانیکا یقین ہوتا ہے (اعمال ۸ باب ۱۵ و ۱۷ اور
۱۰ باب ۴۵) اسی سبب وہ فاضل محمد معترف تہو عیسائی یعنے باپو راجندر اپنی کتاب
اعجاز قران مطبوعہ ۱۸۷۰ء کے صفحہ ۷ مین اقرار کرتے ہین کہ محمد صاحب پر
روح القدس نازل ہوئے اور روح اُنکو تعلیم کرتی ہے اور وہ نبی اور رسول
خدا ہین انتہی پہر اعجاز قران کے صفحہ ۱۶۳ مین لکہا ہے کہ ہر دم روح القدس
سینہ محمد صاحب مین متحرک رہتی تہی انتہی پہر اسکے صفحہ ۱۶۳ مین وہ لکہتے ہین کہ محمد
صاحب نے واسطے ایک مسلمان شاعر کے یہ دعا مانگی کہ اُسکو تائید روح القدس
کی ہو تاکہ وہ شعراے کفار کو رد کرے پس معلوم ہوا کہ تائید روح القدس
بعض امتان آنجناب صلعم کو بطفیل متابعت آنجناب صلعم اور ایمان بحضرت
مسیح کے نصیب ہوتی ہے تو آنحضرت صلعم کو بدرجہ اولی حاصل ہوگی
انتہی اسمقام پر وہ قول حضرت شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کا یاد کرنا چاہیے
جو آیہ انی متوفیک ورافعک الی الخ (سورہ آل عمران ع ۶)
کے حاشیہ مین وہ لکہتے ہین کہ بیشتر حضرت عیسی کے تابعدار نصارا تہے اب
مسلمان ہین سو ہمیشہ غالب رہے انتہی اور واقعی حضرت عیسی کے مراتب کا
تمام دنیا کے مذہبون مین سے کسی مذہب مین اقرار نہین ہے سوا اہل اسلام کے

تو جواب دہی رسول اللہ کیطرف سے الہی اسکی مدد کر روح القدس

چنانچہ جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی اردو کتاب مطبوعہ ۱۸۷۳ع صفحہ ۲۷ اور
انگریزی مطبوعہ لندن ۱۸۶۹ع صفحہ ۷۴ و ۷۵ کے حاشیہ مین لکھتے ہین کہ محمد چہارم کے
عہد حکومت مین جسکے وزیر اعظم نے ویانا شہر کا ۱۶۸۳ع مین محاصرہ کیا مگر اُسکو
جان سوبیسکی بادشاہ پولنڈ نے شکست دی ایک عیسائی پادری نے اسلام
قبول کیا اور اپنی حرارت اسلامی ظاہر کرنیکے واسطے جسطرح وہ آنحضرت صلعم کے
کسر شان کرنے کا عادی تہا اسیطرح اُسنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فریبی اور مکار کہا
مسلمان اُسکی اس حرکت سے نہایت متنفر ہوے اور اُسے گرفتار کرکے دیوان کے
پاس لیگئے اور اُسنے اُسکو اُسیوقت قتل کیا نیوٹن اور گبن اور پورسن صاحب
اور اور محققین نے یہ بات بڑی محنت سے ثابت کی ہے کہ تین ہین جو الخ
(یوحنا نامہ اوّل ورس ۷) جو مسئلہ تثلیث کی بنیاد ہے بالکل مصنوعی ہے
اور کالمٹ صاحب خود اس بات کا مقر ہے کہ اس ورس کو مینے کسی قدیم
انجیل کے نسخہ مین نہین پایا حضرت عیسیٰ نے صرف خدا تعالیٰ کی وحدانیت
کی تلقین کی تہی مگر پولس اور یوحنا حواریون نے جو افلاطون کے پیرو تہے آپ کے
عیسائی کی وحدانیت اور سادگی کو بالکل خراب کردیا اور اُسمین افلاطون کے
غیر مفہوم مسئلہ کو جو تثلیث کا مسئلہ تہا داخل کردیا بنیاد مسئلہ یہ ہے کہ افلاطون
نے اللہ تعالیٰ کی دو صفتونکو دو جسم فرض کیا ہے اگر لوک صاحب کی رائے
درست ہے کہ مسلمان حضرت عیسیٰ کی رسالت کے قایل ہین اور اُنکے معجزونکا
دل سے یقین کرتے ہین تو وہ عیسائی ہین سر ولیم جونس صاحب کی کتاب
موسوم بہ ایشیاٹک ریسرچز جلد ۱ صفحہ ۲۷۵ انتہیٰ پس روح القدس کا نزول یا

سلہ اعجاز قرآن مصنفہ فاضل ... باور اچپلز ... کے صفحہ ۹۶ مین لکہا ہے کہ بعض یہود و نصارا بر اعتقاد ہوگئے تہے اور محقق

جیساکہ ایک عیسائی عالم کے قول سے لکھہ چکا ہون حضرت رسولخدا محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم پر قران سے بہی ثابت ہے چنانچہ قال اللہ تعالی جلشانہ
قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ یعنے کہہ اسکو یعنے
قران کو اوتارا ہے روح القدس نے تیرے رب کی طرف سے تحقیق انتہی
دیکہو سورہ نحل رکوع ۱۴
اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ فارقلیط جسکا ذکر انجیل یوحنا ۱۴ باب ۱۶ مین ہے اور جسکا نزول
عیسائی پنتکوست کے دن سمجھتے ہین اگر اُس سے مراد روح القدس ہو تو وہ بہی
حضرت رسول اللہ صلعم سے بیعلاقہ نہین ہے
دوسرے یہ کہ جب اتنے غیر ملکون والے جمع تہے تو چاہئے تہا کہ کسی غیر ملک کی
کتاب مین بہی اسکا ذکر ہوتا مگر ابتک کہین سننے مین نہین آیا تعجب ہے جب اس
امر کی اتنی بڑی شہرت ہوئی تو یہودی جو روم مین رہتے تہے وہ اس سے کیون بیخبر
رہے کہ آجتک کوئی یہودی اسکا اقرار نہین کرتا چوتہے جب حواریون نے طرح
طرح کی زبانون مین گفتگو کی تو ایک آدمی اتنی یعنے سترہ زبانون مین ایک ہی وعظ
کیونکر کرسکا یعنے ممکن نہین کہ واعظ متفرق زبان والونکے سمجہنے کے لئے ایسا
جملہ مضمون وعظ کا ایک کی زبان مین اور دوسرا دوسرے کی زبان مین بیان
کرے یہ نہایت دستور کے خلاف ہے اور ایسی حالت مین مضمون وعظ سے
تمام وکمال کوئی بہی واقف نہین ہو سکتا اور جب تک ایسا نکیا ہو تو سترہ
زبانون مین ہر ایک کا بولنا ثابت نہین ہوتا اور اگر انمین سے ہر ایک نے اپنا
خاص زبان مین باتین کرنا شروع کیا تو ایک ہنگامہ ہو گیا ہوگا اسوقت انکی

متفرق بولیان کون سمجھہ اور پہچان سکا ہوگا کیونکہ سب ایک ہی گھر مین بیٹھے تھے
(اعمال ۲ باب ۲) رومن تفسیر کتاب اعمال مصنفہ پادری نکلس صاحب چھپا
الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۰ اعمال ۲ باب ۷ و ۸ کی تفسیر مین لکھا ہے یہ
عجیب بات تھی کہ اُس ایک ہی جگہہ مین اتنی زبانین بولتے تھے انتہیٰ پانچوین یہ عجیب امر
ہے کہ ایک نئی زبانین گفتگو کی تو اسکا لوگونکو تعجب ہوسکا کیا سبب کیونکہ ایک یا
دو زبانین تو ہر شخص بولنا جانتا ہے آج کل تو بعضے اہل انگلستان اور
ترک وغیرہ دس۱۰ دس بیس۲۰ بیس زبانین جاننے مین مشہور ہین اسمین
روح القدس کی علامت کیا ہے چھٹے اگر ایک ہی شخص نے ان سب متفرق
زبانون مین گفتگو کی تو اسکے لیئے ایک ہفتہ کا وقفہ چاہئیے تاکہ جتنا وعظ پطرس
نے کیا تھا (اعمال ۲ باب ۱۴ — ۳۶) ہر ایک ملک والے کی زبانین اُتنا
ہی اوتنا سب حواریونکی زبان سے بیان ہو تب تو ہر شخص اُن سب باتونکو
سمجھا ہوگا ساتوین حضرت پلوس جو استیفانکے قاتلونکے مددگار تھے (اعمال
۷ باب ۵۸) اُسوقت جبکہ یہ معجزہ اسقدر شہرت کے ساتھ ظاہر ہوا کہان تھے
یعنے تعجب کہ دُور دُور ملکون والون نے یہ عجیب واردات دیکھکر اُسی وقت
تین ہزار ۳۰۰۰ آدمی عیسائی ہوگئے اور پلوس کو اسکی خبر تک نہین پہنچی اور اسکے
ایک عرصہ کے بعد صرف آپ ہی ایک آواز سنکر عیسائی دین قبول کیا۔
آٹھوین نہایت غور کرنیکے لایق یہ بات ہے کہ مسیح کے عروج کے دس دن بعد
یہ ماجرا گذرا اور انجیلین چار وان اس ماجرے کے برسون بعد لکھی گئین
مگر کسی انجیل مین اور خاصکر انجیل یوحنا مین جو کہ بزعم علماء عیسائی سب سے پیچھے

بعد عروج مسیح کے لکھی گئی اسکا مطلق ذکر نہین ہے - نوین روح القدس کی تاثیر
تو منقسم ہو سکتی ہے مگر مجسم ہو کر یعنے آگ کی شکل بنکر اسکا منقسم ہونا محال عقلی ہے
دسوین سنہ ۱۰ مسیح نے آسمان پر جانے سے پیشتر اپنے شاگردون پر پہونکا اور کہا کہ تم روح القدس
لو (یوحنا ۲۰ باب ۲۲) پہر پنتیکوست سلہ کے دن یہ روح القدس کا نازل ہونا کیسا تہا
پادری فکس صاحب نے رومن تفسیر اعمال چہاپہ الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۷ع
صفحہ ۸ کے آخر مین لکہا ہے جب یسوع نے انپر پہونکا اور کہا تہا کہ تم روح القدس
لو (یوحنا ۲۰ باب ۲۲) تب اُسکے انعام مین سے کچہہ ملا پر اب وہ اُس سے معمور
ہوے انتہی اس سے پوری گواہی ملگئی کہ وہ پہونکنا صرف روح القدس ہی
دینا تہا گو بقول علماء عیسائی اُسوقت سب روح القدس نہین دیا بلکہ اُسمین سے
تہوڑا سا دیا تہا لیکن یہ عجیب بات ہے کہ تہوڑا روح القدس دیا تہوڑا باقی رہا
کیونکہ خدا پیمایش کرکے روح نہین دیتا ہے یوحنا ۳ باب ۳۴ - گیارہوین سنہ ۱۱ یہ
سترہ متفرق ملکونکے ہزارون آدمی اُس ملّٹہ مین فوراً کیسے پہچان گئے کہ ہم
مین سے ہر ایک فلانے فلانے ملک کا رہنے والا ہے کیا اُسوقت انپر بہی ویسا
ہی روح القدس نازل ہوا تہا جیسے حواریون پر ان دنون کیون اسیطرح
صورت دیکہتے ہی پہچان نہین سکتے یا اُس جلدی مین اُنہین سے پہلے ہر ایک نے
اپنی اپنی تواریخ ایک دوسرے سے بیان کردی تہی بارہوین سنہ ۱۲ روح القدس
نے طرح طرح کی زبانین بولنے کی اُنہین طاقت بخشی اور انجیلونکے لکہتے وقت
بہول چوک سے کہ یہ کام خاص روح القدس ہی کا ہے آگاہ نکیا تب متّی نے
ذکریاہ کیجگہہ یرمیاہ اور نسب نامہ اور اکثر باتون کو غلط لکہدیا اور اسیطرح

اور انجیل نویسون نے بہی چنانچہ اسکا مفصل حال اُس کتاب مین جو لکہنا چاہئے
جسکا نام نوید جاوید ہے اور نہایت تعجب یہ ہے کہ پنتکوست کے دن وہ ستره
ملکون بلکہ تمام دنیا کے ملکونکی زبانوںمین (اعمال ۲ باب ۵) گفتگو کرنے لگے مگر انجیلین
اور نامجات سب ایکہی زبان یعنے صرف یونانی مین لکہے گئے بلکہ اور زیادہ
عجیب بات یہ ہے کہ چار انجیلین موجود ہین اور تو بہی ایک ہی زبان مین
ہین چاہئے یہ تہا کہ اگر تمام دنیا کی زبانون مین نہین تو چار ہی زبانون مین
چارون انجیلین ہوتین اور اگر چار زبانونمین لکہنا ضرور نہ تہا تو چار انجیلین
لکہنا کیا ضرور تہا ایک انجیل تو کافی تہی اور اس سے بہی زیادہ تعجب کی
بات یہ ہے کہ ایک انجیل اگرچہ کسی غیر ملک کی زبانمین نہین مگر عبرانی مین تو
تہی اسکا بہی پتا دنیا مین باقی نہ رکہا تا کہ ستره زبانونمین سے دو زبانین تو
ثابت ہوتین اور پندره ہی کا جہگڑا سمجہانا باقی رہجاتا

پس جب اس پنتکوست کے دن نزول روح القدس کا ثبوت نہین ہوتا
تو انجیل یوحنا ۱۶ باب ۷ مین جو مسیح نے فرمایا کہ میرے بعد فارقلیط آئیگا وہ
روح القدس سے ہرگز مراد نہین ہے کیونکہ یوحنا ۱۶ باب ۷ کی اُس
پیشین گوئی کے پورا ہونے کا وقت وہی پنتکوست کا دن سمجہا جاتا ہے
پس جب اُس دن کے واقعے کا کچہ ثبوت نہین تو یہ پیشین گوئی حضرت
نبی الاسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق مین بلا کلام ثابت ہوگئی کما لا یخفی

ركن سيوم

الکتابت کے مقالات المعروف صفحہ ۱۹ مین لکہا ہے جس وقت ملک یہودیہ

روم کی سلطنت کا ایک صوبہ مقرر ہوا اور اُسکی حکومت ملک شام کے ایک
حاکم سے متعلق ہوئی اُسوقت رومیونکے ایک فوج اَنْٹونیہ نامی اَرک (جسے
فی زمانہ یروسلم مین بازار فراز کہتے ہین الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ
۱۶) مین ہمیشہ رہا کرتی تہی روم کی حکومت سے ناراض ہوکر یہودی لوگ
فساد برپا کرنے لگے اور پہلے اُس ارک کا محاصرہ کرکے اپنے قبضہ مین کر
اُس فوجکو بالکل نیست و نابود کرڈالا دوسرے سال سنہ ۷۰ع مین طیطس
نے لشکر کشی کرکے شہر مذکور کا محاصرہ کیا اور اُسے غارت کردیا انتہی۔
ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ سنہ ۱۸۲۹ع جسکو گوٹلب
بارتہہ صاحب نے المانی زبان مین لکہا اور پہر انگریزی اور بعد اسکے ناگری مین
ترجمہ ہوئی اُسکے صفحہ ۲۵ و ۲۶ مین لکہا ہے ہیرودیس بادشاہ جب ہیکل کو
بنا چکا اور وہ عمارت ایسی سنہری سوڈول بنے تہے کہ چارونطرف کے
لوگ اُسے دیکہکر تعجب کرتے تہے تب فوراً اُسکے تیار ہوتے ہی رومی فوج
یروسلم پر چڑہ آئے اُسکے سپہ سالار طیطس نے ہیکل کو بچانے مین بڑی
کوشش کی اور اگرچہ شہر یروسلم کی دیوارین بہت اونچی تہین اور اُسکے
برج نہایت مضبوط تہے تو بہی کچہ کام نہ آئے (جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری
جوزف جیکب مطبوعہ آگرہ سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۱ مین لکہا ہے کہ اُسوقت یروسلم
کے تین شہر پناہ تہین جنکی بلندی پچاس ہاتہ اور اُنمین ایک سو نوے ۱۹۰ برج
تہے) جب یہودیونکا سامان خوراک سب صرف ہوگیا اور وہ سختیون اور
بہوک سے مرنے لگے یہانتک کہ آدمیونکا گوشت کہانے اور لہو پینے لگے کہ

بہوکہ کی شدت مین بہتون نے چمڑا اور چوہا وغیرہ کہاکر اپنی جان بچانا چاہا اور نہ
صرف یہی بلکہ عورتون نے اپنے لڑکون کو مار کر کہایا اسکے سوا جو لوگ شہر مین
گہرے ہوئے تہے اُنہون نے الگ الگ گروہ ہوکر آپسمین بڑا فساد کیا اور
شہر ہی کے بیچ مین ایسی لڑائی روز روز ہوا کرتی تہی کہ گلیون اور کوچون مین
لہو کی دہارین بہہ جاتی تہین آخر کو رومی فوج غالب ہوکر شہر مین گہس پڑی
اور جو سامنے آیا اُسے قتل کیا اور یہودیون نے بہت غصہ ہوکر ہیکل مین آگ
لگا دے اور اگرچہ رومی سپہ سالار نے اُسکے بجہانیکے لئے سخت حکم کیا تو بہی
ہیکل ایسی گرائی گئی کہ پتہر پر پتہر نہ رہا اور شہر یروسلم بالکل غارت اور
نیست کیا گیا اور گیارہ لاکہہ یہودی اس لڑائی مین مارے گئے اور ۹۷ ہزار نوے
ہزار قید ہوئے انتہیٰ مقدس کتاب کا احوال صفحہ ۲۴۲ حصہ دوسرا تتمہ مین
لکہا ہے یہودی لوگ شروع سے رومیونکی حکومت سے صرف ناخوشی سے
متحمل ہوئے ہر چند خدا سے پہر گئے تو بہی آپکو خدا کی برگزیدہ قوم سمجہا اور مغرور
ہوکر اور قومون کو حقیر جانا اور اسلئے کہ رومی حاکمون نے بہی اکثر اونپر
ظلم کیا وے رومیونکی حکومت سے زیادہ بیزار ہوکر اُس سے خلاصی
ڈہونڈہتے تہے آخر کو فساد شعلہ کی مانند اُٹہا اور آندہی کیطرح سارے ملک
مین پہیل گیا سب یہودی اور علاماتین اُنکی سخت دلوئین بے اثر رہیں
صرف عیسائی لوگ چپ چاپ رہکر جیسا مسیح نے اُنہین سمجہایا تہا یروسلم سے
بہاگنے کی فرصت کے منتظر تہے (لوقا ۲۱ باب ۲۱) سو یہہ فرصت اُسوقت
ملی جب اگرپا بادشاہ نے پلا نام ایک شہر کو جو یردن کے اُس پار تہا اونکی

سنہ ۶۶ عیسوی

پناہ کیلئے بتلایا بہتیرے وہان گئے اور باقی اور جگہون مین بسے کیونکہ اسوقت عیسائیون
کی گنتی یہانتک بڑہ گئی تہی کہ ایک چہوٹے شہر مین سب کی سمائی نہ تہی تہوڑے
دنون بعد وسپاسین نام رومی سردار نے بڑی فوج سے یروسلم کو
گہیرا اور جب وہ قیصر ہوا اُسکے بیٹے طیطس نے شہر کا محاصرہ اپنے ذمہ لیا تہی
پادری اسکاٹ صاحب نے رومن تفسیر چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۸۵
جلد اول طبع اول مین لکہا ہے کہ لڑائی سے پیشتر طیطس نے چاہا تہا کہ اُسکو
(یعنے شہر کو) اور خاصکر ہیکل کو بچاوے اور اسلئے اُسنے یوسف مورخ کو کئی بار
یہودیونکے پاس بہیجا کہ اپنی بغاوت کو چہوڑ دو اور شہر میرے قبضے مین کر دو تو مین
تمہین معاف کرونگا اور تمہارا شہر غارت نہوگا مگر یہودیون نے اس گہمنڈ پر بہروسا
کرکے کہ خدا ہماری طرف ہے اور ہماری شہر پناہ بہی نہایت مضبوط ہے اُسکی
نہ سُنے اور یہانتک بڑی جانفشانی اور ہمت سے اُسکا مقابلہ کیا کہ آخر کو جب
شہر اُسکے قبضہ مین آیا تب رومی سپاہ بہت غصہ ہوکر رُک نہ سکے اور شہر مین
پہیل کر مرد و عورت سبہون کو قتل کیا اور گہرون مین آگ لگا دی پہر یہودی لوگ جو
پناہ کے لئے ہیکل مین بہاگ گئے تہے جب اُنہون نے دیکہا کہ کچہہ نہ بچیگا تب
آپ ہی کئی برآمدون مین آگ لگا دی اُسوقت رومی فوج حملہ کرکے ہیکل مین گہس پڑی
اور ایک سپاہی نے بغیر حکم کے ایک مشعل خاص ہیکل کے اندر پہینکی تب جلد اُس
مین آگ لگ اُٹہی طیطس نے اُسکے بجہانے کا حکم دیا لیکن اُس زور شور کی ہل
چل مین کون کسکی سنتا تہا سپاہیون نے ہیکل پر دہاوا کر دیا اور کسیطرح نہ
رُک سکا تہی اور ایسا ہی اس لڑائی کا حال تواریخ روم مصنفہ پناکس مطبوعہ

پہاڑ پر ہیکل کا بنا تہا اور ہیکل بیس ۲۰ آدمیوں سے بند ہوتا تہا آپ سے آپ ایک
رات کہل گیا اور عید فصح کے تہوڑے دنوں بعد سورج کے ڈوبنے سے پیشتر
اڑتی ہوئی گاڑیاں اور ہتہیار بند سپاہی بادلوں میں دوڑتے پہرتے دکہائی دیئے
اور وہ یہ بہی لکہتا ہے کہ چار برس لڑائی کے شروع ہونے سے پیشتر اننّاس کا بیٹا
یسوع ایک بے علم کسان (یعنے دہقان) عید خیمہ میں جب آیا اور تب تک شہر
میں خوشحالی اور امن باقی تہا یہ پکارنے لگا کہ پورب سے آواز اور پچہم سے
آواز اور چاروں طرف سے یروسلم اور اس مقدس ہیکل کے برخلاف ایک
آواز ایک آواز۔ ایک آواز دولہا اور دلہن اور تمام قوم کے برخلاف
حاکموں نے کوڑے سے اُسے مارا مگر کوڑے کی ہر ایک مار پر وہ پکارا افسوس
افسوس یروسلم پر افسوس اور اسیطرح روز روز سات برس تک وہ پکارتا
رہا یہانتک کہ یروسلم کے محاصرہ میں مارا گیا اور مرتے وقت وہ پکارا افسوس
مجہپر بہی تمت کلامہ
تب وہ بات جو اللہ رب العالمین نے حضرت یسعیاہ ۴ نبی کی معرفت فرمائی تہی
پوری ہوئی کہ صیہونکی خاطر میں خاموش نہ ہونگا اور یروسلم کی خاطر میں
دم نہ لونگا جب تک کہ اُسکی صداقت نور کی مانند نہ چمکے الخ یسعیاہ ۶۲ باب
اور ۲ آخر کو اُسوقت خدا کا یہ غصہ یروسلم پر سے گیا جبکہ حضرت عمر رضی نے اُسکو
پرسے بنوائی اور تب سے یروسلم کو امن حاصل ہوا۔
واضح ہو کہ یہ بربادی باتفاق جمہور مورخین سنہ ۷۰ عیسوی میں واقع ہوئی
اس لڑائی کے وقت تک حواریوں میں سے سوا یوحنا کے اور کسی کا زندہ ہونا

ثابت نہین ہے اور وہ بہی شہر افسس مین تہے (دیکہو ہندی تواریخ کلیسیا
کا آخر صفحہ ۲۷ و ۲۸) اور متی ۱۶ باب ۲۸ مین جو لکہا ہے کہ انمین سے جو یہان
کہڑے ہین بعضے ہین کہ جب تک ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتے دیکہ
نہ لین موت کا مزہ نہ چکہین گے انتہی اس بعضے کے لفظ سے بہی ثابت ہوتا
کہ اکثر حواریون اُسوقت تک دنیا مین نرہے تہے کیونکہ اس پیشین گوئی
مندرجہ ۱۶ باب ۲۸ کے پورے ہونے کا زمانہ اکثر علماء عیسائی یروسلم کے
غارت کا وقت سمجہتے ہین بشرطیکہ یہ بات صحیح ہو دیکہو رومن تفسیر متی ۱۶ باب
۲۸ صفحہ ۱۳۱ اس لڑائی کے وقت عیسائی جماعت کے سب لوگ یروسلم سے
باہر چلے گئے تہے اس سبب سے اس آفت مین نہین پہنسے صرف یہودیون
ہی پر گزرا جو کچہ گزرا بلکہ یہہ بربادی جین مقصود عیسائیونکا سمجہی جاتی ہے کیونکہ
وہ سمجہتے ہین کہ یہ آفت حضرت مسیح ہی کی برپا کی ہوئی تہی یعنے اُس رومی فوجکا
آنا در حقیقت حضرت مسیح کا آنا ہیکل اور یروسلم غارت کرنیکے لئے تہا دیکہو
الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۳۲ اور تفسیر انگریزی اسکاٹ صاحب لوقا
۲۱ باب ۲۴ پر اور رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۹۱ متی ۲۴ باب ۲۹–
۳۱ پر کیونکہ اس پیشین گوئی کے پوری ہونیکی جو لوقا ۲۱ باب ۲۴ مین بیان ہے
یہی دلیل عیسائیون مین سمجہی جاتی ہے مگر تعجب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ نے کیا
بے ادبی ہیکل کی نسبت جائز نہ کہی کہ صراف اور کبوتر فروش ہیکل کے
احاطہ مین بیچین (متی ۲۱ باب ۱۰–۱۳) پہر آپ کیونکر اُسکا ڈہا دینا گوارا کیا
ہوگا یہ سمجہکر کہ توجہ تون سے نفرت رکہنا کیا آپ ہی ہیکل کو لوٹنا ہے (رومیونکا

رومیونکا ہاتہ – اور دوسری دلیل اسبات کے لئے کہ ہیکل کی بربادی مین مقصود عیسائیونکا ہے ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۹ سے جو مین لکھتا ہون معلوم ہوجاتیگا قولہ یہ اُس عزت دار شہر کا انجام ہوا جسکو عرب لوگ آجتک اگرچہ اُسکی عظمت جاتی رہی ہے تو بھی بیت المقدس کہتے ہین اور اُسکے غارت ہونیسے یہودیونکی حکومت دنیا سے اُٹھ گئی خدا نے بیشک اُسکے غارت ہونے کے سبب سے عیسائی مذہب پہیلانیکا سامان کیا اس سے یہ بات سبھون پر ظاہر ہے کہ اگرچہ عیسائی مذہب یہودیونکے مذہب سے نکلا تو بھی وہ یہودی مذہب سے جدا ہے اور لوگ جو پیشتر یہودی رسومات ماننیسے کرسٹیانون پر کچھ نامناسب الزام لگاتے تھے تو الگ ہوجانیسے پھر ایسا نہین کرتے تھے اور جو روک کرسٹیانون کے روحانی مذہب ظاہر ہونے مین یہودیونکے رسومات کا لحاظ رکھنے اور اُنہین ماننے سے تھی اُٹھ گئی تب اُسوقت سے عیسائیون کو اپنے مذہب کے بابمین زیادہ قوت اور موقع ملا انتہی

اس مورخ ہندی تواریخ کلیسیا نے جو لکھا ہے کہ عیسائی مذہب یہودی مذہب سے جدا ہے یہ شاید صحیح ہو مسیح نے فرمایا متی ۲۳ باب ۲ و ۳ کہ فقیہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہین اسلئے جو کچھ وہ تمہین ماننے کو کہین مانو اور عمل مین لاؤ لیکن اُنکے سے کام نکرو کیونکہ وے کہتے ہین پر کرتے نہین یعنی اُنہوں نے جو کچھ احکام شریعت تمہین سکھائین اُنپر عمل کرو لیکن جسطرح وہ اور ون کو سکھلاتے اور آپ عمل نہین کرتے تم ایسا نکرو اس مقام سے صاف ظاہر ہے کہ توریت سوا ہیکل کے اور ہرگز کسی کے پاس نہ تھی انبیا کی

اور کتابین بہی اسیری بابل اور ہنگامہ اینٹوکس وغیرہ مین اکثر برباد ہوچکی
تہین تب حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ جو کچھہ فقیہ اور فریسی تمہین سکہاتے ہین اُسپر عمل
کرو اور نہین تو یون فرماتے کہ فقیہون اور فریسیون سے کچھہ کام نرکہو بلکہ توریت
مین جو لکہا ہے اُسپر عمل کرو اور چونکہ توریت وغیرہ ہیکل کے ساتہہ برباد
ہوچکی تہی اسی سبب سے حضرت متی وغیرہ کی انجیل مین نسب نامہ اور
بعض اور مقامون مین غلطی واقع ہوئی چنانچہ متی ۲ باب ۱۵ مین لکہا ہے کہ
مین نے اپنے بیٹے کو مصر سے بولایا انتہی اور متی نے یہ خدا کیطرف سے حضرت
مسیحؑ کی بابت پیشین گوئی بیان کی مگر ہوسیاہ ۱۱ باب ۱ مین یہ مضمون بنی اسرائیل
کی مصر سے نکلنے کی خبر دیتا ہے متی نے زبردستی اُسے مسیحؑ کی بابت پیشین گوئی
ٹہرایا کیونکہ اُسی دوسری آیت مین یعنے ہوسیاہ ۱۱ باب ۲ مین پہر اُنہی
بولائے ہوے کی بُت پرستی مذکور ہے پس اگر حضرت عیسیٰ کی بابت پیشین گوئی
ہے تو حضرت عیسیٰ کب بُت پرست ہوگئے تہے الغرض اگر متی نے ہوسیاہ
کی کتاب کو دیکہا ہوتا تو ایسا دہوکا کبہی نہ کہاتے صرف پہلی آیت کا مضمون
کسی سے سُنکر اُنہون نے لکہدیا اور اُسکے بعد دوسری آیت کی اُنہین
مطلق خبر نہ تہی تو بہی توریت کے احکام پر عمل کرنے کی اُن سب کو نہایت
ضرورت تہی تب حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ یہودی علماء یعنے فقیہ اور فریسی
جو کچھہ تمہین سکہاتے ہین اُنپر عمل کرو پہر یہ کہ ابتک عیسائی سب توریت وغیرہ
کو جیسے کچھہ کہ آجکل موجود ہے انجیل وغیرہ کے ساتہہ مجلد رکہتے ہین اور اُسکی
آیتون سے کلیساؤن مین وعظ کرتے ہین یہ صریح دلیل ہے کہ عیسائی مذہب بہی مو

مذہب سے جدا نہین ہے
پہر یہ کہ لوقا باب ۲۴ ۲۵ مین مسیح نے اپنے شاگردون سے فرمایا اسے نادانون
اور نبیونکی ساری باتون کے ماننے مین سست مزاجو کیا ضرور نتہا کہ مسیح دکہہ
اُٹہاے اور اپنے جلال مین داخل ہوا اور موسیٰ اور سب نبیونکی وے باتیں
جو سب کتابوں مین اُسکے حق مین ہین شروع سے اُنکے لئے بیان کین انتہی
اس سے ثابت ہے کہ نبیونکی ساری باتونکا ماننا عیسائیون کو ضرور ہے دوسرے
اس سے یہہ بہی ثابت ہے کہ کتاب کوئی موجود نہ تہی صرف زبانی باتین بیان
کین۔۔
میزان الحق چہاپہ آگرہ سنہ ۱۸۵۰ع دوسرے چہاپ شروع ۲ باب صفحہ ۵ مین پادری فانڈر صاحب
نے لکہا ہے کہ اس سبب سے کہ اکثر یہودیون نے یسوع مسیح کو قبول نہین کیا
خدا کے غضب سے مسیح کے چالیس برس بعد ہیکل اور یروشلم دونون خراب
اور یہودی تتر بتر ہوگئے سو اُسوقت سے ابتک پراگندہ ہین انتہی بڑا تعجب ہے
کہ عیسائی علماء اپنے مذہب کے کمال روحانی ہونے کا بہی دعوی کرتے تہے
یہانتک کہ ظاہری طہارت وغیرہ تک کو بیہودہ اور بیکار جانتے ہین دیکہو میزان الحق
چہاپہ آگرہ سنہ ۱۸۵۰ع صفحہ ۱۷۰ اپہر عیسائی مذہب نہ قبول کرنیکے سبب یہودی قوم
کو یہہ جسمانی سزا ملنے کا کیا سبب ہے اور جسمانی سزا بہی وہ کہ خدا نے آپ
گویا یہودی قوم پر جہاد کیا اور تو بہی خدا نے سب یہودیون کو نہ مار پایا
کہ ابتک لاکہون یہودی دنیا مین باقی ہین اس سے ظاہر ہے کہ شرعی
تکلیفون سے بچنے کے لئے عیسائی مذہب کو روحانی مذہب کہتے ہین

پہر یہ کہ اگر بے ایمانی کے سبب سے یروسلم مین یہودیون نے یہ سزا پائی تو مسلمان
جو سیکڑون برسون سے یروسلم پر متسلط ہین اُنکی ایمانداری کا نتیجا مل عیسائیونکو
اقرار کرنا چاہیے کیونکہ فانڈر صاحب ہی کے قول سے یروسلم مین متسلط رہنا
صداقت ایمان پر گویا خدا کیطرف سے مُہر ہے لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۶۱ مین ہے
کہ اس واقعہ کے بہت دنون بعد رومیون نے وہان بتخانہ بنایا انتہی

رکن چہارم

پہر چونسٹھہ برس بعد اس بربادی کے جبکہ آدرین قیصر نے یہودیونکی بغاوت
دیکھی تو نہایت غصہ ہوکر حکم کیا کہ کوئی یہودی شہر یروسلم مین آنے نپاوے
ور کبھی ایک رومیونکو بہی وہان بسایا اور ہیکل کی بنیاد پر ہل چلوائے اور پہلا
ایک مندر جوپیٹر دیوتا کے نام کا بنوایا اور کوہ کلوری پر ایک بت کا جسکا نام وینس
(یعنے خوبصورتی کی دیوی) تہا نصب کیا بلکہ شہر کا نام بدلکر ایلیا اور نام جو
اسکے گہر انکا تہا یعنے ایلیہ رگلیا معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت یہ سخت حکم شاہ ندکور
نے یہودیونکے واسطے جاری کیا اُسوقت عیسائی آپنے علاحدہ ٹہرے کیونکہ اُنکو
یروسلم ہی مین رہنے کی اجازت تہی الکتاب کے مقامات المعروف بہ روضۃ
چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۱۹
رومیونمین دستور تہا کہ جس عمارت کو کہود کر اُسپر ہل چلواتے اُس عمارت کو
بے اجازت بادشاہی مجلس کے کوئی پہر تعمیر نہین کر واسکتا تہا اور روضۃ
تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۸۵ اور الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۹ سطر ۱
مین سے پہلے لکہا ہے کہ ترنٹیوس روفس نے ہیکل کی بنیاد پر ہل چلوایا اور

یہان اوسین قیصر کا نام لکہا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ علماء اہلکتاب کو اس بات کے ثبوت مین شبہہ ہے کہ ان دونون رومیون مین سے کون اس امر کا مرتکب ہوا دیکہو الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۱۹ اور گمان غالب ہے کہ ان دونون نے اپنے اپنے وقت مین یروسلم پر اپنا یہ غصہ ظاہر کیا ہو تو عجب نہین

اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب سکرٹری صدر بورڈ چہاپہ سکندرہ اکبرآباد سنہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۳۰ دفعہ ۹ مین لکہا ہے کہ شہر یروسلم کے دوبارہ غارت ہونیکے بعد آدریان شہنشاہ روم نے کوہ مقدس پر جسکے اوپر ہیکل یعنی عبادتخانہ سلیمان کا تہا ایک نئے شہر کی بنیاد ڈالی اور نام بدلکر ایلیہ قپطلینہ رکہا انتہی واضح ہو کہ حضرت عیسیٰ کے صعود کے بعد پہلی کلیسیا یعنے عیسائی جماعت جو دنیا مین قایم ہوئی وہ یروسلم کی کلیسیا تہی اس کلیسیا کی ابتدا مین یروسلم اور ہیکل دونون آباد تہے اور عیسائی جماعت کے لوگ وہان رہکر سب یہودیون کے دستورات یعنے ختنہ کرنا اور کوئی حرام گوشت نکہانا وغیرہ بجالاتے تہے اعمال ۱۵ باب ۱ ۔ ۵ و ۲۱ باب ۲۰ ۔ ۲۶ ۔ اور قریب ڈیڑہ سو برس تک یہ سب دستور عیسائیون مین جاری رہے اسی باعث سے یروسلم کی کلیسیا کے اسقوف ملقب بہ اسقوف مختون ہین ۔

اردو تواریخ کلیسیا چہاپہ سنہ ۱۸۷۰ع صفحہ ۴۴ مین ہے کہ پطرس اور یعقوب اور یوحنا ختنہ کے حامی بنے رہے انتہی اور اسی تواریخ کے صفحہ ۴۲ مین ہے کہ یہودی طریقے اور موسوی رسومات کی پابندی یہی کلیسیا مین عرصہ تک جاری رہی انتہی اور اسی تواریخ کے صفحہ ۶۶ مین ہے کہ جو حکم حواری اور بزرگ یروسلم

مین جاری کرنے تہے اُسکی اطاعت دور دور تک تو سیحی کرتے تہے انتہی
چونکہ اسقدر مدت تک ختنہ کا دستور یروسلم کی کلیسیا مین جاری رہا تو اُس
سے وہ بات غلط ہوگئی جو اعمال ١٥ باب ٢٠ مین سب موسوی دستورات موقوف
کرکے صرف گلا گہوٹا اور لہو اور بتونکی قربانی نہ کہانے کی بابت حکم دیا گیا
تہا کیونکہ اگر اُسوقت وہ دستورات کہ جنمین ختنہ بہی ہے موقوف ہوگئے ہوتے
تو اُسکے بعد مدت مدید تک ختنہ کیون جاری رہتا اور غالباً اگر آدرین قیصر
کا خوف نہوتا تو اُسوقت سے شاید ابتک بہی وہی سب موسوی دستورات
کلیسیا یونمین جاری رہتے لیکن جب آدرین قیصر نے یہودیون سے سخت
ناراض ہوکر یہ حکم جاری کیا کہ جو کوئی ختنہ کریگا مار ڈالا جائیگا تب فلسطین
یعنے یہودیہ کے عیسائیون نے اس خیال سے کہ مبادا ہم بہی یہودیونکے
ساتہہ غضب سلطانی مین گرفتار ہون جان و مال کے خوف سے رسومات
موسوی کو بالکل ترک کردیا اور مرقس کو اپنا پیشوا قرار دیکر غیر قومونکی
جماعت مین شامل ہوگئے یعنے نامختونونکا سا سب طور طریق اختیار کرلیا
اور اسی سبب سے آدرین قیصر نے راضی ہوکر اُنہین یروسلم ہی مین رہنے
دیا صرف یہودیون اور مختون عیسائیون کو یروسلم سے نکالا اس کلیسیا مین
یہہ مارقس نام ایک غیر یہودی اسقوف تہا اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ
سنہ ١٨٧٠ع صفحہ ٦٦) اسکے سوا اعمال ١٥ باب ٢٢ و ٢٣ مین جو لکہا ہے کہ
رسولون اور بزرگونکی طرف سے انطاکیہ کی کلیسیا کو سب موسوی دستورات
ترک کرکے صرف گلا گہوٹا اور لہو اور بتونکی قربانی نہ کہانے کی بابت

لکھکر بھیجا گیا تہا وہ خط بھی مجموعۂ اناجیل مین موجود نہین ہے اسواسطے اُس
حکم کا بہت اعتبار نہین پایا جاتا مگر پلوس کے خطوںمین جو بزعم علماء عیسائی
سنہ ۵۴ع اور ۷۰ عیسوی کے درمیان مین لکھے گئے اُنمین جو نہ صرف ختنہ اور نامختونی
برابر بلکہ ختنہ کو بیضرورت لکھا ہے معلوم نہین کہ اُس مدت تک جبتک کہ ختنہ
کا دستور کلیسیاء یروسلم مین جاری رہا یہ خطوط کہان چھپے رہے جو نامختونی
کی تعلیم کلیسیا مین نہین جاری ہونے پائی اور اسقدر مدت کے بعد یہ سب
خطوط کہان سے نکل آئے جو آدرین قیصر کے ظلم کیوقت نامختونی کی تعلیم
سکہاتے ہوئے کام آگئے گویا آدرین بُت پرست کا حکم عیسائی سمجھ کی بموجب
الہام و وحی کے موافق تہا کہ پلوس رسول کی تعلیم کے مطابق نکلا اور
خوبی یہ کہ پلوس مقدّس نے اپنے خطوںمین ختنہ کو بیکار لکھا ہے اور آپ ہی
دربہ اور لسطرہ مین طمطاؤس کا ختنہ کیا تہا (اعمال ۱۶ باب ۱ — ۳)

نور افشان مطبوعہ ۲۵ مارچ ۱۸۷۵ع صفحہ ۹۵ مین پادری ویری صاحب
لکھتے ہین کہ ختنہ کا عہد ابراہیم اور اُسکی نسل کے ساتھ مخصوص و متعلق تہا
نہ عوام خلایق سے اور نہ شرط نجات محض نشان ابراہیمی ہونے کا مقرر
ہوا تہا۔ کتاب اعمال الرسل مین صرف غیر قومونکی نسبت ممنوع مرقوم
ہوا نہ کہ نسبت یہود کے اکثر یہودی عیسائی ابتک اپنے درمیان اُس
عہد کی رعایت کرتے اور رسم ختنہ کو جاری رکھتے ہین اُنکے حق مین انجیل
مین ممانعت کہین نہین آئی انتہی پیدایش ۱۷ باب ۱۲ و ۱۳ مین جہان
لکھا ہے کہ کیا گہر کا پیدا کیا پردیسی سے خریدا ہوا جو تیری نسل کا نہو ختنہ

ظاہر ہے کہ نسل ابراہیم کے ساتھ یہ عہد مخصوص نتھا بلکہ ہر شخص پر جو خدا پرستوں میں
شامل ہوتا ختنہ واجب تھا اور نصارا کوپیٹ (یعنے قبطی) میں طریق سنت (یعنے
ختنہ) کرنیکا جاری ہے انتہیٰ (از سیر الاسلام مطبوعہ ۱۸۴۵ء صفحہ ۲۴۱ سطر ۶
ترجمہ تہمیر) بلکہ قدامت اس رسم کی بہی ابراہیم سے پہلے ممالک مصر اور حبشیا
اتھوپیا اور اور دیگر میں جہان کہ مذہب یہودیونکا شایع نتھا پرانے پرانے
مصنفین کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے انتہیٰ (از سیر الاسلام باب ۵ ترجمہ تہمیر
صفحہ ۲۱۳ و ۲۱۴) پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۱۴ مین لکھا ہے قولہ بلکہ زمان
حال مین بیچ ولایت مصر کے سنت مسلمانونکی عورتونکے بطریق مساعجہ کے
ہوتی ہے ــ اغلب ہے کہ ابتدا مین موافق اُس رسم کے ہوتی ہوگی انتہیٰ
یعنے یہ عورتونکا ختنہ اسلامی شریعت سے نہین کیونکہ اگر ایسا ہوتو اور
سب ملکونمین اسکا رواج ہونا خطا سمجھا جاتا اس سے ظاہر ہے کہ مصر مین
عورتونکا ختنہ از روے شریعت اسلام نہین بلکہ قدیم دستور ملک سے ہے
دوسرے یہ کہ یہ ختنہ جو سنت حضرت ابراہیم کی ہے تو یہودیون مین بہی
عورتونکے ختنے کا رواج نہین ہے پس ثابت ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ سے
یہ رسم مصر مین رایج نہین بلکہ اُس ملک کے قدیم دستور سے ہے دیکھو
پیدایش ۱۷ باب ۱۰ ــ ۱۴

پس یہ عجیب طور مضبوط ایمان کا ہے کہ پلوس نے تو کہا ہی تہا کہ مین ہر طرح
لوگونمین اُنہین سا بنگیا (اول قرنتیونکا ۹ باب ۲۰ ــ ۲۳) مگر اور سب حواری
جماعت بہی ہمیشہ ایسے ہی چالاک رہے چنانچہ مسیح کی گرفتاری کے وقت

سب ساتھی بھاگ گئے اور ایک یعنے پطرس حواری جو پیچھے پیچھے گئے اُنکا
حال اُن بھاگے ہوؤن سے زیادہ خراب ہوا کہ تین بار اپنے خداوند کا
انکار کرنے بلکہ ایکبار اپنے خداوند کو بُرا بھی کہنے پڑا (متی ۲۶ باب ۶۹ سے
۷۵) اور جب رومی فوج کی یروسلم پر آنے کی خبر سُنی تب سب عیسائی
یروسلم سے بھاگ گئے اور جب آدرین قیصر نے یہودیون کو ستایا تب
سارے طور و طریق مذہبی سے بھی دست بردار ہوگئے تا کہ یہودیون کی
مشابہت نرہے یعنے نہ اپنے خداوند کا اُسکے گرفتار ہونیکے وقت ساتھ
دیا اور نہ اپنے خداوند کے گھر کا اُسکی بربادی کے وقت ساتھ دیا
سے بھاگ گئے اور نہ اپنے خداوند کے دستورات کی حفاظت کی
کیوقت بالکل اُنسے دست بردار ہوگئے چنانچہ اردو تواریخ کلیسا
ولیم میور صاحب مین لکہا ہے (صفحہ ۸ باب ۱ دفعہ ۱۳) مسیح کے حواریون
اور شاگردون نے ابتک اُسکی تعلیم کی حقیقت اور مطلب کو بالکل نہین
سمجہا تہا اور اُنکا سُست ایمان دنیوی نعمتون اور فائدون کی امید
مین لگا تہا اُسکے گرفتار ہوتے ہی ویسے سب بھاگ گئے اور پطرس نے جو
عدالت مین گیا وہان اپنے خداوند کا انکار کیا پھر مسیح کی مصلوبی کے بعد
سب بالکل مایوس اور ناامید ہوگئے وہ سمجھے اور عجیب بات جیسے مسیح
نے برابر سکہایا تہا ہنوز انہون نے نہین سمجھی تہی کہ اُسکا مرنا دنیا کی زندگی
اور نجات ہوگی انتہی کا ڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۸
مین لکہتے ہین کہ ....

باوجودیکہ محمدؐ اور عیسیٰ کی ابتدائی تاریخون مین ایسے حالات ہین جنمین عجیب مشابہت پائی جاتی ہے لیکن بہت سے ایسے ہین جنمین بالکل اختلاف ہے مثلاً عیسیٰ کے اول بارہ مرید دنکو ناتربیت یافتہ اور کم قدر مانا گیا ہے بخلاف محمدؐ کے اول مریدونکے کہ بجز آپ کے غلام کے سب لوگ بڑے ذی عزت تھے اور جب وے لوگ خلیفہ اور افسر افواج اسلام کے ہوئے تو اُس عہد مین جو کچھ اُنہون نے اعمال کئے اُنسے ثابت ہوتا ہے کہ اُنمین اول درجہ کی لیاقتین تھین اور غالباً ایسے کہ بآسانی دنیا مین کہین کہین ملتے حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۳ دفعہ ۱۸ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء پھر گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۲۵ مین لکھتے ہین کہ ....

ساتوین صدی مین عیسائی مصنف بکثرت تھے یہ نہایت عجیب بات معلوم ہوتی ہے کہ اُنمین کسیکو یہ جرأت نہ ہوئی کہ آپکے یا آپکے خلفاء اوّلین کی حیات مین عرب کے پیغمبر کی مسائل کے رد کرنے پر قلم اُٹھائے اور مجھکو یقین ہے کہ ساتوین صدی کی کوئی کتاب مسائل دین محمدی کے رد مین نہین ہے (حمایۃ الاسلام صفحہ ۶۷ دفعہ ۱۲۵ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء

تعجب کہ حضرات حواریونکے عہد ہی مین جعلی انجیلین تصنیف ہونا شروع ہو گئی تہین جیسا کہ دیباچہ انجیل لوقا ورگلٹینونکی ا باب ۶ مین ہے

پھر وہی صاحب فرماتے ہین کہ عیسائی اسکو یاد رکہین تو اچھا ہو کہ محمدؐ کے

مسائل نے وہ درجہ انتشار دینی کا آپکے پیرو مین پیدا کیا جسکو عیسیٰ کی ابتدائی پیروون مین تلاش کرنا بیفائدہ ہے اور آپکا مذہب اس تیزی کے ساتھہ پھیلا جسکی نظیر دین عیسوی مین نہین چنانچہ نصف صدی سے کم مین اسلام بہت سے عالیشان اور سرسبز سلطنتون پر غالب آگیا۔ جب عیسیٰ کو صلیب پر لیگئے تو اُنکے پیرو بہاگ گئے۔ برعکس اسکے محمد کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور آپکے بچاؤ مین اپنی جانین خطرہ مین ڈالکر کل دشمنو پر آپکو غالب کیا (از حمایۃ الاسلام صفحہ ۲۷ دفعہ ۱۲۳ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈ فری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء)

لیکن اہل اسلام مین تو حضرات حواریون کے مراتب انبیاء مرسل کی برابر جتاتے ہین دیکھو سورہ یٰس رکوع ۲ اذ ارسلنا الیھم اثنین فکذبوھما فعززنا بثالث فقالوا انا الیکم مرسلون شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے اُسکے حاشیہ مین لکھا ہے کہ یہ شہر انطاکیہ تہا حضرت عیسیٰ کے دو یار وہان پہنچے شہر والون نے ٹالدیئے پہر ایک شخص وہان سچے دل سے ایمان لایا پہر تیسرے یار بہی پہنچے۔ آگے نقل کرتے ہین کہ قوم نے اُس شخص کو شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے جیتا اُٹھا لیا انتہیٰ اور تفسیر حسینی مین انکے یہ نام لکھے ہین شمعون (یعنے پطرس) یحییٰ (یعنے یوحنا) تومًا (یعنے تہوما) انتہیٰ دیکھو متی ۱۰ باب ۲ و ۳ - اور سورۃ الصف رکوع ۲ مین بہی حضرات حواریون کی توصیف مرقوم ہے کہ قال الحواریون نحن انصار اللہ تفسیر حسینی مین لکھا ہے گفتند حواریون کہ مائیم ناصران دین خدا و فی الواقع نصرت کردند دین عیسیٰ را انتہیٰ

کو نچوڑا اور رسومات موسوی ختنہ وغیرہ کو ادا کرتے رہے اور صوبہ یہودیہ میں اپنی
جماعتیں قایم کیں تہیں یہی عیسائی جماعتیں ابیونی فرقہ کہلاتیں (رومن
تواریخ کلیسا صفحہ ۹) کیونکہ جب ہیرودیس مرگیا اُسکے تین بیٹے تہے اُسکی بادشاہت
تین حصے میں تقسیم ہوگئی یعنے ریاست یہودیہ اور ادومیہ اور سامریہ ارکلاؤس
کے ورثہ میں آئی اور بیت عنیا اور تراخونیتس وغیرہ فیلپوس کے اور گلیلیہ اور
پیریا انطیپاس کے یہ سب بیٹے معروف بہ ہیرودیس کہلاتے تہے اور وہی ہیرودیس
ہیں جنکا ذکر اکثر انجیل میں اور رسولوں کے اعمال میں مندرج ہے (از رومن تفسیر
اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۹) یہہ ارکلاؤس بہی (جو یہودیہ کا حاکم تہا) اپنے باپ کی
مانند ظالم تہا چنانچہ عید فصح کے دن ایکدفعہ اُسنے تین ہزار آدمیوں کو قتل کیا تہا
جب نو برس حکومت کرچکا آگستس شاہنشاہ نے اُسے ان بد ذاتیوں کے سبب
ملک یہودیہ سے خارج کیا اور ملک گال کو جو بالفعل فرانس کہلاتا ہے بہیجدیا
وہ اسی ملک میں مرگیا (رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۳۰) اور یہودیہ روم
کا ایک صوبہ ہوگیا تہا۔
اسی ابیونی فرقہ کا عقیدہ یہ تہا کہ مسیح کو محض آدمی جانتے تہے (از رومن تواریخ
کلیسا صفحہ ۷۹) اور اسی ابیونی فرقے کے لوگ صرف متی کی انجیل کو قبول
کرتے تہے (ایضاً رومن تواریخ صفحہ ۷۹) یعنے عبرانی انجیل متی کو وہ مانتے تہے
(دیکہو موشیم کی تاریخ جلد ۱ مطبوعہ ۱۸۳۲ع) اور نسب نامہ اُس انجیل میں نہ تہا
اور یہی ابیونی فرقہ پلوس کے نامجات کو رد کرتا تہا اور پلوس کو توریت سے پہرا
ہوا کہتا تہا (از تفسیر لارڈنر مطبوعہ ۱۸۲۷ع جلد ۱ صفحہ ۳۸۳) اسکی وجہ یہ ہے کہ

کہ ابیونی فرقہ کے لوگ شریعت موسوی پر عمل کرتے تھے اور پلوس کے خطون مین
ختنہ وغیرہ سب موسوی دستورات پر عمل کرنیکی ممانعت ہے دیکھو گلتیونکا ۳ باب ۲ و ۳
و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۹ وغیرہ واضح ہو کہ انجیل مین جو خط یہوداہ حواری کے نام سے
کہلاتا ہے وہ قدیم زمانہ مین اسی یہوداہ آخری اسقوف ختنہ کا سمجھا جاتا تھا (دیکھو
تواریخ بیبل مطبوعہ ۱۸۵۰ع) اس یہوداہ آخری اسقوف ختنہ کے مارے جانیکا حال
اسطرح روسن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۰۶ مین لکھا ہے کہ ملک یہودیہ مین ایک شخص برکوکبا
نامی نے اپنے تئین مسیح ظاہر کیا اور اکثر یہودیون نے اسکو قبول کرلیا اور وے روم کی
سلطنت سے باغی ہوکر چاہتے تھے کہ عیسائی بھی انکے شامل ہوجائین مگر انہون
نے انکار کیا تب جسقدر عیسائی گرفتار ہوسکے برکوکب نے سخت عقوبت کر کے سبکو
قتل کروایا بعد اسکے روم کی فوج نے اسکو مغلوب کر کے مار ڈالا اور یہودیون مین
سے بہت کو مارا اور اس دہوکہ سے کہ عیسائی بھی یہودی ہین انمین سے بھی اکثرونکو
مارا تھا اسیوقت سے عیسائیون نے یہودیون سے مشابہ نہونے کیواسطے ختنہ
وغیرہ یہودی دستورات کو ترک کردیا پھر ولیم میور صاحب کی اسی اردو
تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۰ دفعہ ۲۳ مین لکھا ہے ایشیاے کوچک یعنی مشرق کے مسیحی
عشاء ربانی کیواسطے عید فصح کو وقت مقرری یہودیونکے یعنے انکے پہلے مہینے کی
چودہوین دنکو مانتے تھے اور تین روز بعد بلالحاظ دنکے مسیح کے پھر جی اٹھنے کی
عید کی تعظیم کیا کرتے تھے برعکس اسکے مغرب کی جماعتین جی اٹھنے کی عید
ہمیشہ اتوار اور اس سے دو دن پیشتر یعنے جمعہ کو فصح مسیحی مقرر کرتے تھے الغرض
پچھم کے مسیحی قید جمعہ اور اتوار اور پورب والے بلا تعین دنکے یہودی مہینے کی

تاریخ مانتے تھے انتہیٰ اس سے ثابت ہے کہ نہ صرف یروسلم کی کلیسیا بلکہ اُسکے بعد بھی سیکڑون برسون تک اُن تمام دُور دُور ملکونکے عیسائیوں مین شریعت موسوی کے دستورات مانے جاتے تھے مگر اب کسی پراُسٹلنٹ عیسائی کو عید فصح مانتے نہیں دیکھا اور ختنہ وغیرہ کا تو نام بھی نہین ہے پس یروسلم کی بربادی اگرچہ اُن پہلی جماعت عیسائی یعنے کلیسا ء یروسلم کا کہ جنمین یہودی دستورات سب جاری تھے خوشی اور فلاح مذہب کا باعث نہوئی ہو مگر اس زمانہ کے عیسائیونکی کہ جو سب شرعی تکلیفات سے آپکو آزاد جانتے ہین البتہ خوشی کا باعث ہوئی لیکن لوقا ۱۳ باب ۱ سے ۵ مین ایکدفعہ کا ذکر لکھا ہے اُسوقت بعضے حاضر تھے جو اُسے (یعنے مسیح کو) ان گلیلیونکی خبر دیتے تھے جنکا خون پلاطوس نے اُنکی قربانیونکے ساتھ ملایا تھا (یعنے قربانی گذرانتے وقت ہیکل مین اُنہین قتل کیا تھا) یسوع نے اُنہین جواب دیا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ گلیلی سب گلیلیون سے زیادہ گنہگار تھے کہ ایسا دُکھ پایا مین تمسے کہتا ہون نہین پر اگر تم توبہ نکرو سب اسیطرح ہلاک ہوگے یا وے اٹھارہ جنپر سیلوآم مین بُرج گرا اور دب مرے کیا سمجھتے ہو کہ وے یروسلم کے سب بسنے والونسے زیادہ گنہگار تھے مین تمسے کہتا ہون نہین پر اگر توبہ نکرو تم سب اسیطرح ہلاک ہوگے انتہیٰ پس اے آدمی کوئی کیون تھوجا الزام لگاتا ہے تجھکو کچھ عذر نہین کیونکہ جس بات مین تو دوسرے کو الزام لگاتا آپ کو مجرم ٹھہراتا ہے (رومیونکا ۲ باب ۱) پھر اُسی اردو تواریخ کلیسیا مین لکھا ہے (صفحہ ۳۰ دفعہ ۸) الغرض یروسلم اور ملک یہودیہ کی کلیسیا کی اتنی ہی خبر معلوم ہوئی لیکن اس خبر سے جو فی الحقیقت بہت کم اور ناتمام ہے اسقدر دریافت ہوا کہ یہودیون عیسوی مذہب نے تدریج و

واہستگی رواج پایا اور آخرکو کم ہلا یہہ بات جسٹن شہید کے بیان سے جو یہودیہ کے
قرب وجوار ملک سامریہ کا ساکن اور مسیح کے بعد دوسری صدی مین عیسائی ہوا
تہا زیادہ تر ثبوت پاتی ہے اور وہ اُس نواح مین اور اُس زمانہ کی بابت گواہ
معتبر اور شاہد عادل ہے اُسکی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیہ اور سامریہ کے
علاقہ مین بہ نسبت اور قوم اور ملکون کے عیسائی تعداد مین تہوڑے اور ایمان مین
کم مستحکم اور مضبوط تہے انتہی اور اسیطرح دوسری اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ [illegible] صفحہ [illegible] مین بہی ہے
اس بیان سے کئی باتین ثابت ہوتی ہین (۱) یروسلم کی کلیسیا کے دستورات
سے جو اُنکے زمانہ مین جاری تہے اس زمانہ کے عیسائیونکو بخوبی اطلاع نہین ہے
اور یہہ جو کہ بعض دستورات یہودی جیسے کہ ختنہ وغیرہ کا اُن عیسائیون مین جاری
رہنا لکہا ہے بہت کم بیان ہے غالباً اُنکے عقاید بہی اس زمانہ کے عیسائیون سے
مختلف تہے کہ جنکی ان تک خبر نہین پہنچی (۲) یہودیون نے اُس زمانہ کے بعد
جو جو عقاید کہ عیسائیون مین رائج ہوئے اُنہین منظور نہین کیا اور نہ آپ اُس مذہب
مین شامل ہوئے چنانچہ یہہ بات اُس قول سے جو لکہا ہے کہ آخرکو کم ہلا ظاہر
ہے (۳) یہہ جو لکہا ہے کہ ایمان مین کم مستحکم اور مضبوط تہے اس سے ثابت ہے
کہ یروسلم کی کلیسیا کے عیسائی اس زمانہ کے عیسائیونکا سا عقیدہ نہین رکہتے
تہے شاید حضرت عیسیٰ کی نسبت اُنکا عقیدہ وہ نہ تہا جو اس زمانہ مین عیسائیون کا
عقیدہ ہے تب ایمان مین کم مستحکم اور مضبوط سمجہے گئے —
پس شہر یروسلم ایلیہ نام قسطنطین کے عہد تک نامزد رہا یعنی سنہ ۳۰۶ عیسوی تک
اُس زمانہ مین والدہ قسطنطین ہلینہ نام نے جو مشہور مسیحی تہی قبل سنہ [illegible]

مسیح کے ملک یہودیہ اور یروسلم مین بہی کئی ایک گرجے تعمیر کیے انتہی (الکتاب سے مقامات المعروفہ صفحہ ۱۹) اسوقت سے عیسائی حکومت یروسلم مین قایم ہوئی کیونکہ قسطنطین شاہنشاہ روم عیسائی ہوگیا تہا اور مین تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۹ اسکا حال عیسائی علما کی معتبر کتابون مین اس طرح پر ہے کہ جب قسطنطین بادشاہ نے اپنے خسر کو مار ڈالا اور طبیعت پر کچہہ گہبراہٹ اور بیچینی ہوئی اور اوسکے کاہن نے اسکا قصور معاف نکیا تب لاچار ہوکر اس نے عیسائی پادریون کو بلوایا انہون نے کہا کہ اگر آپ عیسائی ہوجائین تو ہم ابہی آپکا قصور معاف کیے دیتے ہین (یہہ دستور گناہ بخشنے کا یوحنا ۲۰ باب ۲۳ کے بموجب رومی کلیسیا مین انکے پیرؤن سے جاری ہے) یہہ سنکر قسطنطین عیسائی ہوگیا اور تعجب کی بات یہ ہے کہ عیسائی ہونے کے پیچہے ہی اس نے اس کاہن کو جسنے اسکے گناہ معاف کرنیسے انکار کیا تہا مروا ڈالا پہر اپنی بی بی فاسطہ اور اپنے بیٹے کرسپس کو اور دونون بہتیجون اور چوتہے بہانجے اور بہتیرے دوست آشنا ونکو قتل کیا (از مفہوم صاحب کا دو رات کا مباحثہ اور تذکرۃ الکاملین مصنفہ ناسور ریاضی دان عیسائی بابو رامچندر صاحب مطبوعہ سنہ ۱۸۵۹ع صفحہ ۳۲ - ۳۴

بابو رامچندر صاحب عیسائی تذکرۃ الکاملین کے صفحہ ۳۳ مین یہہ بہی لکہتے ہین کہ قسطنطین نے اپنے سالے کو اور اپنے داماد لسی نس کو گرفتار کرکے مروا ڈالا تہا یہہ وہی کانسٹن ٹین یعنے قسطنطین ہے جسنے شہر قسطنطنیہ کی نیا ڈالا اور آباد کیا اور دار الخلافت ملک روم کا شہر روم قدیم سے اٹہا کر شہر قسطنطنیہ مین مقرر کیا (از تذکرۃ الکاملین مصنفہ بابو رامچندر عیسائی مطبوعہ سنہ ۱۸۵۹ع صفحہ ۳۱

(۳۲۳) مجلس نیقیس اسی نے جمع کی تھی تاکہ اریوس کی تعلیم کا جو مسیحؑ کی الوہیت
سے انکار رکھتا تھا فیصلہ کیا جاوے کیونکہ اریوس نے مسئلہ انکار الوہیت مسیحؑ کو
دونوں یوسی بیوسوں اور اور علماء کی مدد سے خوب پھیلانا شروع کیا تھا
اور اتھانیسیس اسکا مقابل ہوا تھا تب قسطنطین نے یہ مجلس جمع کی چنانچہ اسی مجلس میں
تین بشپوں اور بہتیرے پادریوں نے بھی تثلیث سے انکار کیا اور بعضے لوگ تثلیث
کے تو قایل ہوئے مگر حضرت مریم کو بجاے روح القدس کے داخل کرتے تھے اس
سبب سے اُن لوگونکا نام مریا نائٹ رکھا گیا تھا لیکن جب بادشاہ نے علانیہ
حکم دیا کہ جو شخص تثلیث سے انکار کریگا اسکا مال ضبط ہو کر جلاوطن کیا جاویگا تب
اکثروں نے بادشاہ کے خوف سے تثلیث کے عقیدہ پر دستخط کر دیئے سو اُس وقت
سے تثلیث قایم ہوئی اور اتھانیسیس کا عقیدہ مشہور ہونے لگا (سیل صاحب)
مگر اریوس کے مرنے کے بعد تک اس تعلیم کے مباحثہ کا آخر نہوا چنانچہ شاہنشاہ
کانسٹنٹیوس نے اریوس کی تعلیم کو پسند کیا اور جو بڑی مجلسیں سنہ ۳۵۵ء کو
آرلیس اور میلن شہروں میں جمع ہوئیں انمیں سے اکثر لوگ اس تعلیم کو قبول
کرتے تھے اسی دینی مباحثہ کے سبب بہت لوگ ستائے گئے بلکہ جان سے بھی
مارے گئے اور بڑی خونریزی کی لڑائیاں ہوئیں اریوس کی تعلیم اسکے پیچھے پانچ
سو برس تک برگشتہ دینی لوگوں میں جاری ہوئی (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۴۸)
اور جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی انگریزی کتاب کے صفحہ ۴۴ میں لکھتے
ہیں کہ اس مجلس نے پہلے پہل سنہ ۳۲۴ع میں حضرت مسیحؑ کی خدائی کا مسئلہ نکالا تھا
اور اسی بادشاہ کے عہد میں یوسی بیوس اور ترتلین کی معرفت مسیحؑ کی

پیدایش کے سنہ ابتدائی عالم سے ۳۹۹۹ قرار دیئے گئے انتہی از کتاب انگریزی

جان ڈیون پورٹ صاحب صفحہ ۴ اور چونکہ سنہ عیسوی چار ہزار چار پیدایش

عالم سے شروع ہوتی ہیں دیکھو حاشیہ متی ۲ باب ۱ انجیل مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ع و

حاشیہ کتاب پیدایش ۱ باب ۱ مطبوعہ ایضاً اُس حساب سے سنہ عیسوی حضرت

عیسیٰ کی پیدایش سے چار برس بعد شروع کئے گئے ہیں تو عمر حضرت عیسیٰ کی

۳۷ برس قرار پاتی ہے حالانکہ سب عیسائی علما کا اتفاق اسی پر ہے کہ حضرت

عیسیٰ کی عمر تینتیس ۳۳ برس کی تھی اسکی تشریح مین پادری فکس صاحب مشنری

لکھنوا اپنی کتاب موسومہ بہ اصلاح سہو مطبوعہ امریکن مشن پریس لکھنؤ باہتمام

پادری مسور صاحب ۱۸۸۱ع صفحہ ۱۰ امین جان ڈیونپورٹ صاحب کا قول

اوّل لکھکر اُسکا جواب لکھتے ہین چنانچہ قولہ ابتدا سنہ چھ سو عیسوی تک سال

ولادت خداوند یسوع معلوم تھا کہ تعین تاریخ واقعات مین بکار آمد ہوتا تھا

کہ اکزی گسس دونیسی وس ایک رئیس رومی نے سال عیسوی کو رواج دیا

(جواب) انجیل لوقا ۳ باب ۱ سے خداوند مسیح کی ولادت کا سال صاف معلوم

ہوتا ہے یعنے قیصر طبریوس نامی بادشاہ روم کی سلطنت کے پندرہوین برس

مین یوحنا اصطباغی نبوت کرنے لگا اور خداوند مسیح چھ مہینے بعد اسی خدمتگزاری

مین داخل ہوا بموجب اُسی باب کے ۲۳ آیت کے وہ تیس برس کا تھا پادری

موصوف کا کام یہہ تھا کہ اُسنے اپنے دونوں رومیونکی تواریخ سے حساب کیا کہ خداوند

مسیح کی ولادت سے اُسوقت تک کتنے سال گزر گئے تا کہ تاریخ سنہ عیسوی مقرر

کرین لاکن چار برس کی غلطی ہوئی کہ فی الحقیقت ٹھیک حساب کیموافق ہوگی

ولادت چار برس پیشتر ہوئے پس انجیل میں اُسی سال کا صاف بیان ہے اور
جو چار برس کا فرق ہے سو پیچھے حساب کی اصلاح سے ظاہر ہوا انتہی مفتاح التواریخ
کے صفحہ ۴ میں ہے تاریخ عیسوی کہ حالا رائج العصر ہست چہار سال و ہفت روز بعد
از ولادت آنحضرت بشمارت آورده اند آنحضرت از ابتدای ام سالگی شروع بدعوت
خلق نمود چون ہفت سال بدعوت خلایق پرداخت و از عمرش سی و شش (۳۶)
سال و سه ماه گذشت پیلاطوس پادشاه یہودیه او را مصلوب ساخت
و این سانحه پر الم بروز جمعه سیوم ماه اپریل سنه ۳۳ سی و سه عیسوی آن روز که عید
فصح یہودیان بود بوقوع آمد انتہی

واضح ہو کہ یہہ جان ڈیون پورٹ صاحب وہی ہیں جنکی کتاب کا ترجمہ دہلی میں باسم
مؤید الاسلام اور لکھنؤ میں مظاہر الحق مطبوع ہوا اور جنکی نسبت پادری فکلس صاحب
اپنی کتاب اصلاح سہو کے شروع میں لکھتے ہیں کہ جان ڈیون پورٹ صاحب
کی تصنیف کا ترجمہ انگریزی زبان سے اردو زبان میں بنام مظاہر الحق ہوا جسکی اصل
حضرت محمد پیغمبر اسلام اور قرآن کی معذرت ہے یہہ تصنیف دونوں قوم یعنی عیسائی
اور اہل اسلام کی نظر میں غیر معمول اور تعجب انگیز ہے جتنی مسیحی اپنے مذہب کے
قدر دان ہیں اس تصنیف سے واقف ہو کر غم کہاتے اور بیزار ہوتے ہیں اسلئے کہ
ایک اُنہیں سے جسنے عیسوی مذہب میں تربیت پائی اور ابتک عیسائی کہلاتا ہے
اسلام اور اُسکے بانی کا حافظ اور مددگار ہوا اہل اسلام اُنکی برابر متعجب ہوکر
اپنے طریقے کے ایسے غیر مترقب اور سرگرم حامی اور خیرخواہ سے مسرور ہوتے ہیں
یہہ سمجھکر کہ تصنیف مذکورہ کے ذریعہ سے اُنکی ملت کی فضیلت اور رونق آشکار

ہوئی مگر راقم بافسوس اعتراف کرتا ہے کہ ان ایام مین فرنگستان کے بہت علما
وفضلا صاحب موصوف کیطرح طریق حق سے منحرف ہوئے انتہی پس جان ڈیون
پورٹ صاحب کے قول اور پادری فلس صاحب کے جواب سے تعین سنہ عیسوی
زمانہ سنہ چھہ سو عیسوی سے ظاہر ہوتا ہے اور اگر قسطنطین اول کیوقت سے ہو تو
بہی چوتہی صدی عیسوی مین کچھہ کلام نہین ہے اور اُس بادشاہ کا بیٹا کانسٹن
ٹین ثانی بہی دیندار اور بُت پرستی سے بیزار تہا اور قسطنطین اول کی والدہ نے جو کہ
اسّی برس کی تہی اور عیسائی مذہب مین دیندار مشہور تہے یروسلم کا حج کیا اور
وہان جا کر گرجے بنوائے (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۲) اس سے پیشتر
سب رومی بادشاہ بُت پرست تہے لیکن جولین قیصر کیوقت مین جو کانسٹن
ٹین ثانی کا جانشین تہا پہر روم مین بُت پرستی کا رواج ہو گیا مگر اسکے بعد عیسائی
دین کی بنیاد رومی شاہنشاہون مین پڑ گئی (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۹) پہر
سنہ ۴۰۰ع کے قریب شمالی اطراف کی کئی وحشی قومین سلطنت روم پر چڑہ کے آ
قابض ہوئین یہہ قومین بُت پرست اور نہایت بیعلم اور وحشی تہین اور
جہان کہین اُنکا غلبہ ہوا اُنہون نے سارے مدرسون اور کتب خانون اور
علم و دین کے مکتوبون اور نوشتون کو بہسم کر ڈالا (یعنے جلا دیا) اس بڑی آفت
کے سبب اُن سارے ملکون کے اوپر بے علمی کی راتون رات کی تاریکی کئی
زمانہ تک چہائی رہی اور مسیحی ایمان کا ایک بڑا انتبدل ہو گیا اسی زمانہ کے بیچ دین محمدی
شروع ہوا انتہی (طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۲۹ حصہ ۲ باب ۱۱
مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع صفحہ ۲۳۳) سنہ ۸۰۰ع سے سنہ ۱۴۰۰ع تک الارکنہ نے تین دفعہ

اٹلی پر چڑھائی کی آخر وہ شہر روم کو قبضے مین لایا اور اُسکے باشندونکو مارا اور مکانونکو
جلا اور مال و اسباب کو لوٹ کے شہر کو ویران کیا مگر مسیحی لوگ اور اُنکے مکانات
اس تباہی سے بچ گئے اتنے مین سُوئے وی اور وانڈل اور الانی اور برگنڈی
وغیرہ ایمانی فرقون نے ٹڈی کی مانند ملک فرانس پر اوترکے جو کچہہ اُنکے سامنے
پڑا سب چاٹ لیا اُنہون نے رہن ندی پر کے اچھے شہرونکو نیست و نابود کرکے
کئی ہزار مسیحیون کو تلوار سے قتل کیا ملک اسپین مین بھی اُنہون نے ویسی ہی
سختی کرکے اسقفون اور پادریونکو قتل کر عیسائی جماعتونکو پراگندہ کیا اور
جن ملکونکو مغلوب کیا تہا اُنہین چٹھی ڈالکر بانٹ لیا ملک گال سُوئے وی اور
وانڈل لوگونکو ملا الانیون نے ملک پرتگال کو لے لیا اور باقی ایمانی فرقون نے
اسپین کو لیا سنہ ۴۵۰ع کے قریب ہُن لوگ بحیرہ آضف کے اور ترکوہ قاف
پر سے اوترکے یورپ کے تمام ملکون مین پہیل گئے اُنکا راجہ اٹلا کوتاہ قد اور بدن کا
دُبلا تہا لیکن ایسا بہادر اور ظالم کہ جہان کہین جاتا سب لوگ اُس سے ڈرتے
رہتے اُسنے آپکو خدا کا کوڑا کہا اور جو لوگ خدا سے نہین ڈرتے تہے وہ بہی اُس سے
ڈرے وہ تخمیناً چار لاکہہ سپاہ کی ایک بڑی فوج لیکر جلاتا مارتا ڈینوب ندی کے
کنارے کنارے چلا آیا۔ اور چہوٹے چہوٹے رومیون اور وسگوتہون کی ملی ہوئی
فوجونکا مقابلہ کرنے کو چلا سنہ ۴۵۱ع مین ایسی بڑی لڑائیان جنہین ملک کے
ملک آپسمین لڑے شاذ و نادر ہوئین اُسمین تہیوڈورک راجہ خود اور ایک لاکہہ ساٹہہ
ہزار آدمی قتل ہوئے اور اٹلا اپنی تمام فوج سمیت ملک کو آگ اور تلوار سے
تباہ کرتا ہوا روم کیطرف بڑہا چلا (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ نمبر ۱۳۲ و ۱۳۳) سنہ ۴۵۲ع

مین وانڈل لوگونکے راجہ جنیسرک نے اُس شہر پر چڑہائی کی اور جب کوئی
اُسکا سامہنا نکر سکا تب وہ اور اُسکے سنگدل سپاہی چودہ دن تک لوٹ پاٹ
کرتے رہے اُسوقت طرح بطرح کے بیش قیمت چیزین عمدہ کاریگرونکی جو اُس قدیم
دار السلطنت مین تہین خصوصاً کیپیٹول نامہ جو جو پیٹر دیوتا کا چمکدار مندر جسکی چہت
سونیسے منڈہی ہوئی تہی اور وے پاک برتن جنکو طیطس شہنشاہ یروسلم کی
بڑی ہیکل سے لوٹ لایاتہا وانڈلون نے سب کو توڑپہوڑ ڈالا یا کرتا گو شہر مین
لیجاکے رکہا۔ اور ۴۱۲ عیسوی مین رومیون نے انگلینڈ اور اسکاٹ لینڈ وغیرہ کو چہوڑ
دیا تہا رومن تواریخ کلیسیا کے صفحہ ۱۳۱ سے ۱۳۴ تک اُسکا مفصل بیان ہے۔

رکن پنجم

الغرض جیولین قیصر نے یروسلم کیجانب دوربین لگائی یعنے متوجہ ہوا ہندی تواریخ
کلیسیا صفحہ ۴۷ مین لکہا ہے جیولین قیصر نے انجیل لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی اُس
پیشین گوئی کو جب تک قومونکا وقت پورا نہو یروسلم قومون سے روندا جائیگا۔
جہٹلانے کے لئے یروسلم کی ہیکل کو پہر بنوانیکا ارادہ کیا لیکن جسکی (یعنے مسیح کی)
حقارت وہ کیا چاہتا تہا وہ اُس سے زبردست تہا اور اُسکے ارادہ کو باطل کیا
جب مزدور ہیکل کے نیو کو کہودنے لگے تب آگ کے لوؤن نے زمین سے پہوٹ کر
اُنہین اُس کام سے روکا اور جب اُنہون نے بار بار بیکار مشقتین اُٹہائی تہین
لاچار ہو کر اُس کام سے ہاتہہ اُٹہایا انتہی

یہہ ماجرا چوتہی صدی (یعنے ۳۶۳ع) مقامات المعروف صفحہ ۱۹ سطر ۱۳ مین

صفحہ ۱۲ مین ... ہوگا کرسمس ۱۹۰۰ع ... مین قیصر ہو ... برطانیہ کو ... اپنی حکومت سے آزاد کر دیا انتہی

گذرا لیکن پہر قریب اسقدر مدت کے بعد جب حضرت عمر فاروق رض نے اُسے تعمیر کیا
اور اسی جگہہ پر اسلامی مسجد بنی وہ پیشین گوئی باطل یا غلط ہوگئی اور کوئی
آگ کی لو روکنے کو نہ نکلی حضرت یسعیاہ نبی نے اسکی بابت یہہ پیشین گوئی کی
ہے (یسعیاہ ۳۳ باب ۱۴ و ۱۵) صیہون میں گنہگار ترسان ہیں خوف نے
ریاکاروں کو سراسیمہ کیا ہے کہ کون ہم میں سے اُس مہلک آگ پاس رہیگا اور
کون ہم میں سے ابدی شعلوں پاس رہیگا وہ جو راستی سے چلتا ہے اور سیدہی
باتیں کرتا ہے جو اُس سود کو جو جور و جفا سے حاصل ہوتا ہے حقیر جانتا ہے جو رشوت
کے خلاف سے اپنا ہاتہہ کھینچتا ہے الخ اندر و من ہیبل چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۵ع یہان
سود کی بابت جو لکہا ہے کہ جو جور و جفا سے حاصل ہوا الخ اس سے کوئی یہہ
نہ سمجہے کہ بغیر جور و جفا کا سود جائز ہوگا بلکہ یہہ طرح کے سود کی صفت ہے کیا کوئی
کہہ سکتا ہے کہ زنا عورت سے زبردستی حرام اور رضامندی سے جائز ہے
اسیطرح سود کا بہی حال ہے خواہ ظلم سے ہو خواہ رضامندی سے بلکہ عہد عتیق
میں تو سود کا لینا اور دینا دونوں حرام لکہا ہے دیکہو یرمیاہ ۱۵ باب ۱۰ میں لکہا ہے
نہ میں نے سود پر قرض دیا اور نہ قرض لیا تو بہی لوگوں میں سے ہر ایک مجہپر لعنت کرتا
ہے اسیطرح حزقیل ۱۸ باب ۸ و ۱۷ نحمیاہ ۵ باب ۱۰ خروج ۲۲ باب ۲۵ احبار
۲۵ باب ۳۶ و ۳۷ استثنا ۲۳ باب ۱۹ امثال ۲۸ باب ۸ اول سموئیل
۸ باب ۱۳ اور ہر سود کہ جو جور و جفا سے حاصل ہوتا ابتدا میں رضامندی
سے قرار پا چکتا ہے اگر ایسا نہو تو اُسے سود کیون کہیں بلکہ وہ تو لوٹ ہوجاے
پس یہہ کہ ہر طرح کے سود کا یہی نام ہے لیجیے جو رضامندی سے حاصل ہوا ہے

سود کہتے ہین اور جو جور و جفا سے حاصل ہو اُسے بہی سود کہتے ہین پہر یہہ ہے کہ سود کسی طرح کا ہو جب اُسکے ادا کرنے مین انسان مجبور ہوتا ہے تب تا ل عدالت سے اُسکا گہر نیلام کرنے یا اُسے قید کرنیکا حکم ہو جاتا ہے پس وہ کونسا سود ہے جو اس صفت سے خالی ہے

طامس اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی تفسیر مین یون لکہا ہے قولہ جیولین رومی بادشاہ نے عیسائی دینکا دشمن ہوکر ہیکل کے پہر بنانے اور یہودیون کو وہان بسنے کی ترغیب دینے مین کوشش کی تاکہ جان بوجہ کر اس پیشین گوئی کی حقارت کرے لیکن یہہ بیدینی کی محنت اُسکی برباد ہوئی کیونکہ آگ کے شعلون نے زمین سے نکلکر کاریگرون کو ہلاک کر دیا تہا اسکے بہت دنون بعد بڑی بڑی کوشش اور بہت خونریز لڑائیان ہوئین (یعنے صلیب کی لڑائی یروسلم پر مسلمانون سے) تاکہ اس پاک شہر کو کافرون (یعنے مسلمانون) کے ہاتہہ سے نکالکر عیسائی حکومت قایم کرین لیکن کامیاب نہوے اور مسلمان جو کہ بُت پرستون سے کم نہین ہین اُسپر قابض رہے۔ غیر قومونکے زمانہ سے مراد وہ زمانہ کہ جس مین غیر قومونکو یروشلم پر قابض ہونے کی اجازت ملی یعنے جبکہ سب ہود عیسائی ہون تب اُنکا زمانہ پورا ہوگا اغلب ہے کہ یہودی بحال ہونگے اپنے ملک مین اور جو نہین رہسکتے ہین اُنسے بدلا دیا جائیگا۔ یہہ باتین اُسوقت کی بابت پیشین گوئی کرتی ہین کہ جب عیسائی دین کی دعوت تمام قومون مین شروع ہوجائیگی یا وہ زمانہ مراد ہے جو مقرر ہے کہ غیر قومین یا سب قومین کلیسیا مین شامل ہوجائنگین جب وہ زمانہ قریب آئیگا تب یہودی اس پاک شہر پر قابض

ہونگے یہہ پیشین گوئی کیا ہی پوری ہوئی ہے کہ ہم اُسے کامل ثبوت عیسائی صداقت
کا کہہ سکتے ہین الخ
کاش کہ علماء عیسائی دین اسلام کے اصلی حالات سے تہوڑا بہت بہی واقف ہوتے
تو کیا ممکن تہا کہ ایسی واضح دلیلین اپنی ہی کتابون سے پاکر پہر نصرانی مذہب
کا نام ہی کبہی زبان پر لاتے۔ چہ جائے آنکہ اُسی کامل ثبوت عیسائی صداقت کا کہہ سکتے
اُسی ہیکل کی بنیاد پر اتنک ساڑہے بارہ سو برس سے زیادہ گذرے ہین کہ مسجد اقصیٰ
اور مسجد الصخرہ کی بڑی عالیشان عمارت حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رض خلیفہ اسلام
اور صحابی حضرت خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام کی تعمیر کروائی ہوئی موجود
ہے پادری شیرنگ صاحب رسالۃ الکتاب کے مقامات المعروفہ صفحہ ۲۳ مین لکہتے ہین کہ
جسوقت عمر نے یروشلم کا محاصرہ کرکے اُسے لیلیا اُسوقت عیسائیون کے بطریک یا پیٹریارک سے
امام نے عرض کی کہ مسجد کہوانے کیلئے کونسی جگہہ بہتر ہے بطریک موصوف نے سلیمان کی
ہیکل کی اوجاڑ جگہہ کو دکہایا اور کہا کہ یہہ سب سے بہتر جگہہ ہے اسلئے مسجد وہان تعمیر
ہوئی انتہی
یہہ عرض کرنیکا لفظ اس مقام پر پادری شیرنگ صاحب کے قول مین سخت مہمل پایا
جاتا ہے لیکن یہہ عرض کرنا شاید ایسا ہو جیسے خدا فرماتا ہے انا عرضنا الامانۃ
علی السموات والارض والجبال یعنے البتہ ہمنے پیش کیا امانت کو آسمان اور زمین
اور پہاڑ وغیرہ (آخر سورہ احزاب) ازدین جسکی تحقیق مطبوعہ لدہیانہ امریکن مشن پریس
سنہ ۱۸۷۱ع صفحہ ۵۶ ۔ پس اگرچہ جولین قیصر کے نوکرون کو ہیکل کے نیو سے شعلون نے
نکلکر باز رکہا لیکن مسجد الصخرہ بے کسیطرح کی روک ٹوک کے تعمیر ہوئی اور بنہ خرف کی

بلکہ عیسائیونکے بطریک یعنے امام نے خود ہیکل کی بنیاد پر مسجد اسلام کا بنانا بہتر بتلاکر
پیشین گوئی کو باطل کیا کیونکہ یہودیونکا ابتک وہی خراب حال موجود ہے اور ہیکل
تعمیر ہوگئی پہر یہہ کہ اگر مسلمان لوگ کافر اور بت پرست ہین مگر عیسائی لوگ تو غیر
قوم نہین بلکہ وہ اپنے نزدیک خدا کے فرزند ہین انہون نے بہی تو شروع اسلام سے پیشتر اور چند سال
صلیب وارون نے بہی وہان عیسائی حکومت قایم کی تہی اگرچہ خدا کی قوم مین
ہونیکا دعوی کرنیکے باوجود وہ خدا کے گہر مین رہنے پاتے پس اگر یہہ خدا کے فرزند
ہین تو اُس فرزند کی مانند ٹہرے جسے باپ نے عاق کرکے گہر سے نکالدیا ہو الحاصل
اگر اُس پیشین گوئی کو سچا کہین تو عیسائیونکو غیر قوم یعنے بت پرست وغیرہ کہنے پڑینگے
اور اگر عیسائیون کو خدا کی قوم اور خدا کے فرزند کہین تو اُس پیشین گوئی کو جو کہ حق
ثبوت عیسائی صداقت کا ہے باطل کہنا پڑیگا اور اگر ان دونون باتون مین سے
نہ کہین تو ان مفسر صاحب کو جہوٹا کہنا پڑیگا کیونکہ یہودیونکی نسبت بہی تو ہمیشہ
یروسلم مین قابض ہونیکا تہی گمان ہے کہ وہ عیسائی ہوجاینگے پس جب عیسائی
ہی نے یروسلم پر چڑہائی کی تہی تب کیون ناکام رہے لیکن اسکا تصاحب انگریز
اسیطرح ہم انہین کافر اور بت پرست کہنے کی حاجت نہین رکہتے
اگر ملا جلال گفتہ کافر و دشمن را کجا باشد فروغے مسلمان گفتش اندر مکافات یاد رفعے
را جزا باشد در وغے ۔ عیب نہ لگاؤ کہ تمپر عیب نہ لگایا جاوے کیونکہ جسطرح تم عیب لگاتے
ہو اُسیطرح تمپر بہی عیب لگایا جائیگا اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اُسی پیمانہ سے تمہارے
واسطے ناپا جائیگا متی ۷ باب ۱ و ۲ اسکے سوا پیشتر تو اُس پیشین گوئی کا بطلان صرف
ایسی ہی والون کو معلوم تہا مگر صلیب وارونکی لشکر کشی نے تمام عالم پر اس

پیشین گوئی کا بطلان ظاہر کر دیا مصرع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا ؎
پس اگر بقول انگریزی مفسر اسکاٹ صاحب کے جب یہودی بحال ہونگے تب یہہ
پیشین گوئی پوری ہوگی تو معلوم ہوا کہ یہہ پیشین گوئی اہل اسلام کی بابت نہی
کیونکہ جب حکومت اسلام یروسلم اور اُسکے سارے ملکوں پر پہیل گئی تب یہ عبادتخانہ
بہی تیار کیا گیا اور اُسکی تیاری مین کسیطرحکی روک ٹوک نہین ہوئی اور عیسائی
دین بہی ہنوز تمام قوموںمین نہین پہیلا تہا کہ پیشین گوئی پوری ہوگئی پس اگر اسے
پیشین گوئی کہنا چاہیئے تو اسلام کی بابت ہے اور اگر اسلام کی بابت نہین تو
یہہ پیشین گوئی باطل ٹہرتی ہے اب لحاظ کیجیئے کہ طامس اسکاٹ صاحب مفسر
انگریزی جسے کامل ثبوت عیسائی صداقت کا کہہ سکتے ہین اُسکا تو یہہ حال ہے پہر
جو ناقص ثبوت عیسائی صداقت کے ہین اُنکا کیا حال ہوگا پس یہہ مسجد جو ہیکل
کی بنیاد پر بنائی گئی اسکے دو ہی سبب ہین یعنے یہہ کہ شروع سے مصلحت الٰہی
اسبات کی مقتضی تہی تب بے روک ٹوک ظاہری و باطنی کے اُسکی تعمیر نوبت مین
آئی اور یہہ بات صحت حجت اسلام اور نسخ ادیان سابقہ پر دلیل ہے تب تو اُن کا
عبادتخانہ خدائے قادر مطلق نے غارت ہونے دیا اور مسجد الصخرہ کے بننے کا سامان
کمال غلبہ اور عظمت کے ساتہہ ہوا یا یہہ کہ اس مسجد کی تعمیر حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کے معجزے اور کرامت کا ظہور ہوا کہ مسجد بنانیکے وقت کوئی شعلہ وغیرہ
کسی جگہ سے نہ نکلا اور عیسائیوں کے بطریک نے حضرت عمر رضہ کے رعب باطنی سے
اگرچہ عین ہیکل کی بنیاد ہی پر مسجد بنانے کی صلاح دی اور یہہ بات کمال عظمت
اسلام کی پوری دلیل ہے ماشاءاللہ

یروسلم مقرر کیا بعد اسکے اسکا بہائی بالڈوین تخت نشین ہوا بسبب اسکے کہ اسکا کوئی فرزند نہ تہا اسکا بڑا داماد مسند آرا ٹہرا ۱۱۸۶ع گیارہ سو اٹہاسی عیسوی (یا ۱۱۸۷ع) مین صلاح الدین سلطان[ف۱] مشرقی نے یروسلم پر چڑہائی کرکے اُسے صلیب دارونکے ہاتہ سے لیلیا ۱۲۴۳ع مین والیے دمشق شاہ اسمعیل نامی نے یروسلم کو نصرانی سلطنت کے تحت مین پہر سپرد کیا (یعنے شہر کو سپرد کیا نہ یہہ کہ اُس مقام کو جہان مسجد اقصیٰ ہے) مگر والی مصر نے ۱۲۵۱ع ایکہزار دوسو اکیاون عیسوی مین اُنکے قبضہ سے نکال لیا آخرکار سلطان روم سلیم نامی نے ۱۵۱۷ع ایکہزار پانسو سترہ عیسوی مین مصر اور شام کو مع یروسلم کے تحت حکومت مین ملایا اور اُسکے بیٹے سلیمان نے ۱۵۳۴ع ایکہزار پانسو چونتیس عیسوی مین وہ شہر پناہ بنوائی جو بالفعل موجود ہے انتہی۔

تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسو بائیسوین زبور مین حضرت داؤد نے فرمائی ہے پوری ہوئی (۱) مین اُنسے خوش ہوا جو مجہہ سے کہتے ہین کہ یہوواہ کے گہر چلین (۲) اے یروسلم ہماری پاؤن تیرے دروازونمین قایم ہوے (۳) یروسلم مین جو ایسے شہر کی مانند بنایا گیا جو اپنی عمارتون مین باہم پیوستہ ہے (۴) جہان فرقے یاہ کے (یعنے خدا کے) فرقے اسرائیل کو شہادت دینے کے لئے اوپر چڑہتے ہین (۵) تاکہ یہوواہ کے نام کی شکرگزاری کرین کیونکہ وہان عدالت کے لئے تخت داؤد کے گہرانے کے لئے تخت رکہے ہین (۶) یروسلم کی سلامتی کیواسطے دعا مانگو تیرے پیار کرنیوالے سلامت رہین (۷) تیری شہر پناہ کے اندر سلامتی ہو (۸) تیرے محلونمین چین ہو اپنے بہائیون اور اپنے دوستون کیواسطے کہونگا کہ تجہہ مین سلامتی ہو

[ف۱] اس صلاح الدین بادشاہ کا لقب ایوبی تہا اسکے خاندان کے تخمیناً نو سلاطین ایوبی کہلائے دیکہو سیر الاسلام صفحہ ۱۰۲

(۹) مین یہوواہ اپنے خدا کے گہر کے واسطے تیرے بہبود کا طالب رہونگا انتہی (از تفسیر پادری جوزف آوین صاحب چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ع) اس زبور کی پانچوین آیت مین جو داؤد کے گہرانے کے لیئے تخت لکہا ہے اس سے کوئی داؤد کا گہرانا یعنے یہودی لوگ مراد نہ سمجہے کیونکہ قریب تیرہ ۱۳ سو برس گزرے کہ وہان اسلامی تسلط ہے اور یہودی لوگ تو دو ہزار برس کے قریب گزرے کہ بالکل وہان سے خارج منصب ہین اور بے اختیار محض ہوگئے مگر حضرت داؤد کے گہرانے سے یہان مراد اہل ایمان ہین جنکے پاؤن یروسلم مین قایم ہوے یعنے اہل اسلام دیکہو اس زبور کی دوسری آیت مین ہمارے پاؤن کا لفظ یعنے ان لوگون کے پاؤن یروسلم مین قایم ہونگے داؤد فرماتے ہین کہ ہمارے پاؤن الخ پس انہین لوگونکو ازروے ایمان داؤد کے گہرانے سمجہنا چاہیئے اور جنہون نے عمارتونکو باہم پیوستہ بنایا (آیت ۳) دیکہو اس کتاب کی محراب سیوم رکن سیوم اور جو لوگ یروسلم مین خدا کی مہربانی کی جو اپنے شاملحال دیکہتے بنی اسرائیل کے آگے گواہی دیتے یعنے اسکا اظہار کرتے رہیئے اُس پاک مکانکو جو کوہ صیہون پر ہے چڑہ جاتے تاکہ خدا کے فضل کی شکرگزاری کرین (آیت ۴) یہان صاف ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل سے اس زبور کو کچہہ علاقہ نہین ہے کیونکہ سوا بنی اسرائیل کے ایک فرقہ یا یعنے خدا کے فرقہ کا کہ خاصان خدا جس سے مراد ہے مورد افضال الہی ہوکر اپنے اوپر فضل پر بنی اسرائیل کے آگے گواہے دینے کا ذکر ہے اور وہین عدالت کے تخت (آیت ۵) جس سے مراد وہ سنگ مرمر کی کرسی چار سو پچاس ۴۵۰ سو فٹ مربع جسپر پیغمبر بنی ہے یا وہ پتہر جسکا نام الصخرہ مشہور ہے یا وہ پتہر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی سپر تہا اُسی مسجد الصخرہ مین رکہا ہے یا سنگ سبز جو اُسی مسجد مین ہے دیکہو محراب ۳
رکن ۳ اور جو لوگ یروسلم کی سلامتی کا باعث ہوے (آیت ۶) یعنے جب سے اسلامی
تسلط وہان ہوا تب سے بار بار کی غارت اور بربادی سے یروسلم کو امن ملا اور جو اُسکے
پیار کرنیوالے ہین کہ اُسکی ویرانی کو نہ دیکہہ سکے اور اُسمین حرم شریف اور مسجد اقصی
بنا کر اُسے آباد کیا اور جنہون نے وہ شہر پناہ بنوائی (آیت ۷) جو بالفعل موجود ہے اور جو
حضرت اسمٰعیل کی اولاد ہونے کے سبب سے حضرت داؤد کے بہائی اور از روے ایمان
دوست ہین (آیت ۸) اور یہان حضرت داؤدؑ نے صاف صاف
اہل اسلام کیطرف اشارہ ظاہر کر دیا اسکے بعد نوین
آیت مین حضرت داؤدؑ فرماتے ہین کہ
کہ مین خانہ خدا یعنے اُس مسجد
کے سبب سے یروسلم
کی سلامتی اور بہبود
کیواسطے کوشش
اور دعا مین
مشغول
رہونگا
انتہے

زبور ۱۲۲

محراب سیوم

اسمین پانچ رکن ہین

رکن اوّل

... سب مرحلے طے کرکے اُس حد تک پہنچا ہون جو منزل مقصود کا نشان ہے یعنے جسکے بیان کی ضرورت مین یہہ سارے واقعات بطرز اختصار لکھنے پڑے

اے صیحون تو جو خوشخبریان لاتی ہے اونچے پہاڑ پر چڑھ اے یروسلم جو بشارت دیتی ہے زور سے اپنی آواز بلند کر خوب پکار اور مت ڈر یہوداہ کی بستیون سے کہہ دیکھو تمہارا خدا دیکھو خداوند خدا زبردستی کیساتھہ آویگا اور اُسکا بازو اُسکے لئے سلطنت کریگا دیکھو اُسکا صلہ اُسکے ساتھہ ہے اور اُسکا اجر اُسکے آگے وہ چوپان کی مانند اپنا گلہ چرائیگا وہ برّون کو اپنے ہاتھہ سے فراہم کریگا اور اپنی گود مین اُٹھاکر لیچلیگا اور اُنکو جو بچے والیان ہین ملایمت سے لیجائیگا یسعیاہ ۴۰ باب ۹-۱۱

میزان الحق چھاپہ لدھیانہ ۱۸۶۲ع صفحہ ۱۹۲ مین پادری فانڈر صاحب نے لکھا ہے کہ جناب محمد صاحب صلعم نے تو مسیح کے چھہ سو دس برس بعد خروج کیا اور یسیطر صفحہ ۱۷۷ شروع ۲۰ باب مین یہی ہے اور صفحہ ۱۰۲ مین لکھا ہے کہ مسیح کا ظہور دنیا کی پیدایش سے چار ہزار برس بعد تھا اور محمد صلعم کی ہجرت سے چھہ سو بیس برس

شمسی پہلے انتہی تاریخ محمدی صفحہ ۹ سے ثابت ہے کہ ولادت کی اکتالیسویں سال حضرت صلعم پر وحی کا نزول ہوا اور اعجاز قرآن مطبوعہ ۱۸۷۷ء مصنفہ فاضل [illegible] بابو راجندر عیسائی صفحہ ۱۰ میں لکھا ہے کہ محمد صاحب صلعم نے دعویٰ نبوت کا چالیس سال کی عمر میں کیا انتہی اسکے چھ برس بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا (تاریخ محمدی صفحہ ۹ م) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنیکے چھ برس بعد یعنے آغاز نبوت کے بارھویں برس حضرت صلعم کو معراج ہوا (دیکھو تاریخ محمدی صفحہ ۴۹ سے ۷۱) چنانچہ قولہ انہیں ایام میں حضرت نے معراج کا قصہ سنایا اسکا خلاصہ یہ ہے کہ رات کو جبریل و میکائیل بقول انکے محمد صاحب کے پاس آئے اور انکا سینہ چاک انکے دلکو ہر طرح کی بدی سے پاک کیا اور ایک براق گھوڑا ہمراہ لائے جسپر تمام انبیا نے سواری کی تھی اسی پر محمد صاحب کو سوار کرنے لگے مگر براق ضد کرنے لگا کیونکہ مدت سے بیکار بندھا رہنے سے سرکش ہو گیا تھا تب جبریل نے اسے دھمکایا اور اسنے محمد صاحب کو سوار ہونے دیا ....

جبرئیل نے رکاب پکڑی میکائیل نے باگ تھامی اور بہشت سے فرشتے آکر آگے پیچھے ہولئے اور بیت المقدس کی ہیکل یعنے مسجد اقصی کیطرف چلے راہ میں دہنی طرف سے کسی نے کہا اے محمد ٹھہر جا ایک سوال کا جواب دے حضرت نے کچھ التفات نکیا پھر بائیں طرف سے کوئی بولا کہ ٹھہر جا ایک سوال کا جواب دے اسکی بھی نہ سنی پھر ایک عورت سنگار کئے ہوئے راہ میں ملی اسنے بھی کہا کہ ٹھہر جا ایک بات کا جواب دے اسکو بھی جواب نہ دیا پھر جبرئیل نے کہا کہ پہلا آدمی یہودی تھا اگر تم اسکی بات سنتے تو تمہاری ساری امت یہودی ہو جاتی دوسرا عیسائی تھا اگر اسکی سنتے تو ساری

مسلمان عیسائی ہوجاتے تیسری عورت دنیا تھی اگر اسکی سنتے تو سارے مسلمان دنیادار ہوجاتے جب ہیکل کے دروازہ پر پہنچے آسمان سے بہت سے فرشتے سلام کو آئے گھوڑا ہیکل کے دروازہ پر باندہا اندر جاکر تمام انبیا کے ارواح کو دیکھا اور جماعت کر نماز پڑھی سب انبیا محمد صاحب صلعم کے مقتدی ہوئے اسکے بعد ہر نبی نے خدا کی صفت و ثنا اور محمدی عقیدہ کے موافق باتیں کین پھر ایک سیڑھی جسکو عربی میں معراج کہتے ہین آسمان سے زمین تک رکھی گئی پس گھوڑے پر سوار ہوکر اسکے ڈنڈو پر سے گزرتے ہوئے آسمان پر گئے انتہی

چونکہ عیسائی علما ایسے مضامین اچھی طرح سمجھ نہین سکتے اسلئے یہہ بیان بھی انکی زبان سے ایسے محاورہ اور لفظون سے مرقوم ہوا ہے جو خاص انہین کا طرز کلام ہے تو بھی مصنف تاریخ محمدی اسکے بعد اور بہت سا حال معراج کا کئی ورق تک بیان کرکے اپنی طرف سے لکہتا ہے کہ راقم کی راے اس قصے کی نسبت یہہ ہے کہ حضرت نے تھوڑا احوال خواب کے طور پر محمد صاحب صلعم نے سنایا ہے انتہی دیکھو تاریخ محمدی مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ لاہور ۱۸۷۶ع صفحہ ۱۰۰ سطر ۹

ایسون کی زبان سے اتنا اقرار بھی اہل فہم کے لئے کافی ہے اور اس معراج کا وقوع حضرت صلعم کے جسم کیساتھ عیسائیون کے عقیدہ کے موجب ان باتون سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ جسم کے ساتھ آسمان پر تشریف لیگئے (یوحنا ۲۰ باب ۶ و ۷) لاش قبر میں نہ تھی (اعمال ۱ باب ۹) پھر حضرت الیاس جسم کے ساتھ آسمان پر گئے (۲ سلاطین ۲ باب ۱۱) اسیطرح حضرت ادریس بھی (پیدایش ۵ باب ۲۴) جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۳۳ - ۳۵ میں اسکا اسطرح بیان لکھتے ہین کہ حضرت صلعم نے اپنی رسالت کے

بارہوین سال اپنی یروسلم کی شبروی کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ یہان شب
مین البراق پر سوار ہوکر آسمان پر گیا حضرت جبرئیل بھی میرے ساتہہ تہے قرآن کے
سترہوین سورت مین بھی اسباب کا ایک مبہم اشارہ ہے آنحضرت صلعم نے جو شب معراج
کا حال بیان کیا وہ یہہ ہے کہ مین ایک شب کو اپنی بی بی عائشہ پاس سوتا تہا
مینے سنا کہ کوئی شخص دروازہ کی زنجیر ہلاتا ہے یہہ سنکر مین اٹہکر کھڑا ہوا اور مینے دیکھا کہ حضرت
جبرئیل کہڑے ہوے ہین اور اُنکے پاس البراق کہڑا ہے یہہ عجیب طرحکا جانور تہا
اسکا چہرہ آدمی کا سا تہا کان ہاتہی کے سے ناک اونٹ کیسی جسم گہوڑے کا سا
دُم خچر کیسی اور سُم بیل کے سے وہ رنگ مین دودہ کی مانند سفید تہا اور برق
کی مانند تیز رو حضرت جبرئیل نے اپنے پرونکا ساتوان جوڑا کہولا اور اُڑنا شروع
کیا آنحضرت البراق پر سوار ہوے اور اُنکے ہمراہ ہوے جب آپ یروسلم مین پہنچے
تو حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سے ملاقات ہوئی اُن سب نے آپکو
اے بہائیو خطاب کرکے ملاقات کی اور اُنکے ساتہہ نماز پڑہی اسکے بعد آپ یروسلم سے
حضرت جبرئیل کے ساتہہ روانہ ہوے یہان حضرت صلعم نے نور کا ایک زینہ دیکہا
جو آپکے واسطے تیار تہا اس زینہ پر آپ مع ان سب نبیونکے چڑہ گئے انتہی اسکے بعد
جان ڈیون پورٹ صاحب فرماتے ہین کہ معراجکے متعلق نیز آنحضرت صلعم کے معتقدین
مین بہت اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ معراج صرف ایک خواب تہا بعض کہتے ہین
کہ یروسلم تک تو آپکا جسم بہی گیا تہا مگر آسمان پر صرف روح ہی گئی بعض کی رائے ہے
کہ صعود آسمانی اور سفر یروسلم دونون آپنے مع جسم فرمائے یہہ نہین کہ صرف روح
ہی گئی ہو آخری قول پر اکثر کو اتفاق ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم

ایسا ہی مصنف تاریخ محمدی پادری عماد الدین کا ہی عقیدہ ہے

بھی اُسکے درست ہونیکا انکار نہیں کیا انتہی اسکے بعد صفحہ ۵۳ کے حاشیہ میں جان ڈیون
پورٹ صاحب لکھتے ہیں کہ اکثر عیسائی جو معراج کے بیان پر اعتراض کرتے ہیں
اگر ہم اُنکے اعتراضات کو بالکل تسلیم کریں تو اتنا کہہ سکتے ہیں کہ معراج کا بیان
ذرا مشکل سے قابل تسلیم ہے کیونکہ یہی اعتراضات حضرت یعقوب کے خواب پر
عاید ہو سکتے ہیں پیدایش ۲۸ باب ۱۲-۱۵ یوحنا باب ۱۵ دانیال ۷ باب حزقیل
ا باب ۱۴ اعمال ۷ باب ۵۵ و ۵۶ مکاشفات تمام۔ پھر صفحہ ۸۳ میں جان ڈیون
پورٹ صاحب فرماتے ہیں کہ آپ میں چار صفتیں جمع تہیں آپ بادشاہ اور
سپہ سالار اور قاضی اور واعظ تھے سب کو اس امر پر اتفاق تہا کہ آپ پر خدا
کیطرف سے وحی نازل ہوتی ہے اور جیسے آپکے معتقدین کو آپ سے ارادت اور محبت
تہی ایسے کبھی کسی اور نبی کی امتونکو اس سے نہیں ہوئی لوگ آپکی اسقدر قدر
کرتے تہے کہ اگر کوئی چیز آپکے بدن مبارک سے مس ہو جاتی تو اُسکو متبرک جانا
کرتے اگرچہ آپکو شہنشاہوں سے بھی زیادہ اقتدار اور اختیار تہا مگر آپ نہایت سیدہی
سادی وضع سے بسر کرتے تھے انتہی
واضح ہو کہ یہہ معراج کا مضمون پلوس مقدس کے اس قول سے بہی ثابت ہوتا ہے
کہ ناممکن نہیں ہے جو فرماتے ہیں کہ میں مسیح کے ایک شخص کو (یعنے خود پلوس کو)
میں جانتا ہوں کہ چودہ برس گزرے ہونگے کہ وہ یا تو بدن کے ساتھہ کہ یہہ مجھے
معلوم نہیں یا بغیر بدن کے کہ یہہ بہی مجھے معلوم نہیں خدا کو معلوم ہے تیسرے آسمان تک یکایک پہونچایا
گیا اور میں اُس شخص کو جانتا ہوں کہ وہ (یعنے پلوس رسول) یا بدن کے ساتھہ یا بدن کے بغیر
کہ مجھے معلوم نہیں خدا کو معلوم ہے فردوس تک یکایک پہونچایا گیا اور اُسنے وہ باتیں

سمین جو کہنے کی نہیں اور جنکا کہنا بشر کا مقدور نہیں انتہی (۲ قرنتیونکا ۱۲ باب ۴۔
۴) اس یکایک کے لفظ سے سفر معراج مین تیز روی کا دستور ثابت ہوتا ہے اور
چونکہ پلوس مقدس کی بہی اس معراجکا کوئی گواہ بجز بیان پلوس مقدس نہیں سمجہتے
ہے پس جو لوگ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی معراجکا انکار کرتے ہین انہین پلوس
رسول کے معراجکے گواہ بہم پہونچانا چاہئے اور چونکہ عیسائی محاورہ مین بہشت یعنے
فردوس خدا کا مسکن کہلاتا ہے (لوقا ۲۳ باب ۴۳) پس پلوس رسول ۲ قرنتیونکے
۱۲ باب ۴ کے بموجب خدا کے حضور تک پہونچے کیونکہ تیسرے آسمان کے بعد پلوس
رسول نے فردوس تک جانیکا ذکر لکہا ہے اور حضرت پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا جسم کیساتھہ معراج مین خدا کے حضور تک جانا قرآن مجید سے ثابت ہے کسی
مسلمان کو اسمین شک کی گنجایش نہین ہے چنانچہ سورہ نجم مین ہے دنیٰ فتدلیٰ
فکان قاب قوسین او ادنیٰ فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ
ما کذب الفؤاد ما رایٰ افتمارونہ علیٰ ما یریٰ ولقد راٰہ نزلۃ
اخریٰ عند سدرۃ المنتہیٰ ۔
یعنے نزدیک ہوا پہر اُتر آیا پس ہوا قدر دو کمان کے بلکہ زیادہ نزدیک پس وحی
پہنچادی اپنے طرف بندہ اپنے کے جو پہونچائی نہین جہوٹہہ بولا دل نے جو کچہہ دیکہا کیا
پس جھگڑتے ہو تم اُس سے اوپر اُس چیز کے کہ دیکہا ہے اور البتہ تحقیق دیکہا ہے اسنے اُسکو
ایکبار و نزدیک سدرۃ المنتہیٰ کے انتہی لفظ عبد قرآن مین ہر جگہہ مجموعہ جسد و روح پر بولا جاتا ہے
چنانچہ سورہ علق مین ہے ارایت الذی ینہیٰ عبدا اذا صلیٰ

اس سے ثابت ہے کہ معراج حضرت رسول اللہ صلعم جسم کیساتہہ

ہوا تھا بعضوں نے اسکے ابطال مین اُس حدیث عائشہ رضؓ کو دلیل بنایا ہے کہ معراج کی
رات حضرت میرے پاس سے کسیوقت جدا نہین ہوئے انتہی مگر اسی تواریخ مصنفہ پادری
عماد الدین اور سب تواریخون سے ثابت ہے کہ حضرت صلعم کو معراج قبل از ہجرت
مکہ معظمہ سے ہوا تھا اور زفاف حضرت عائشہ صدیقہ کیساتھ بعد ہجرت مدینہ منورہ مین
واقع ہوا دیکھو تاریخ محمدی مصنفہ پادری عماد الدین صفحہ آخر ۹۴-۹۶ و ۱۰۹-۱۱۳
و نیز سر ولیم میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدی مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ء کے جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ کے حاشیہ مین
تحریر فرماتے ہین کہ ڈاکٹر اسپرنگر صاحب کے (ڈاکٹر اسپرنگر کی کتاب سیرت النبی مطبوعہ
الہ آباد ۱۸۵۱ء صفحہ ۱۷۱) اس رائے سے مجھے بالکلیہ اتفاق ہے کہ ابوبکر کا ایمان لانا
اسکی بہت بڑی تصدیق ہے کہ پیغمبر کی نیت ابتدائے بعثت مین خالص تھی یا
نیک تھی نہ اسیقدر بلکہ ایک خاص طرز سے تمام عمر کی خلوص نیت کی تصدیق ہے اھ
واشنگٹن ارونگ اپنی تواریخ مطبوعہ ۱۸۶۹ء کے ۱۳ باب مین ہجرت کی تمہید مین
لکھتا ہے کہ اپنے وطن مین محمد صلعم کے حالات زندگی تیرہ و تاریک ہو چلے خدیجہ جو
انکے اصلی محسن اور تنہائی اور خلوت کے انیس اور انکی رسالت کی پکّی معتقد تھین
وہ تو قبر مین جا سوئین اور ایسے ہی ابوطالب بھی جو آپکے وفادار حامی تھے ابوطالب
کی حمایت سے محروم رہکر محمد صلعم تو مکہ مین ایک قسم کے اشتہاری مجرم ہو گئے
مخفی رہنے پر مجبور ہوئے اور اُن لوگونکے مہمان نوازی پر گرانبار رہے جو خود بھی
انکی رسالت کے اعتقاد سے مصیبتون مین گرفتار تھے پس اگر کوئی دنیوی غرض
انکا مقصود ہوتی تو اُسکے حاصل ہونیکی کون صورت تھی ابتدائے اظہار رسالت
دس برس سے زیادہ گزر گئے اور دس برس کی لمبی مدت عداوت تکلیف اور مصیبتوں

مین گذرے تسپر بھی یہہ اپنی بات پہ جمے رہے اور اب عمر کے ایسے زمانہ مین جبکہ انسان اپنی محنتونکے ثمرہ کو آرام سے بیٹھہ کر کہانیکی توقع مین رہتا ہے کہ آئندہ کے لئے نئی تدبیرین کرکے اسے خطرہ مین ڈالے ہم کیا دیکھتے ہین کہ وہ اپنی اسایش اور دولت اور دوستونکو تو قربان ہی کرچکے تھے اب اپنا گہر اور ملک بھی چھوڑنے پر تیار ہوے مگر اپنے مذہب کو نہچھوڑا انتہی

انریبل ولیم میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدی کی جلد ۴ باب ۷ صفحہ ۱۴۲ و ۱۵۰ مین لکھتے ہین کہ ایک لحظہ کے لئے اُس زمانہ پر نظر کرین جبکہ ہر ایک شخص جو شریک حال محمد تہا مکہ مین ذات سے باہر کردیا گیا اور شعب ابی طالب مین وہ لوگ قید رہے اور وہان ۲ یا ۳ برس تک بغیر توقع افاقت محتاجی اور سختی کے برداشت کرتے رہے وہ تو شیر ہی مضبوط اور قوی اسباب ہونگے جو اس امر کے باعث ہوے کہ محمد صلعم اُن تمام مخالفتون اور علانیہ مایوسی و ناکامی مین اپنے اصول پر غیر متزلزل قایم رہے جیون ہی وہ قید سے چہوٹے وہ اپنے شہر سے مایوس ہوکر طائف کو چلے اور وہان کے فرمانروا قون اور رئیسون کو توبہ کی دعوت کی وہ تنہا اور بے مددگار تہے مگر وہ کہتے تہے کہ میرے ساتہہ خدا کا پیغام ہے تیسرے روز اس شہر سے لوگون نے اُنکو ذلت سے نکالدیا پنڈلیون سے اُنکے خون جاری تہا کیونکہ اہل شہر نے اُنکو زخم پہونچاے تہے وہان سے چلکر وہ تہوڑی دور پر آٹہرے اور خدا کے حضور شکایت کی تب پہر مکہ کو پہرے اور وہان پہر وہی ناامیدی کے کام مگر انجام مین کامیابی کے کامل یقین پر مشغول ہوے ہمکو صفحات تاریخ مین اس مثال کی عبث تلاش ہے کہ جسمین کوئی شخص اس طرح سے جیسے کہ نبی عربی صلعم

بلا وہ بہت تک یاس اور خوف اور ابتذال اور اذیت مین مستقیم الایمان رہ کر توبہ کا
وعظ کرتا رہا ہوا اور خدا کے غضب سے اہل شہر کو ڈراتا رہا ہو ایک چھوٹے سے گروہ
مسلمان زن و مرد کے ساتھ گالیون اور دھمکیون اور خوف کو آئندہ صابرانہ
اور کمال کی امید پر برداشت کرتے رہے اور جب آخرکار پیغام امن ایک دور کے
ملک سے آیا تو وہ پیغمبر تمام انتظار کرتے رہے حتّی کہ سب انکے اصحاب ہجرت کر گئے
اور تب خود بھی اس قوم ناسپاس اور ناخداترس کے درمیان سے ہجرت کر
انتہی

ولیم میور صاحب دراردو کتاب خود شہادت قرانی مطبوعہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۱۸
وفارسی ترجمہ اش مطبوعہ ۱۸۶۳ع صفحہ ۹۴ میفرماید کہ انچہ درباب یہودیان مینجا
نوشتہ است کہ اوشان البتہ میدانند کہ این بیشک حق است از جانب خدا
خواہ ازان این مراد باشد کہ کعبہ قبلہ صادق بود چنانکہ جلال الدین میگوید
وخواہ این معنی بود و قرین قیاس است کہ یہودیان نبوت محمد صاحب صلعم وصداقت
قران میشناختند انتہی —

اور آغاز نبوت کے تیرھوین سال حضرت صلعم نے کعبہ سے مدینہ کو ہجرت فرمائی
(تاریخ محمدی صفحہ ۱۰۱—۱۰۹) مدینہ مین حضرت صلعم کے داخل ہونیکے سال اوّل
مین عبداللہ بن سلام یہودی جو بڑے عالم اہل یہود تھے کئے سوالونکا جواب
پاکر مسلمان ہوئے (تاریخ محمدی صفحہ ۱۰۹—۱۱۱) اسی سال حضرت صلعم نے
دستور اذان کا مقرر فرمایا (ایضاً صفحہ ۱۱۴) چنانچہ قولہ اور اسی سال مین اذان
مقرر ہوئی اور حال یہ تھا کہ جب مدینہ مین آکر تمام جماعت اور جمعہ کا دستور مقرر ہوا

لوگونکو احتیاج ہوئی کہ کوئی نشان مقرر کرین تاکہ لوگ جمع ہوجایا کرین مہاجرین
اور انصار سے حضرت صلعم نے صلاح پوچھی کہ کیا نشان ٹھہراوین بعض نے کہا نصاریٰ کے
موافق نرسنگا پھونکا کرو   بعض نے کہا جیسا یہودیونکی مانند گہنٹہ بجایا کرو
بعض نے کہا کہ آتش پرستونکی طرح آگ جلایا کرو عمرؓ نے کہا کسی آدمی کو مقرر کرو
کہ وہ پکارا کرے اسی صلاح کو حضرت صلعم نے پسند کیا اور بلال کو حکم ہوا کہ تم پکارو
وہ ان الفاظ سے پکارتا تہا الصلوٰۃ جامعۃ   بعد اسکے عبداللہ ابن زید نے خواب
دیکہا کہ اُس خواب مین کسی نے اُسکو یہہ الفاظ سکہائے جو آجکل مسجدون مین
مسلمان بولا کرتے ہین انتہی
لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۴ مین لکہا ہے کہ محمد صلعم کی مہاجرت کی ابتدا ہجری کہلاتی ہی
سنہ ۶۲۲ مسیحی اور یہی ماہ اُسکے سفر کا ہوا وہ مدینہ مین جا بسا اور وہان دلاور عمرؓ اُس سے جا ملا انتہی بعینہ نقل کلام اصل

ذکر سنہ ۲

سنہ دو ہجری کا احوال (تواریخ محمدی صفحہ ۱۱۵) چنانچہ قولہ حضرت صلعم مدینے مین
آکر ۱۶ یا ۱۷ مہینے تک بیت المقدس کیطرف موہنہ کرکے نماز کرتے رہے (اگرچہ مکے
مین کعبہ کو سجدہ کرتے تہے) یہودیون نے تعجب سے کہا کہ محمد صاحب بیت المقدس
کیطرف نماز کرتے ہین اور ہمارے سارے دین کو نہین مانتے یہہ بات حضرت کو
بہی معلوم ہوئی ایک روز ظہر کی نماز مین دوسری رکعت کے اندر بیت المقدس
کیطرف سے کعبے کی طرف موہنہ پہیر لیا۔ لوگ کہنے لگے کہ محمد صاحب اپنے دین مین
حیران ہین بعض نے کہا اپنے وطن کے پہر مشتاق ہوے بعض نے کہا نہین
حسد سے پہر گئے ہین پس آیت سیقول السفہاء سنائی اور اپنی مسجد قبا کو جو پہلے
بیت المقدس کیطرف بنائی تہی اڈہا کر کعبہ کیطرف بنائی انتہی بعد اسکے (آخر سنہ ۲ ہجری مین مطابق سنہ ۶۲۶

پارہ ۲۱ (چھبیسویں)   حضرت صلعم نے کاتبون سے چھہ خط لکہوائے پہلا خط بنام نجاشی بادشاہ حبش (تواریخ محمدی صفحہ ۱۸۰) ۔ دوسرا خط بنام ہرقل حاکم بصرا بدست دحیہ کلبی روانہ ہوا اُن ایام مین ہرقل بموجب اپنی نذر کے پابرہنہ بیت المقدس کیطرف گیا ہوا تہا زیارت کیلئے پس دحیہ کلبی مسلمان وہ خط لیکر بیت المقدس کیطرف گیا خط کا مضمون یہہ تہا کہ مین تجہے اسلام کیطرف بلاتا ہون مسلمان ہوجا تاکہ سلامت رہے اگر مسلمان نہوگا تو جو کشت وخون تیرے ملک مین مین کرونگا اُسکا گناہ تجہپر ہوگا فقط

کہتے ہین جب ہرقل نے یہہ خط پڑہا تو کہا کوئی آدمی جو قوم قریش سے ہو لیکن مسلمان نہو تلاش کرکے لاؤ تاکہ مین اُس سے محمد صلعم کا احوال دریافت کرون ابوسفیان اُسجگہہ حاضر تہا اُسکو بولایا جب وہ حاضر ہوا اُس سے سوال کئے گئے اور اُسنے ہرایک سوال کا جواب دیا ۔

پہلا سوال محمد صاحب تمہارے درمیان حسب ونسب کا کیسا آدمی ہے
جواب شریف ونجیب خاندان سے ہے ۔
(۲) سوال کسی عرب کے آدمی نے اُس سے پہلے دعوی نبوت کیا ہے یا نہین
جواب نہین کیا
(۳) سوال کوئی اُسکے آباؤاجداد سے کبہی بادشاہ ہوا ہے یا نہین
جواب نہین ہوا
(۴) سوال اُسکی تابعداری کون لوگ کرتے ہین امیر یا غریب
جواب غریب وغربا اُسکی اطاعت کرتے ہین

(۵) سوال اسکی تابعداری روز بروز بڑھتی ہے یا گھٹتی ہے

جواب بڑھتی ہے

(۶) سوال کوئی اسکے دین سے مرتد بھی ہوتا ہے یا نہین

جواب نہین

(۷) سوال محمدؐ دعوی نبوت سے پہلے جھوٹا آدمی مشہور تہا یا سچا

جواب سچا آدمی مشہور تہا

(۸) سوال کبھی وعدہ خلافی کرتا ہے یا نہین

جواب ہرگز نہین کرتا وعدہ وفا آدمی ہے

(۹) سوال کبھی تمہاری اور اسکی لڑائی ہوئی یا نہین

جواب کئی بار ہوئی ہے

(۱۰) سوال کون غالب آیا

جواب کبھی وہ کبھی ہم

(۱۱) سوال کس بات کا حکم دیتا ہے

جواب یون کہتا ہے کہ خدائے واحد کو پوجو اپنی باپ دادا کی طریقہ کو چھوڑو نماز پڑھو صدقہ دو نیکی کرو صلہ رحم کرو ان سوالونکے بعد ہرقل نے کہا البتہ مین اسپر ایمان تو لاتا پر رومیون سے ڈرتا ہون ایسا ہو کہ مجھے قتل کرین

تیسرا خط بنام کسری بادشاہ فارس بدست عبداللہ ابن حذافہ سہمی کے روانہ ہوا

چوتھا خط بنام مقوقس حاکم اسکندریہ بدست حاطب روانہ ہوا اسی نے ایک خچر جسکا نام دلدل تہا اور ایک گدہا یعفور نام اور ایک نیزہ اور بیس جوڑے کپڑے

اور ہزار مثقال سونا بطور نذرانہ روانہ کیا اور چار لونڈیاں بھی کہ جنمین سے ایک ماریہ قبطیہ اور دوسری کا نام شیرین تہا۔ پانچوان خط بنام حارث ابن ابی شمر غسانی بدست شجاع ابن وہب کے روانہ ہوا۔ چھٹا خط بنام ہوذہ بن علی بن حنفی بدست سلیط ابن عمر کے روانہ ہوا تمت کلامہ انتہی تاریخ محمدی مصنفہ سناد دلت عیسائیان روزگار عماد دین عیسیان باوقار پادری عماد الدین صفحہ ۱۸۲ - ۱۹۰ و شہادت قرآنی مصنفہ ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر الہ آباد صفحہ ۲۴۳ باب ۵ خاتمہ

ایک بڑے مشہور عالم گاڈفری ہگنس صاحب نے اپنی کتاب کی دفعہ ۴۵ دہمین لکہا ہے کہ

اگر محمد صلعم کا مقصد صرف جاہ جوئی ہوتا تو یہہ امر کہ اپنے آپ کو یہودیوں کا مسیح بیان کرتے بہتر تہا بہ نسبت اس طریق کے کہ آپ نے اختیار کیا۔ اسمین شک نہین کہ اگر آپ اور آپکے جانشین اس رویہ کو اختیار کرتے اور بیت المقدس کو اپنا مسکن بناتے تو کل کمبخت یہودی آپکے زمرہ مین داخل ہوجاتے اور عیسائیون مین سے بھی کم سے کم اسقدر آملتے جسقدر کہ دوسری صورت کے اختیار کرنیسے شامل ہوئے کیونکہ مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ بہت وجوہات سے دریاء ہرووم کے کنارے اس بادشاہ کی سکونت اور پایہ تخت کے لئے نہایت موزون ہین جسکا تصرف مصر اور مغربی ایشیا پر ہو اسلئے کہ اسطرف رود نیل تک اسکی دسترس ہے اور اسطرف فرات تک یہہ مان لیا گیا ہے کہ آپ کا خلق نہایت عمدہ تہا عیسائی مذہب مین اخلاق کا کوئی ایسا مسئلہ نہین ہے کہ مسلمانونکی تعلیم مین نہ پایا جاتا ہو۔

گبن صاحب نے ایک عمدہ قصہ لکہا ہے وہ یہہ ہے کہ حسن ابن علی کے غلام سے اتفاقیہ
گرم شوربا کی رکابی امام حسن پر گر گئی اُس کمبخت غافل نے امام کے قدمونپر گر کر عفو
تقصیر کے لئے التجا کی اور قرآن کی آیت پڑہی الکاظمین الغیظ امام نے فرمایا کہ
مین خفا نہین ہون غلام نے کہا والعافین عن الناس امام نے کہا کہ مین نے تیرا
قصور معاف کیا اُسنے پہر پڑہا واللہ یحب المحسنین امام نے فرمایا کہ مین نے تجہکو آزاد
کیا اور چار سو درم عطا کئے (قرآن مترجم سیل صاحب سورہ سوم صفحہ ۵۷) حمایت الاسلام
صفحہ ۱۳ و ۲۳ دفعہ ۴۴ و ۵۴ مطبوعہ بریلی سنہ ۱۸۷۴ع ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس
صاحب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۹ع

میزان الحق چہاپہ آگرہ سنہ ۱۸۵۰ع طبع ثانی صفحہ ۲۳ باب ۳ فصل ۵ مین لکہا ہے کہ
سنہ ۱۵
عہد خلافت عمرؓ مین سعد ابن وقاص نے ایران اور خالد اور معاویہ نے شام کا
ملک اور عمرو ابن العاص نے مصر کو فتح کیا سنہ ۲۱ ہجری مین

دیباچہ قرآن شریف مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۸۴۴ع جسپر علماء نصاریٰ نے اپنے طور کا حاشیہ
اور اُسکے شروع مین ایک دیباچہ لکہا اور بحروف رومن اپنی مشن کے چہاپہ خانہ
مین اُسے چہاپا اُسکے یعنی دیباچہ کے صفحہ ۳۴ دفعہ ۴۲ مین لکہا ہے قولہ عمرؓ محمدؐ
کا دوسرا یار تخت پہ بیٹہا اُسکی خلافت دس برس کے عرصہ تک رہی اُس کی
خلافت کے شروع مین یرموک ندی کے پاس شامی اور مسلم فوجین ملین اور
جنگ عظیم پڑی جسمین شام کی فوج نے شکست کہائی بعد اُسکے بیت المقدس
جو داؤدؑ بادشاہ کیوقت سے یہودی بادشاہونکا دار السلطنت ہوا اور حلب و
انطاکیہ اور شام کے سب قلعے اور گڈہ مسلمانون کے ہاتہ آئے انتہی

سنہ ۱۵ ہجری ... یزدجرد کسری پرویز کے نواسون اور ساسانیہ بادشاہون میں سے ... بادشاہ تہا ایران کے تخت پر بیٹہا اسوقت سعد بن وقاص نے جو لشکر عرب کا سردار تہا مقام قادسیہ کی پاس اس سے لڑائی کی اور لشکر ایران کو شکست دی اور فتح ... ہاتہ آئی ... سال ہجری مین ...

[illegible]

لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۵ مین لکہا ہے کہ ابو بکرؓ کے انتقال کے بعد عمرؓ ازراہ بیعت کے
خلیفہ مقرر ہوا انہین خلفا کہتے ہین جو محمد صلعم کے بعد کاروبار عبادات و معاملات
مین وارث ہون اور ایک ہی خروج مین اُسنے ممالک سریا اور فونیقی معہ فلسطین
کے اور مسوپوتامیا اور خالدیہ جوکہ یونان کی مملکت سے متعلق تہے لیلیا دوسرے
چڑہائی مین فارس کی ساری ولایت کو زیر حکومت کیا اور اپنے مذہب مین لایا
اور اسی زمانہ مین اُسکے سپہ سالارون نے ملک مصر اور لبیا اور نیومیدیا کو
مطیع کیا انتہی

الغرض ۶۳۷ع مین لشکر اسلام نے یروسلم یعنے بیت المقدس کا محاصرہ کیا محاصرہ
کی مدت چار مہینے تک رہی تہی آخر حسب استدعاء محصورین کے حضرت
امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضؓ ایک اونٹ پر سوار کہ جسکی ایک طرف پانچ سات
سیر آٹا اور دوسری طرف پانچ سات سیر خرمے لدے تہے یروسلم مین داخل ہوئے اور
اُمرا کی مروت پر فقرا کی پاس خاطر کو مقدم رکہکر محتاجون کے گہر مین ضیافت
تناول فرمائی انتہی تب یہہ پیشین گوئی جو چوبیسوین زبور مین ہے پوری ہوئی
کہ خداوند کے پہاڑ پر کون چڑہ سکتا ہے اور اُسکے مکان مقدس پر کون کہڑا
رہ سکتا ہے وہی جسکے ہاتہہ صاف ہین اور جسکا دل پاک ہے جسکے دل نے بیہودگی
نہین سمائی اور جو مکر سے قسم نہین کہاتا (۲۴ زبور ۳ و ۴)

روٹلائینس آف ہسٹری حصہ اول مطبوعہ مدراس سوتہہ انڈیا کرسچن اسکول
بک سوسائٹی ۱۸۵۹ع صفحہ ۱۰۲ مین لکہا ہے حضرت امیر المومنین ابو بکرؓ کے بعد
حضرت عمرؓ جانشین ہوئے اُنکی خلافت مین عربونکی قوت بازو نے ایشیا کو کپکپا دیا

۲ از ابتدای اسلام صفحہ ۳۰

۲ زمانہ خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

زمانہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

شام اور ماوراء النہر اور کالدیا سب فتح ہو گئے جبکہ یروسلم کا محاصرہ ہو رہا تہا ۔۔۔
۔۔۔۔۔۔ اہل یروسلم کو یہہ پیغام بہیجا گیا کہ عافیت اور خوشی اُس کے واسطے
جو سیدہی راہ پر چلے ہم تم سے یہہ چاہتے ہین کہ تم مسلمان ہو جاؤ یا جزیہ دو ورنہ
ہم تمہارے اوپر ایسے آدمی لاوینگے جو موت کو زیادہ پسند کرتے ہین بہ نسبت اسکے
کہ تم شراب کو انتہی جبکہ شہر والون نے اطاعت اختیار کی تو حضرت عمر رضا آپ تشریف
لائے ایک لال اونٹ پر سوار تہے کہ جسمین اُنکے اناج اور خرموں کی تہیلی تہی اور ایک بڑا
کاٹہہ کا پیالا اور ایک مشک پانی کی ساتہہ تہی اور جب وہ اوترے تو اُسکے سادہ
بے تکلف کہانے مین سب شریک ہوئے انتہی اسکا مفصل بیان کتاب سیر الاسلام
مطبوعہ ۱۸۴۵ع باب دوسرا انگریزی سے ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا صفحہ ۲۰۲-
۲۰۳ مین یون لکہا ہے ۱۳ھ مین مسلمانون نے شام کے ملک کو جو بہت آباد
اور آسودہ تہا لینے کا ارادہ کیا حضرت ابو بکر رض نے لوگون کے بلانے کے واسطے جابجا
خط بہیجے اور ایک بڑا لشکر اہل اسلام کا گرد مدینہ کے جمع ہوا اور امیر المومنین نے
یزید ابن ابی سفیان کو اسکا سردار مقرر کیا خلیفہ رسول اللہ صلعم پیادہ پا
لشکر پادر سواران (یعنے اہل اسلام) تہوڑی دور تک پہنچانے گئے سرداران
نے اُنکو پیادہ پا دیکہکر آپ بہی اوترنے کا ارادہ کیا لیکن اُنہون نے فرمایا کہ
تم [illegible] کے پہیلانے کا قصد ہو اس حالت مین پیادہ اور سوار کا خدا کے نزدیک برابر
[illegible] وہ پہر کے انہین رخصت کیا اور یزید جسے فتح کیواسطے کی اُسکو
ساتہہ [illegible] اور [illegible] کے شروع کیا۔ اُنہون نے یزید سے کہا کہ تم ہرگز اپنے
لوگون [illegible] تنگی نہ کرنا اور نہ اُنکو ایذا دینا بلکہ اُنسے تمام اپنے کامون مین مشورہ لینا [illegible]

حق وانصاف کو خیال رکہنا کیونکہ وہ لوگ جوان باتونکا لحاظ نہین رکہتے ہین ترقی
سے محروم رہین گے جب دشمن سامہنے آوین اُنسے مقابلہ مردونکی مانند کرنا اور
پیٹہہ نہ دکہلانا جو تمہین فتح ہو چہوٹے بچون اور بڈہون اور عورتون کو نہ مارنا۔
کہجور کے درختون کو خراب نہ کرنا اور نہ کہیتون کو جلانا۔ پہل والے درختون کو نہ
کاٹنا اور کچہہ مویشی کا ضرورت سے زیادہ نقصان نہ کرنا اور جو تم عہد وشرط کرو
اُسپر قایم رہنا اور جو تم اقرار کرو اُسکے خلاف ہرگز نہ کرنا۔ وہان تم عبادتگاہون مین
تہوڑے نیکبخت اور عابد لوگ پاؤگے جو عبادت خدا کی اس طریقہ پر کرتے ہین اُنکو نہ مارنا
اور نہ عبادتگاہ کو اُنکی خراب کرنا۔ وہان ایک فرقہ شیطانی کو جنکے سر منڈے ہوے
ہین تم دیکہوگے اور بیشک اُنکی کہوپڑیان چیر ڈالنا اور اُنپر رحم نہ کرنا جب تک کہ
وہ اسلام اختیار نکرین یا جزیہ ندین۔ ہرقلیس شاہنشاہ یونان نے اپنی رعیت
کو لڑائی کے لئے بہڑکایا مگر اُسکا لکہنا کچہہ موثر ہوا قاصد یزید کے پاس سے ہر روز
ابوبکر صدیق رضکو شام کی حدونمین مسلمانونکی فتح ہونے کی خبرین کرتے تہے اور
عرب کے حاکمون نے ترقی اپنے وطن کے لوگونکی دیکہکر دوسرا ایک اور لشکر واسطے
تسخیر بیت المقدس کے تیار کیا۔ خالد کی آرزو تہی کہ مین لشکر کا امیر ہون لیکن
یہہ تمنا اُسکی نہ برآئی اور عمرو اس منصب پر سرفراز ہوا خالد نے کہا کہ مجہے اسکی
تکرار نہین کہ کوئی سردار ہو لڑکا یا دشمن کیونکہ مقصد میرا پہیلانا مذہب کا ہے اسلئے
ہر حالمین جہنڈے اسلام کے ساتہہ ہو کر لڑونگا۔ ایسا عزم لڑائی کے واسطے مناسب
تہا۔ عمرو کو اس عہدہ پر مقرر ہوے تہوڑے دن گذرے تہے کہ یزید کے منصب پر
ابو عبیدہ جو مکہ کے مہاجرین اور رسول اللہ صلعم کے صحابیون سے تہا مقرر ہوا

لیکن فتح شام کی جسکو حضرت ابوبکر صدیقؓ نہ چاہتے تہے کہ جلد ہو نہو سکی تب اسکی
جگہہ پر خالد اس مہم پر بہیجا گیا۔ شہر بصرہ جو دمشق (پایۂ تخت شام) سے چار منزل
پر ہے اور اُس ضلع مین واقع ہے اور جسکو غلطی کی راہ سے روم والے عربستا
کہتے تہے بڑی تجارت کی جگہہ عرب ساکنین ریگستان کی تہی شاہنشاہ نے اس
شہر کو تمام مقامون شام کے سے مستحکم بنایا اور یہی وجہ ہے کہ نام اس شہر کا بصرہ
رکہا گیا تا کہ دلالت کرے حقیقت پر اس مکان کی کیونکہ معنے اس لفظ کے جاے
مستحکم حفاظت کے ہین۔ ابوعبیدہ نے شرحبیل کو واسطے لینے اس شہر کے بہیجا
چار ہزار مسلمان جو اُسکے ساتہہ تہے ہزارون شامیون سے سر برہ آے اور
شکست کہائی لیکن خالد پندرہ سو سوار لیکر بروقت آپہنچا جسکے سبب سے لشکر
اسلام کو پہر تقویت ہوئی اور پریشانی جاتی رہی۔ مسلمانون نے یہان صبح کی
نماز خاک سے تیمم کرکے گہوڑون کی پیٹہہ پر پڑہی اور نعرہ اللہ اکبر اور الجلہ اور
الخبان سے قوم سراسین (یعنے اہل اسلام) کی طبیعت پر جوش آیا اور بصرہ کے
رہنے والون اور سپاہیون شہنشاہ نے بہاگ کر مستحکم مقامون مین پناہ لی وہ شہر
بسبب دغا کرنے رومنس کے جو وہان کا حاکم تہا جلد فتح ہوگیا۔ پہلے ہی حملہ مین
اُسنے افسرونکو کہا کہ تم اطاعت غنیم کی قبول کرو اور اہل شام اُسکی نامردی کے
سبب اُس سے خفا ہوے اور اسلیئے وہ مسلمانون کے ساتہہ ہوگیا۔ اُسکے گہر سے
ایک رستہ نیچے زمین کی فصیلونکے باہر تک بنا ہوا تہا وہ اس راہ سے ایک گروہ
چنے ہوے سپاہیونکا لیکر شہر کی فصیل کے تلے آنکلا اور اہل اسلام کا تمام لشکر
شہر مین داخل ہوا اور خالد نے عیسائیون سے بسبب اسکے کہ وہ اپنے مذہب کو

چہوڑا نہین چاہتے تہے ایک بڑا خراج لینا مقرر کیا ۔ قوم سراسن بعد سفر چالیس روز کے دمشق کی چار دیواری کے تلے آپہنچے ۔ یہہ شہر جو قدیم تخت گاہ ملک شام کا تہا اہل اسلام سے جو بصرہ کے محاصرہ سے کمزور ہو گئے تہے مقابلہ کے ساتہہ پیش آیا ۔ بعد کئی چہوٹی چہوٹی لڑائیونکے فوجین سراسین کے جو شام اور بیت المقدس مین پہیل گئی تہین میدان ایزناڈن مین جمع ہوئین ۔ ستر ہزار سپاہی عمدہ لشکر سلطنت یونان کے اُنکے مقابلہ کیلئے آئے خالد نے پیغامون صلح کو اس شرط پر کہ اہل عرب اپنے وطن کو پہر جاوین منظور نہ کیا اور اپنے سپاہیون کو ترغیب دی کہ وہ اس لڑائی مین بہت دل و جان سے کوشش کرین ۔ اس مرد دلاور نے وکیل سے وارڈن کے جو رومیونکی فوج کا سردار تہا کہا کہ ہم صلح نہین کرتے ہین مگر اس شرط پر کہ تم خراج دو یا مسلمان ہو ۔ ہم تمہاری بڑی فوج سے کچہہ ڈرتے اور گہبراتے نہین ہین ۔ ہمارے رسول مقبول صلعم نے فتح کا وعدہ کیا ہے اور ہم تمہارے لباس اور عمامہ اور روپے کو جو تم پیش کرتے ہو ذلیل و حقیر سمجہتے ہین ۔ ہم لڑائی کو صلح سے افضل اور بہتر جانتے ہین اور تم ہمین کیساہی حقیر کیون نہ خیال کرو لیکن ہمارے نزدیک تم کتے سے اچہے نہین ہو (تب یہہ کلام جو کتاب ایوب کے بتیسوین باب مین ہے پورا ہوا مجہے پروا نگی ہووے کہ کسی آدمی کے ظاہر حال پر نگاہ نکرون اور کسی شخص سے خوشامدی کیطرح خطاب نکرون کیونکہ مین خوشامد کی باتین کہنی نہین جانتا اگر ایسا کرون تو میرا بنانیوالا مجہکو جلد اُٹہا لیگا (ایوب ۳۲ باب ۲۱ و ۲۲) خالد نے اپنی سپاہ سے کہا کہ تم روم کی تمام فوج کو دیکہتے ہو تم ان سے بچکر جا نہین سکتے مگر جب تمہاری فتح ہوگی سارا

شام کا ملک تمہاری تابعداری کریگا پس تمہین چاہئے کہ شہر قیصر اور واسطے مذہب کے لڑو اور ہرگز لڑائی کے میدان سے پیٹھ مت پھیرنا اسلئے کہ اس حالمین تم جہنم کو جاؤگے یونانی واسطے گرفتار کرنے خالد کے گھات مین بیٹھے لیکن تدبیر انکی ظاہر ہوگئی اور بہت سے انمین سے مارے گئے مسلمانون نے جو غالب آئے تھے کپڑے دشمن کی فوج کے جسکو شکست ہوئی تھی پہن لئے اور وارڈن اس مشابہت کے سبب سے فریب کہا گیا۔ یونانیون کے حملہ کا مقابلہ غنیم نے خوب کیا لیکن قوم سراسن کے علاوہ کسی کا حوصلہ نہوا کہ مقابلہ کرسکے۔ نصارا کی کچھہ فوج مارے گئی اور کچھہ تتر بتر ہوگئے اور وہ جو بچگئے تھے قیصریہ وانٹی اوک اور دمشق کو بھاگ گئے اہل اسلام نے سونے اور چاندی کی صلیبون اور تحفہ ہتیار یونانیون سے اپنے تئین آراستہ کیا اور اس سے بہت خوش ہوئے کہ اس دن پچاس ہزار کافر جہنم کو پہنچے گئے اور کہ چار ہزار چار سو مسلمان درجہ شہادت کا حاصل کر کے بہشت مین داخل ہوئے۔ بعد لڑائی اجنیدین کے سراسن کی قوم زرخیز و سیراب گہاٹی کو جو دمشق کے گرد تہا اوسکے لینے پہر آئے۔ بسبب ناواقف ہونے فن سپاہ گری کے جسمین یونانیونکو کمال حاصل تہا محاصرہ نے سراسین کے طول کہینچا اور انہون نے بہت سختیان اٹہائین جب مسلمانون نے رومیون پر محاصرہ سخت کیا اور اُنپر غلہ اور دانہ اور گہاس کیطرف سے تنگی ہوئی انہون نے گہیرنے والونپر حملہ کیا اور ہٹائے گئے۔ بسبب گزرنے وقت دراز کے اور پڑنے قحط کے بہادری اور چالاکی دمشق والونکی جاتی رہی اور ایک سوالچی پیشوایان مذہب (نصارا) اور دوسرے لوگون کیطرفسے پاس ابوعبیدہ کے

جو نرم دل اور نیک شخص تہا واسطے صلح اور امن کے پہونچے

اہل یونان کو اس امیر کی آدمیّت اور خُلق سے اعتماد ہوا کیونکہ اُسنے کہا کہ ہمارے رسولؐ کا حکم ہے کہ تم آدمیون صاحب رتبہ اور ہُنر کی تعظیم کرو اور ان سے عہد و پیمان کر لو جسکو اُسنے کیا۔ صلح ہوگئی اور اُسمین یہہ قرار پایا کہ وہ باشندے جو کہ غیر ملک مین جا کر بسا چاہتے ہین چلے جاوین اور اسباب منقولہ کو بہی اپنے ساتہہ لیجاوین اور رئیس اُسجگہہ کے خلیفہ کو محصول دیا کرین اور کوئی اُنکے مال و اسباب سے مزاحم نہوگا۔ اور وہ ساتہہ کلیسا مین جا کر نماز پڑہ سکتے ہین ایک گروہ عرب کا فوراً جبکہ معلوم ہوا کہ صلح اور امن ہوگیا ہے اس شہر مین داخل ہوا اور خالدؓ نے کہا کہ خدا کے دشمنونکو پناہ نہین ہے اور خون قوم نصارا سے تمام کوچہ اور گلیان دمشق کی بہر گئین۔ اُسنے جبکہ وہ کلیسا سینٹ مری کے پاس پہونچا اور دیکہا کہ ابو عبیدہؓ اور اُسکا لشکر تلوار کو میان مین کئے پیشوایان مذہب عیسائی کے بیچ مین کہڑے ہوئے ہین تعجب کیا ابو عبیدہؓ کی استقلالی سے جو از راہ مہربانی کے تہی دمشق قتل سے بچا یا گیا ۔ خالدؓ اور اُنکے ہمراہیون نے پکارا کہ قتل کرو لیکن ابو عبیدہؓ نے دوسرے سردارون لشکر اسلام سے کہا کہ تم میرے عہد صُلح اور پناہ کی رعایت کرو اور قانون ملک گیری کا لحاظ کیا اور کہا کہ شام کے ملک مین بہت ایسے شہر ہین جو ابتک فتح نہین ہوئے اور ہمین مناسب نہین ہے کہ کسی حالت مین ہم اپنے عہد کو توڑ ڈالین کیونکہ رہنے والونکو وہانکے ہمارا اعتبار جاتا رہیگا اور وہ نا امید ہو کر سخت مقابلہ کرینگے آخر کار اس بات سے قرار پایا کہ خالدؓ

(ابن ولید) کو اس ٹکڑے شہر کا جسکو اُسنے تلوار کے زور سے لیا اختیار ہے اور ابو عبیدہ کو اس ٹکڑے کا جسکو اُسنے عہد و پیمان سے لیا اور حکم آخر دمشق والونکے حق مین خلیفہ کی رائے پر موقوف رکہا۔ ایک شخص سے جسکا نام تامس اور وہ یونانکے اشراف مین سے تہا بڑے کام ظاہر ہوئے بہت سے یونانی لوگ جنکو محبت وطن کی تہی اور خراج دینے کو ناپسند کرتے تہے اپنے محل اور مکان چہوڑکر غرور اور تکلیف سے واسطے ڈہونڈنے کسی جا کے امن اور آرام کے جو سلطنت استنبول کے بیچ مین واقع ہو اسکے ساتہہ چلے گئے انہین تین دن کی مہلت ملی اور چوتہے دن خالد نے پیچہا کیا اسکے سوار دن نے نصرانیون کو جنپر غم اور ماندگی غالب آگئی تہی جا لیا اور سوائے ایک آدمی کے کوئی شخص انمین سے قوم سراسن کی برچہیون اور شمشیر سے نہ بچا ابوبکر صدیق رضؓ نے دمشق کے فتح ہونیسے پہلے ماہ جولائی سنہ ۶۳۴ع مین وفات پائی۔ انکی آخر بیماری مین حضرت عمرؓ نے مسجد مین بجائے اُنکے نماز پڑہوائی۔ اور انہون نے ہی لوگونکو وصیت کی کہ بعد میرے عمرؓ خلیفہ ہون اور شریعت رسول اللہ صلعم کو جاری کرین۔ جبکے بارے حضرت عمرؓ نے منصب خلافت سے انکار کیا تہا لیکن انہون نے صدیق اکبرؓ کے سمجہانیسے کہ تمہین اگرچہ اس عہدہ کی آرزو نہین ہے لیکن ہونا تمہارا اس منصب پر بہت ضرور ہے مان لیا حضرت عمرؓ نے سنہ ۶۳۴ع شروع خلافت مین خالد کو حکم لشکر شام سے معزول کیا اور اسکی جاے پر ابو عبیدہ مقرر ہوئے امیر جال نے اس منصب کو خوشی سے قبول نہین کیا اور جبتک خبر خالد کی فتحونکی مدینہ مین پہنچی اور خلیفہ کو سیف اللہ کا اعتبار ہوا لینے مین حکم فرمانے کے تاخیر کی۔ لیکن خلیفہ رسول اللہ صلعم کے مزاج مین استقلال بہت تہا اور خا

کی خیرخواہی اور تابعداری برابر حلم ابو عبیدہ رضہ کے تہی - سیف اللہ نے کہا
کہ مین جانتا ہون کہ عمر رضہ مجہسے محبت نہین رکہتے لیکن وہ میرے آقا ہین اور
مین انکا تابعدار ہون - مین موافق سابق کے تندہی کرنے مین کمی نہ کرونگا
اور جس مہم پر کہ وہ مجہے بہیجینگے ممکن نہین کہ مین قصور کرون اور اپنی جانفشانی
خدا کی راہ مین ظاہر نہ کرون - لیکن شرح وار بیان فتح کرنے قوم سراسن
کا بلاد شام اور بیت المقدس کو خالی تکرار ان حالات جوانمردی اور تدبیر سے
جو بیچ محاصرہ بصرہ اور دمشق کے پیش آئے تہے نہین ہے اور ہم تفصیل کے
ساتہہ ذکر اس لڑائی کا کرینگے اور صرف تہوڑا سا بیان ان سپاہیانہ کامونکا
جنکے سبب سے یہہ ولایت عمدہ مسخر ہوئی ذکر کیا جائیگا لشکر اہل اسلام نے شہر
ایمسا یعنے ایمس اور ہیلیو پولس یعنے بعلبک کو ۶۳۵ع مین لوٹا لیکن ان شہرونکے
مغلوب ہوجانیسے یونان کے شاہنشاہ کی طاقت مین کچہہ نقصان نہ آیا -
کنارون چہوٹی ندی یرموک یعنے ہیرومیکس پر جو بحر تبریس (یعنے تبریاس
یا جنسرت کی جہیل) مین گرتی ہے یونانی بیچ میدان بلاد شام کے پچہلے بار
لڑے - اسّی ہزار آزمودہ سپاہیون نے جو شاہ استنبول کے بدل طرفدار تہے
قوم سراسن کو ڈرا دیا اور خلیفہ کے پاس جلد قاصد اس بات کے دریافت کرنیکے
لئے بہیجے کہ ہمین کیا حکم ہے لڑین یا واپس پہر آوین - آٹہہ ہزار آدمی مدد کیلئے
بہیجے گئے اور چونکہ وقت مشکل اور خوف کے کچہہ لحاظ قانون کا نہین رہتا ہے
بلکہ موافق ضرورت کے عمل کیا جاتا ہے اور دعوی عمر اور درجے کے چہوڑے
جاتے ہین - ابو عبیدہ نے اپنے لشکر کی بات کو مان لیا اور خالد کو کل اختیار

فوجکا دے دیا خالدکی اس نصیحت مختصر سے جو خوف پیدا کرنیوالی تہی کہ بہشت تمہارے
آگے ہے اور شیطان اور آگ دوزخ کی پیچہے لگی ہوئی ہے لوگون کو لڑائی کیطرف
بہت رغبت ہوئی اور اسیطرح سے ابوعبیدہ رض کے کہنے سے زخمیون کو کہ رنج مین
دشمن کے ہوئے ہماریساتہہ شریک مین لیکن انعام اور خوشی اُنکو نصیب نہین ہوئیگی تسلی
ہوگئی۔ حملون سے روم کے سوارون کے قریب تہاکہ مسلمانون کو شکست ہوجا
لیکن عورتون قوم ہمیسارا ولادا مالیکث نے جنکے ہتہیار کمان اور برچہیان نہین
اور جو مسلمانون کی پچہلی صف مین کہڑی تہین لعنت ملامت کی اور اسبات سے
اہل عرب پہر لڑنے لگے۔ یونان والونمین سے کچہہ مارے گئے اور کچہہ بہاگ گئے
خالد نے ممبار کبادی مین خط خلیفہ کو اس مضمون کا لکہا کہ ہزارون کافر قتل
ہوئے اور دریائے یرموک مین خدا جانے کہ کتنے ڈوب گئے اور جو بہاگے وہ جنگلون
اور پہاڑونمین مارے گئے اور الله جلشانہ نے مسلمانون کو اُنکی عورتون اور
بچون اور ملک کا مالک کیا۔ جب یرموک مین شکست ہوئی اُسوقت بیت المقدس
اور حلب اور انتی اوک کا حفاظت کرنیوالا سوائے اُن لوگون کے جو انمین تہے
کوئی اور نہ تہا۔ خلیفہ نے اپنے امیر لشکر کو حکم دیا کہ وہ بیت المقدس کو جاوے
اسلئے کہ وہ اس شہر کی تعظیم مکہ اور مدینہ کیموافق کرتے ہین۔ جب پانچہزار
مسلمانون نے حملہ کیا اور وہ کامیاب ہوئے تب ابوعبیدہ رض نے اپنے تمام لشکر
کے ساتہہ اُس شہر کو گہیر لیا اور وہان کے رہنے والون سے کہا کہ تم مسلمان
ہویا خراج دو۔ ابوعبیدہ نے خط بڑے بڑے سردارون اور رہنے والون ایلیا
یعنی جروزلم (اے یروسلم) کو لکہا کہ صحت اور خوشی اون لوگون کو ہو جو راہ

سله قال الله تعالیٰ
ان تکونوا تألمون
فانهم یألمون
کما تألمون
وترجون
من الله
ما لا یرجون
سورۃ النساء
رکوع ۱۵

سیدھی راہ پر چلتے ہین اور خدا اور رسول پر ایمان اور یقین لاتے ہین۔ تمسے ہم یہہ چاہتے ہین کہ تم گواہ ہو کہ خدا ایک ہے اور محمد صلعم اُسکا رسول ہے اور جب تم اُس پر ایمان لاؤگے تب ہمین حرام ہے کہ ہم تمہین مارین یا تمہارے بال بچون کو ہاتھ لگاوین۔ اگر تم اسلام قبول نہین کرتے ہو تو خراج دو اور ہماری حمایت مین آؤ۔ اور جو تم اس بات کو منظور نہ کروگے تو مین تمہارے مقابل ایسے لوگون کو لاونگا جو موت کو بہت عزیز رکھتے ہین بہ نسبت اسکے کہ تم شراب کے پینے اور کہانیکو سور کے گوشت سے۔ خدا نے چاہا تو ہم یہان سے جب تک کہ ہم ان لوگونکو جو تمہاری طرف سے لڑتے ہین قتل نہ کرین اور تمہارے اطفال کو غلام نہ کرین نہ ٹلینگے نہین فقط

شدت جاڑے مین مسلمان چار مہینے تک مقام مذکور کو گھیرے رہے اور آخر کو پادری سوفرونیس نے صلح کی شرط کو منظور کیا۔ اس لحاظ سے کہ بیت المقدس جاے پاک تھی اسنے کہا کہ مین اسے سواے خلیفہ کے اور کسی کے سپرد نہین کرونگا تب یہہ پیشین گوئی جو اکسودس زبور مین ہے پوری ہوئی کہ خدا وند تیرے ولی کو اعداء صیحون سے بھیجیگا تو اپنے دشمنون کے درمیان حکمرانی کر (۱۱۰ زبور ۲) مدینہ کی مسجد مین اس شرط کی تکرار ہوئی۔ حضرت عثمانؓ اس بات سے کہ وہ دشمن جو مغلوب ہوگیا تھا شرطین کرتا ہے بہت خفا ہوے اور انکے قبول نہ کرنے مین بہت سا کچھہ کہا لیکن کہنے سے حضرت علیؑ کے کہ مسلمانون نے جو تکلیفین کہ جاڑے کے سبب سے لڑائی مین اُٹھائین اور تھکے ہوے ہین دیکھنے سے خلیفہ کے بھول جاوینگے اور اُنہین پھر قوت حاصل ہوگی حضرت عمرؓ نے سوفرونیس

اور ابو عبیدہ کی مرضی کے موافق کیا (تب یہہ پیشین گوئی جو ملاکی نبی نے سنہ عیسوی سے چارسو برس پیشتر کی تہی پوری ہوئی کہ وہ خداوند جسکی تلاش مین تم ہو ہان عہد کا رسول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل کو آویگا دیکہو وہ یقیناً آویگا رب الافواج فرماتا ہے پر اُسکے آنیکے دنین کون ٹہر سکیگا اور جب وہ نمود ہوگا کون ہے جو کہڑا رہیگا کیونکہ وہ سُنار کی آگ اور دہوبی کے صابونکی مانند ہے (ملاکی ۳ باب ۱ و ۲) خداوند سے مراد بادشاہ یا یہہ کہ مظہر جلال خداوند عہد کا رسول یعنے بہیجا ہوا خدا کا بموجب عہد سو فرو بنیں اور سُنار کی آگ یعنے شرک اور تثلیث کو جدا کرکے خالص توحید کی پرستش جاری کریگا اور رسول عہد سے مراد یہہ ہی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيًّا لَكَانَ عُمَرُ یعنے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا اور پہر فرمایا کہ اِنَّ الْحَقَّ يَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ یعنے حق بولتا ہے اوپر زبان عمر کے اور مشکوٰۃ باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ مین ہے قَدْ كَانَ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَّكُ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ یعنے بیشک تمسے پہلے امتوں مین الہام والے لوگ تہے پہر اگر میری امت مین کوئی ہے تو عمر ہے پہر مشکوٰۃ باب مناقب عمرؓ مین ہے مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ یعنے سکینہ عمر کی زبان اور دل سے بولتی ہے انتہی اور اپنی ہیکل کو آویگا اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عمرؓ ہی کے نام سے وہ مسجد کہلائیگی دیکہو تفسیر اسکاٹ رومن مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۶۴۴ کالم ۲ مین یہہ فقرہ کہ اندنون مین اُسی جگہہ پر مسلمانوں کی ایک مسجد الصخرہ جو عمرؓ کی کہلاتی بنی ہے انتہی اور یقیناً وہ آئیگا اگرچہ حضرت

عثمانؓ نے منع کیا تو بہی حضرت عمرؓ نے نمانا اور یروسلم کو گئے) سفر انکا بیت المقدس
کیطرف اسحال ہین کہ انہین دنیا کے بڑے مقصدونکا حاصل کرنا منظور تہا
اسوقت کی عزم وسادگی و پاسداری مذہب اور حقیر سمجہنے شان وشوکت
ظاہری پر دلالت کرتا ہے کہ اسکا تہوڑا سا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے
- مین اوکلی صاحب کے بیان کیموافق جو صاف صاف ہے لکہتا ہون خلیفہ
نے اوّل مسجد مین نماز پڑہی اور بعد زیارت کرنے مزار رسول مقبول صلعم کے
حضرت علیؓ کو اپنی جا پر قایم کیا اور تہوڑے سے رفیقون کے ساتہہ روانہ ہوئے
اُنمین سے بہت سے لوگ تہوڑی دور تک انکے ساتہہ گئے اور مدینہ کو اُلٹے پہرا
- وہ ایک اونٹ سُرخ رنگ پر سوار ہوے اور دو تہیلے ساتہہ لئے ایک مین
ایک قسم کی غذا بہری جسکو عرب سویق بولتے ہین اور وہ جَو یا چاول
یا گیہون کوٹے اور بے پہٹکے ہوے سے تیار ہوتا ہے اور دوسرے کو میوہ جات
سے بہر لیا اور ایک بڑی مشک پانی کی جسکی اُس ملک مین بہت احتیاج
ہوتی ہے آگے رکہہ لی اور ایک طباق لکڑی کا پیچہے باندہ لیا - خلیفہ نے اِس
سامان اور تیاری کے ساتہہ کوچ کیا اور جس جگہہ وہ رات کو اوترتے وہان
سے وہ بے پڑہے نماز صبح کے نہ چلتے - بعد ادا کرنے نماز صبح کے وہ ان لوگو
کیطرف جو اُنکے ساتہہ تہے منہ کرتے اور کہتے تعریف ہے اُس خدا کو جسنے ہمین
دین راست پر مستقیم کیا اور ہم پر اپنا رسول صلعم بہیجا اور خطا کی راہ سے
ہمین نکالا اور ہم مین جو مخالف ایک دوسرے کے تہے ایمان کے سبب سے
اتفاق دیا اور ہمین ہمارے دشمنون پر غالب کیا اور اپنے ملک پر حاکم کیا -

تم اے بندے خدا کے اُسکے ان انعاموں اور مہربانیوں کا شکر کرو اسواسطے
کہ خدا بڑہاتا ہے اُن لوگوں کو جو اُس سے ترقی چاہتے ہیں اور جو ڈہونڈہتے
ہیں اُن چیزوں کو جو اُسکے پاس ہیں اور وہ اپنی رحمت بہیجتا ہے اُن لوگوں
پر جو اُسکا شکر کرتے ہیں - بعد حمد اور تعریف خدا کے وہ طباق کو اپنے دستوں
سے بہرتے اور بڑی فیاضی سے اپنے مصاحبوں کے ساتہہ کہاتے - اُنہوں نے
راستہ میں ایک مسلمان کو جسنے دو بہنوں سے نکاح کر لیا تہا سزا دی کیونکہ
اسطرحکا عقد حرام تہا اور ایک باج گزار کو بعضے آدمیوں کے ہات سے جو خدا کے
لشکر کے ساتہہ ہو لئے تہے اور زبردستی سے روپیہ لیتے تہے نجات دی اور
تمام عمدہ پشمینہ جو یرموک کی لڑائی میں اُنہیں ہاتہہ لگا تہا چہین لیا اسواسطے کہ
انہیں عیاشی اور غرور سے بچایا اور اُنکو اوندہا کیچڑ میں کہوایا جب وہ شہر کے سامنے
پہنچے انہوں نے نعرہ اللہ اکبر کا کہینچا اور کہا کہ خدایا ہمیں فتح آسانی سے دے کر
اور اپنا خیمہ موٹی اون کا کہڑا کروا کر زمین پر بیٹہہ گئے امیر المومنین کی سادگی
سے رعب اور دہشت جو سپاہیانہ کاموں انکے تابعین سے بیت المقدس کے
رہنے والوں کے دلوں میں پیدا ہوا تہا کچہہ کم ہوا رئیس قوم (نصارا) نے اپنے
سرداروں سے کہا کہ مقابلہ کرنا ان لوگوں سے بے مدد آسمانی کے بیفائدہ
ہے - انہیں رسول نے انکے حکم دیا تہا کہ وہ حلم و حیا اور تابعداری کو
عمل میں لاویں اور ان اوصاف کے سبب سے انکی ترقی ہو گی - تہوڑے سے
دنوں میں سب قانون پر انکے شرع کو غلبہ ہوگا اور انکی حکومت مشرق سے
مغرب تک پہیل جاویگی (جبکہ خدا نے ہی گہر بنا دیے تو انکی محنت جو

اُسکی بنا کرتے ہین بیفائدہ ہے اگر خداوند ہی شہر کا نگہبان نہو تا تو پاسبانکی ہوشیاری عبث ہے تمہین کچہہ فائدہ نہین جو تم سویرے اُٹہتے ہو اور رات تک ناہی کام مین لگے رہتے ہو اور غم کی روٹیان کہاتے ہو یقیناً وہ اپنے محبوب کو نیند مین دیتا ہے (۱۲۷ زبور ۱ و ۲) شرطین صلح کی منظور ہوئین اور اُنپر دستخط بہی ہو گئے - جان و مال اور عبادتخانے قوم نصارا کے بسبب قبول کرنے بڑے اور استمراری خراج کے (سنہ ۱۶ھ کے آخر یا شروع) سنہ ۶۳۷ع کو سلامت رہے اور اختلاف لباس اور القاب سے گروہ غالب اور مغلوب کا ہمیشہ امتیاز رہا - یہہ شرطین ہوئین کہ نصرانی زین پر سوار نہون اور نہ کسی قسم کا ہتیار رکہین اور اپنی مُہرون پر الفاظ عربی کندہ نہ کروائین اور نہ کسی قسم کی شراب بیچین - وہ ایک قسم کے لباس کے سوا کپڑا دوسری طرحکا کبہین نہ پہنا کرین اور کمربند ہمیشہ کمرون پر اپنے باندہا کرین - وہ اپنے عبادتخانون مین صلیب نہ لگاوین اور صلیب کے نقش جو اُن کی کتابون مین ہو وین اُنہین مُحلّون مین اہل اسلام کے نہ دکہلایا کرین اور گہنٹون کو سوگری سے نہ بجاوین اور جو شخص کبہی کسی مسلمان کا نوکر ہوا اُسکو اپنا نوکر نہ رکہین اوکلی صاحب کہتا ہے کہ ان شرطون پر نصارا کو اپنے مذہب پر رہنے کا اختیار ہوا اور بیت المقدس کو جسکی ایک زمانہ مین مشرقی ملکون مین بڑی رونق تہی ایسی سخت تابعداری کرنی پڑی کہ پہلے اُس سے کبہی اُسنے نہین کی تہی - رومیون نے جب اس شہر کو فتح کیا تہا گو کہ اُسوقت بہت سے لوگ بہائی پہ نسبت لڑائی جانکے مارے گئے اور تکلیفین بہی اُنپر زیادہ ہوئین لیکن بعد اس لڑائی کے باشندون کو پہنچتی بدرجہ غایت اور مدت تک رہی - وہ ملک اب بالکل مسلمانون کے

حصۂ اول

قبضہ مین جو مذہب نصارا کے دل سے دشمن تہے آگیا اور جب سے وہ مُلک سوائے
نو ۹ برس کے جس عرصہ مین غلبہ قوم نصارا کا دینی لڑائی مین وہان ہوگیا تہا
اہل اسلام کے قبضہ مین رہا۔ خلیفہ کے لئے دروازے کہول دئے گئے اور رئیس
اہل اسلام اور رئیس نصارا دونون اخلاص سے درباب مذہبی قدامت اُسجگہہ
کی باتین کرتے ہوئے شہر مین داخل ہوئے۔ (تب یہہ پیشین گوئی جو حزقیل ۲۱
باب ۲۷ مین ہے پوری ہوئی کہ مین ہی اسے اُلٹ اُلٹ اُلٹ دونگا یہہ پہر نہوگا اور جبتک
وہ جسکا حق ہے آویگا مین وہ اُسے دونگا انتہی یہہ تین دفعہ اولٹنے کا اشارہ
خاص اہل تثلیث کیطرف ہے یا یہہ کہ یروسلم کی بار بار غارت کا ذکر ہے اور اس
پیشین گوئی کا اخیر فقرہ حضرت عمر رض کے یروسلم مین آنیکی گویا خبر دیتا ہے) نماز
کیوقت خلیفہ نے کلیسا کانسٹن ٹائن کی سیڑہیون پر نماز پڑہی اور اُنہون نے اُنکا
کہا کہ مین اندر اس کلیسیا مشرف کے عبادت نہین کرونگا کیونکہ اگر مین اس عبادتخانہ
مین نماز پڑہون تو کچہہ شک نہین کہ اسکو مسلمان تم سے اسے سوف رو تیں لیلینگے
یہہ وہ جگہہ ہے کہ مین نہین چاہتا ہون کہ وہ میری عبادت کی نقل کرین میرے
سجدہ کرنیکے چوکہٹ پر اس کلیسیا کے ممکن ہے کہ آگے کو کچہہ فساد ہو پر مین مسلمانونکو
منع کردونگا کہ وہ سیڑہیون پر جمع نہون۔ حکم سے خلیفہ کے عبادتگاہ حضرت سلیمان کی
جہاڑی گئی اور کوڑا اسکا صاف کیا گیا اور ایک مسجد تیار کروائی جسکی جلد شہرت
اور رونق ہوگئی اور کوئی مسجد برابر اسکے ممالک مشرقی مین نتہی خلیفہ نے
بیت المقدس مین دس مقام کئے اور وہان مشورے آئندہ کی فتح کے ہوئے
اور جب وہ مدینہ کو پہر آئے تب اندیشہ مسلمانونکا کہ خلیفہ نے درمیان قبردن

انبیا، اور اس جگہہ کے جہان قیامت کے دن سب لوگ جمع ہونگے ارادہ فتح کا کیا جاتا رہا تمت کلامہ (از کتاب سیر الاسلام ۲ باب صفحہ ۲۷ — ۳۹ زبان انگریزی سے اردو زبان مین ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا مطبوعہ ۱۸۴۵ع

اور کتاب واشنگٹن ارونگ مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ع و ایضاً مطبوعہ ۱۸۶۹ع باب ۲ وغیرہ مین بہی اسیطرح مرقوم ہے و ہو ہذا غازیان اسلام جب دمشق فتح کرچکے ایک مہینہ یہان آرام کیا ابو عبیدہؓ نے یہان سے خلیفہ سے استمزاج کیا کہ حکم ہو تو یروسلم کا محاصرہ کیا جاوے یہہ خط اسوقت پہنچا جبکہ حضرت علیؑ بہی حضرت عمرؓ کے پاس تشریف رکہتے تہے انہون نے بہی یہہ صلاح دی کہ اس شہر کا محاصرہ ضرور چاہئے کیونکہ یہی ہمارے پیغمبر صلعم کی بہی تمنا تہی

یہہ جنگ واقعی مسلمانون کے نزدیک نہایت متبرک تہی یہہ مقام وہ ہے جہان نبوت اور الہام کی بنیاد پڑی اور رہی اور جہان اکثر انبیا کی قبرین ہین حضرت عمرؓ نے حضرت علیؑ کی صلاح کو پسند کیا اور ابو عبیدہؓ کو حکم بہیجا کہ یہودیہ مین فوج لیجاکر یروسلم کا محاصرہ کرو ابو عبیدہؓ نے حکم پاتے ہی یزید ابو سفیان کو پانچہزار آدمیون کے ہمراہ محاصرہ کرنیکو روانہ کیا اور پانچ دن تک متواتر اور مدد روانہ کرتے رہے ساکنان یروسلم نے ان بلاکے غازیون کو جنہون نے تمام مشرق ہلا رکہا تہا دیکہکر شہر سے نکلکر کوئی حملہ نہ کیا اور نہ کوئی چہاپہ مارا مگر اپنی فصیل پر کلین لگاکر آمادہ حفاظت شہر ہوے یزید نے شہر کے متصل پہنچکر باواز قرنائی اظہار اسلام کیا اور کہا کہ اسلام قبول کرو یا جزیہ دو لیکن کسی نے کچہہ خیال نکیا مسلمانون نے بہت چاہا کہ فوراً حملہ کرین مگر چونکہ یزید کو

اسباب کی کوئی ہدایت نہ تھی توقف ضرور ہوا وہین ٹھہرے اور جبتک کہ ابو عبیدہ کے پاس سے حکم آے لڑائی کی تیاری کرتے رہے علی الصباح لشکر اسلام صف بہ صف استادہ ہوا سرداروں نے اپنے اپنے گروہ کے ساتھہ نماز فجر ادا کی اور سب نے باواز بلند متفق ہو کر یہہ آیت قرآن کی جو چھٹوین سیپارہ مین حضرت[۱۷] موسیٰ کی زبانی سے پڑہی داخل ہوا ے لوگو اس مقدس زمین مین جو اللہ نے تمہارے واسطے مقرر کی دس دن تک متواتر دہاوا کیا مگر کچھہ فائدہ نہوا گیارہوین دن ابو عبیدہ نے تمام لشکر جمع کیا ایک اطلاعنامہ ساکنان شہر کو لکھکر بھیجا کہ تم خدا کی وحدانیت اور محمد صلعم کی نبوت کا اقرار کرو قیامت اور یوم الاخرۃ کو سچ جانو نہین تو اطاعت قبول کرو اور خلیفہ کو جزیہ دو اخیر مین یہہ لکھکر ختم کیا ورنہ ہم تمہارے مقابلہ مین ایسے مرد خدا ترس لائینگے جو موت کو زیادہ عزیز جانتے ہین بہ نسبت اسکے کہ تم شراب اور سور کے گوشت کو اور یہہ نہ سمجہنا کہ مین تمہین کسی حال مین چھوڑدونگا ہان انشاء اللہ جبتک کہ تمہارے جوان فنا نہ کرلون اور تمہاری اولاد غلام یہہ اطلاعنامہ حکام و روساء شہر کے نام تہا بنام ایلیا کیونکہ جب شاہ ایلین آدرین نے اس شہر کو سر نو تعمیر کیا تو یروشلم کا نام ایلیا ہی ہوا سوفرونیس نامی عیسائی بزرگ اور بشپ یروشلم نے جواب لکھا کہ یہہ مقدس شہر اور پاک زمین ہے جو کوئی بارادہ جنگ اسمین داخل ہو وہ خدا کے یہان گنہگار ہوگا اور شہر کی مضبوطی پر خیال کرکے کچھہ ڈرا یا بھی کہ دیوارین اور برج شہر کے نہایت جانفشانی سے مضبوط کئے گئے ہین دشمنون آوارگان برموک کی خبر تک پہنچ گئی ہے اور اور جابجا شام کے شہرون سے

[۱۷] یہہ آیت سورہ مائدہ کے رکوع ۴ مین ہے یقوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم

محاصرۂ شہر

مدد آتی ہے شہر خود نہایت مضبوط ہے گرد اسکے خندق اور آس پاس ناہموار
ملک ہے علاوہ اسکے بڑی بات یہہ ہے کہ حفاظت مزار حضرت عیسیٰ دلیری اور
استقلال کی کتنی بڑی محرک ہے چار ماہ سرما گزر گئے روز کچھہ سلح آزمائی ہوجاتی
شہر والے نکلکر حملہ کرتے گولون سے ستاتے علاوہ اسکے سختی سرما باوجود ان سب
باتون کے اہل اسلام بڑی دلیری سے محاصرہ کے درپئے رہے آخر کو سوفرونیس
بڑے پادری نے دیوار شہر سے ابوعبیدہؓ سے گفتگو کی قولہ کیا تم نہین جانتے
کہ یہہ مقدس شہر ہے جو کوئی یہان بے ادبی کرتا ہے قہر خدا اپنے اوپر لاتا ہے
ابوعبیدہؓ نے جواب دیا ہان ہم جانتے ہین یہہ مقام انبیا کا ہے یہان وہ دفن ہوئی
ہین ہم جانتے ہین کہ یہہ وہ مقام ہے جہان سے ہمارے نبی صلعم نے معراج پائی
اور ہم جانتے ہین کہ اس مقام کے تم سے ہم زیادہ مستحق اور لائق ہین ہم
محاصرہ نچھوڑینگے جبتک کہ اللہ یہہ شہر ہمارے حوالہ کرے جیسا کہ اور مقام کردیے
ہین جب دیکھا کہ اب کچھہ امید نہین رہی عیسائیونکا بزرگ وہ شہر حوالہ کرنے
پر راضی ہوا اس شرط پر کہ خلیفہ بذات خاص آکر یہہ شہر لین اور بدستخاص
شرائط عہدنامہ پر دستخط کرین جب یہہ خبر خلیفہ کو معلوم ہوئی انہون نے سب
جمع کرکے مشورہ چاہا حضرت عثمانؓ نے اہل یروسلم کو ذلیل سمجہہ کر اس شرط سے
انکار کیا مگر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ عیسائیونکی نظر مین یروسلم کی وہ عظمت ہے
کہ غالباً وہ اسکے لئے جان لڑادین اور اور مدد منگالین علاوہ اسکے بڑا فائدہ
خلیفہ کے تشریف لیجانیسے یہہ ہے کہ عرصہ کے بعد لشکر اسلام کو حضرت کی زیارت
نصیب ہوگی تو اور ہی حوصلے ہونگے اور اس تکالیف جنگ کے بعد آپ کو دیکھکر

خوش ہونگے اور پچھلی تکلیفین بہول جاینگے حضرت عمرؓ کو یہہ صلاح پسند آئی گو بعض
مورّخ اور غرض بہی بتاتے ہین کہتے ہین کہ یروسلم مین ایک روایت چلی آتی تہی
کہ حضرت عمرؓ کے نام اور مذہب اور صورتکا ایک آدمی اس شہر کو فتح کریگا
یہی سمجہ کر یہہ چلے خیر کوئی سبب کیون ہو خلیفہ نے ارادہ کر لیا کہ بذات خاص
یروسلم مین داخل ہون حضرت علیؓ کو اپنا قایم مقام چہوڑ کر مسجد مین نماز پڑھکر
زیارت مزار پیغمبرؐ اسلام کرنے گئے وہان سے فراغت کرکے سفر کو روانہ ہوئے
یہہ طرز سفر اس زبردست سردار کا جسکے ہاتہہ مین سلطنتونکی قسمتین ہون اور
تمام غنیمت شام کی جسکے اختیار مین ہو اقبال اسلام کا نمونہ ہے جس سے کچہہ
کچہہ اسکی فتحیابی کے بہید کا پتا لگتا ہے آپ سرخ اونٹ پر سوار ہوے جسپر ایک
خورجی پڑی ہوئی تہی ایک طرف کہجورین اور خشک میوہ بہرا ہوا تہا دوسرے
طرف کچہہ جو اور چانول اور گیہون بہنے ہوے کے ستّو تہے آگے ایک مشک پانیکی
پیچہے ایک کاٹہہ کا پیالا رکہا تہا رفقاے سفر بے لحاظ مرتبہ ایک ہی دسترخوان
پر ہمراہ کہاتے آے اور اہل ایشیا کیطرح اپنی انگلیون سے کہاتے نہ یہہ کہ چہری کانٹے
وغیرہ سے رات کو کسی درخت کے تلے سو رہتے یا ایک خیمہ شتری کے اندر سو رہتے
خیمہ بہی ایسا جیسا کہ عام بدوی رکہتے ہین اور کبہی کوچ نہ کیا جب تک کہ نماز
صبح پڑہ نہ لی تمام ملک مین اسی سادہ وضع سے نکلے اور لوگون کی فریادین
سنتے اور مظلومونکی دادخواہی کرتے ہوے چلے عدل اور انصاف باحتیاط تمام
کرتے گئے کسی نے آکر خبر کی کہ ایک عرب نے دو عورتون سے جو بہنین ہین شادی
کرلی ہے یہہ بات اسلام کے خلاف ہے وہ شخص معہ اُن عورتون کے حاضر ہوا

پوچھا تو بیان کیا کہ مین نہین جانتا تہا کہ شرع مین یہہ بات منع ہے حضرت عمرؓ
نے فرمایا کہ تو جھونٹہہ کہتا ہے ایسا کو چھوڑ یا اپنے سر سے درگذر کر اُسنے کہا کمبخت
تہا وہ دن جسمین مینے یہہ مذہب قبول کیا مجہہ اس سے کیا فائدہ ہوا حضرت عمرؓ
نے اُسے پاس بلاکر چھڑ سیے جو ہاتہہ مین تہی ڈوا سکے سر مین لگائین اور
فرمایا اسے دشمن اپنی جانکے اور دشمن خُدا دیکہہ تجہے یہہ سزا بس ہوا ور سیکہہ
کہ اس مذہب کی جسے خدا اور بہترین مخلوق نے پسند کیا کسطرح عزت کیجیئے اور
حکم دیا کہ ان دونون عورتونمین سے ایک پسند کرلے جب دیکہا کہ وہ کسی کو
ترجیح نہین دیتا قرعہ ڈالکر ایک اُسکے حوالہ کی گئی اور چلتے وقت حضرت خلیفہ نے
یہہ کہا یاد رکہہ جو کوئی اسلام قبول کرے اور پہر ترک کردے جان سے مارا
جاے اگر مین نے سنا کہ تمنے اس عورت کو جسے مین نے منع کیا پہر ہاتہہ لگایا تو
سنگسار کیئے جاؤگے کسی جگہہ چند آدمی دہوپ مین بیٹہے ہوے تہے مسلمانون
نے بٹہار کہا تہا سبب پوچہا تو معلوم ہوا ان لوگون نے جزیہ نہین دیا ہے اسلیئے
دہوپ مین بٹہایا ہے جب دریافت ہوا کہ یہہ لوگ بہت کنگال ہین تو خفا ہو کر
ملامتاً اُن ایذا رسا تون سے کہا کسی انسان کو اُسکی طاقت سے زیادہ
تکلیف نہ دینا چاہیے کیونکہ مین نے سنا ہے رسولخداؐ کو فرماتے ہوے کہ جو کوئی اپنے
ہمجنس کو ستاتا ہے آتش جہنم سے سزا پائیگا جبکہ یروسلم ایک منزل رہگیا ابو عبیدہ
استقبال کے لئے آے خلیفہ وہان سے باطمینان تمام منصب امامت اور خلافت
ادا کرتے ہوے چلے صبح کو نماز پڑہی اور وعظ فرمایا کہ مَنْ یَّهْدِی اللّٰهُ
فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ ایک نہایت مُسِن پادری سے جو

سامنے بیٹھا ہوا تھا لبے نکتہ چینی کئے رہا نہ گیا اور چلا کر کہا کہ خدا کسی کو خطا مین
نہین ڈالتا حضرت عمرؓ نے یہہ سنکر کچہہ جواب نہ دیا مگر جو لوگ کہ پاس بیٹھے تھے اُنسے
کہا کہ اگر یہہ بوڑہا پہر ایسی بات کہے تو اسکا سر جُدا کر لو یہہ بوڑہا ہوشیار تہا اور
خاموش ہو رہا تلوار اسلام کے آگے کوئی دلیل نہین چلتی لشکر مین پہنچتے وقت
چند عرب حضرت عمرؓ نے دیکھے جنہون نے اپنے ملک کا سادہ لباس ترک کر کے
ریشمی اور بیش قیمت لباس غنیمت شام کے پہننا شروع کئے تھے اس آرام
طلبی اور عیش دوستی کا نتیجہ آپنے دیکہکر حکم دیا کہ انکے کپڑے پہاڑ لو اور انہین
منہ کے بل کیچڑ مین گہسیٹو جسوقت یروسلم نظر آیا آپنے باواز بلند فرمایا اللہ
اکبر یا قادر اللہ ہمین آسان فتح دے آپنا ڈیرہ کہڑا کرنیکا حکم دیکر اونٹ سے اوترے اور اُس
ڈیرہ مین خاک پر بیٹھ گئے تمام عیسائی جوق جوق سلطان اسلام اور سردار
قوم جدید کو دیکھنے آئے جنہون نے تمام دنیا کو تاخت تاراج کرنا شروع کیا ہے
اور کسی سے نہین رُکتے مسلمانون نے یہہ سمجہکر کہ کوئی شخص ارادہ بد سے آیا
ہو اُنکو دور رکہنا چاہا مگر حضرت عمرؓ نے انکے اندیشہ مٹانے کو کہا کہ کچہہ نہین ہوتا
مگر وہی جو خدا چاہتا ہے ایماندارون کو اُسی پر بہروسہ چاہئے خلیفہ کے پہونچتے ہی
عہدنامہ مکمل ہوا عیسائی یروسلم جب روبرو ہوئے تو نہایت تعجب ہوا کہ یہہ
ہیبتناک سردار نہایت سادہ کپڑے پہنے بالون کے ڈیرہ مین زمین پر بیٹھا
تالو پر بال ندارد ہین جسنے خود اپنے ہاتھ سے شرطین لکہین اور یہی ہمیشہ کیواسطے
اور بہادران اسلام کے لئے نمونہ ہوئین یہہ شرطین قرار پائین کہ گرجا گہرونکے
دروازے رات دن کہلے رہین اور سب مسلمان بے روک ٹوک داخل ہون

گھنٹہ صرف ہلانے سے آواز دین مگر موگری سے نہ بجائے جائین نشان صلیب
گرجا گھر وغیرہ پر نصب نہون نہ علانیہ بازارون مین کہین استادہ کئے جائین
عیسائی اپنی اولاد کو قرآن نہ سکہلانے پائین نہ اپنے مذہب کا اعلان کرین
نہ کسی کو مرید کرین نہ اپنے رشتہ دارون کو اسلام قبول کرنے سے منع کرین
مسلمانی لباس نہ پہنین اہل اسلام کیطرح جوتہ پگڑی ٹوپی نہ پہنین مسلمانون
کیطرح بال نہ رکہین اور ہمیشہ کمربند باندہین یہی نشان رہے اپنی مہرون پر
زبان عربی کندہ نہ کرین مسلمانون کیطرح سلام نہ کرین نہ مسلمانون کے سے
لقب رکہین مسلمانون کو آتے دیکہکر اٹھ کہڑے ہوجائین اور جبتک وہ بیٹھ
نجائین کہڑے رہین ہر مسلمان مسافر کو تین دن تک مفت مہمان رکہین
شراب نہ بیچین ہتیار نہ باندہین سواری مین زین پر نہ چڑہین کسی آدمی کو
جو مسلمانون کے یہان نوکر رہا ہو نوکر نہ رکہین

اس گروہ آوارہ کے سردار نے ایسے جلیل القدر شہر کے ساتھ جو کبھی فخر
اور ہیبت تمام مشرق کا تہا ایسی ذلیل شرطین قبول کرائین ہان غیر مذہب
کی حفاظت ہمیشہ سے ستون ہے اسلام کا عیسائی ان شرطون پر راضی ہوئے
خلیفہ نے اپنے ہاتہ سے یہ بہی لکہدیا کہ تمہاری جانین اور مال اور تمہارے معبد
تمہارے پاس رہین گے انکو ضرر نہ پہنچیگا اور تمہین اپنا مذہب چہوڑنے کا بہی اختیار
ہے اس کرو فر کے شہر مین جو حضرت سلیمان نے بنایا خلیفہ عمرؓ سادہ عربی لباس
مین ایک عصا ہاتہ مین لئے ہوئے سوفرنیس پادری کے ہمراہ داخل ہوئے
اور اخلاق کے ساتھ اس سے عمارات قدیم کا حال پوچھتے ہے پادری بہی

ہر طرح ادب سے پیش آیا ہان مگر ایک عیسائی مورّخ کا یقین کیا جاوے تو جمیع وہ پادری
اُنکے میل خوردہ کپڑون سے نہایت بیزار رہا خاص کر اُن موٹے اونی کپڑون سے
جنمین پیوند چپ مین تہے - ایک بڑا نمونہ حضرت عمرؓ کے انصاف کا یہہ ہے کہ گرجا لن
محشر مین پہنچکر نماز کا وقت آگیا پوچہا کہ کہان پڑہون بڑے پادری نے کہا جہا
آپ کہڑے ہین حضرت وہان سے نکل آے اور گرجاے قسطنطین مین پہنچے وہان
ایک بوریا بچہایا گیا مگر حضرت نے وہان نماز نہ پڑہی بلکہ زینہ سے اوتر کر سیڑہیون پر
نماز پڑہی اور پڑہکر پادری سے اسکا سبب بیان کیا کہ اگر مین ان گرجا مین نماز
پڑہ لیتا تو مسلمان انہین قبضہ کر لیتے اور مسجد بنا لیتے حضرت کو یہانتک رعایت
منظور ہوئی کہ حکم دیا کہ کوئی شخص اُن سیڑہیون پر ایک آدمی سے زیادہ جماعت
سے نماز نہ پڑہے مگر آخر کو نصف سے زیادہ مین یہہ سیڑہیان اور صحن مسجد مین داخل
ہوگئین چونکہ اتفاق سے (بسبب نماز پڑہنے خلیفہ کے) یون پاک ہو چکی تہین حضرت
خلیفہ نے وہ مقام ہیکل سلیمانؑ کا دریافت کر کے اسجگہہ وہ مسجد تیار کروائی جو
اسلامی معبدون مین سب سے زیادہ نامور ہے اور مسجد قرطبہ کو چہوڑ کر سب سے
زیادہ بے مثل یہہ فتح یروشلم ۱۷ سنہ ہجری اور ۶۳۷ع کو وقوع مین آئی
انتہی یہہ قرطبہ ملک اسپین کا پایہ تخت ہے جسے خلیفہ ولید بادشاہ دمشق کے
سپہ سالار تارک نے جسکے نام سے جبل الطارق (انگریزی جبل آلٹر) مشہور ہے
۷۱۱ع مین فتح کیا (سیر الاسلام صفحہ ۷۱ وغیرہ) اس شہر قرطبہ مین پہلے
بادشاہون خاندان بنی امیہ نے ایک مسجد مسجدون دمشق اور بیت المقدس
کیموافق عرض وطول وارتفاع وخوبصورتی اور رونق مین آٹھہ برس کے

فتح اسپین سنہ ۷۱۱ع ... تک (از سیرالاسلام ... صفحہ ۹۵ ... موید الاسلام

۱۹۰

عرصہ مین تعمیر کروائی - اسکی چہتون کے تلے ایکہزار سے زیادہ ستون سنگ مرمر کے لگے ہوئے تہے اور پیتل کے اسّی دروازون سے مسلمان آتے جاتے تہے دولت ملک کے خرید نے مین عطریات ممالک مشرقی کی صرف ہوتی تہی اور چار ہزار سات سو چراغ ہمیشہ رات کو روشن ہوتے تہے اس تخت گاہ خاندان بنی امیہ مین دو لاکہہ گہر اور چہہ ہزار مسجدین اور نو ہزار حمّام واسطے آرام خلقت کے تیار تہے جب اسپین والون نے ۱۶۰۹ع مین مسلمانون کو تمام اُس سرزمین سے نکالا لاکہون مرد و عورت بیابان افریقہ مین بسبب ماندگی اور بہوک کے مر گئے اور بہت مرد و عورت بغیر لحاظ اسکے کہ وہ بچے ہین یا جوان یا بوڑہے قتل کرگئے مسلمانون کی سلطنت کو ایسے ظلم اور سختی کے ساتہہ اسپین سے خارج کیا تب سے وہ مسجد ابتک گرجا گہر ہے سیر الاسلام مین صفحہ ۹۱ سے ۹۳ اسکا مفصّل بیان ہے - جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۵ مین لکہتے ہین کہ کون ایسا ہے جسنے شولری (یعنے مردانگی) کی مالقایعنے سلطنت اسلام کے اسپین سے جاتے رہنے کا افسوس نکیا ہو کون شخص ایسا ہے جسنے اُس جوانمرد اور فیّاض قوم پر تعجب نکیا ہو جنہون نے آٹہہ سو برس تک حکم رانی کی مگر اُنکے مخالف مورخون نے بہی اُنکی ایک بہی نیکی کا ذکر نہین کیا ہے کون ایسا شخص ہے جو عیسائیون کے پادریون کی اس حرکت سے نادم نہو کہ اُنہون نے اپنے حکام سے زبردستی سلطنت اور ظلم اُس قوم پر کرایا جنکی وہ حفاظت مین عرصہ دراز تک رہے تہے کون ایسا متنفس ہے جو زمینش پادری کی اس حرکت کے لکہنے سے شرمندہ نہو کہ اُسنے کوردوا کے (اسلامی) بڑے بڑے

شعرا اور فلسفیون اور ریاضی دانونکی تصنیفات کو جلا دیا اور اُس قوم کے سات سو
برس کے علم و ادب کی کتابون کو برباد کر دیا انتہی
پہر اُسی انگریزی کتاب کے صفحہ ۳۰۹ مین لکہا ہے کہ پادری کارڈنل زیمنیس نے جو
اہل عرب کے تمام عمدہ عمدہ کتب تواریخ و زراعت و طب کو جلا دیا اور یہہ دلیل بیان
کی کہ یہہ کتابین قران سے مشتبہ ہو گئین انتہی پہل وید صاحب کی کتاب سے
معلوم ہوتا ہے کہ اسپین والے یہہ خیال کرتے تہے کہ ہمنے جو بارہ ملین (یعنے
ایک کروڑ بیس لاکہہ) اہل ترک (یعنے مسلمانون) کو قتل کیا یہہ قتل انجیل کے
موافق ہے کیونکہ بنی اسرائیل نے اہل کنعان کو اسیطرح قتل کیا تہا۔ صاحب
موصوف نے یہہ کتاب اسی امر کے ثبوت مین لکہی ہے انتہی دیکہو جان ڈیون
پورٹ صاحب کی انگریزی کتاب صفحہ ۱۴۲
پہر اُسی تواریخ واشنگٹن آرونگ مین لکہا ہے باب ۱۲ خلیفہ عمر کا حال درج
پچہلے بیان سے ناظرین کو معلوم ہو گیا ہوگا ہان اگرچہ نہین جو ایک سرسری حلیہ
یہان بہی لکہا جاتا ہے خلافت کے شروع مین ان کی ۵۳ برس کی عمر تہی طول
قد سانولا رنگ تہے سنجیدہ صورت سر پر بال کم مگر قد اتنا لمبا تہا ایک مورخ لکہتا
ہے کہ جب بیٹہتے تو کہڑے ہوے آدمیون سے اونچے رہتے طاقت بدن مین معمول
سے زیادہ بائین ہاتہہ سے اسیطرح کام کرتے جسطرح دہنے سے اگرچہ اسلام قبول
کرنے سے پہلے اس مذہب کے ایسے دشمن تہے کہ حضرت پیغمبر اسلام کی زندگی
کے درپے تہے مگر بعد اسلام لانیکے نہایت سچے دل سے اس مذہب کے حامی
اور معاون ہو گئے چنانچہ جب تک حضرت زندہ رہے بڑے بڑے مقدمات مین انکے مشیر رہے

رہے کہا دران بدر واحد اور خیبر اور حنین و تبوک و مکہ و مدینہ مین انکا نام اول رہا
اور واقعی تمام فتوحات اسلام کے جان رہے نہایت سرگرم اور سرگرمی بہی
اشناک تعلیم اسلام کو سپاہی کیطرح سمجہایا اور رواج دیا اگر کوئی عقدہ مشکل جو
عقل سے حل نہوا تلوار سے جدا کیا اور جسنے کفر مین ضد کی اسکا سر اتارا انتظام
امورات مین انکا ضبط اور عدل ضرب المثل ہے امورات خانگی مین ان کی
پرہیزگاری اور کفایت شعاری اور اسباب دنیا کو ذلیل جاننا مشہور صرف
پانی ہمیشہ پیا چہارے اکثر کہاے یا جو کی روٹی نمک کے سنا ہے مگر اعتکاف وغیرہ
مین نمک بہی حظ نفس سمجہہ کر چہوڑ دیا یہہ سخت اتقا اور نفس کشی اور سادگی اور
افلاس ظاہری پر انکو مومنین بہی لوگ عزت سے نظر کرتے تہے اپنے روز مرہ
کے واسطے کچہہ ایسے درشت مسئلے مقرر کر رکہے تہے مثلاً کہا کرتے تہے کہ چار چیزین
واپس نہین آتی + سخن گفتہ تیر از کمان جستہ عمر گزشتہ وقت رفتہ ان کے
وقت مین مسجدین بیشمار بنگئین جسمین مسلمان عبادت کرین اور قیدخانہ
جنمین مجرم رہین جرایم خفیفہ کے واسطے دُرہ ایجاد کیا اور اسکا اتنا خوف تہا
کہ لوگ تلوار سے زیادہ دُرہ سے ڈرتے تہے
جب عہدہ خلافت عمرؓ نے قبول کیا تو لوگ آپکو خلیفہ خلیفہ کہنے لگے حضرت عمرؓ
نے فرمایا کہ یون تو یہہ سلسلہ کبہی منقطع نہوگا اسلئے امیر المومنین لقب ہوا
پیچہے سے شاہان اسلام نے یہہ لقب ترک کر دیا سب سے پہلے خلیفہ کو لشکر
شام کا خیال آیا آپکی سنجیدہ راے مین ہنہار ونکی چمک دمک نے کچہہ اثر نکیا
خالد کو سپہ سالاری کے قابل نہ سمجہا خالد کی دلیری اور فن سپہ گری سکے

تو قابل تھے مگر تیز مزاج اور شمشیر جنگ جوئی کے حامی نہ تھے یہ تھا شاہ مدینہ اہل نے ان کو

لایق سپہ سالاری کے عوض نیابت کے لایق اُسے سمجھے اسلیئے ضرور ہوا کہ

غیر مال اندیش ہاتون سے سپہ سالاری نکالکر ابو عبیدہؓ کو دیجاے جو اپنے

حلم و اتقا اور دینداری کے سبب اس عُہدہ کے زیادہ مستحق ٹھہرے چنانچہ

ایک خط ابو عبیدہؓ کے نام پرچہ چرمی پر لکھکر اطلاع دیگئی کہ خلیفہ ابو بکرؓ انتقال

فرماگئے اور مین خلیفہ ہوا انکو سپہ سالار مقرر کرتا ہون

پہر اُسی تواریخ مصنفہ واشنگٹن ارونگ صفحہ ۷۴ باب ۳۴ مین لکھا ہے

تمام ملکی امورات کا انتظام کر کے اور اپنی تجہیز و تکفین کی بابت ہدایت کر کے

۶۳ برس کی عمر مین دس برس اور چھہ مہینے خلافت کے بعد ساتوان دن تھا

تلوار لگی ہوے کہ انتقال فرماگئے یہہ تمام تاریخ حضرت عمرؓ کی پڑہکر معلوم ہوتا ہے

کہ یہہ بڑے صاحب کمالات تھے نہایت زیرک اور بڑے عادل بانی اسلام اگر انہین

کہا جاے تو بجا ہے یہی تھے جنہون نے احکام نبی اسلامؐ اس خوبصورتی اور

احتیاط سے جاری کئے حضرت ابو بکرؓ کو اُنکی خلافت مین ہمیشہ اپنی صلاح اور

مشورہ سے مدد کرتے رہے تمام سلطنت اسلامیہ کا انتظام کیا ضابطے مقرر

کئے اپنے ماتحت سپہ سالار وغیرہ مین اُنکے اقبال اور حشمت کیوقت ایسا زیر

نگاہ رکہا کہ یہی بڑی دلیل اُنکی بڑی لیاقت حکمرانی کی ہے دنیا سے

نفرت کرنے مین اور سامان دنیوی کو حقیر جاننے مین حضرت پیغمبر اسلام صلعم

اور خلیفہ ابو بکرؓ کی پوری تقلید کی اپنے سپہ سالارون کو جب لکھا تو یہی لکھا

کہ خبردار اہل ایران کے لباس اور طعام کی پیروی نہ کرنا ہمیشہ سادہ وضع

پہنا اور سادہ عادات اور اللہ تعالی تمہین فتحمند رکہے گا یہہ چہوڑا اور خراب ہوے
اور اسنا خیال تہا انہین اسبات کا کہ اپنے افسرونمین سے جیسے عیش اور تن
کیطرف راغب دیکہتے بے سزا دئے نہ چہوڑتے بعض احکام سے انکی مردانگی اور
ذکاوت دونون ثابت ہوتی ہین حکم تہا کہ وہ لونڈی کہ جو ایک لڑکا جن چکی
ہو بہی نہ بکے اپنی جیب خاص سے ہفتہ وار خیرات کرتے ہرایک کی حاجت کیموافق
دیتے نہ یہہ کہ اسکی لیاقت کے موافق اور فرماتے کہ خدا نے جو نعمتین ہمین عطا
کی ہین ہماری ضرورت رفع کرنیکیواسطے ہین نہ ہماری نیکیونکے عیوض مین نیکیون
کا عوض قیامت مین ملیگا

اوّلیات

شروع مین خلافت کے آپنے اصحاب رسولخداؐ اور تمام مستحقین کے خرچ کیواسطے
وظیفے مقرر کئے حضرت عباس کو سالیانہ دولاکہہ درہم مقرر کئے اسیطرح ہرایک
کو اسکے مرتبہ کیموافق جو لوگ کہ جنگ بدر مین موجود تہے انکو پانسو درہم اور
وے لوگ جو شام ایران مصر کی لڑائیونمین شریک رہے انکو اس سے کم
حضرت پیغمبر اسلام کے دو محلون مین ہرایک کو دس ہزار درہم سالیانہ اور حضرت
عایشہؓ کو بارہ ہزار حضرات حسنینؑ کو ہرایک کو پانچہزار درہم اور جو کوئی
ان حصّون سے ناراض ہوتا حضرت عمرؓ فرماتے کہ قہر خدا کا اسپر سب سے پہلے
انہین نے دفتر جمع وخرچ بیت المال مقرر کیا انہین نے سنہ ہجری لکہنا شروع
کیا سکّہ اسلام انہین نے جاری کیا جسپر خلیفہ وقت کا نام اور کلمہ لا الہ الا اللہ
تہا کہتے ہین کہ انکی خلافت مین ۳۶ ہزار شہر قلعہ اور گڑہیان فتح ہوئین نئے
شہرونکی بنیاد پڑی بڑی بڑی منڈیان مقرر ہوئین بے شمار مسجدین تعمیر

ہوئین انہین کے ضبط سے یہہ وسیع اور طویل نئی سلطنت ایک ہے سلسلہ
کیطرح منفق رہے
کیا خوب کہا گیا ہے کہ اس خلافت کے تاج ہی مین فتحین شام اور ایران اور مصر
کی تہین اور تاریخ عرب مین بہی زمانہ بہادری اور اقبالمندی ہے اور بنیاد
اس غیر محدود سلطنت کی دیکہیئے تو دس برس سے بہی کم مین پڑی
ذرا یہہ خوب یاد رکہنا کہ یہہ غازی نامور یہہ بڑا منتظم یہہ دلاور سردار شروع مین
نیم تعلیم یافتہ مکہ کے رہنے والے تہے ہان ان اگلے بہادران اسلام کی نسبت
کتنی اچہی طرح ہم کہہ سکتے ہین کہ اُنہون دیو ہوتے تہے تمت کلامہ
مفتاح التواریخ مصنفہ طامس ولیم بیل صاحب مطبوعہ مطبع نولکشور سنہ ۱۸۶۷ع
بموجب پسند مسٹر ہنری ہیرس الیٹ صاحب سیکرٹری گورنمنٹ ممالک ہند
صفحہ ۱ مین مرقوم ہے امیر المومنین عمر بن خطابؓ نام پدرش خطاب بن
نفیل بن عبد العزیز بن ریاح بن عبد الله قرط بن زراح بن عدی بن کعب
بن لوی و نسب او بکعب بن لوی بہ نسب رسول صلعم می پیوندد و حفصہ
حفصہ یکے از زوجگان رسولؐ بودہ چون ابوبکر صدیق پیش از وفات خود عمرؓ
را خلیفہ خود مقرر نمودہ بود چنانچہ بعد وفات او عمرؓ را بر مسند خلافت نشانیدند
اوّل کسی کہ اورا امیر المومنین خواندند عمر بن خطاب بود و سبب آنچنان
بود کہ ابوبکرؓ را خلیفہ رسولؐ خواندندے و چون عمر بن خطاب بخلافت بنشست
گفت کہ اگر مردم مرا گویند خلیفہ خلیفہ رسولؐ این سخن دراز شود پس مغیرہ بن شعبہ
برخاست و گفت تو امیر مائی و ما مومنانیم پس تو امیر المومنین باشی بعد ازان

جملہ اصحاب بر آن قرار دادند وا ورا امیر المومنین خواندند و عمرؓ تمامی ملک شام و مصر را از دست قیصر روم کہ ہرقلیس نام داشت بر آوردہ و در سال شانزدہم از ہجرت بر ملک عجم نیز مستولی گشتہ فارس را از یزدجرد پسر خسرو پرویز گرفت و چون مدت خلافت او بآخر رسید روزے در نماز بود شخصے بنام ابولولو غلام مغیرہ اورا شہید ساخت و ہفت کسان دیگر را کشتہ خود ہم کشتہ شد۔ این واقعہ بست و ہفتم ذی الحجہ سال بست و سوم بود و بعضے گفتہ اند کہ در ماہ محرم سال بست و چہارم از ہجرت در شہر مدینہ روے دادہ انتہی

سبحان اللہ جل شانہ خاصان خدا کی عظمت و جلال کا باوجود اُنکے کمال بے اسبابی کے کسی بادشاہ کا کروفر پاسنگ بھی نہیں ہوسکتا ہے لکھا ہے کہ قدماء مشایخ جب کسی بزرگ کو بہت اسباب آرایش کے ساتھہ دیکھتے تو اُسے حقیر جانتے تھے اور سمجھتے کہ جب آرایش باطن کم ہوگئی تب آرایش ظاہر کی حاجت ہوئی ہے سب انبیاء اور اولیاء نے یونہیں اسباب دنیا کو ذلیل جانا ہے مرقس اباب ۱ مین حضرت یحییٰؑ کا حال دیکھنا چاہیے جہان لکھا ہے کہ یوحنا اونٹ کے بالون کی پوشاک پہنے اور چمڑے کا کمربند اپنی کمر مین باندھے تہا اور ٹڈی اور جنگلی شہد اُسکی خوراک تھی انتہی

تنخواہ حضرت ابوبکرؓ کے خزانہ سے مدینہ کے تین درم سونیکے مقرر تھے اور وہ جمعہ کے دن بقیہ اپنے روپیے اور دوسرے لوگون کا اُن شخصون کو جو بہت مستحق تھے بانٹ دیتے تھے زر مذکور اوّل سپاہیون کو اور بعد اسکے اور لوگونکو ملا کرتا تہا۔ انکا پیرہن ہوتی اون کا جو ممالک ایشیا مین علامت بزرگی اور امور

وینی کی حکومت کا نشان ہے عمر رض کو بلا اور ایک شخص نے حاضرین مجلس مین سے
اسکو بہت پہٹا ہوا دیکھکر جناب امیر المومنین (حضرت عمر رض) سے عرض کیا کہ ظاہر
حال تمہارا مطابق تمہاری سیرت اور ہمت عالی کے نہین ہے - حضرت عمر رض
نے سادگی کے ساتہہ جو بناوٹ کی راہ سے نہ تہی جواب دیا کہ اے دوست
میرے وہ مذہب جسکے ساتہہ خدا نے مجہے بزرگی دی نہایت عمدہ لباس اور
اور زیور مکلّف اور آرایش خوشنما ہے انتہی از سیر الاسلام باب ۳ زبان انگریزی
سے ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا صفحہ ۱۱۴ مطبوعہ ۱۸۴۵ع پہر لکہا ہے کہ امام حسن
خلف علی مرتضی ع اور سبط محمد مصطفی صلعم نے دو بار اپنا مال محتاجون کو بانٹ دیا
اور خلیفہ عمر رض اور خلیفہ ابوبکر رض ہر ہفتہ مین جو کچہہ مایحتاج سے بچتا غربا کو دیدیتے تہے
انتہی (از سیر الام باب ۵ ترجمہ صفحہ ۲۱۱)

اے دلت سخت و ملایم گفتگو — زر میان جان و بر لب ذکر ہو
بے عمل ایمان نمی آید بکار — لن تنالوا البر حتی تنفقوا

حضرت عمر فاروق رض کی ایام سلطنت مین جسقدر ملک تصرف اسلام مین آئے
انکا بیان کتب سیر مین موجود ہے کہ کسی بادشاہ کو یہہ فتوحات نصیب نہین ہوئے
شاید ناظرین سمجہین کہ سکندر نے تو ایکعالم کو فتح کر لیا تہا مگر اسکے لئے دلایل
موجود ہین کہ یہہ فتح سکندر کو بہی نصیب نہین ہوئی اس مختصر مین اُن سب
باتون کے لکہنے کی گنجایش نہین ہے صرف اتنا لکہنا چاہئے کہ سنہ عیسوی سے
تین سو تینتیس برس پیشتر جب سکندر یروسلم پر حملہ آور ہوا تو کاہنون کو اُن کی
کہانت کا لباس پہنے ہوے دیکہکر جو کہ سکندر سے ملنے کو نکلے تہے انکا اسقدر رعب

اسپر غالب آیا کہ صف آرائی کا خیال چھوڑ آگے بڑھکر ہیدونامی سردار کاہن کو سجدہ کیا
سب یونانی اسکی (یعنے سکندر کی) اس عجیب حرکت سے بہت متعجب ہوے
(از مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۱) وہ سمجھا کہ فرشتے آسمان سے اوترے ہین اور یروسلم
کی تسخیر سے باز رہا اور حضرت عمر فاروق رضی کو دیکھکر عیسائیون کا بطریک یعنے امام
ایسا رعب مین آگیا کہ خاص ہیکل کی بنیاد پر مسجد اقصی کے بنانے کی اوسنے
صلاح دی اور وہی جگہہ بھی تبلادے ورنہ ممکن تہا کہ کوئی دوسری جگہہ اسوقت
تبادیتا اور اگرچہ جانتا تہا کہ اس جگہہ پر مسجد بننے سے وہ نامور پیشین گوئی جو
لوقا ۲۱ باب ۲۴ مین ہے باطل ہوجائیگی اور تو بھی حضرت عمر رض کے رعب مین آکر
وہی جگہہ بتادی کہ جس سے وہ پیشین گوئی کہ جسکا اِبطال تمام انجیل کے
نامعتبری کا سبب ہوسکتا ہے غلط کردی پہر یہہ کہ یہہ کہین نہین لکہا ہے کہ پہلے
اُس بطریک نے کوئی اور جگہہ تبلائی اور جب وہ جگہہ ناپسند ہوئی تب لاچار
ہوکر ہیکل کا مقام تبلایا بلکہ پہلی ہی دفعہ مین اُسنے وہی جگہہ تبلائی کہ جسپر
عیسائی اور یہودیون کا سارا فخر تہا بسبب اُسکی کمال عظمت اور بسبب
حفاظت پیشین گوئی مرقومہ لوقا ۲۱ باب ۲۴ کے سہر الاسلام باب ۳ صفحہ ۱۱۱
مین لکہا ہے مسلمانون کو قاعدہ بندوبست اور عملداری کرنیکا معلوم نہ تہا
مگر طریقوں فتح کیسے خوب واقف تہے حال اہل روم اور سکندر اعظم کا بھی
ایسا ہی تہا فتوحات رومیونکی ایسی عجیب نہ تہے جیسے کہ فتوحات اہل اسلام کی
رومیون نے بسبب کام مین لانے ہر قسم کی دغا بازی اور شمشیر زنی کے
فتحین حاصل کین تہین مگر سرداروں اہل اسلام نے اپنی شمشیر زنی کی

ایک ہی بڑی سعی اور جانفشانی سے ملک گیری کی انتہی

غرض ایسی باتون مین سکندر کو حضرت عمرؓ کے فتوحات سے کیا نسبت ہے دوسرے یہہ کہ سکندر نے جو ملک فتح کئے وہ اُسکے مرتے ہی غیرونکا حصہ ہوگئے چنانچہ ترجمہ قران شریف جسپر علماء عیسائی نے اپنی طور کا حاشیہ اور دیباچہ لکہا اور بخط رومن ۱۸۴۴ع کو الہ آباد پرسبٹیرین مشن پریس مین چہاپا اُسکے دیباچہ کے صفحہ ۶ دفعہ ۱۴ مین لکہا ہے کہ سکندر کی عمر تینتیس ۳۳ برس کی تہی اور اُسکی حکومت عظیم اُسکے چارون سپہ سالارون کے میان یون تقسیم کی گئی تہی کہ سلوکس کو ایران اور بابل اور کئی ایک اور مشرقی ممالک ملے کاس سانڈر کو مقدونیہ اور اُس کے آس پاس کے صوبے ملے انتگونس نے شام اور ایشیاء کوچک کے اکثر ممالک اپنے قبضہ مین لئے اور طالمی نے مصر اور اُسکے اطراف پر قبضہ کیا انتہی

پادری اگستس براڈ ہیڈ کا قول ہے کہ مقدونیہ کی سلطنت چار حصونمین منقسم ہوئی ۔ فلسطینیہ اور مصر طالمی سوتر کو ملا اور سوریہ اور بابل مشرقی صوبون سمیت سلوکس کو اور تہراکیہ بتہینیہ اور کوچک ایشیا کے اور صوبے لیسیماچس کو اور مقدونیہ اور یونان کسندر کو ملا قریب پچاس برس مسیح سے پیشتر یہہ سب ملکتین رومی سلطنت مین شامل ہوئین اور اس اڑہائی سو برس مین (یعنے سکندر کی وفات کے بعد سے) لڑائیان قایم رہین انتہی (از دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۲۸)

پہر اُسی کتاب کے صفحہ ۳۲۷ مین لکہا ہے کہ سکندر کی وفات کے تہوڑے عرصہ بعد اُسکی روکزنا بی بی بیٹا جنی اور بعضے اُسے تخت پر بٹہایا چاہتے تہے لیکن جب وہ گیارہ برس کا ہوا وہ اور اُسکی ما مقدونیہ مین قتل کئے گئے انتہی ۔

پس یہہ سب ممالک سواے ایران کے صرف سلطنت روم مین شامل ہین اورحضرت عمر فاروق رضی کے عہد خلافت مین فتح کئے ہوئے ملک ابتک بعنایت ملک الودود تصرف اسلام مین موجود ہین اُنہین سے ہر شہر مسلمانون کا وطن اور ہر قریہ اہل ایمان کا مسکن ہے ان ملکون کے سب باشندے کیا گدا اور کیا بادشاہ فیضیاب اسلام کے سبب قیامت تک حضرت عمر رضی کے شکرگذار رہینگے

مثنوی مؤلفہ

جہالت طعمۂ آن تیغ تیز است ∗ امان از سہم او در گریز است

علم بر ملک شام افراشت از بام ∗ بر آمد مہر رخشندہ سر شام

کشیدہ تیغ با بازوے فولاد ∗ ز ہولش کوہ دشت آمد بفریاد

ستادہ بر غزا با صد بشارت ∗ کشادہ قلعہ ہا از یک اشارت

ز تیغش سرزمین سیراب گردید ∗ ز رعبش زہرۂ شیر آب گردید

قیامت کرد در آفاق جیشش ∗ زمین و آسمان لرزد ز طیشش

رسول اللہ صلعم حرم از بت بپرداخت ∗ عمر رض بیت المقدس را ز نو ساخت

بناے مسجد الصخرا و کردہ ∗ نکو خود بود و تعمیر نکو کردہ

شبانگہ بود قرب شہر راہش ∗ شد آن ارض مقدس خیمہ گاہش

چہ شب ایام غربت راہ اجر ∗ سلام ہی حتی مطلع الفجر

بشوق داخلہ الشب سحر شد ∗ سحر داخل کلیسا البصر شد

چو در بیت المقدس شد گزارش ∗ کہ شد بر تخت داودی قرارش

مسلم شاہی دنیا و دینش ∗ کہ ملک وحدہ شد زیر نگینش

خداوند سریر و تاج داود ‌‌ ترا و جیشش رفعت معراج داد

بتان را بر صلیب نیستی برکرد ‌‌ گریز ابلیسش از ظل عمر کرد

دلیل راه یزدانی علم شد ‌‌ ستون ابر نورانی علم شد

زعیبش اندرین را بود ایما ‌‌ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا

نه دامان علم یکسر کشاده ‌‌ مگر کردی شهپر کشاده

زشادی شد بدل محزونی ملک ‌‌ مسلم شد بداود وصے ملک

بداودی محل عز ار کوشش ‌‌ نموده روح اصحت پاپوسش

بدستش رایت پرچم نمائی ‌‌ چو موسی بر علم کرد اژدهاے

علم بر قلهٔ صهیون علم شد ‌‌ فلک پیشش پئے تسلیم خم شد

کشاده پرچم و افراشت رایت ‌‌ گرفته خلق در ظل حمایت

نصارا وجد پر اقبال او کرد ‌‌ مسیح از دور استقبال او کرد

هوشعنا گفت خلق از مقدم او ‌‌ بفرشش آراست راه او هم او

ترنم شد مبارکبادسے او ‌‌ برقص آمد یهود از شادی او

سنابر پر خروشش از نام فاروق ‌‌ بگیتی سکه زد اکرام فاروق

ستود ارض و سما زین گونه دیرا ‌‌ جزاک الله فی الدارین خیرا

زهی معراج اقبال عرب دید ‌‌ عمر در روز و پیغمبر بشب دید

بحکمت ها سلیمانے کلامے ‌‌ بحکمش ملک کنعانے حلالے

رسید اینجا باقبال حد و مال ‌‌ که موسی نارسیده در چهل سال

چو بر ویرانهٔ هیکل نظر کرد ‌‌ فراتے جوششش از چشم عمر کرد

بعین آداب مازاغ البصر دید
بلرزید یک جہان از ہیبہ آتش

بدست خویش رُفت آن خار و خس را
بعہد ہمت الیسان وفا کرد

چو موسیٰ کرد بیت الله بناۓ
بعظمت غیرت طور آمکان شد

عزیر از گور صد شکر خدا گفت
چو روح الله دید آن صنع پاکش

نمودان تازہ تعمیر گرامی
ہنوز آن فیض بخش خاص و عام است

پیمبر دید بود و یا عمر دید
فزون شد غیرت بیت الہش

قوی فرمود دست دسترس را
حرم تعمیر و الاقصیٰ بنا کرد

ازو شد ابتدا زین انتہاۓ
زہے نور اعلیٰ نور آمکان شد

کلیم از طور اے صلّ علیٰ گفت
بگفت اے مرحبا روحے فداکش

بہ یحییٰ معجزِ یحی العظامی
ہنوز آن شوکت اسلام تام است

تب یہہ پیشین گوئی جو ۱۰۲ زبور مین ہے پوری ہوئی ۱۳ (اے خدا تو اُٹھیگا صیحون پر رحم فرمائیگا کیونکہ اُسپر مہربان ہونیکا وقت کیونکہ وقت مقرر آپہنچا ہے (۱۴) کیونکہ تیرے بندے اُسکے پتھروں سے راضی ہین اور اُسکی خاک پر مہربانی کرتے (۱۵) اور قومین یہوواہ کے نام سے ڈرینگے اور زمین کے سارے باشندے تیرے جلال سے (۱۶) کیونکہ یہوواہ نے صیحون کی تعمیر کی ہے اپنے جلال مین ظاہر ہوا ہے (۱۷) وہ ناچار کی دعا کیطرف متوجہ ہوا اور اُسنے اُنکی دعا کو ناچیز نہین جانا ہے (۱۸) یہہ آنیوالی پشت کے لئے لکھا جائیگا اور پیدا ہونیوالی اُمت یاہ (یعنے خدا) کی حمد کریگی (۱۹) کیونکہ اُسنے اپنی مقدس بلندی پر سے جہانکا یہوواہ نے آسمان پر سے زمین کیطرف نظر کی ہے (۲۰) تاکہ قیدیکی آہ سُنے

جذب القلوب الی دیار المحبوب مین شاہ عبد الحق محدث دہلوی اور تفسیر فتح العزیز کے صفحہ ۱۴۸ مطبوعہ ۱۲۶۹ مین یون ہی لکھا ہے

تاکہ موت کے فرزندون کو رہائی دے (۲۱) تاکہ صیہون مین یہوواہ کا نام بیان کیا جائے اور یروشلم مین اُسکی حمد (۲۲) جب اُمتین باہم جمع ہونگی اور مملکتین تاکہ یہوواہ کی عبادت کرین انتہیٰ از ترجمہ پادری جوزف اوین صاحب

اس پیشین گوئی کی شرح مین صرف چودہوین آیت کی تفسیر جو پادری جوزف اوین صاحب نے کی لکہنا کافی ہے قولہ صیہون بحال ہوگا اور آباد کیا جائیگا کیونکہ تو نے (اے خدا) اپنے لوگون کے دلپر ایسی تاثیر دی ہے کہ وہ اُس کے ویرانے پر ترس کہاتے ہین اور تیرے بندے اُسکے پتہرون سے راضی ہین اور اُسکی خاکپر مہربانی کرتے ہین تو بیشک صیہون پر مہربانی دکہائے گا کیونکہ الحال تیرے بندے اُسکے ویرانہ پر الفت سے نظر کرتے ہین اور ترس کہاتے ہین اور اُسکی بحالی اور آبادی کی دلی خواہش رکہتے ہین اور یہہ اُسکے بحال اور آباد ہوجانے کا نشان ہے انتہیٰ اور باقی اس پیشین گوئی کی سب آیتون کا مطلب صاف ہے کہ حضرت عمرؓ کا اُسکے ویرانہ پر ترس کہانا اور اُسے تعمیر کرنے کا مذکور ہوا ہے اور یہوواہ کا صیہون کو تعمیر کرنا یہی تہا (آیت ۱۶) کہ حضرت عمرؓ کے ہاتہہ سے خدا نے اُسے تعمیر کروایا جیسے پیشتر حضرت سلیمان کے ہاتہہ سے اُسے تعمیر کروایا تہا اور پیدا ہونیوالی اُمت (آیت ۱۸) سے صاف اشارہ اُن لوگون کی طرف پایا جاتا ہے جو بنی اسرائیل کے سوا ہین اور وہ صرف مسلمان معلوم ہوتے ہین اور یہہ کہ خدا کی حمد کریگی اس سے بخوبی ثابت ہے کہ وہ اُمت خدا پرست ہوگی نہ یہہ کہ بُت پرست پس جبکہ نہ بنی اسرائیل سے یہان مراد ہے اور نہ دنیا کی بُت پرست قومون سے اور نہ عیسائیون سے

کیونکہ مسیح بنی اسرائیل مین سے تھے دوسرے یہہ کہ رومی فوجکے ساتھ بہتیرے نصاریٰ مسیحی بیت المقدس کو ڈہانے آئے تھے نہ یہہ کہ اُسے تعمیر کرنے تیسرے یہہ کہ عیسائیون نے کبھی بیت المقدس کو تعمیر نہین کیا ہے اور اس پیشین گوئی مین اُسکی تعمیر اور آباد کرنیوالون کا ذکر ہے پس جس شخص مین ذرا بھی عقل ہو تو فوراً سمجھ جائیگا کہ یہہ خاص مسلمانون سے صاف و صریح مراد ہے اور قیدی اور موت کے فرزندون سے (آیت ۲۰) مراد یروشلم مین رہنے والے جو کہ مدت اسلام سے پیشتر بادشاہ گردیون کے سبب قتل اور اسیری کے خطرون مین گرفتار تھے

اب اگر کوئی کہے کہ بخت نصر وغیرہ نے بھی تو یروشلم کو فتح کیا تہا وہ کیون نہ وارث تخت داؤدی کہلائے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وے سب خدا کیطرف سے اُس ملک کے وارث ہوکر نہ آئے تھے بلکہ صرف ڈہانے اور غارت کرنے کے لیئے آئے تھے اور یہہ بات وارثونکے سراسر خلاف ہے اور جولین نے جو اُس کی تعمیر کا ارادہ کیا تو اس سبب سے کہ وہ خدا پرست نہ تہا خدا ہی نے اُس کو وراثت نہ بخشی تھی اور اسی عرصہ مین وہ فارسیون کے ہاتھ سے مار بھی ڈالا گیا (روس تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۹۱) ور حضرت عمرؓ نے تو اُس ویران کیئے ہوئے مقام کو پھر تعمیر کیا اور وہی تعمیر کہ جو خدا کی بزرگی کے لایق ہے کوئی اپنے لیئے قلعہ یا محل نہین بنوایا تب یہہ پیشین گوئی جو یسعیاہ ۵۶ باب ۷ مین ہے پوری ہوئی کہ میرا گھر عبادتکا گھر کہلائے گا متی ۲۱ باب ۱۳ پس یہہ وراثت کا منصب حضرت عمرؓ کے لیئے خاص خدا ہی کیطرف سے تہا کہ ایسا بڑا یہہ کام حضرت عمرؓ کے

ہاتہہ سے ہوا

اسکے لئے دوسری دلیل یہہ ہے کہ اتنی بڑی مدت یعنے قریب تیرہ سو برس سے جو حکومت اسلام وہان قایم ہے اور کسی کو اسکی آدہی اور چوتہائی مدت بہی وہان حکومت کرنا نصیب نہین ہوا پہر بخت نصر وغیرہ بُت پرستون کو پیرو مسلم کی وراثت سے کیا علاقہ ہے

اور اسکے لئے تیسری دلیل یہہ ہے کہ اُن بُت پرست بادشاہونکا دست رس اُس پاک مکانپر اُسوقت ہوا جبکہ وہ خوب آباد تہا اور اُنہون نے آکر اُسے لوٹا اور ویران کیا چنانچہ سیسق شاہ مصر اور بخت نصر اور انتوکس وغیرہ سے اسکا ثبوت ظاہر ہے اور حضرت عمرؓ کا تسلط اُس پاک مکانمین اُسوقت ہوا جبکہ وہ نہایت ویران تہا اور حضرت عمرؓ نے آکر اُسے آباد اور تعمیر کیا پس ویرانگی نسبت حضرت عمرؓ کا گزر اُس پاک مقام مین اسطرح ہوا جیسے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ کا جب وہان گزر ہوا تب صرف ویرانہ تہا اور اُسکی آبادی کی نسبت اسطرح جیسے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان نے اُسے آباد اور تعمیر کیا تہا اور اُسکی مقبول عبادات کی نسبت یون جیسے حضرت موسیٰ اور حضرت سموئیلؑ نے وہان خدا ے قادر کی پرستش قایم کی تہی اور اُسکی امامت کی نسبت یون جیسے حضرت ہارونؑ اور حضرت ذکریاؑ نے اُسمین کہانت کی تہی اور امامت اور حکومت دونونکی نسبت یون جیسے حضرت ملک صدق نے اُسمین کہانت اور بادشاہت دونون کی تہین اور یہہ ساری مناسبتین کیا ہی صاف اور صحیح ہین کہ جنمین کسی کو بہی چون وچرا کی گنجایش نہین

پہر یہہ بہی کہ اُس میراث کا جو حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ نے دنیا مین چہوڑی
اکابر اسلام کے سوا اور کوئی فرقہ وارث نہین ہو سکتا ہے بسبب اتحاد عقیدہ
توحید پرستی اور اسوجہہ سے بہی کہ حدیث صحیح مین جو حضرت داؤد کی کتاب کا نام
وہی اُس کتاب کا بہی نام ہے جو حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام
پر نازل ہوئی چنانچہ صحیح بخاری مین بروایت ابو ہریرہ رضہ منقول ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلعم نے خُفِّفَ عَلیٰ دَاؤُدَ القُرآنُ فَکَانَ یَاْمُرُ بِدَوَابِّهِ
فَتُسْرَجُ فَیَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ
. . . . . . یعنے ہلکا اور سہج ہو گیا تہا داؤد پر قران سو وے اپنی
سواریون کے کسنے کا حکم کرتے تہے تو قران کو زین کسنے سے پہلے پڑہ چکتے تہے
انتہی اس حدیث مین زبور کا نام بہی قران فرمایا گیا

تب یہہ پیشین گوئی جو اعمال ۱۵ باب ۱۶-۱۸ مین لکہی ہے پوری ہوئی
(کہ خدا فرماتا ہے) بعد اسکے مین پہر آؤنگا اور داؤد کے گرے ہوے ڈیرے کو
اُٹہاؤنگا اور اُسکے ٹوٹے پہوٹے کی مرمّت کر کے اُسے پہر کہڑا کرونگا کہ قوم کا
بقیّہ اور سب غیر قومین جو میرے نام کی کہلاتی ہین خداوند کو ڈہونڈہین
خداوند جو یہہ سب کچہہ کرتا ایسا فرماتا ہے خداوند کو شروع سے اپنے سب کام
معلوم ہین انتہی یہہ پیشین گوئی دوسری ہیکل کی تعمیر سے علاقہ نہین رکہتی
کیونکہ اس کتاب اعمال سے سیکڑون برس پیشتر وہ بن چکی تہی اور اُسمین
لکہا ہے کہ اب ایسا کرونگا اور داؤد کے گرے ہوے ڈیرے سے مراد وہ
ہیکل جو حضرت سلیمانؑ نے بنوائی تہی اور اُسی جگہہ اب مسجد الصخرہ ہے

کیونکہ بہ سبب عظمت کے داؤدؑ کے نام کی وہ ہیکل کہلاتی ہے ورنہ بنیاد ابی تو داؤد کی نہ تھی پہلے اُسے حضرت سلیمانؑ نے اور پھر زروبابل وغیرہ نے بنایا اگر کوئی کہے کہ عاموس ۹ باب ۱۱ مین یہہ پیشین گوئی لکھی ہے جو کہ اسیری بابل سے پیشتر کی عیسائیون وغیرہ مین سمجھی جاتی ہے تو یعقوب حواری (اعمال ۱۵ باب ۱۳) کی گواہی سے یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہہ پیشین گوئی دوسری ہیکل کی بربادی سے علاقہ نہین رکھتی ورنہ یعقوب کو پھر اس پیشین گوئی کی یاد دلانے سے غرض کیا تھی کیونکہ وہ ہیکل تو سیکڑون برس پیشتر بن چکی تھی اور عیسائی اور یہودی جدید محاورہ[۵] مین مسلمان غیر قوم ہین اور اس پیشین گوئی مین لکھا ہے کہ قوم کا بقیہ اور سب غیر قوم پس یعقوب حواری کے زمانہ مین تو یہودی کثرت سے تھے یہودی قوم کا بقیہ تو گھٹتے گھٹتے سیکڑون برس بعد ہوا ہے اور غیر قوم جو میرے نام کی کہلاتے ہین پس مسلمان اُسی خدا کو مانتے ہین جسے سب یہودی اور عیسائی بھی مانتے ہین پھر یہہ کہ عاموس کی کتاب کی تصنیف کے سنہ کی تحقیق کیسے معلوم ہین پس ممکن ہے کہ بعد تعمیر ہیکل ثانی عاموس نے بھی یہہ پیشین گوئی لکھی ہو کیونکہ اُسکی معتبر اور پائدار تعمیر تو مسلمانون ہی کے ہاتھ سے ہوئی اور بڑی بات یہہ ہے کہ اب وہ گری ہوئی کہان ہے جسے کوئی دوسرا اُٹھا دے گا

پس جسطرح حضرت موسیٰ کے رفیقون سے شروع مین حضرت یشوعؑ نے اُس ملک مین آکر تصرف کیا اور خدا کے حضور قربانی گذرانی اسیطرح حضرت رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے حضرت عمر فاروقؓ نے

[۵] واضح ہو کہ بعد زمانہ حضرت داؤد کے ارض کا لفظ اولاد اسمٰعیل کی بابت یہودی محاورہ مین کم مستعمل ہونے لگا تھا

آخر مین یہان اگر یہہ عبادتخانہ تعمیر کیا کہ جو اتبک موجود ہے یعنے حضرت موسیٰ کے رفیق کے ہاتہہ سے اُسکا شروع اور حضرت رسول اللہ صلعم کے صحابی کے ہاتہہ سے اُسکا انجام ہوا۔ اور جسطرح حضرت یشوع نے کنعان مین داخل ہونیکے وقت یریحو کی شہر پناہ کو نرسنگونکی آواز سے گرا دیا تہا (یشوع ۶ باب ۲۰ و ۲۱) اسیطرح اسطخر کے قلعہ کی دیوار حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دوسرے مسلمانونکی تکبیر کی آواز کے صدمہ سے جڑ سے گر پڑی تہی اور اسقدر اُس کلمہ نے تاثیر کی تہی کہ جب اُس دیوار کو اُٹہاتے تہے تو غیب سے تکبیر کی آواز آتی تہی اور اُس آواز کے صدمہ سے وہ دیوار جڑ سے گر پڑتی تہی انتہی از بستان التفاسیر ترجمہ تفسیر عزیزی مطبوعہ ۱۲۶۲ ہجری صفحہ ۱۵۳ شروع تفسیر سورہ مدثر یہہ لفظ فارسی نقشۂ زمین مین اصطخر لکہا ہے بالصاد تہا و غیاث اللغات مین لکہا ہے استخر بالکسر و تاے فوقانی مفتوح و سکون خاے معجمہ بمعنی تالاب و نام قلعہ فارس زیرا کہ در وے تالابے عظیم واقع است از رشیدی

تب یہہ پیشین گوئی جو چہیاسٹہہ زبور مین ہے (آیت ۱۳ — ۱۵) پوری ہوئی کہ مین قربانیون کے ساتہہ تیرے گہر مین آؤنگا اپنی نذرین تجہے ادا کرونگا جنہین میرے لبون نے کہا اور میری تنگی مین میرا منہہ بولا مین فربہ بہڑونکی قربانیان مینڈہون کے خوشبوے سمیت تجہے گذرانونگا بیل بکرون سمیت قربانی کرونگا انتہی چونکہ یہودی لوگ صرف وجود ہیکل تک قربانی گذرانتے تہے اور بعد اُسکے یہہ دستور آئین بالکل موقوف ہوا اور عیسائی باوجود عقیدۂ مصلوبی مسیح اب قربانی وغیرہ سارے رسومات شریعت کو محض بیکار اور لاحاصل

جانتے ہین اسلیئے اپنے کہانے کیلیئے توسیکڑون بیل بکری وغیرہ پر چُہری پہیرتے مگر خدا کے نام کا ایک بترہ بہی قُربانی نہین کرتے۔ صرف مسلمانوںہین پہر قُربانی گزراننے کا راج ہے چنانچہ یروسلم مین بہی خدا کے گہر مین مسلمان ہی عید الضحیٰ وغیرہ مین قربانی گزرانتے ہین جیسے پیشتر حضرت یشوعؑ اور حضرت داؤدؑ قُربانی گزرانتے تہے اسلیئے یہہ پیشین گوئی خاص اہل اسلام ہی سے علاقہ رکہتی ہے۔

اور جسطرح حضرت موسیٰؑ کے عہد سے اس عبادتخانہ مین خدایے واحد حقیقی جل شانہٗ کی پرستش جاری ہوئی اگرچہ پیشتر خیمہ جماعت بناتہا اسیطرح حضرت عمرؓ کے عہد سے اس عبادتخانہ مین خدایے واحد کی پرستش بحال ہوئی اور اس درمیان مین جو کچہہ نئے نئے عقاید لوگون مین پیدا ہوئی وہ خدا کے اس پاک گہر سے خارج رہے وہان کوہ سینا حضرت موسیٰؑ کے وقت سے مشہور اور یہان کوہ صیحون کا ویرانہ حضرت عمرؓ کے وقت سے معمور ہوا

اسکی بابت حضرت یسعیاہ نبی نے یہہ نبوت کی ہے جاگ جاگ اے صیحون اپنی عزت پہن لے اے یروسلم شہر مقدس اپنا لباس درخشان اوڑہ لے کیونکہ آگے کو کوئی نامختون اور ناپاک تجہہ مین پہر داخل نہوگا انتہیٰ یسعیاہ ۵۲ باب ۱ یعنے اے صیحون کہ یروسلم جس سے مراد ہے تو جو ایک مدت سے سورہی ہے یعنے ویران ہے اور کوئی تجہہ مین عبادت کرنے نہین آتا اب جاگ جا اور یہہ بات خاص اس تعمیر سے علاقہ رکہتی ہے اور پہر یہہ کہ آگے کو کوئی نامختون اور ناپاک تجہہ مین پہر داخل نہوگا اسکا مطلب صاف ہے ہر شخص سمجہہ لیگا

کہ نامختون کون لوگ ہین اور پہر کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جسطرح
ابتک کسدیون اور مصریون اور رومیون وغیرہ سے بار بار یہہ عبادتخانہ
بیحرمت اور ناپاک ہوا کیا اب پہر کبہی ایسا ہوگا کہ کوئی نامختون وغیرہ کبہی
یعنے قیامت تک اُسپر تسلط پاوے پس اگر یہہ کلام حضرت یسعیاہ نبی کا الہام
الہی سے ہے تو بیشک قیامت تک ایسا ہی رہیگا حضرت دانیئیل فرماتے
ہین کہ اُن بادشاہونکے ایام مین آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کریگا جو تا ابد
نیست نہوگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ مین نہ پڑیگی وہ اُن سب
مملکتون کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہی تا ابد قایم رہیگی انتہی
(دانیئیل ۲ باب ۴۴)

رُکن دویم

چونکہ پہلی ہیکل جسے حضرت سلیمان نے تعمیر کیا تہا وہ عیسائی عقیدہ کے بموجب
یہودی کلیسیا سے نسبت رکہتی تہی (دیکہو رومن دیباچہ تفسیر ۲ زبور صفحہ ۱
جہان لکہا ہے کہ قدیم کلیسیا الخ اور ۴۷ زبور ۲-۱ اور تعلیم الایمان صفحہ ۱۱۸
سطر ۱۶ مطبوعہ امریکن مشن لودہیانہ ۱۸۶۹ع باہتمام پادری ردولف صاحب
جسے پہلے ڈاکٹر جان مکڈول صاحب نے تصنیف کیا اور ۱۸۳۸ع مین مطبوع
ہوئی تہی اور صفحہ ۱۱۷ جہان لکہا ہے کہ ابیرہام کے زمانہ مین فضل الہی کی
روشنی پیشتر کی بہ نسبت زیادہ چمکنے لگی اُسوقت خدا نے کلیسیا کو ایک ظاہری
صورت عطا کی اور ابیرہام کو بُت پرستون کی زمین اور اُسکے گہرانے سے بلا کے
جدا کیا انتہی) وہ ہیکل بخت نصر کے ہاتہہ سے غارت ہوے اور دوسری ہیکل

جیسے زربابل وغیرہ نے بابل سے آکر بنایا تھا اور پھر ہیرودیس نے اسے شکستہ کیا
یہہ جیسا کہ کلیسیا سے نسبت رکھتے تھے یہہ بھی رومیوں کے ہاتھ سے بالکل ڈھائی
گئی اب اسی جگہ پر حضرت عمرؓ کی بنوائی ہوئی مسجد موجود ہے پس یہہ گویا خدا
کا تیسرا حکم ہے کہ کبھی نہ ٹلیگا اور اسیطرح دین اسلام کو یہودی و نصرانی
مذہب کے بعد خیال کرنا چاہیے کہ یہہ گویا خدا کا تیسرا حکم ہے جو کہ کبھی نہ ٹلیگا
کیونکہ اُس خدا کو جو ابراہیم و اسحاق و یعقوب کا خدا ہے اور جسے یہود و نصاریٰ
مانتے ہیں سوا مسلمانوں کے کوئی اور چوتھا فرقہ دنیا میں نہیں مانتا اور جب
ثابت ہے کہ مسلمان اُسی خدا کو مانتے ہیں جو یہود و نصاریٰ کا ہی خدا ہے تو
دین اسلام ہی خدا کا تیسرا حکم ہے جو کبھی نہ ٹلیگا
الغرض بیت المقدس کی عظمت کی بابت حضرت حجی نبی کی کتاب کے
۲ باب ۹ میں یہہ پیشین گوئی لکھی ہے کہ اس پچھلے گھر کی بزرگی پہلے گھر کی
بزرگی سے زیادہ ہوگی رب الافواج فرماتا ہے اور میں اس مکان میں سلامتی
بخشونگا رب الافواج فرماتا ہے انتہیٰ
پس جبکہ پہلے گھر سے جسے حضرت سلیمان نے تعمیر کیا تھا اس پچھلے گھر کی بزرگی
زیادہ ہوئی تو دوسرے گھر سے جسے ہیرودیس نے مسمار کیا تھا کسقدر زیادہ
سمجھنا چاہیے (دیکھو تیسرے گھر یعنے دوسری ہیکل کے ثبوت میں محراب الکتب رکن
اوّل میں پادری یونس سنگھ و پادری والش صاحب کا قول کتاب سوال
و جواب ترجمہ رومن صفحہ ۲۹ سوال ۱۱۸ اور رکن دوم میں پادری اسکاٹ صاحب
مفسر رومن کا قول) اور تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لودیانہ باہتمام

پادری رد ڈلف صاحب ۱۸۶۹ع جب پہلے ڈاکٹر مکڈول صاحب نے تصنیف
کیا اور ۱۸۳۸ع مین مطبوع ہوئی اُسکے صفحہ ۱۳۰ مین لکہا ہے بعضے کہتے ہین کہ
ہیرودیس بزرگ نے دوسری ہیکل کو بالکل ڈہا دیا اور اُسی جگہہ پر ایک نئی
ہیکل بنائی سو یہ دوسری ہیکل مین نہین پر تیسرے مین آیا البتہ یہہ بات
تحقیق ہے کہ ہیرودیس نے دوسری ہیکل کی مرمت کی اور اُسکو بخوبی آراستہ کر کے
زیب و زینت دی لیکن جب تک کہ وہ رومیون سے برباد نہوئے تب تک
یہودی لوگ اُسی کو دوسری ہیکل سمجہتے رہے انتہی اور یہہ کہ مین اُس
مکان مین سلامتی بخشونگا یہہ سلامتی بار بار کی غارت اور بربادی سے اُس پاک
مکان کو کبہی نہ حاصل ہوئی کہ جب سے حضرت عمرؓ نے اُسے یہہ پچہلی بار بنایا
چنانچہ قریب تیرہ سو برس سے اب تک بعنایت الٰہی قایم و سلامت ہے فقط
پہر اسکی بابت حضرت داؤد نبی (اعمال ۲ باب ۳۰) نے پندرہوین زبور مین
یہہ پیشین گوئی فرمائی ہے یہہ تمام زبور صرف ایسی ہے بیان سے ذرا غور
کرکے پڑہنا چاہیے (۱ زبور) اے خداوند تیری ہیکل مین کون بسیگا تیرے
کوہ مقدس پر کون رہیگا (۲) وہ جو سیدہی چال چلتا ہے اور صداقت کے
کام کرتا ہے (۳) وہ جو اپنی زبان سے غیبت نہین کرتا اور اپنے ہمسایہ کو دُکہہ
نہین دیتا اور اپنے پڑوسی کو عیب نہین لگاتا ہے (۴) وہ جسکی نظر مین نکما
آدمی خوار ہے وہ جو اُنہین جو خدا سے ڈرتے ہین عزت دیتا جو اپنی ضرر پر قسم
کہاتا اور اُسپر قایم رہتا ہے (۵) وہ جو سود کے لئے قرض نہین دیتا اور
بیگناہون کے ستانے کے لئے رشوت نہین لیتا وہ جو یہہ کرتا ہے کبہی نہ ٹلیگا

انتہی از روس ہیل مطبوعہ لنڈن ۱۸۶۰؁ جو بہت صحت کے ساتھ معہ رفرنس
چھاپی گئی ہے

اب غور کرنا چاہئے کہ اس تمام زبور میں جو جو صفتیں لکھی ہین اور پھر یہہ کہ ایسی
صفتوں والا یروسلم سے کبھی نہ ٹلے گا یعنے اُسے کوئی بیت المقدس سے خارج
نہ کرسکے گا جسمین صفات مذکورہ بالا پاے جا ہین یعنے جو سیدہا چال چلن رکہتا ہو
اور صادق ہو اور غیبت نہ سنتا ہو اور پڑوسی کو نہ ستاتا ہو اور بیہودون کی
صحبت سے نفرت رکہتا ہو اور خدا ترسون کی عزت کرتا ہو اور صادق الوعد
ہو اگرچہ اُسمین ضرر ہی اُٹھانے پڑے اور سود نہ لیتا ہو اور مرتشی نہو اور جو شخص
ایسا ہے وہی ہمیشہ بیت المقدس مین ریاست کریگا اور متسلط رہے گا پس
انہیں کے بعض صفات تو البتہ اور لوگون مین بہی بعض قومونکے پائجاتے ہین
مگر یہہ سب صفتین بہیئت مجموعی اُسی شخص مین ہین کہ جسے خداے قادر نے
اپنے اس گہر کا وارث مستقل کیا ہے یعنے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے
عنہ مین چنانچہ سب جانتے ہین کہ سود لینا مسلمانونمین کسقدر ممنوع ہے کہ جسکے
بیان کی کچھ حاجت نہین عیسائیونمین یہہ فعل ہر طرح سے جائز رکہا گیا ہے کہ
اسکے لئے بنک یعنے مہاجنی کوٹھیان جاری ہین اور عدالت سے سود دلوانیکے
لئے فتوی یعنے ڈگریان جاری ہوتی ہین اور یہودیونمین وہ عظیم الشان امیر روتھس چائلڈ
جسکا دولتخانہ دار السلطنت لنڈن مین ہے اور جسکے نام پر بلا اشتباہ آج تمام
دنیا کے یہودیون کو ہزار ہزار فخر و مباہات ہے اُسکی سرکار دولتمدار مین ہر
گہنٹہ اسقدر زر سود واصل ہوتا ہے کہ نادانستہ لوگ اُسکی تعداد سنکر تعجب

کرجائینگے اور مسلمانون مین بہی اہل تشیع غیر ملکون والون سے سود لیتے ہین چنانچہ نوٹون اور وثیقون سے اسکا حال ظاہر ہے مگر وہ لوگ حضرت عمر رض کے پیرو بہی نہین ہین اگرچہ اہل ایران نے بہی حضرت عمر رض کی بدولت اسلام حاصل کیا تہا اور بُت پرستون وغیرہ مین کہ جنہون نے اسلام سے پیشتر یروشلم پر فوج کشیان کین نہین سود کا رواج ظاہر ہی تہا تہی اُنمین سے کوئی بہی یروشلم پر قابض نہ رہسکا اور جب اسلام کا خطبہ وہان یعنے یروشلم مین پڑہا گیا تو پہر کوئی اس اختیار کو وہان سے موقوف نکرسکا اگرچہ بڑی بڑی خونریزیان ہوئین کہ جنکا بیان اس کتاب مین آگے مرقوم ہے اور رشوت نہ لینا اور سیدہی چال اور صادق الوعدہ وغیرہ انمین سے کوئی بہی ایسی بات نہین ہے کہ اسلام مین اسکی تعلیم اور تاکید نہ پائی جاوے اگرچہ بعض ایسے بعضے مسلمان سخت دلی اور ناعاقبت اندیشی اور جہالت یا طمع نفسانی کے باعث ان صفتون کے خلاف پائی جاوین تو بہی اسلام ہمہ صفات حمیدہ موصوف ہے اور جسمین کہ سیلطنت جنکا الزام چہوبہی نہین گیا ہے اسکے سوا ان صفتون مین سے بعض صفات اگرچہ اور قومونکے پرہیزگارون مین بہی موجود ہین تو بہی ان سب کی تکمیل اولیا اللہ ہی کی ذات مین ہوتی ہے اور اولیا اللہ مین حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے آل و اصحاب کہ حضرت عمر فاروق رض بہی انہین مین سے ہین افضل ترین مخلوقات ہین چنانچہ ۱۵ از بورم کے بموجب صداقت کے کام اس سے زیادہ اور کیا ہونگے کہ حضرت عمر رض نے اپنے عہد خلافت مین اپنے خاص فرزند یوسف جمال پر جسکا ابوشحمہ نام تہا اُسکے پہلے ہی گناہ مین حد شرع جاری کی

حاصل کے فقط از اخبار انجمن پنجاب مطبوعہ ۹ جون ۱۸۷۶ء نمبر جلد ۲ صفحہ ۱۵ - نواب افتخار الدولہ فضل علیخان بہادر خلیفہ نے ایک لاکہہ تینتیس ہزار روپیہ اس غرض سے گورنمنٹ انگریزی کو سپرد کیا کہ اسکے سود سے اکی مین ایک عربی مدرسہ قایم کیا جاوے سرمایہ نواب فقط

جلد ۲ نمبر ۱۰ مطبوعہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۱۴۶ دیکہو پنجابی اخبار کیلانا سے ادہی

جاری کی کہ انہین دُرّون کے صدمہ سے ہنوز کچھہ دُرّے مارنے کو باقی رہگئے تھے
کہ اُس صاحبزادہ کی جو باغواے ایک یہودی کے اُس گناہ مین پھنسا تہا جان
نکل گئی تب بیس دُرّے جو باقی رہگئے تھے حضرت عمرؓ نے اُسکی لاش پر لگواے
اس مقام پر عجیب وہ بات یاد آتی ہے جو یوحنا باب ۸ ۳ — ۱۱ مین لکھی ہے کہ
حضرت عیسیٰ نے ایک زانیہ عورت کو بے سزا دئے چھوڑ دیا تھا تب عیسائی
اور اسلامی پرہیزگاری اور پاکیزگی کا تفاوت معلوم ہوجاتا ہے کہ وہان عورت
پر وہ شفقت اور یہان مرد سے یہہ عدالت وہان بیگانے سے وہ چشم پوشی اور
یہان یگانہ پر یہہ سخت کوشی وہان باوجود گواہون کے وہ رہائی اور یہان بے
گواہ کے یہہ رسوائی ہوئی پس ناظرین بیان ہذا انصاف فرمائین کہ حضرت عمرؓ
کوان سب صفات مرقومہ ۱۵ زبور مین کسقدر دخل بلکہ اکمل اور اکمل ترین سمجھنا چاہئے
اور اسکے صریح نظایر موجود ہین مگر اس مختصر مین اُنکے لکھنے کی گنجایش نہین ہے
صرف یہان اسقدر اس صداقت کے بیان مین لکہنا کافی ہے کہ ایک روز ایک
محمدی اور ایک یہودی لڑتے ہوئے محمد صلعم کے حضور گئے اُنہون نے یہود کا حق
ٹھہرایا محمدی راضی نہوکر عمرؓ کے پاس گیا عمرؓ جب صورت حال سے آگاہ ہوئے تو
بولے کہ ایک ذرا صبر کرو اور اندر جاکر اپنی تلوار لیکے آئے اور محمدی کا سر کاٹ
ڈالا اور کہا کہ جو لوگ خدا اور رسول کے مطیع نہون اُنکی یہہ سزا ہے دیکھو میزان الحق
چھاپہ اکبرآباد طبع ثانی ۱۸۶۲ع صفحہ ۲۲۵ باب ۳ فصل ۵ پس ایسے حالات سے
ظاہر ہے کہ ساری صفتین مرقومہ ۱۵ زبور کی حضرت عمرؓ پر ختم ہوگئی تہین اور اس سے
زیادہ سیدہا چال چلین اور صداقت اور رشوت نہ لینا اور پڑوسی پر عیب نہ

نکلنا وغیرہ اور کیا ہوگا

جاننا چاہئے کہ یہہ عدالت حضرت عمرؓ کے حضرات حواریون سے کمال مشابہت رکہتی
ہے دیکہو اعمال ۵ باب ۱-۶ مین پطرس نے حننانیا کے ساتہہ کیا کیا تہا اب اگر کوئی
نادانی کی راہ سے کہے کہ پطرس نے تو بے تلوار حننانیا کو مار ڈالا تہا اور حضرت عمرؓ
نے تلوار سے اُس مسلمان کو قتل کیا تہا تو مین کہتا ہون کہ اُس سردار کاہن کے
نوکر پر پطرس نے کیون تلوار چلائی تہی (دیکہو یوحنا ۱۸ باب ۱۰) وہان بہی صرف
حکم سے اُسکا کان اوڑا دیا ہوتا اور تعجب یہہ کہ تلوار سے بہی اُسے نہ مار پایا بلکہ صرف
کان ہی اُسکا کاٹ سکے اس سے ظاہر ہے کہ کرامت دکہلانے کا بہی موقع ہر وقت
نہین ہوتا

اب ثابت ہوا کہ یہہ پندرہوان زبور بہہ وجوہ حضرت عمرؓ کی شان مین پایا جاتا
ہے اور اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ یروشلم یعنے بیت المقدس مین حضرت عمرؓ کا تسلط
اللہ جلشانہ کی کامل مرضی اور اُسکے معین ٹہرائے ہوئے وعدہ کے مطابق ہوا
پہر یہہ بہی کہ بیت المقدس مین یہہ تسلط اسلام یقیناً ہمیشہ تک بنا رہیگا اور
کبہی نہ ٹلیگا اور اعجاز قرآن مصنفہ فاضل معروف بابو رام چندر عیسائی مطبوعہ سنہ ۱۸۷۱
صفحہ ۲۰۲ مین بابو صاحب موصوف فرماتے ہین کہ یقیناً جو چند اشخاص مثل حضرت
عمرؓ وغیرہ کے جو بلا کسی غرض نفسی کے شروع مین مسلمان ہوئے اُنکو اسقدر فضل ربانی
بلاشبہہ عطا ہوا اور اسیواسطے جابجا قرآن مین مذکور ہے کہ قدر قرآن وہی اہل کتاب
جانینگے جو متقی ہین اور اُنہین کو قرآن سے نفع ہے نہ یہہ کہ سخت دل ناخدا
ترسون کو انتہی تفسیر زبور مصنفہ پادری جلزرف آوین صاحب چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۱

مین لکھا ہے کہ خدا کے اس خیما ور اُسکے اس مقدس پہاڑ دونون سے اُسکا زمینی مکان مراد ہے سوال یہہ نہین ہے کہ کون صیحون مین عبادت کے لئے جایا کریگا بلکہ سوال یہہ ہے کہ کون وہان بطور مہمان اور خدا کے خاندان کے حبیب و محبوب کیطرح رہے گا کون یہوواہ کا ہم صحبت اور اُسکے فضل مین شریک ہوگا انتہی از تفسیر زبور رومن صفحہ ۵۰ تفسیر ۵ از نور الیعنے وہی حبیب و محبوب کیطرح وہان رہے گا جو سود خور وغیرہ نہو لیکن سود کی بابت ۵ آیت کی تفسیر مین وہ لکھتے ہین کہ موسیٰ کی توریت مین غریبون خصوصاً غریب عیسائیون سے سود لینا سراسر منع تہا انتہی لیکن اس زبور مین حضرت داؤد سے غریب و امیر کی تفصیل بالکل نہین کی ہے اور نہ عیسائیون سے کچھ یہان اشارہ ہے اور حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد غریب عیسائیون کو تو کیا بلکہ امیر عیسائیون تک کو پہچانتے بہی نہین تہے وہان زبور مین تو صرف قاعدہ عام بیان ہوا ہے کہ جو سود خور اور مرتشی وغیرہ نہین ہے وہ ہمیشہ کوہ مقدس صیحون یعنے یروسلم مین مستقل ہوگا اور یہہ صفت اسلام کی خاص ہے کیونکہ اس تفسیر سے یہہ بات ثابت ہوگئی کہ سوا غریبون کے امیر عیسائیون سے بہی سود لینا جائز ہے اور جبکہ امیر عیسائیون سے سود لیا تو غیر عیسائی کے لئے یہہ امتیاز بہی باقی نہین رہا بلکہ غیر عیسائی جو لوگ ہین اُنہین غریبون سے بہی سود لینا جائز ہوا پس اس تفسیر کو اس ۵ آیت مین حضرت داؤد کے خاص مطلب سے کیا علاقہ ہے کیونکہ غریبون سے سود لینے والے جو سود خور کہلاتے ہین (دیکہو ۵ از بور ۵) تو امیرون سے سود لینے والے کا کیا کوئی دوسرا نام ہے پہر یہہ کہ مفسر کے بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ موسیٰ کی توریت مین غریبون خصوصاً غریب عیسائیون سے

سود لینا سراسر منع تہا مگر یہہ عیسائیون کی انجیل مین بہی منع ہو پس ثابت ہوا کہ
عیسائیون مین سود لینا غریب اور امیر دونون سے مفسّر کے اس قول کے بموجب
جائز ہے کیونکہ اگلا حکم (یعنے توریت) اسلئے کہ کمزور اور بیفائدہ تہا اُٹھہ گیا (عبرانیون
۷ باب ۱۸) پس ایسے لوگونکا حضرت داؤد کو مقدّس صیحون پر رہنا نہین چاہتے
ہین لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۱۶۸ مین ہے کہ زمان اوسط مین اطالیہ کے تجار جو کہ شمالی
اطالیہ کے خاص شہر مین سکونت کرنیکے سبب لمبارڈ معروف تہے سب یورپ کی
اقوام کے آڑت والے تہے ۔ وے نہ فقط اجناس کی تجارت بلکہ کار و بار صرّافی
بہی کیا کرتے تہے مگر صرافی کے کام مین بسبب شرع کے کہ جس سے ممانعت سود کی
تہی اُنہین خلل پہونچا پس چونکہ یہہ امر و پردہ ہونے لگا اسلئے سود کی زیادہ طلبی
کے لئے کچھہ حد نرہی انتہی
پادری عماد الدین صاحب نے اپنی تحقیق الایمان صفحہ ۷ مطبوعہ آفتاب پنجاب
لاہور ۱۸۶۶ع مین مولوی رحمت اللہ صاحب کے جواب مین اسی پیشین گوئی
کی بابت لکہا ہے کہ اول تو مولوی صاحب کوہ صیحون کے معنے نہین سمجہے کوہ
صیحون سے مراد ہے خدا کے جلال و تقدس کا مکان یعنے وہ عالی درجہ جو خدا کے
مقدّسون کو عنایت ہوتا ہے نہ وہ پہاڑ جو یروسلم مین ہے انتہی پس بڑا بول
بولا (یہوداہ ۱۶+۱۲ زبور ۳) كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ
یعنے کیا بڑی بات ہوکر نکلتی ہے اُنکے منہ سے (سورہ کہف رکوع ۱) مین اس قوم
کو دیکہتا ہون کہ ایک سخت گردن قوم ہے (خروج ۳۲ باب ۹) اے سرکشو اور دل
اور کان کے نامختونو تم ہر وقت روح القدس کا سامہنا کرتے ہو (اعمال ۷ باب ۵۱)

میں کہتا ہوں کہ مولوی صاحب تو کوہ صیحون کے معنے نہیں سمجھے مگر عماد الدین صاحب
انجیل میں سے پہاڑی وعظ کتاب پڑھکر کوہ صیحون کے معنے سمجھ گئے مصرع

بڑا پہاڑ سے جاہل بے حوصلہ دلکا ہو

بیت

نازنین بلعبت کجرفت کرخشت آمد   بشیشہ صد خاطر سنگ آمد وسخت آمد

مولوی رحمت اللہ صاحب کا کلام تو پتھر کی لکیر سمجھنا چاہئے چنانچہ پادری جوزف آوین
صاحب بھی جنکی عبرانی میں استعداد مشہور و معروف ہے اسی پہلی آیت کی تفسیر میں
مولوی رحمت اللہ صاحب کی صداقت پر یوں گواہی دیتے ہیں (تفسیر زبور صفحہ ۵)
قول جب داؤد عہد کا صندوق جبیاہ سے لیگیا جو خیمہ اُسنے اسکے لئے کوہ صیحون پر کھڑا کیا
پہر بھی خیمہ ہے ۲ سموئیل ۶ باب اوّل تواریخ ۱۵ باب اور ۱۶ باب ۱ و ۳۹ ۲ تواریخ ۱ باب ۵ خدا کے
اس خیمہ اور اُسکے مقدس پہاڑ دونوں سے اُسکا زمینی مکان مراد ہے انتہی لکن
پادری عماد الدین صاحب کا وہ عالی درجہ جو خدا کے مقدسوں کو عنایت ہوتا ہے کہاں
گیا یہاں تو مفسر صاحب فرماتے ہیں کہ خدا کے اس خیمہ اور اُسکے مقدس پہاڑ
دونوں سے اُسکا زمینی مکان مراد ہے فقط

اسی لیاقت پر اعجاز عیسوی کا جواب لکھنے کو تیار ہوئے ہو تو کار زمین را نکو ساختی
کہ بر آسمان نیز پرداختی ؟ اے میرے بھائیو تم میں بہت سے استاد نہیں کیونکہ
جانتے ہو کہ اُس سے زیادہ سزا پائینگے (یعقوب ۳ باب ۱) میں اُس نعمت سے جو مجھے
عنایت ہوئی ہے تم میں ہر ایک کو کہتا ہوں کہ اپنے مرتبے سے زیادہ خیال نہ کرے
(رومیوں ۱۲ باب ۳) جھگڑے اور جھوٹے فخر سے کچھ نہ کرو بلکہ خاکساری سے ایک دوسرے کو
اپنے سے بہتر جانو (فلپیوں ۲ باب ۳) پھر اگر یہ کافی نہیں ہے تو دوسری جگہ

۸۷ زبور ۸۷ کی تفسیر صفحہ ۳۰۹ مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۱ع مین پادری جوزف آوین
صاحب فرماتے ہین کہ یہان اور اکثر زبور و نبین کوہ صیحون سے صرف خاص کوہ
صیحون مراد نہین ہے بلکہ کوہ صیحون اور اُسکے متعلق جتنی پہاڑیان ہین جن پر
شہر یروسلم آباد تہا سب کوہ صیحون مین داخل ہین انتہی اب اہل انصاف میرے
اس بیان کو ملاحظہ فرماوین اور عماد الدین کی بے انجیل دانی پر غور کرین تو معلوم
ہوجائیگا کہ اس کوہ صیحون کی سیدہی مطلب کی بابت کسکی سمجہ پر پتہر پڑے ہین
جاننا چاہئے کہ اس پندرہوین زبور کی پہلی آیت مین جس لفظ کا ترجمہ ہیکل اُس
بیبل مطبوعہ لندن مین لکہا ہے اُسکا ترجمہ پادری جوزف آوین صاحب نے خیمہ
کیا ہے کیونکہ اس ہیکل کے مقام پر ہیکل بننے سے پیشتر حضرت داؤد نے صندوق
عہد کا خیمہ استادہ کیا تہا ۲ تواریخ ۲ باب ۲ چنانچہ پادری جوزف آوین صاحب
اسی پندرہوین زبور کی تفسیر مین لکہتے ہین کہ دونون (۱۵ و ۲۴ زبور) ایکساہی وقت
تصنیف کی گئی یعنی جب عہد کا صندوق کوہ صیحون کے خیمہ مین رکہا گیا انتہی
الحاصل اگرچہ یہہ زبور اُسوقت بنایا گیا ہو جبکہ صندوق عہد کوہ صیحون کے خیمہ مین
آیا لیکن یہہ پیشین گوئی اُن لوگون کی بابت ہے جو سیکڑون برسون سے کوہ صیحون
پر تسلط ہین یہہ بات تفسیر کی عبارت سے بہی ظاہر ہے جیسا لکہا ہے کہ سوال یہہ
نہین ہے کہ کون صیحون مین عبادت کے لئے جایا کریگا بلکہ یہہ سوال ہے کہ کون ہان
بطور مہمان اور خدا کے خاندان کے حبیب و محبوب کیطرح سے رہیگا انتہی اور چونکہ
اس تسلط کے بانی حضرت عمر فاروق تہے اسلئے منجملہ اور وجوہات مرقومہ بالا کے
اسوجہہ سے بہی یہہ زبور حضرت عمرؓ کی شان مین ہے پہر یہہ جو پانچوین آیت مین

لکھا ہے کہ کبھی نہ ٹلیگا یہہ کبھی کا لفظ قوی دلیل اسبات کے لئے ہے کہ یہہ پیشین گوئی انہیں لوگوں کی بابت ہے جو ہمیشہ یروسلم مین تسلط رہینگے اور وہ صرف اہل اسلام ہین جنکے تسلط کو ساڑھے بارہ سو برس سے زیادہ گزر چکے ہین اور پہر یہہ کہ نہ ٹلیگا یہہ لفظ اسی کے لئے خاص ہے کہ جو حس و حرکت سے مطلق آزاد ہوا اور وہ مسجد الصخرہ وغیرہ کی تعمیر سے مراد ہے کیونکہ وجود ہیکل کے زمانہ مین اگر تسلط اسلام یروسلم مین ہوتا تو اس لفظ کو اسقدر خصوصیت اسلام سے نہوتی مگر خصوصیت تو یہی ہے کہ بناے اسلام وہان بہی قایم ہوئی

چنانچہ ۶۵ زبور ۴ مین پہر حضرت داؤد الہام الہی سے فرماتے ہین کہ وہ کیا ہی مبارک ہے جسے تو برگزیدہ (یعنے مصطفی صلعم) اور مقرب کریگا تاکہ تیری بارگاہون مین سکونت کرے ہم تیرے گہر یعنے تیری مقدس ہیکل کی خوبی سے آسودہ ہونگے انتہا از تفسیر زبور ترجمہ پادری جوزف اوین صاحب چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۱ع یہہ آیت اس کتاب کے دیباچہ مین بہی درج ہے یہان اسکے لکہنے سے غرض یہہ ہے کہ حضرت محمد مصطفی صلعم کا خدا کی بارگاہون مین سکونت کرنا یہی تہا کہ حضرت صلعم کے صحابی یعنے حضرت عمرؓ کا بیت المقدس مین تسلط ہونا اور ہیکل کی تعمیر یعنے اسی جگہہ مسجد اقصی بنوانا حضرت داؤد اس مسجد کی نسبت کمال خوشنودی ظاہر کرتے ہین جبکہ فرماتے ہین کہ ہم تیرے گہر یعنے مقدس ہیکل کی خوبی سے آسودہ ہونگے انتہی یعنے اُسکے بار بار غارت ہونیکے سبب جو کچہہ رنج لاحق ہوگا تو اسکی آخری تعمیر سے کہ جسکی خداتعالی ہر آفت سے حفاظت کریگا پچہلا سب قلق دور ہوجائیگا اور خوشی اور اطمینان کے سبب دلکو آسودگی ہوگی کیونکہ آسودگی اُسیوقت ہوتی ہے

کہ جب آئندہ کو اُسکا خطرہ باقی نرہے اور یہہ بات ہیکل کی بابت اُسیوقت وقوع مین آئی کہ جب یہہ پہلی ہیکل یعنے مسجد اقصیٰ اور حرم شریف کی تعمیر ہوئی اور پہر یہہ کہ تیرے گہر کے رہنے والے کیا ہی مبارک ہین وہ ہمیشہ تیرا شکر کیا کرینگے انتہیٰ (باب ۸۴ زبور ۴) ہمیشہ شکرگذار نہ عیسائی ہوسکتے ہین نہ یہودی کیونکہ انکا گذر اُس پاک مکان مین ہوتے نہین پاتا دیکہو الکتاب کے مقامات المعروف رومن چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۲۴۳ و ۲۴۲ مگر اُس گہر کے رہنے والے قریب تیرہ سوبرس سے تو صرف اہل اسلام ہین اور انہین کو اس زبور مین مبارک فرمایا اور مبارکبادی دیگئی ہے فقط اُسکی بابت یہوداہ نے ابراہیم کو بعد اسکے کہ لوط اس سے جدا ہوا کہا اب اپنی آنکہین اُٹہا اور اُس مقام سے جہان تو ہے شمال اور جنوب اور مشرق اور مغرب کیطرف دیکہہ کیونکہ مین ساری زمین جسے تو دیکہتا ہے تجہے اور تیری نسل کو ابد تک دونگا (پیدایش ۱۳ باب ۱۴ و ۱۵) اس ابد تک کے لفظ سے سوا سلطنت اسلام کے اور کسی کو اس منصب کا سزاوار نہین سمجہہ سکتے جیسا کہ اس قریب تیرہ سو برس کے قبضۂ اسلام سے بیت المقدس مین ظاہر ہے اور اسیطرح پیدایش ۱۳ باب ۷ اور ۱۵ باب ۱۸ – ۲۱ مین نسل حضرت ابراہیم سے یہی وعدہ خدا نے فرمایا تہا پس اگر یہہ سب کتابین زبور وغیرہ الہام سے ہین اور یروسلم خدا کا پاک مکان ہے تو الہام کی بات غلط نہین ہوتی اور نہ کبہی غلط ہوگی اور خدا کو اپنے گہر مین اختیار ہے کہ اُسنے جسے چاہا اپنے گہر کا مختار کیا ہے ایک اور بات جو نہایت یاد رکہنے کے قابل ہے وہ یہہ ہے کہ حضرت داؤد کی تبلائی ہوئی سَشنا ختون مرقومہ زبور اور یروسلم مین حضرت عمر فاروق اعظم رضہ کے اُس گہر کو بنانے اور قیام

تسلط اسلام سے یہہ بات نہایت ظاہر ہوگئی کہ یہی دین اسلام سچا اور خدا کیطرف
سے ہے کہ قادر مطلق رب العالمین نے اسی دین کے بزرگونکو اپنی خاص خدمتون
کے لئے چن لیا ہے اور اپنے پاک مکانکو انہین کے ہاتھہ مین سونپا ہے
چنانچہ حضرت یرمیاہ اپنی کتاب کے ۳۱ باب ۳۸ ــ ۴۰ مین اسکی بابت یہہ
پیشین گوئی فرما گئے ہین کہ دیکہو وہ دن آتے ہین خداوند کہتا ہے کہ یہہ شہر
حنانئیل کے برج سے کونے کے دروازہ تک خداوند کے لئے بنا کیا جائیگا اور یہہ
پیمایش کی رسی اُسکے مقابل جارب پہاڑ تک ہوکر جوعاہ کو گہیر لیگی اور مُردوں کی
لاشون کی اور راکہہ کی ساری وادی اور سارے کہیت قِدرون کے نالے تک
اور گہوڑ پہاٹک کے کونے تک پورب کی طرف خداوند کے لئے مقدس ہونگے
وہ پہر ہمیشہ تک نہ اکہاڑا نہ گرایا جائیگا انتہی پس ہمیشہ تک یہہ قیام اُس پاک عمارت کا
تسلط اسلام مین ہوا اور خداوند کے لئے مقدس ہونا یہی کہ وہ پاک مقام اب
بہی اُسی خدا کا پاک مقام ہے جو حضرت یرمیاہ اور سب انبیاء علیہم السلام کا
واحد حقیقی خدا ہے

پادری عماد الدین تفسیر مکاشفات مطبوعہ ۱۸۷۶ع صفحہ ۴۸ مین پادری لیٹ صاحب کی تفسیر سے
مکاشفات ۱۱ باب ۲ کی تفسیر مین یون لکہتے ہین کہ یروسلم ان مسلمانونکے ہاتہہ مین
پامال کرنیکے لئے ۱۲۶۰ برس تک رہے گا انتہی اور اُسی کتاب کے صفحہ ۴۷ مین یہی
صحیح خیال یہہ ہے کہ جسدن سے یروسلم مسلمانونکی حکومت مین ہوئی ہے اُسی
دن سے ۱۲۶۰ یوم (ہر یوم ایک سال) کا شروع ہوتا ہے انتہی پس بحساب سال
قمری کہ یہی معمول سب انبیاء علیہم السلام اور مصنف مکاشفات کا تہا یروسلم

مسلمانون کے قبضہ مین سنہ ۲۱ ہجری سے اب تک بارہ سو ستر برس ہوئے ہین یعنے بارہ سو ساٹھ سے دس برس زیادہ گزر گئے پادری صاحب نے پیشین گوئی بہی ایسی کی جو کئی سے دس برس پیشتر باطل ہو چکی تہی مکاشفات ۱۱ باب ۲ مین لکہا ہے کہ وے مقدس شہر کو بیالیس مہینے پامال کرینگے انتہی جسکے ۱۲۶۰ دن ہوئے اور ہر دن ایک سال لیکن اگر خدا نے یہہ مدت قایم کی ہوتی تو صلیب دارون کے جہاد کیوقت چوراسی برس سے زیادہ نصرانی تسلط یروسلم مین نرہتا اب اگر بیالیس مہینے کو ہر مہینہ دو سال خیال کرین تو چوراسی سال تسلط نصاری یروسلم مین بہی بیالیس مہینے یروسلم پامال کرنا ہے

واضح ہو کہ جو پیشین گوئیاں علماء عیسائی نے توریت وغیرہ سے حضرت عیسیٰ کی بابت انتخاب کی ہین اور در اصل اُنمین کوئی اشارہ بہی حضرت عیسیٰ کی طرف پایا نہین جاتا چہ جائے آنکہ بصراحت چنانچہ پادری فانڈر صاحب نے اپنی کتاب مفتاح الاسرار چہاپہ اکبرآباد سنہ ۱۸۵۰ع طبع ثانی صفحہ ۲۶ و ۲۷ وغیرہ مین لکہا ہے کہ یسعیاہ کے باب ۱۴ مین عمانوئیل نام مسیح کا اور میکاہ ۵ باب ۲ مین یہہ مضمون کہ اسرائیل مین حکومت کریگا اور امثال ۸ باب ۱۲ و ۱۴ وغیرہ مین حکمت کا لفظ مسیح سے مراد ہے وغیرہ پس ایسی زبردستی کرنے کا رتبہ تو صرف خدا کے فرزندون یعنے عیسائیون ہی کو ہے ہم غریبون کو اتنی جرات نہین ہو سکتی ورنہ اگر ایسی خیالی باتین لکہہ سکتے تو توریت اور انجیل مین شاید کوئی لفظ باقی رہجاتا کہ جسے اپنے مقصود کے خلاف چہوڑ سکتے لیکن جو لوگ کہ اس توریت وانجیل کو الہامی جانتے ہین اُنسے ایسی دلیری اور مضمون تراشی کمال تعجب کی بات ہے مثلاً حضرت عیسیٰ کا نام عمانوئیل کب پکارا گیا اور

نبی اسرائیل مین اُنہون نے کب ایک گہنٹہ بہی حکومت کی تہی اور حکمت اُنکا کب
لقب ہوا اور ابتدائے عالم سے کسی انسان کا نام آجتک حکمت نہین سُنا ہے
اور اگر یہہ نام بہی ہو تو اسکا ثبوت کیا ہے کہ یہہ حضرت عیسیٰ کے لئے خاص تہا ناظر
ملاحظہ فرماوین کہ مین نے جسقدر پیشین گوئیان توریت اور انجیل سے اسلام کے
حق مین لکہی ہین اُنمین ایک بہی ایسی زبردستی کی نہین ہے اب اگر کوئی کہے کہ
حضرت عیسیٰ کے حواریون نے یہہ پیشین گوئیان عہد عتیق سے انتخاب کر کے انا
مین لکہی ہین بس اس سبب سے کہ حواریون نے یہہ سب لکہا اعتبار کرنے کے
لایق ہے تو مین کہتا ہون کہ اول تو یہی کسیطرح ثابت نہین ہے کہ یہہ انجیلین
حواریون کی تصنیف ہین چنانچہ اسکا مفصل حال اُس کتاب مین دیکہنا چاہئے
جسکا نام نوید جاوید ہے اسکے سوا متی ۲۷ باب ۹ مین ذکریاہ کیجگہہ یرمیاہ لکہا
اور ۲ باب ۲۳ مین یہہ الفاظ کہ وہ جو نبیون نے کہا تہا پورا ہو کہ وہ ناصری کہلا
وینگا حالانکہ کسی نبی کا یہہ قول کتب انبیاء سلف مین موجود نہین ہے اور پہر
۲ باب ۱۷ و ۱۸ مین لکہا ہے تب وہ جو یرمیاہ نبی نے کہا تہا پورا ہوا کہ رامہ مین
ایک آواز سننے مین آئی ہے نالے اور رونے اور بڑے ماتم کی کہ راحیل اپنے
لڑکون پر روتی ہے الخ یہہ بہی سراسر غلط ہے کیونکہ حضرت یرمیاہ نے حضرت عیسیٰ
کی پیدایش کیوقت کی بابت مگر یہہ بیان نہین کیا تہا دیکہو یرمیاہ ۳۱ باب ۱۵
حضرت راحیل حضرت یعقوب کی بی بی اور حضرت یوسف کی ماکا نام ہے (پیدایش
۳۵ باب ۲۴) حضرت عیسیٰ سے چہہ سو برس پیشتر بخت نصر نے تمام یہودی قوم کو
اسیر کر کے بابل کیطرف روانہ کیا تو رامہ مین جہان بی بی راحیل کی قبر تہی اُن

جب کی پہلی تنزل ہوئی تھی اسوقت یہودیونکی مصیبت اور رنج کے سبب خود لوپر
احاطہ نہ تھا ایسی حالت ہوئی گویا راحیل اپنی اولاد کے لیئے رو رہی ہے دیکھو
رومن تفسیر اسکا صاحب متی ۲ باب ایر ہیں وہان جلاوطنی کے وقت وہ غم تہا
اور یہان حضرت عیسیٰ کی پیدایش کے دو برس بعد جو ہیرودیس کا بیت اللحم
بچون کو قتل کرنا لکھا ہے متی ۲ باب ۱۶ انجیل متی مین یرمیاہ ۳۱ باب ۵ کو حضرت عیسیٰ
کی بابت پیشین گوئی بتایا اگرچہ صداقت تو ایکطرف مشابہت تک نہین ہے کیونکہ
وہان اسیری تہی اور یہان قتل وہان لفظ رامہ تہا اور یہان لفظ بیت اللحم
اگرچہ یہہ دونون مقام قریب قریب ہین مگر نام محدین جدا جدا ہین علاوہ اس کے
یہہ بچون کا قتل انجیل متی کے سوا اور کسی انجیل مین مذکور بہی نہین ہے اور نہ
یوسیفس مورخ اور نہ کسی اور یہودی مورخ نے اسکا ذکر کیا ہے - اسیطرح
عمانوئیل بہی حضرت عیسیٰ کا کبہی نام نہین ہوا جنکا مصنف انجیل متی نے حضرت
یسعیاہ کی طرف سے اپنی انجیل کے ا باب ۲۲ و ۲۳ مین بیان کیا ہے جسکی بابت
آجتک یہودی لوگ پکار رہے ہین کہ متی ا باب ۲۳ مین بحوالہ پیشین گوئی ۷ باب
۱۴ کتاب یسعیاہ جو لکہا ہے کہ کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اسکا نام
عمانوئیل رکہین گے جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ خدا ہمارے ساتہہ انتہی اسجگہہ کنواری متی نے
ترجمہ کیا ہے اصل لفظ علمہ کا ترجمہ جوان عورت ہے اور بتولہ کا ترجمہ کنواری
اور توریت کے قدیم ترجمون یعنے اکویلا اور تہیوڈوشن اور سمیکس کے ترجمے مین
علمہ کا ترجمہ جوان عورت کیا ہے پہر یہہ کہ کے آگے لفظ ہارہ ہے کہ یہہ عبرانی مین
صیغہ اسم فاعل کا ہے کہ جسکے معنے اب حمل موجود ہے اور انجیل مین لفظ ... صیغہ

اسم مضارع کا ہے جسکے معنے یہہ کہ حمل ہوگا ٹھہرایا گیا پس کلام الٰہی کہین ایسا غلط
ہوسکتا ہے کہ حضرت یسعیاہ تو صیغہ اسم فاعل کا فرمائین اور مصنف متی انجیل
اُسے صیغہ مضارع کا بنالین اگر کوئی کہے کہ حضرت اسحاقؑ سے نامزد ہونیکے لئے
جو لڑکی تجویز کی گئی تھی اُس کنواری کو بہی عَلْمَہْ لکہا ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ انہین
لڑکی کو حضرت اسحاقؑ سے منسوب کر چکے تھے اور ہاتہو نمین کڑے اور ناک مین
نتہہ پہنادی تھی اور یہہ سب اسی لئے ہوا کہ اُسے حضرت اسحاقؑ کی زوجہ سمجھ چکے
تھے اس سبب اُسے کنواری نہین کہہ سکتے دیکہو پیدائش ۲۴ باب ۴۵ سے ۴۸
اور بعضے عیسائی علما اور یہودی بہی کہتے ہین کہ اس ۷ باب ۱۴ مین حضرت
یسعیاہ اپنی بی بی کیطرف اشارہ کرتے (یسعیاہ ۸ باب ۳-۴) اور کہتے ہین کہ وہ
لڑکا جنے گی اور وہ لڑکا اچہی طرح ہوش نہ سنبہالنے پاویگا کہ اخاذ کے دشمن
پامال ہوجاوینگے چنانچہ اسکا حال ڈاکٹر نفس نے بہی لکہا ہے اور آیت ۸ مین
اُسکے وقوع کی میعاد ۶۵ برس کے اندر مقرر ہوئی ہے لہذا وہ سب باتین اُس
مدت کے اندر ہونی چاہیین نہ یہہ کہ قریب آٹھہ سو برس کے بعد ہوون جو کہ حضرت
یسعیاہؑ سے حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ تک کا تفاوت ہے رومن تفسیر اسکا ترجمہ صاحب
صفحہ ۲۵ مین لکہتا ہے کہ یہہ نبوت یسعیاہ نبی سے اخاذ بادشاہ کے وقت مین
سات سو چالیس برس مسیح سے پیشتر لکہی گئی دیکہو یسعیاہ ۷ باب ۱۴ سے ۱۶ اُنہون
نے اور اسرائیل کے بادشاہ ملک یہودیہ پر چڑہائی کرنے والے تھے اخاذ اُس
ملک کا بادشاہ مدد چاہنے ہی کو تہا کہ یسعیاہ نبی نے اُس سے کہا کہ خدا تعالیٰ
سے ایک نشان مانگ جس سے معلوم ہو کہ وہ تجہے بچاویگا لیکن اخاذ نے

تب یسعیاہ نبی نے اُس سے کہا کہ خدا آپ تجھے نشان دیگا یعنے ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اُسکا نام عمانوئیل رکھینگے اب اس مقدمے کی صداقت مین غور کیا جاوے کہ پہلے معنے اس نشان کے یہہ ہین کہ اُسوقت سے یہودی صوبہ اور اسرائیل کے بادشاہون سے بچینگے اور ہرچند پہلے معنے یہہ ضرور ہونگے مگر دوسرے معنے یہہ بہی نکلتے ہین کہ یہہ نشان یسوع مسیح سے مراد رکہتا ہے جو کنواری سے پیدا ہوا لیکن جو کوئی سمجھے کہ یہہ دوسری مراد اُس نبوت سے نہین نکلتی تو یہہ بہی اُسکی تشریح ہو سکتی ہے کہ جو خدا تعالی نے اُس لڑکے کے حق مین نبی کی معرفت کہا تہا وہ یسوع کے تولد سے سب مطابق ہوا یعنے مطابقت کی رو سے پورا ہوا کہ ایک بات کا بیان ہوا اور دوسری بات اُسکی مانند وقوع مین آئی انتہی مطلب یہہ کہ جس لڑکے کی نبی نے خبر دی تہی مسیح کا حال بہی اُس سے مطابق ہے یہہ کہ پیشین گوئی مسیح کی بابت نہی چنانچہ مفسر خود کہتا ہے کہ اُسوقت کے یہودی صوبہ اور اسرائیل کے بادشاہون سے بچینگے حالانکہ مسیح سے ۷۲۱ برس پیشتر اسرائیل کی سلطنت ہی باقی نرہی تہی یعنے اس پیشین گوئی کے ۲۰ برس بعد وہ سب اسیر ہوگئے تہے پس اس پیشین گوئی کا پورا ہونا اسرائیلی سلطنت کے قیام تک ضرور تہا یہی مفسر کہتا ہے کہ ہرچند پہلے معنے یہہ ضرور ہونگے مگر دوسرے معنے یہہ بہی نکلتے ہین الخ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت یسعیاہ نے مسیح کے حق مین یہہ نہین فرمایا تہا اگر حضرت عیسی کا حال بہی اس پیشین گوئی کے مضمون سے مطابق ہوگیا بزعم علماء نصارا قطع نظر ان سب باتون کے یسعیاہ ۸ باب ۳ سے ظاہر ہے کہ انہین دنون مین وہ لڑکا پیدا ہوا جسکا نام مہیر شالال حاش باز رکہا گیا فقط

اور عمانوئیل کا حال بیان کر چکا ہون کہ کبھی حضرت عیسیٰ کا یہہ نام نہین پکارا گیا

اور اسیطرح متی ۲ باب ۱۵ مین جو لکھا ہے کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا پورا ہو کہ مین نے اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا انتہی یہہ بات ہوسیع ۱۱ باب ۱ مین فقط بنی اسرائیل کے اُن اجداد کے حال مین ہے جو کہ حضرت موسیٰ کے ساتھہ مصر سے نکلے اور پھر ہوسیع ۱۱ باب ۲ مین اُن بلائے ہوؤنکی بُت پرستی مذکور ہے پس اگر حضرت عیسیٰ کے حال مین یہہ مضمون سمجھا جاوے تو حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ کب بُت پرست ہو گئے تھے چنانچہ اس کتاب کی محراب ۲ رُکن ۳ کے آخر مین اسکا بیان ہو چکا ہے اور اسیطرح متی ۲ باب ۵ و ۶ مین لکھا ہے قول نبی کی معرفت یون لکھا ہے اے یہودیہ کے بیت اللحم تو یہوداہ کے سرداروںمین ہرگز کمترین نہین ہے کیونکہ تجہہ مین سے ایک سردار نکلیگا جو میری قوم اسرائیل کی رعایت کریگا انتہی یہہ بات حضرت داؤد کے حق مین تہی کیونکہ اسی بیت اللحم مین حضرت داؤد پیدا ہوئے تھے اور چونکہ اناجیل کے بموجب حضرت عیسیٰ بہی اُسی بیت اللحم مین پیدا ہوئے پس اُس قول کو جو کہ بیت اللحم کی صفت مین ہے حضرت عیسیٰ کی بابت پیشین گوئی بنا لیا (دیکھو تفسیر رومن مصنفہ پادری اسکاٹ صاحب متی ۲ باب ۶ پر) اور یہہ بہی نہ خیال کیا کہ سردار کا لفظ حضرت داؤد بادشاہ سے نسبت رکھتا ہے یا حضرت عیسیٰ سے جو کمال مظلومی اور مسکینی کی حالت مین تھے غرض اسیطرح اور پیشین گوئیوں کا حال جو کہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت اور مصلوبیت کی بابت اہل کلیسیا نے لکھی ہین سمجہہ لینا چاہیے

واضح ہو کہ بیت اللحم دو تھے ایک تو صوبہ یہودیہ مین اور دوسرا صوبہ زبلون مین اور یہود کا بیت اللحم تین کوس کے فاصلہ پر بیت المقدس سے دکھن طرف اُس سڑک

پر جو بیت المقدس سے جنوب کی جانب واقع ہے اسی شہر مین حضرت داؤد جیسا بادشاہ پیدا اور جوان بھی ہوے اور جبکہ حضرت عیسیٰ اسی شہر مین پیدا ہوے تو وہ پیشین گوئی جو حضرت داؤد کی بابت ہے حضرت عیسیٰ کے حق مین ٹھہرائی گئی (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۳۵) چونکہ عہد عتیق کے مولفین مین اکثر مفقود الخبر اور نامعلوم الاسم ہین پس ممکن ہے کہ جس کتاب مین سے متی ۲ باب ۵ و ۶ مین یہہ پیشین گوئی لکھی گئی زمانہ تصنیف کی اٹکل مین بھی خطا ہو یا پیشین گوئی بنا لینے کے لئے الفاظ کے مراد و ترجمہ مین کچھہ ادل بدل ماضی و حال کی جگہہ استقبال رکھہ گیا جیسا کہ اس کتاب کے دیباچہ اور اکثر جگہون توریت مین مترجمین عیسائی کی یہہ عادت ظاہر ہے (دیکھو ۵ باب ہوزیا ترجمہ مطبوعہ لندن ۱۸۶۵ء اور تفسیر زبور چھاپہ مرزاپور ۱۸۴۷ء کو اور متی ۲۷ باب ۹ کے ساتھہ ۲۲ زبور ۱۸ آیت کو الحاصل جبکہ اناجیل مین جو پیشین گوئیان مرقوم ہوئین انکا یہہ حال ہے تو ان پیشین گوئیون کا کیا ٹھکانا رہا جنہین اور عیسائیون نے مسیح کی بابت توریت وغیرہ سے انتخاب کیا ہے

رکن ہفتم

یروسلم جدید کے بیان مین

سنہ ۶۳۲ عیسوی مین یروسلم مسلمانون کے ہاتھہ مین آیا اور عمر خلیفہ نے وہان مسجد بنوائی اسوقت سے آجتک وہ اکثر انکے قبضہ مین ہے اگرچہ لڑائیون مین جو کروسیڈ کہلاتی ہین ۸۸ برس تک عیسائی وہان حکومت کرتے تھے اب یروسلم کا گھیر اڑہائی میل کا ہے یہہ شہر

دنونین وہ سہ میل کا تہا اُسکے بیان سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ شہر تین دیوارون سے گہرا تہا اور ایک مین ساٹہہ دوسرے مین چالیس اور تیسرے مین چہیاسٹہ برج بنائے گئے مسلمان جو شہر کے مالک ہین عمرؓ کی مسجد کو ایسا پاک جانتے کہ دوسرے مذہب کے لوگونکو نہ اسمین نہ اُسکے احاطہ مین جانے دیتے انتہی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۳۶)

اکثر سیاح یروسلم جدید کا گہیرا (یعنے اُس شہر پناہ کے اندر جو سنہ ۱۵۴۲ع مین سلیمان بن سلیم شاہ سلطان روم نے بنوائی) اڑہائی میل کا ٹہراتے ہین اور اگر زیادہ بہی ہو تو تین میل سے زیادہ نہو گا مقام مذکور پر نگاہ کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ کہ شہر جدید قدیم شہر کی جگہہ پر تعمیر ہوا ہے اور یہ سبب اسکے کہ یہہ شہر ابتدا سے (یعنے قدیم شہر سے) چہوٹا ہے چند اطراف مین اسکے بہت زمین ہے جو سابق مین شہر کے اندر تہی اب باہر پڑ گئی ہے چنانچہ آدہا کوہ صیہون اُسکے چہار دیواری کے باہر ہے جو آگے بہیتر تہا شہر جدید کی چار دیواری اونچی مضبوط اور کنگرہ دار

پتہرون سے ٹہوس بنی ہے اور برابر جابجا اُسکے برج ہین بندے اور ترکش بنے ہین اس شہر کے سات پہاٹک ہین دو او تر رخ ایک پچہم ایک پورب ایک حرم شریف کہلاتا ہے اور دو دکہن رُخ ہین شہر کے بہیتر تین بڑی سڑکین ہین ایک جسے باب الدمشق کہتے ہین جو او تر دکہن رُخ جاتی ہے دوسرے سوق الکبیر جو پورب پچہم جاتی ہے تیسرے غمخوارون کی سڑک مشہور ہے اور یہہ وہ راہ ہے جس سے عیسیٰ مسیح کو صلیب دینے کے واسطے لگئے تہے اسکے سوا سات سڑکین اور ہین جو اُنکی بہ نسبت چہوٹی ہین اور نام اُن کے یہہ ہین کوچہ مسلمین کوچہ نصاری کوچہ ارمنی کوچہ یہود کوچہ الطاہرہ کوچہ معصر

کوچہ باب حوت معلوم ہوتا ہے کہ شہر کے بالکل باشندے بیس یا تیس ہزار آدمی سے زیادہ نہونگے ڈاکٹر ریچرڈسن صاحب کے حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ آٹھ ہزار پانچہزار عیسائی اور دس ہزار یہودی ہیں ٹکنگم صاحب یون فرماتا ہے کہ میری سمجھ میں مسلمان سب سے زیادہ ہون گے اور یہ نسبت یہودیون کے یون کہتا ہے کہ ذکریا دجو آقا شریف کا صراف ہے یون کہتا ہے کہ یروسلم مین فقط ایکہزار یہودی مرد اور تین ہزار عورتین ہین اور اسکا سبب یہہ ہے کہ کوئی یہودی یہان آکر نہین بستے مگر وہ جو تکلیف کا متحمل ہو یا ایسے دولتمند جو قرض دے دیکر سود سے گذران کرتے ہین کیونکہ تجارت کا یہان نام ہی نہین ہے جس سے کوئی گذرا کر سکے بیوائین چونکہ یہہ جانتی ہین کہ ہماری پرورش ضرور یروسلم ہی مین ہوگی اس باعث سے عورتون کی بڑی کثرت ہے مسلمان اکثر حرم شریف کے گرد و نواح مین رہتے ہین اور عیسائی اپنی خانقاہون اور گرجون کے آس پاس اور یہودی کوہ صیحون کے دامن مین اور اسکے آس پاس کے نشیب مین قصائیون کے محلے کے نزدیک رہتے ہین یہہ تینون قومین (یعنے یہود و نصارا و مسلمان) یروسلم کو مقدس سمجھتے ہین خصوصاً یہودی اس خیال سے کہتے ہین کہ جو یروسلم مین وفات پاکر یہوشفات کی وادی مین مدفون ہوتا ہے وہ خوش قسمت ہے پس یہی سمجھ کر ان تینون قومون نے شہر مذکور مین اپنے اپنے واسطے معبد تعمیر کروائے اور اسی سبب سے یروسلم کا حج کرنا حسنات ادنی سے مقرر کیا گیا ہے

نقشہ کوہ موریہ و مسجد اقصے

عمارت جو اہل اسلام سب سے متبرک جانتے ہین وہ مسجد ہے جو خلیفہ عمرؓ نے تعمیر کی
وہ الصخرہ نام پر معروف ہے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت عمرؓ نے یروسلم کا محاصرہ کر کے
اُسے لیا تہا اُسوقت عیسائیون کے بطریک یعنے امام سے عرض کی کہ مسجد کیواسطے
کونسی جگہہ بہتر ہوگی بطریک موصوف نے سلیمان کی ہیکل کی ادجاڑ جگہہ کو
دکہایا اور کہا کہ یہہ سب سے بہتر جگہہ ہے اسیطرح مسجد مذکور تعمیر ہوئی مسجد کا
احاطہ حرم شریف کے نام سے نامزد ہے اُسمین کوئی عیسائی ہرگز نہین جانے پاتا
اور اگر دغا سے داخل ہوا اور کہلجاے تو ضرور اُسے قتل کرین جسوقت صلیبداروں کی
فوج نے یروسلم کو اپنے قبضہ مین کیا تہا اُسوقت اُنہون نے اُس مسجد کا گرجا
بنوایا تب سے اس زمانہ تک کوئی عیسائی اُسمین داخل نہوا مگر ایک
شخص یعنے ڈاکٹر ریچرڈسن صاحب جنہنے اپنی طبابت کے وسیلے اہل اسلام کے
امام سے ایسی موافقت پیدا کی تہی کہ اُنکو تین بار مسجد کے اندر لیگیا پس ڈاکٹر
صاحب موصوف کے حسب بیان اُس مسجد کا حال لکہتے ہین

صاحب موصوف فرماتا ہے کہ حرم شریف لمبائی مین ایکہزار چار سو ننانوے ۱۴۹۹
فٹ ہے یعنے الاقصیٰ نامی مسجد کی نماز کی محراب سے باب الاسلام تک اور
عرض مین نوسو پچانوے ۹۹۵ فٹ ہے اوس احاطہ مین نارنگی زیتون اور سرو کے
کئی ایک درخت لگے ہین مگر اسقدر نہین کہ جنگل ہو جاے اُسی احاطہ کے درمیان
ایک پختہ سنگ مرمر کی کرسی جو چار سو پچاس ۴۵۰ فٹ مربع مین ہے دہری ہے
کہ احاطہ کی سطح سے بارہ چودہ فٹ اونچی ہے اُسپر چڑہنے کے واسطے چار ونظر
اچہی اور کشادہ سیڑہی بنی ہے چنانچہ پچہم رُخ تین ۳ اور اوترکیجانب ۲ دو اور پورب

کیطرف ایک اور دکہن سمت دو اور ہر ایک سیڑہی کے اوپر اچہی اچہی اونچی اونچی
اونچی محراب بنی ہے جو نہایت خوشنما نظر آتی ہے اُسکی بالکل کرسی سفید اور
آسمانی رنگ کے سنگ مرمر کی بنی تہین اُسکے پتہر بعضے بہت پرانے ہین جنپر
طرح طرحکی صورتین تراشی گئی ہین اُنسے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہہ کسی
قدیم عمارت کے تہے اُس کرسی کے کنارہ پر بہت سے حجرے بنے ہین جن مین
درویش و مُلا و موذن اور سب سامان مرمت کے موجود رہتے ہین لیکن
سب سے حسین وہ مسجد ہے جو کرسی کے بیچو بیچ ہے اور بنام الصخرہ مشہور
ہے اسلیئے کہ وہ مسجد کے اندر ایک پتہر ہے جسے کہتے ہین کہ جب نبوت پہلے پہل
ہوئی اُسوقت یہہ پتہر آسمان سے گرا اور اسی جگہہ پڑا ہے کہتے ہین کہ سب
اگلے نبی جب نبوت کرتے تہے اُسی پر بیٹہتے تہے جب تک نبوت کی نعمت رہی
یہہ پتہر رہا پر جب وہ موقوف ہو گئی تو پتہر بہی اوڑ جانے کو تہا مگر جبرئیل نے
ہاتہ سے تہام رکہا تہا جب تک محمد صلعم نہ آیا اور اُسنے اس ہی جگہہ پر اُسکو ہمیشہ
کے واسطے قایم کیا یہہ مسجد ہشت پہل ہے اور ایک پہل ساٹہہ فٹ کا ہے
اسمین چار باب ہین باب الغربی باب الشرقی باب القبلہ باب الجنت
ایک دروازہ پر ایک اوسارا ہے (یعنے برآمدہ) پہلا درجہ اسکا سنگ مرمر سے
بنا لیکن جو پتہر اُسمین لگے ہوے پائے جاتے ہین وہ ایسے قدیم ہین کہ گمان
ہوتا ہے کہ وہ ہیکل کے سنگ ہونگے (غالباً یہی مقام کمرہ قدس الاقداس
کا تہا) سب دیوارین ولدار بنی ہین ایک دیوار کے پتہر مربع دوسرے کی
ہشت پہل اسیطرح تمام دیوار روغنی ہین اسکے سنگ مرمر کا رنگ سفید ہے

مگر اُنہون نے اُسمین جابجا ملاہٹ پیوستہ کی ہے تاکہ خوبصورت معلوم ہو اس درجے
مین کوئی کہڑکی نہین ہے مگر اوپر کے درجے مین ہر ایک پہل مین ساٹھ ساٹھ
اونچی کہڑکیان ہین اور سنگ مرمر کے عوض مین تمام دیوار رنگین خشت
پختہ سے ملبّس ہے جنپر چارو نطرف قرآن کی آیتین بخط جلی لکھی ہین یہہ سبب
عمارت ایسی خوب معلوم ہوتی ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف فرماتے ہین
کہ اس عمارت کے دیکہنے سے مجھے ایسی خوشی ہوئی جو دوسری عمارت سے
ہرگز نہین ہوئی مسجد مذکور مین اُن عیسائیون کے حجر صخرہ کے سوا چند اور
تحفہ جات (یعنے تبرکات) ہین جنکو اہل اسلام متبرک جانتے ہین چنانچہ
ایک بڑا پتہر ہے جسے کہتے ہین کہ محمد صلعم کی سپر تہا سنگ مذکور مین لوٹا تھے
اور ایک صندوق ہے جسمین ایک سوراخ ہاتہ جانیکے لایق ہے اُسکے اندر
قدم رسول (مقبول) ہے پہر سنگ سبز ہے جو قریب چودہ تسو ہے جسمین
اٹہارہ سوراخ کیل کے لایق بنے ہین اسکی یہہ خاصیت ہے کہ ایک زمانہ
کے ختم ہونیکے بعد ایک کیل اسمین سے غایب ہو جاتی ہے چنانچہ اسمین سے
ساڑہے چودہ غایب ہو گئی ہین اور ساڑہے تین باقی ہین کہتے ہین کہ جب
یہہ غایب ہو جاوینگی تب اس جہان کا خاتمہ ہوگا اس کے علاوہ یہہ
بہی کہتے کہ اس مقام پر سلیمان ابن داؤدؑ کا مدفن ہے معلوم ہو کہ
مسجد مذکور کا گنبد نوّے فٹ بلند ہے اور اُسکا قطر چالیس
فٹ چہت اُسکی شیشہ کے پتون سے بنی ہے جسپر سے تمام یروسلم دیکہائی پڑتا ہے

نقشہ یروسلم جدید یعنے مسجد الصخرہ

حبرون

یہ نقشہ لغت کتاب مقدس مصنفہ مسمی پادری بیٹر صاحب و مرتبہ پادری شیرنگ صاحب مطبوعہ مرزاپور مشن پریس ۱۸۷۵ء صفحہ ۳۰۷ سے نقل کیا گیا۔
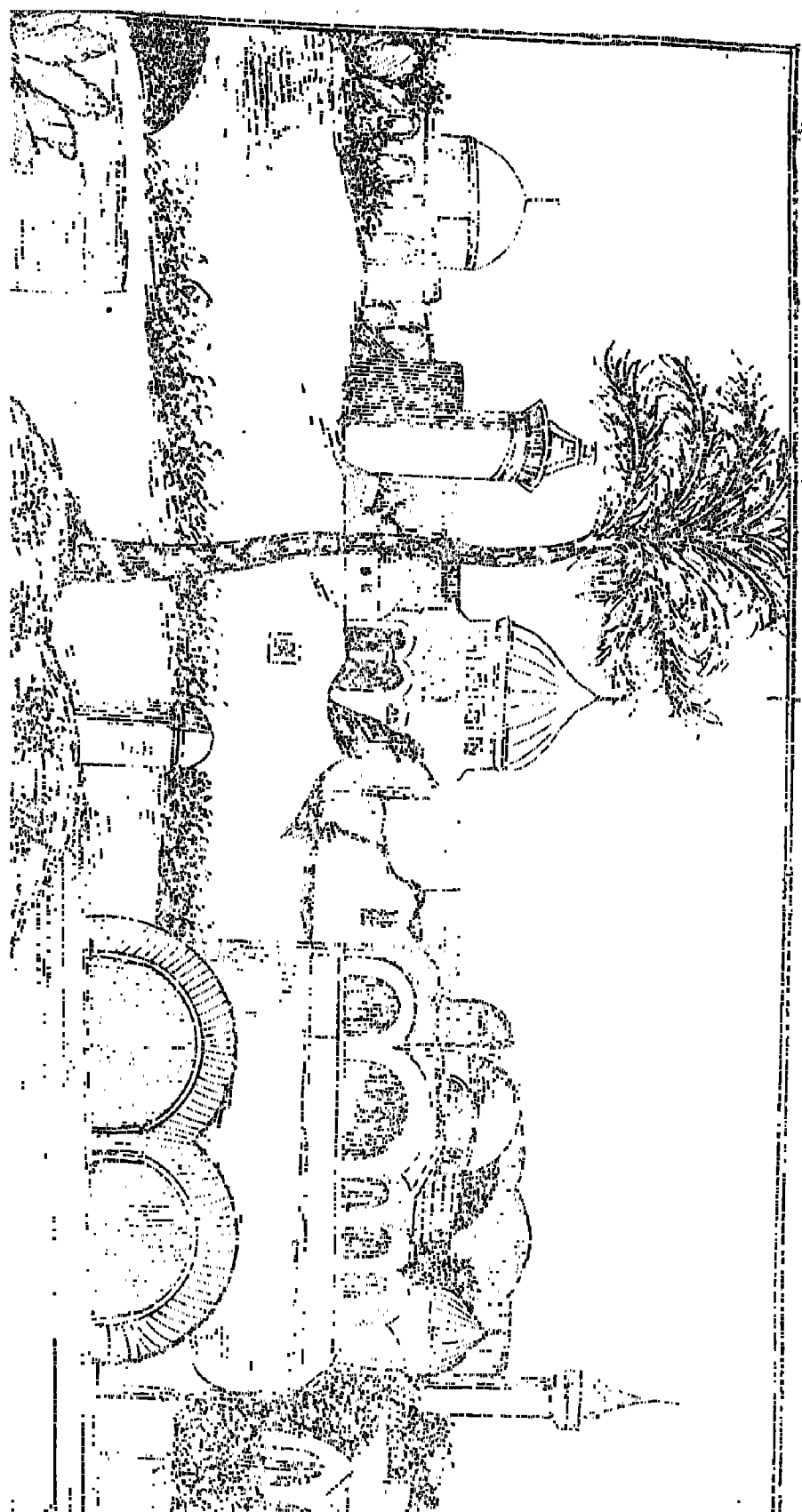
پادری راگر صاحب کا یہہ بیان ہے کہ اہل اسلام عیسائیوں کو مسجد مین جانے نہین دیتے اسکا یہہ سبب ہے کہ وے سمجھتے ہین کہ جو دعائین اور منتین یروسلم والے الحرم مین مانگین گے خدا تعالی ضرور اسکو سُنے گا اگر وے یہہ دعا مانگین کہ اہل اسلام یروسلم سے خارج اور عیسائی بحال ہون تو خدا تعالی ضرور اُسکو بھی سنے گا انتہی
از الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۱-۲۶ چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع

لیکن پادری راگر صاحب نے یسعیاہ نبی کی اس پیشین گوئی کو شاید نہین پڑہا ہے کہ جاگ جاگ اے صیحون اپنی عزت پہن لے اے یروسلم شہر مقدس اپنا لباس درخشان اوڑہ لے کیونکہ آگے کو کوئی نامختون اور ناپاک تجہہ مین کبھی داخل نہوگا (یسعیاہ ۵۲ باب ۱) اور نہ صرف یہی بلکہ حضرات انبیا علیہم السلام کے مزار پر بھی کوئی عیسائی جانے نہین پاتا چنانچہ جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب چھاپہ سکندرہ آگرہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۹ مین لکھا ہے کہ مکفیلا یا مقبلا کا غار جو ممری کے میدان مین حبرون کی جنوب طرف ہے جسے ابیرہام نے قبرستان بنانے کیلئے خرید اتہا آجکل وہان ایک مسجد ہے جسمین یہودیون اور عیسائیون کو داخل ہونے کی پروانگی نہین ہے انتہی پس اگرچہ یہودی قوم تو مختون ہے مگر مقبول نہین یعنے مسلمانو نکی طرح اُنکا مختون ہونا معتبر خدا کے حضور مین نہین ہے اس غار یا کہیت مین جو کہ یروسلم سے بیس میل کے فاصلے پر ہے حضرت بی بی سارہ اور حضرت ابراہیم اور حضرت بی بی رفقہ اور حضرت یعقوب علیہم السلام کے مزار ہین
از جغرافیہ پاک کتاب مطبوعہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۶۶

نقشہ شہر حبرون

حسن سیوم

یہان ایک عجیب اشارہ سمجہہ جانیکے لایق ہے کہ خدانے یہود و نصارا کو اپنے لوگون
کی جماعت سے خارج کیا اور یہہ بات حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت
یعقوب علیہم السلام وغیرہ کے مزارات پر نجانے پانیسے ظاہر ہے اور خدانے یہود و
نصاری کو اپنے گہر سے خارج کیا کہ بیت المقدس کے اندر انکا گزر نہونیسے ظاہر ہے
چنانچہ قال اللہ تعالیٰ اولٰئک ما کان لھم ان یدخلوھا
الا خائفین لھم فی الدنیا خزی و لھم فی الاخرۃ عذاب عظیم یعنے ایسون کو نہین سجتا
کہ داخل ہون وہان مگر ڈرتے ہوے انکو دنیا مین ذلت ہے اور آخرت مین
بڑی مار ہے (دیکہو سورہ بقر ع ۱۴) مفسرین قران نے بالاتفاق لکہا ہے کہ
یہہ آیت بیت المقدس کی بابت ہے اور اس پیشین گوئی کے پورا ہونیکا زمانہ
خلافت حضرت عمر رض کا زمانہ ہے اور خدانے یہود و نصارا کو اپنے شہر سے خارج کیا
کہ یہہ بات مکہ معظمہ مین انکا گزر نہونیسے ظاہر ہے چنانچہ قال اللہ تعالیٰ
یا ایھا الذین امنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا
سورہ توبہ رکوع ۴) یعنے اے ایمان والو مشرک جو ہین پلید ہین نزدیک نہ آوین
مسجد الحرام کے اس برس کے بعد انتہی نزدیک نہ آوین مسجد الحرام کے اس سے
مراد شہر مین بہی نہ آوین اور خدانے یہود و نصاری کو اپنے ملک سے خارج کیا
کہ تمام ملک عرب مین کسی یہودی عیسائی کا وجود تک نہین ہے اور قریب تیرہ
سو برس گزرے کہ وہ ملک وجود یہود و نصاری سے خالی ہے چنانچہ فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے لاخرجن الیہود والنصاری من جزیرۃ
العرب حتی لا ادع فیھا الا مسلما یعنے مین مقرر نکالدونگا یہود و نصارا کو عرب کے ٹاپو سے

پیشین گوئی

لوگون

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۲۸۳ دولت فاروقی

حضرت عیسیٰ ؑ نے فرمایا کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ سے گذرجانا اوس سے آسان ہے
کہ ایک دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو (متی ۱۹ باب ۲۴) مفسر اسکاٹ صاحب
نے اس آیت کی تفسیر میں لکہا ہے کہ کہتے ہیں کہ یہہ مثل یہودیوں اور عربوں میں مشہور تہی
یونانی زبان میں دو لفظیں ہیں یعنے کَیمِلوُن جسکے معنے اونٹ اور کَمِلوُن
جسکے معنے جہاز کے لنگر کا رسّہ اور اس حال میں نقل نویسوں نے کَمِلوُن بکسرہ مجہول کے بدلے
کَیمِلوُن بکسرہ معروف لکہا ہوگا۔ یکاوُن کے بیان میں کہتے ہیں کہ یروسلم کی شہرپناہ میں ایک
پہاٹک تہا اور اوسکے کنارہ ہی پر ایک چہوٹا تنگ دروازہ پیدلوں کے جانے کیواسطے
بنا تہا اور تنگ ہونیکے سبب اوس دروازہ کا نام سوئی کا ناکہ (عبرانی میں روس ازمال)
کہلاتا تہا اس دروازہ سے فقط پیدل آدمی نکل جاتا لیکن اونٹ خاصکر اپنے بوجہہ سمیت
کبھی نہ جا سکتا تہا اور اس نام کے ثبوت میں لارڈ لوجنٹ صاحب ایک انگریزی مسافر
جنہے ملک یہودیہ میں تہوڑے دن گذرے کہ سیر کی اور ایک کتاب میں اپنی سیر کا
بیان چہپوایا یوں لکہتا ہے کہ میں حبرون میں شہر کے پہاٹک سے پیدل نکلتا تہا
کہ اوسوقت ایک اونٹوں کی قطار آگے آئی اور بہت بہیڑ دیکہہ کر میرے ساتہیوں نے
مجہہ سے کہا کہ سوئی کے ناکہ میں چلئے یعنے چہوٹے دروازہ میں جو پہاٹک کے پاس
ہے تب مجہے خداوند کی بات یاد آئی کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ سے گزرجانا اوس سے
آسان ہے کہ دولتمند آسمان کی بادشاہت میں داخل ہو کیونکہ یہہ اونٹ دولتمندوں
کی طرح بڑے بوجہہ سے لدے تہے اور ایسی تنگ راہ سے اونکا گزرجانا محال تہا یہان
سوچنا چاہیے کہ دولت میں بڑی بڑی خطرہ ہیں۔ اوسپر دل اکثر لگا رہتا اور خدا کو
بہول جاتا ہے۔ اوس سے غرور اور گہمنڈ پیدا ہوتا ہے انتہے (رومن تفسیر اسکاٹ مطبوعہ
الہ آباد ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۵۱) یونانی لفظ کَماوُن کا مخفف کَمِل ہے جسے عربی میں

کمل اور عربی میں جمل کہتے ہیں اور تینوں زبانوں میں اسکے معنے یہی ہیں یعنی اونٹ
انجیلی مفسر کے قول سے ثابت ہوا کہ دولت سے غرور اور گھمنڈ پیدا ہوتا ہے اور حق
تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا
عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ یعنے تحقیق جن لوگوں نے
جھٹلایا نشانوں ہمارے کو اور تکبر کیا اونسے نہ کھولے جائیں گے واسطے اونکے
دروازے آسمان کے اور نہ داخل ہونگے بہشت میں یہانتک کہ داخل ہو
جاوے اونٹ بیچ ناکہ سوئی کے (اعراف ع ۵) پس انجیل میں وہ
قرآن میں غرور دولتوں کا مطلب ایک ہی ہے کیونکہ دولتمند کے سوا کوئی محتاج
غرور نہیں کرتا ہے اور آسمان کی بادشاہت یا بہشت میں نہ داخل ہونے والے
وہی لوگ ثابت ہوئے ہیں جو دولت میں تمام جہان سے بڑھکر ہیں یعنے نصرانی
سلاطین یورپ جو دریا میں جہاز اور خشکی و بحروں میں مزارات انبیاء علیہم السلام
کے احاطے میں الحاق کئے ہیں یا نشان ہے کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے
گذر جانا اس سے آسان ہے کہ دولتمند آسمان کی بادشاہت میں داخل
ہونا ممکن بغیر حق نہ آب ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ

(مائدہ ع ۱۳)

یہانتک کہ سوا مسلمان کے اُسمین کسی کو نچھوڑو نگا (از مشارق الانوار باب العاشر

حدیث مسلم مطبوعہ مطبع نولکشور ۱۸۷۵ء ۱۹۸۲) اسجگہہ ملک عرب کو جو مین نے خدا کا ملک

کہا اسکی وجہہ یہہ ہے کہ تمام دنیا مین یہی ایک ملک ہے جو کسی بادشاہ کے ماتحت

حکم نہین ہوا بلکہ ہمیشہ خدا ہی اُسکا بادشاہ رہا چنانچہ کشف الاثار فی قصص انبیا

بنی اسرائیل مطبوعہ دار السلطنت لندن برنج ۱۸۴۶ء صفحہ ۱۴۳ و ۱۴۴ باب ۱۲ مین پادری

مریلک صاحب فرماتے ہین کہ اعراب از سایر طوایف و قبایل بنی آدم سلاح پوش

و جنگ جو بیشتر بیش عمل ایشان غارت کردن است حقیقتاً عادت عہد بستن بدولتہاے

دیگر ندارند هرچند بسیار وقتہا از بعضے دولتہاے قرب خود بشان خرج در عوض

غارت گرفتہ اند ۔ ولیکن عرب در ہمان اخلاق خود باقی ماندند ۔ پس اولاد

اسمعیل ہمیشہ از اوقات ہمان اخلاق را داشتند کہ در قول مقدس نسبت

بایشان پیش فرمودہ بود و در ہمہ انقلاب حالات ایشان بے تغیر ماندہ انتہی

یعنے اہل عرب بنی آدم کے تمام گروہوں اور قبیلوں سے زیادہ ہتیار بندہ اور لڑائی

کرنیوالے ہین اُنکا پیشہ لوٹ مار ہے اور عادت عہد و پیمان کی اور سلطنتوں سے

نہین رکھتے ہین ہرچند اکثر اوقات اپنے قرب و جوار کے بادشاہوں نے لوٹ

کے عیوض مین خرچ اُنہون نے لیا ہے ۔ لیکن عرب لوگ اپنی اُسی قدیم عادات

پر رہتے ہین ۔ پس اولاد اسمعیل علیہ السلام کی ہمیشہ وہی عادات ہین جو قول مقدس

(یعنے توریت) مین اُنکی نسبت فرما گئے اور ہر انقلاب مین اُنکے حالات بے تغیر

رہ گئے فقط پس اس ہزار ہا برس کے استقلال کی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے

وقت سے عربون کو حاصل ہے اور کوئی وجہہ نہین سوا اسکے کہ اُنکا کوئی دنیاوی

بادشاہ نہین جسکے زوال کا خطرہ ہو بلکہ خدا ہی اُنمین سلطنت کرتا ہے اور وہ ملک گویا خدا کا خاص قلمرو ہے۔

پس جزیرہ عرب سے اگرچہ رسول اللہ صلعم نے یہود و نصاریٰ کو خارج کیا مگر حضرت عمرؓ کی خلافت مین اسکی بہی تکمیل ہوئی کہ خیبر وغیرہ سے یہہ لوگ نکالدئے گئے بخاری اور مسلم مین ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ان عمر بن الخطاب اجلی الیہود والنصاریٰ من ارض الحجاز یعنے تحقیق حضرت عمر بن خطابؓ نے جلاوطن کردیا یہود و نصاریٰ کو زمین حجاز سے انتہیٰ اور تب سے ابتک قریب تیرہ سو برس کے گزرے کہ سوا مسلمانون کے اُس ملک مین کوئی یہودی یا نصرانی علانیہ جانے نہین پاتا اور وہان رہنے کا تو کیا ذکر ہے یہہ پیشین گوئیان حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کیا ہی پوری ہوئین کہ تمام عالم اسکی صداقت کی گواہی دیسکتا ہے پس خدا کے مقدسون کی جماعت اور خدا کے گہر اور شہر سے اور خدا کے ملک سے ان سب کا خارج ہونا جبکہ ثابت ہو چکا تو بہشت سے انکے خارج ہونے مین اب کون شک اور تامل کرسکتا ہے اولئک لا خلاق لہم فی الاخرۃ ولا یکلمہم اللہ ولا ینظر الیہم یوم القیامۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم (سورہ آل عمران ع ۷) پہر کتاب مقامات المحرفہ صفحہ ۲۶ مین لکہا ہے یہودیون نے جو یروشلم مین رہتے ہین دو عبادتگاہین بنائی ہین لیکن دونون چہوٹی اور بدمنظر ہین معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم نے اہل اسلام کے سبب سے بہت ظلم اُٹہایا ہے کہ اُنمین کئی ایک دولتمند تو ہین لیکن شان و شوکت سے گزران نہین کرتے ابتک وہی مثل اونپر بحال ہوتی کہ وہ جو اپنے دروازے کو زیادہ

بلند کرنا پٹکن کو ڈھونڈھتا ہے اور یہی سبب ہے کہ سب سے بڑے دولتمند
یہودیون کے گھر وُنکو جا کر دیکھو تو باہر سب ٹوٹے پھوٹے نظر آتے ہین اور اندر
اچھے اور کشادہ مکان ہین جسمین فرش و فروش بچھے ہین اور اہلخانہ چین و
آرام سے رہتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اُنکی عبادتگاہونمین عورتونکے واسطے
الگ الگ جگہہ مقرر ہے جنمین کوئی جاوے تو فقط دیکھنے کیواسطے جا سکتا ہے
پر عبادت مین ہرگز شریک نہین ہو سکتا ہے کہتے ہین کہ ہر عورت شادی کے
بعد اور سال بسال ایک مرتبہ جاتی ہے (پھر تعجب ہے کہ عیسائیون نے
عورتون کو ساتھ لیکر گرجے مین جانا کہان سے سیکھا)

اوپر عبادتگاہون کا مذکور ہوا اب اس بیان کو تمام کرنے سے پیشتر
کچھ مفصل حال خانقاہونکا لکھتے ہین اونمین سے دو خانقاہین مشہور
ہین ایک تو لاطینی اور دوسری ارمنی لاطینی خانقاہ شہر سے اوتر پچھم اور
یونانی دکھن پچھم کی سمت ہے دونونمین حاجیونکی سمائی ہو سکتی ہے
چنانچہ ارمنی خانقاہ مین ایک ہزار شخص ٹک سکتے ہین ارمنیونکا ایک گرجا
بہت بلند اور کشادہ بنا ہے اور اُسمین اسباب عبادت اسقدر اور ایسے
قیمتی ہین کہ تمام دنیا مین دستیاب نہو سکین گے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر وقت
یونانی اور لاطینی آپسمین برابری کیا کرتے تھے اور کبھو کبھو ایسا بھی ہوتا تھا
کہ شریعت و انجیل کو چھوڑ لاٹھی لے خوب مار پیٹ کرتے تھے اور سچی دینداری
کی بیعزتی صاف ہوتی تھی (یروسلم کے جنوب کیطرف سلوام کا حوض ہے
جسکی گہرائی چوبیس فٹ ہے)

یروسلم مین ایک نیا ماجرا ہوا کہ ملکہ انگلستان اور شاہ پروشیا نے باہم عہد و
پیمان کرکے ایک گرجا تعمیر کرنیکا ارادہ کیا جسمین خدا کی عبادت انگلستان کی
کلیسیا کے طور پر ہو سو آشکارا ہوتا ہے کہ گرجا مذکور کے لئے زمین ملی اور اُسکی
نیو بھی ڈالی گئی پر اب تک تعمیر نہین ہوسکا اسلئے کہ ارمنی اور یونانی اور لاطینی
عیسائی اس تدبیر سے ناخوش اور ناسفد و اسکے باطل کرنیمین مستعد و
سرگرم ہین اور اب نہین معلوم کہ کب اُسکا نیک انجام ہوگا انتہی
پھر الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۳۳ مین لکھا ہے جو وادی کہ یروسلم
کی پورب طرف ہے اور یہوشفات کے نام سے مشہور ہے اُسکا طول دو یا
ڈیڑھ میل کا ہوگا اُسکے کنارہ پر گتسمنی کا باغ ہے اور شہزادہ ابی سلوم کا
ستون اور کئی ایک مقبرے بعضے بلند اور عالیشان اور بعضے ٹوٹے پھوٹے
ویران پڑے ہین یوئیل نبی کی کتاب ۳ باب ۲ مین ایسا لکھا ہے کہ
مین ساری قومونکو اکٹھا کرونگا اور اُنہین یہوشفات کی وادی مین لیجاؤنگا
پھر ۱۲ آیت مین یہہ لکھا ہے کہ غیر قومین بیدار ہوکر یہوشفات کی وادی مین
چلین کیونکہ چارونطرف کی غیر قومون کے انصاف کرنیکو مین وہان بیٹھونگا
انتہی ان آیتون سے یہودیون نے یہہ سمجھا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ
بنی آدم کی عدالت یہوشفات کی وادی مین کریگا اور اس زمانہ کے بعضے
عیسائی بھی جو اس خیال کی سرگرمی سے پیرو ہین کہ قوم یہود پھر اپنے ملک مین
اکٹھی ہوگی اور مسیح سرفرازی کیحالت مین یروسلم مین تخت نشین ہوکر
ساری غیر قومونکی عدالت یہوشفات کی وادی مین کریگا اور اہل اسلام

تہی جو قدس کی نواحی مین رہتے باوجودیکہ اس خیال کا قرآن وحدیث مین
کہین نام ونشان نہین پایا جاتا پر برابر کہتے آئے کہ اس عدالت مین محمد صلعم
بہی مسیح کا شریک ہوکر ایک خاص مسند پر بیٹہیگا لیکن شاید از روے تجویز
کسی کا خیال اس مقدمہ مین صحیح و درست نہ ٹہریگا کیونکہ اصلی لفظ یہوشفاط
کے معنے یہہ ہین کہ یہوواہ کی عدالت اسپر اکثر عالمونکا یہہ خیال ہے کہ اسکا تر
کرنا واجب تہا اور یہہ بہی کہتے ہین کہ اُس وادی نے کیونکر یہوشفاط نام پایا
کوئی نہین کہہ سکتا بلکہ گمان غالب ہے کہ نبی کی عجائبات کے سبب سے یہود
کے عالمون نے اس وادی کا یہہ نام رکہا ہوگا انتہی

واضح ہو کہ اس بیان مین جو لکہا ہے کہ اس زمانہ کے بعضے عیسائی بہی جو اس
خیال کی سرگرمی کے پیرو ہین کہ قوم یہود پہر اپنے ملک مین اکٹہی ہوگی
لیکن شاید از روے تجویز کسی کا خیال اس مقدمہ مین صحیح و درست نہ ٹہریگا
انتہی اس سے بہی وہ قول مفسر انگریزی اسکاٹ صاحب کا جو پیشین گوئی
مندرجہ لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی صداقت کی بابت لکہا ہے کہ یہودی اس پا
شہر پر قابض ہونگے انتہی یعنے یروسلم مین یہودی حکومت قیامت سے
پیشتر ہوجائیگی جسکا ذکر اس کتاب کی محراب ۲ رکن ۵ مین لکہہ چکا ہون
غلط ہوگیا اور نہ صرف یہی بلکہ اُس پیشین گوئی کا صریح بطلان ظاہر ہوگیا
بیان گیہنوم یعنے جہنم یہہ عبرانی لفظ ہے یعنے گیہنوم اور اُسکے معنے ہنوم
کی وادی یا درہ ہے ہنوم نامی کی یہہ وادی یروسلم کے پاس کہین طرف
تہی یوسیاہ بادشاہ کے وقت سے پیشتر یہودی یہان مالک بُت کی پوجا

کرتے تھے ۲ سلاطین ۱۶ باب ۳ اور ۲ تواریخ ۲۸ باب ۳

(حضرت موسیٰ) کو خدا نے فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ اپنے فرزندون مین سے کسی کو مالک کی نذر آگ مین مت گزرانو (احبار ۱۸ باب ۲۱ اور ۲۰ باب ۲) یہہ بُت پیتل کا بنا تہا اُسکا چہرہ بیل کا سا تہا اور اُسکے ہاتھ پہیلے ہوے گویا اپنے عابدون کو گود مین لینے چاہتا ہے یہہ بُت پرست یہودی اس بُت کو آگ سے نہایت گرم کرکے اپنے لڑکون کو اُسکی گود مین ڈالتے اور اُسکے چلانے کی آواز دبانیکے واسطے اُسوقت ڈہولکون کو بجاتے تہے یہہ ڈہولکین توف کہلاتی تہین اور اسواسطے اسجگہہ کا نام (وادیٔ توفت یا صرف) توفت بہی تہا یرمیاہ ۷ باب ۳۱ و ۳۲ بابل کی اسیری سے لوٹنے کے بعد اگلی بُت پرستی سے ڈرکر یہودی اس مقام سے بہت نفرت رکہتے تہے اور یوسیاہ بادشاہ کے طور پر (یعنے تجویز سے) (۲ سلاطین ۲۳ باب ۱۰) اُنہون نے اُسکو بہت خراب کیا چنانچہ شہر کا تمام غلیظ وہان پہینکا جاتا اور اس غلیظ کو جلانیکے واسطے وہان رات دن آگ چلتی رہتی اسواسطے وہ بہت ڈرونی اور گہنونی جگہہ اور دوزخ سے کچہہ مشابہت رکہتی تہی یون رفتہ رفتہ محاورہ مین اُسکا نام دوزخ کا نام ہوگیا جسطرح کہ فردوس بہشت کا نام ہے پہلے قدیم زمانہ مین دراصل زمین پر ایک بہت آباد باغ[1] کا نام تہا انتہی از روضہ من تفسیر اسکاٹ صاحب جلد اول طبع اول الہ آباد ۱۸۶۶ع صفحہ ۴۹ و ۵۰

دینی و دنیوی تواریخ صفحہ ۱۶۱ مین ہے کہ فلسطی داجون کی پرستش کرتے تہے

[1] اس باغ کا ... [illegible]

فردوس یعنی ایران باغ ... لغات القرآن

جو مچھلی کا جسم اور انسان کے ہاتھ پانو رکھتا تھا اور سوا بی مالک کی پرستش کرتے تھے اور اُسکے آگے اپنے بال بچون کو گزرانتے تھے اور اغلب کہ مالک سے زحل مراد تھی انتہی

ہیرالمشہور میئرین یعقوب نے جو کہ یہودیونکا ایک ربی ہے مجھسے کہا کہ یروسلم کی زمین کا خواص مثل ہرن کے ہے اور اُسکے لئے ایک عبرانی مثل بہی عبرانی زبان مین جو کہ یہودیونمین خاص یروسلم کی بابت ہر ایک کی زبان پر جاری ہے بیان کی یعنے یہہ کہ جسطرح ہرن جسقدر فربہ ہوتا اُسکے بدن کا چمڑا پہیلتا جاتا ہے اور جب اُسے ذبح کر کے اُسکا گوشت باہر نکال لین تو اُسکا چمڑا اسقدر سمٹ جاتا ہے کہ پہر اگر اُس گوشت کو اُسکے چمڑے کے اندر بہرین تو نہین سما سکتا اسیطرح یروسلم مین جب بہت آبادی تہی اور لاکہون آدمی اُسمین بستے تھے یہانتک کہ دس لاکہہ صرف لڑکے مدرسونمین تعلیم پاتے تہے تب بہی وہ زمین بسنے والون کے لئے فراخ تہی اور اب جو اُس مین تہوڑے آدمی یعنے تیس ہزار رہگئے ہین تو بہی وہ زمین معمور اور اسیقدر آبادی کے لایق معلوم ہوتی ہے اور یہہ عجایب قدرت الہی سے ہے اور اسی سببسے زمین یروسلم کا نام ارض ظبی زبور وغیرہ مین ہے جسکے معنے زمین ہرن اس سے ظاہر ہے کہ نہ اُسکی شہرپناہ کا دَور اگلی شہرپناہ سے کم ہوا ہے اور نہ وہ شہر بہ نسبت سابق کے چہوٹا ہوگیا ہے بلکہ ظاہر مین لوگونکی نظر مین ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اور وہان قدرت الہی کا ماجرا کچہہ اور ہے

پہر یہہ کہ یروسلم کی عظمت کثرت آبادی پر منحصر نہین ہے یون تو آجکل لیکن

دار السلطنت چین مین پندرہ لاکھہ بلکہ بیس لاکھہ (ادرن جاگرفی اندرس مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ع صفحہ ۱۱۷ امنویل جاگرفی مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ع صفحہ ۳۷۲) آدمیونکی آبادی ہے اور لندن دار السلطنت انگلستانمین اٹھائیس لاکھہ (ایضاً مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ع صفحہ ۳۴ و مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۰۵) اور ینفان المعروف جاپان ملکے پایۂ تخت یدومین سات لاکھہ آدمیونکی آبادی ہے (ایضاً مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ع صفحہ ۲۷۷) اور پیرس پایۂ تخت فرانس مین سولہ لاکھہ (ایضاً مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ع صفحہ ۷۹م) بلکہ اٹھارہ لاکھہ (ایضاً مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۳۲ و ۹۰) آدمیونکی آبادی ہے۔

مگر یروسلم کی خاص عظمت کا تو یہی نشان ہے کہ جب توریت سے تحقیق ہے کہ جب حضرت ابراہیم اُسپر اپنے بیٹے کو قربانی کرنیکے لئے لیگئے تب صرف جنگل تہا اور جو حضرت یعقوب نے اُسپر وہ خواب دیکھا (پیدایش ۲۸ باب ۱۰–۲۲) تب اُسپر خواب مین بہی آدمی کی صورت نہین نظر آتی تہی بلکہ جب اُسمین آبادی زیادہ ہوئی اور فسق و فجور نے اُس پاک زمین پر ظہور کیا تہی خدا نے کبہی کسدیون[1] اور کبہی مصریون اور کبہی رومیون وغیرہ کے ہاتہہ سے اُسے صاف کروایا اُسکی عظمت کثرت آباد انسان کے سبب سے نہین بلکہ اُسکی عظمت خدا سے قادر مطلق واحد حقیقی کی پاک ذات سے ہے

واضح ہو کہ جسوقت قسطنطین شاہ نے عیسائی دین قبول کیا اُسکی والدہ جو اسّی برس کی تہی یروسلم کا حج کیا مقدس جیروم لکہتا ہے کہ ادرین بادشاہ کیوقت سے شاہ قسطنطین کے وقت تک جسکو عرصہ ایک سو اسّی برس کا ہوا

[1] کسدیون یعنی بابل والون

دیوتا کا ایک بُت مسیح کی قبر پر تہا اور ایک دوسرا بُت بنام دیوی اُسکے زندہ ہونیکے مقام پر یوسی بیس جسنے تواریخ کلیسیا و قسطنطین کا احوال لکہا ہے کہتا ہے کہ جسوقت والدہ قسطنطین یروسلم مین داخل ہوئی تو اُسنے دیوی کا مندر وہان پایا اور فوراً اُسکو ڈہا دیا اور کوڑا کرکٹ جو کچھہ جمع تہا اُسکو کہود دیا اور ایک عمدہ گرجا اُس مقام پر بنوایا اور نام یروسلم جدید رکہا

یہہ گرجا آجتک مسیح کے مقدس قبرگاہ کے نام سے مشہور ہے اور جتنے عیسائی یروسلم کے حج کو جاتے اُسکی زیارت ضرور ہی کرتے ہین اسمین داخل ہوتے ہی مجاور ایک بڑا پتہر دکہاتے ہین جو جعفری سے گہرا ہوا ہے اور روایت کرتے ہین کہ اسی پر عیسیٰ کی لاش کا غسل ہوا تہا یہہ دروازہ کے آس پاس ہے وہان سے بائین ہاتہہ تہوڑا آگے بڑہکر ایک گنبذ کے نیچے جاتے جو سولہ ستونون پر ہے اُسکے بیچ مین مدار پر مسیح کی قبرگاہ ہے جسکے اوپر اُنہون نے سنگ مرمر کا ایک مختصر سا روضہ بنوایا ہے اُسکے چہوٹے دروازہ سے ہوکے حاجی اُس کمرے مین داخل ہوتے ہین جو چٹان کندہ ہے یہہ مقام ساڑہے چہہ فٹ مربع سے زیادہ نہوگا یہان ایک سنگ مرمر کا صندوق ہے جسے وے کہتے ہین کہ اُسمین عیسیٰ مسیح کی لاش تہی اسکے اوپر چہت مین ساٹہہ بڑے بڑے عمدہ جہاڑ جنہین بادشاہون نے نذر گزرانا تہا لٹکے ہوئے تہے اس مقام مین ایسی کشمکش راہ ہے کہ سوا تین چار آدمی سے زیادہ کا گذر نہین ہو سکتا ہے اس گرجے مین یونانی لاطینی ارمنی عیسائی سب شریک ہین اور ہر سال وقت مقرر پر مسیح کا صلیب دینا و زندہ ہونیکا سوانگ بناتے ہین

اہل اسلام وہان کے سب مسیحی مقبروان اور مقدس مقامات کو مانتے ہین بلکہ وہان نماز پڑھتے ہین پر گرجے مذکور کو نہین مانتے ہین اسلئے کہ وے مسیح کے مصلوب ہونیکو یقین نہین کرتے لیکن اتنا کہتے ہین کہ شاید یہوداہ اسکریوطی یہان دفن ہوا ہو ازالکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۲ و ۲۳

کوئی ورالسٹیٹیڈ میگزین مطبوعہ لندن ماہ مئی ۱۸۶۹ع صفحہ ۵۸۳ و ۵۸۴ مین پادری چارلس بٹل ایم اے فرماتے ہین کہ آخر اگست ۱۸۶۷ع مین لفٹننٹ وارن صاحب پاک شہر (یروسلم) کا حال دریافت کرنیکے واسطے گئے اور اُنہون نے اچھی طرح وہانکا حال دریافت کیا جیسا کہ پیشتر ماہ فروری سے جولائی تک دریافت کیا تھا لفٹننٹ وارن کے ماتحت دو اور غیر متخد عہدہ دار یعنے رایل انجنیر (بادشاہی معمار) بھی گئے تھے اور یہہ دونون صاحب اپنی لیاقت مین لفٹننٹ وارن کے ساتھ ہونیکے لایق بھی تھے اور اچھی طرح اپنے کام کو انجام دیسکتے تھے پس حسب بیان ان صاحبونکے ہم لکھتے ہین کہ یروسلم کی شہرپناہ طول مین پورب کیطرف دو ہزار آٹھ سو (۲۸۰۰) فٹ ہے اور اوتر کیطرف تین ہزار آٹھ سو فٹ ہے پچھم طرف دو ہزار تین سو پچاس (۲۳۵۰) فٹ ہے اور دکھن طرف تین ہزار تین سو پچاس فٹ ہے (یروسلم اوتر پچھم رُخ میڈیٹیرین کہاڑی سے دو ہزار پانسو (۲۵۸۱) اکیاسی فٹ بلند ہے اور دکھن پچھم رُخ دو ہزار پانسو اڑتیس (۲۵۳۸) فٹ اسکی بلندی سمندر کی سطح سے ہے اور اُسکے اوتر پورب کی بلندی دو ہزار چار سو ستاون فٹ اور دکھن پورب اندر طرف کی بلندی سمندر کی سطح سے دو ہزار چار سو سولہ (۲۴۱۶) فٹ اور باہر طرف سے دو ہزار تین سو پینسٹھہ (۲۳۶۵) فٹ ہے البتہ زمین پر کوئی مقام

شہر یروشلم کی زمین کا نقشہ

فہرست مقاموں کی

نمبر	مقام	نمبر	مقام
۱	بیت اللحم کا پھاٹک	۱۷	مقدس اننا کی مسجد
۲	دمشق کا پھاٹک	۱۸	پلاطوس کا محل
۳	افرائیم کا پھاٹک	۱۹	بیت حسدہ کا کُنڈ
۴	مقدس استیفان کا پھاٹک	۲۰	حرم شریف
۵	سنہرا پھاٹک یہہ بند ہے اور اہل اسلام سمجھتے ہین کہ اگر اس راہ سے عیسائی لوگ آوین تو شہر کو لیلینگے		الف سلیمانؑ کا تخت ب محمدؐ کا تخت اہل اسلام سمجھتے ہین کہ اسپر سے وہ قیامت کیدن عدالت کریگا ج صدر عیسیٰ کے مغارے کا دروازہ
۶	الاقصے کا پھاٹک		
۷	غلیظ کا پھاٹک	۲۱	صخرہ
۸	صیحون کا پھاٹک	۲۲	الاقصے کی مسجد
۹	ارمینیون کی خانقاہ	۲۳	چوک و بازار
۱۰	ہپینس کا قلعہ	۲۴	اناس کا محل
۱۱	بنت سبا کا کُنڈ	۲۵	یہودیون کا عبادتخانہ
۱۲	حاجی مستورات کا گھر	۲۶	یروشلم کے حاکم کا محل
۱۳	لاطینیون کی خانقاہ	۲۷	قیافا کا محل
۱۴	کھنڈر مکان	۲۸	داودؑ کی قبرگاہ
۱۵	قبرگاہ کا گرجا	۲۹	قبرگاہ عام
	[illegible]	۳۰	بادشاہ کا کُنڈ

ہین سے پسندیدہ اور اچہا سولا ہیکل (یعنے مسجد) اور قبر مسیح کی اور یہی دونون مقام پاک شہر (یروسلم) مین افضل اور پسندیدہ ہین اور اُنکے آس پاس اور مقام بہی ہین کہ جنہین نہ بہت اچہا کہہ سکتے ہین اور نہ بُرا (یعنے اوسط درجہ مین ہین) اس شہر کے دکہن پچہم رُخ پر انگریزی مدرسے مین تمت کلامہ پہر اِلکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۹ مین لکہا ہے کہ البتہ ایک بات بڑی تسلی کی یہہ ہے کہ پادری پروٹسطنٹ کے وہان کئی ایک موجود ہین خصوصیت سے انجیل کی منادی کرتے ہین اور اُنکی سعی اور کوشش سے کئی مرید شہر مین ہوگئے انتہی

شہر یروسلم کی زمین کا نقشہ

رُکن چہارم

یروسلم پر اہل اسلام کے مقابل مین اہل صلیب کا یورش

ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ پروٹسٹنٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۱۵۳ لغایت ۱۵۸ لکہا ہے مغلون نے اپنے فتحمند بادشاہ چنگیز خان و تیمور کے ساتہہ ہوکر یورپ پر چڑہائی کی تہی اور دو۲ سو برسون تک ملک روس پر سلطنت کی تہی اور ملک پولنڈ کو اوجاڑ دیا تہا اور اُسوقت اپنی سلطنت کی حد کو ملک سلیسیا کی حد تک پہونچایا تہا۔ سنہ ۱۱۰۰ گیارہ سو عیسوی کے قریب دوسری قسم کا فساد ملک فرانس سے ظاہر ہوکر اکثر عیسائی ملکون مین پہیل گیا اُسمین لاکہون آدمی مارے گئے تہے

فساد کروس جدہ (یعنے صلیب دار ونکی لڑائی) کا حوصلہ تہا مسیح کے وقت سے
پانسو برس نہ گزرے تہے کہ یہہ راے غالب ہونے لگی کہ یروسلم کی زیارت کرنا
اور جہان مسیح نے اپنی جان دی تہی اور جہان کہتے تہے کہ وہ دفن ہوا تہا
اُن پاک مقامونمین دعا مانگنے کے ثواب سے گناہ معاف ہوتے ہین اس سبب سے
اُس پاک قبر کی زیارت کا دستور بہت جلد رایج ہوا لیکن جب ترک
لوگون نے ملک فلسطین کو فتح کیا تہا تب اکثر دفعہ ان زیارت کے جانیوالون
کو ستاتے تہے اور شہر اُمی کے پیٹر نام ایک زاہد نے واپس آکر پاپا صاحب کو
یہہ صلاح دیکر راضی کیا کہ آپ تمام کرسٹیانی ملکوت کے لوگون کو اکہٹا کر
پاک قبر (مسیح) کو بے ایمانون (یعنے مسلمانون) کے ہاتہہ سے چہین لیجیے تو پاپا
لوگ وہان بیخوف عبادت کرسکینگے تب پیٹر نے شہر شہر اور ملک ملک پہر کر
ایسی لڑائی کا فرض ہونا بڑی سرگرمی سے لوگون کو جتایا اور پاپا کیطرف سے
یہہ پیغام دیکر سارے کرسٹیانون کو اس لڑائی کے واسطے بلایا کہ جو کوئی اس
لڑائی مین نکلیگا وہ اپنے اس ثواب سے بہشت مین جگہہ پاویگا چارون
دیس کے بیشمار لوگون نے اس تجویز مین مضبوطی سے شریک ہوکر اپنے اپنے
نام لکہوائے اور صلیب کی ایک لال نشانی اپنے پاس رکہی جس سے وہ لڑائی
کروس جدہ (انگریزی مین کروسیڈ یعنے صلیب کی لڑائی) کہلاتی ہے ہمارے
وقت مین علم کی ترقی ہوئی ہے مگر لوگونمین دین کی بابت اتنی سرگرمی پیدا
ہونا مشکل ہے اس سبب سے دنیا کے حالات مین یہہ بڑی تعجب کی بات
ہے کہ تمام ملک کے ملک جسوقت مین کہ علم کی ایسی کمی تہی اُسوقت دین کی

؎ یونانی مین کرس صلیب کو کہتے ہین (یعنی کاٹھ یا سولی) اور ... یعنی صلیبی

بابت ایسے سرگرم ہوکر اٹھہ دوڑے اس سے یہہ بہی یقین ہے کہ لوگون کے
دلوہین حوصلہ پیدا کرنے مین جہوٹا مذہب ناستک مت سے زیادہ فائدہ مند ہے
لیکن جبکہ اُن بڑے کامون کی جڑ وہ سچا ایمان نہ تہا جو اپنی خواہش ترک کرنے
اور اپنا من مارنے کو سکہاتا ہے بلکہ صرف وہ جہوٹہا مذہب جو اگرچہ بڑے دکہہ
مین سنبہالتا ہے تو بہی دلکو پہولاتا ہے (یعنے نخوت پیدا کرتا ہے) اسلئے ہم
نہین کہہ سکتے کہ وہ بیشک مشقت (کروس حملہ کی) سچے مذہب کا پہل تہا یقیناً
ایسے کتنے ایماندار شخص ہونگے کہ خوب سوچ سمجہہ کر اس لڑائی مین شریک
ہوئے ہونگے لیکن سبہون کو اُنہین کی مانند سمجہنا لازم نہین سنہ ۱۰۹۶ عیسوی
مین کئی لاکہہ جوانون کی ایک فوج ہتہیار باندہ کر یورپ کے ملکون سے
اکٹہا ہوکر ملک فلسطین کیطرف چلے گئے گڈفرے نامے بواٹون شہر کا
سردار اُنکا سپہ سالار تہا لیکن سنہ ۱۰۹۹ عیسوی مین جب اُنہون نے شہر
یروسلم مسلمانون کے ہاتہہ سے لیلیا تب صرف ساٹہہ ہزار آدمی جیتے بچے
گڈفرے یروسلم کا حاکم کہلاکر تہوڑے دنون کے بعد مر گیا اور جو فوجین آدہی
بچ رہے تہے اُنہین روز بروز دلیر مسلمانون سے لڑائی کرنی پڑی ان حملہ وارون
مین بہرتی ہونے کا حوصلہ تمام کرسٹیانی مغربی ملکون کے بسنے والون مین
پہیل گیا اور ایکبار ایک لاکہہ لڑکونکی فوج بہی یروسلم کی زیارت کرنے کو
اٹہہ چلی لیکن وہ ملک ایمان کی حد سے باہر نہین پہنچے تہے کہ اکثر جتہے اُسکے
غارت اور ہلاک ہوئے آخر یورپ کے کتنے بادشاہون نے بڑی بڑی فوجین
لیکر کمزور کرسٹیانون کی مدد کیواسطے فلسطین پر چڑہائی کی تو بہی شکست کہا گیا

سو ستاسی عیسوی مین شہر یروسلم پہر مسلمانون کے قبضے مین آگیا (تب یہہ پیشین گوئی
جو ۱۲۹ زبور مین ہے پوری ہوئی کہ صیحون کے سارے بغض رکہنے والے شرمندہ
ہونگے اور پیچہے ہٹائے جاوینگے الخ ۱۲۹ زبور ۵ وغیرہ) اُسکے بعد یورپ کے
مغربی بادشاہون نے بڑی مشقت اور کوشش کی لیکن عیسائی حکومت
کو اُس شہر مین قایم نہین کرسکے انتہی تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسو پچیسوین (۱۲۵)
زبور مین ہے پوری ہوئی کہ جنکا توکل خداوند پر ہے کوہ صیحون کی مانند ہین جو ٹل
نہین سکتا اور ابد تک ثابت ہے جسطرح یروسلم کے آس پاس پہاڑ ہین اُسی
طرح خداوند اسوقت سے لیکر ابد تک اپنے لوگون کو گہیرے ہوئے ہے (۱۲۵
زبور ۱ و ۲) اور اُسیوقت یہہ پیشین گوئی بہی جو ۴۸ زبور مین ہے پوری ہوئی
کہ خداوند بزرگ ہے اور لایق ہے کہ ہمارے خدا کے شہر مین اُسکے مقدس
پہاڑ پر اُسکی ستایش بہت طرح سے کیجاوے خوب مشرف تمام زمین کی خوشی
کوہ صیحون ہے وہ شمالی اطراف اور وہ شہر جو بڑے بادشاہ کا ہے اُس کے
محلون مین مشہور ہے کہ خدا اُسکی پناہ ہے کیونکہ دیکہہ کہ بادشاہ باہم آ اِکہٹے اور
ایک ساتہہ غایب ہوے وے دیکہہ کر فوراً گہبرائے وے حیران ہوئے اور بہاگ
گئے لرزش اونپر غالب آئی اُنکو ایسا درد ہوا جیسا جننے کے وقت عورت کا
ہوتا ہے اُس پوربی ہوا سے جو ترسیس کے جہازون کو توڑ ڈالتی ہے جیسا
ہمنے سنا تہا ویسا ہی خداوند افواج کے شہر مین اپنے خدا کے شہر مین ہمنے دیکہا
خدا اُسے ابد تک برقرار رکہیگا صلہ اے خدا ہم تیری ہیکل کے درمیان
تیرے لطف کامل کی یاد رکہتے ہین اے خدا جیسا تیرا نام ہے زمین پر تیرا

ویسے ہی تیری مدح ہے تیرا داہنا ہاتھ صداقت سے بھرا ہوا ہے کوہ صیحون
خوش ہووے یہوداہ کی بیٹیاں خوشی کریں تیری عدالتوں کے سبب صیحون کو
گہیر لو اور اُسکے برجوں کے آس پاس پہر کے اُنہیں گنو تم اُسکی شہر پناہ سے
اپنے دل لگاؤ اور سوچ کے اُسکے محلوں کو دیکھو تاکہ تم آنیوالی پشتوں کو اُسکی
خبر دو کہ یہہ خدا ہمارا ازلی ابدی خدا ہے اور تا دم مرگ وہی ہمارا رہنما
رہیگا انتہی واضح ہو کہ اس زبور کے دو حصے ہیں پہلا حصہ جو صلہ کے لفظ
تک ہے اُسمیں بادشاہوں کا یروسلم کی لڑائیوں میں مغلوب اور سراسیمہ ہونا
مذکور ہے اور دوسرے حصہ میں جو صلہ کے بعد سے تمامی تک ہے اُس میں
اُسوقت کے لوگوں کو ان باتوں کے پورا ہونیکا یقین دلایا جاتا اور یہہ
خدا کے ان عجیب قدرتوں پر خوش ہونے اور اُسکا پشت در پشت انتظار کہنے
کا حکم ہوا ہے

اسکا مفصل حال گبون صاحب رومی مورخ نے اسطرح لکھا ہے کہ
(عربوں وغیرہ کے زمانہ کے بعد) ترکوں کے یروسلم پر قابض ہونیکے ۲۰
برس بعد (سنہ ۱۰۹۵ع سے ۱۰۹۹ تک) پیٹر نامی ایک شخص زیارت کیواسطے
وہاں گیا۔ یہہ شخص امینس صوبہ پکارڈی ملک فرانس کا باشندہ تہا کوتاہ قد
حقیر صورت مگر تیز نظر اور خوش بیان کسی شریف کا لڑکا تہا اور شروع میں
فوج میں بہی رہا مگر جلد سیف توکیا دُنیا ہی کو ترک کر کے گوشہ نشین ہوا۔ اور
اگر یہہ سچ ہے کہ اسکی عورت بوڑہی اور قبیح شکل تہی تو مکان چھوڑ کر خانقاہ
میں جا رہنا مشکل نہ تہا اور یہاں سے عزلت نشینی آسان۔ ریاضت کشی

اُسکے اعضا تو گھٹ گئے مگر توہمات بڑھ گئے جو کچھہ جی مین آیا وہ ہی عقیدہ ہو گیا
اور جو عقیدہ ہو گیا وہ ہی مراقبہ اور مشاہدہ مین نظر آنے لگا ــ حضرت کو یروسلم
مین کچھہ تکلیف پہنچی اور یون ہی عیسائیت کی کچھہ عزت نہ دیکھی پس وہان
رہتے یروسلم کے بڑے پادری سے شکایت کی اور کہا کہ آپ شاہان یونان سے
کچھہ مدد کیون نہین مانگتے اُس بیچارہ نے جواب دیا کہ تم دیکھتے ہو کہ جانشینان
قسطنطین کتنے بیفکر اور محو عیش ہین اُن سے کیا اور کسے امید ہے تب تو پیٹر
صاحب بولے رہو مین تمام جنگ دوست اقوام یورپ کو آمادہ کرتا ہون ــ ایسے ہی
واقعی آمادہ کردیا ــ بڑے پادری صاحب کو گو تعجب ہوا مگر بہت سے خطوط سفارشی
لکھکر انہین حوالہ کئے پیٹر صاحب وہان سے چلے اور جیسے پکے مجنون متعصب
ہوتے ہین اس حال مین پوپ سے ملے اربن ثانی اُن دنون پوپ تہا اُنہون
نے پیٹر کو حالت جذب مین دیکھتے ہی نبی سمجہہ کرلیا اور وعدہ کیا کہ مجلس عام مین
تحریک کرونگا تب تک اسکی منادی کرو جب پوپ نے یہہ سہارا دیا یہہ حضرت
تمام ممالک فرانس اور اطالیہ مین منادی کرتے پہرے اور بیکار نہین ــ کہانا
کم کہاتے نماز لمبی چوڑی پڑہتے جو کچھہ آتا ایک ہاتھہ سے لیتے دوسرے سے دیدیتے
ننگے سر ننگے پانو رہتے بہت موٹا کپڑا پہنتے ایک بہاری سی صلیب رکہتے گدہے
پر سوار جسکی پاکیزگی لوگونکی نظرون مین جچی ہوئی تہی اس ہیئت سے گرجا گہر و گلیان
شاہراہون مین جہان وعظ کرتے اور زوار کی تکلیفین بیان کرتے لوگ
رو رو دیتے اسپر ہچکیان آنسو اور آہین حضرت واعظ کے غضب ہی کرتی
نہین کوئی حجت بیان کرنے کی عوض حضرت عیسیٰ حضرت مریم اور ولیون

پیٹر ہرمٹ

دہائی دیتے یونان کے قدیم فصحا اگر ہوتے واقعی رشک کرتے کہ اس وعظ نے بہت تاثیر کر رکھی ہے ۔ تمام ملک آمادہ ہو گیا اسکے منتظر تھے کہ دیکھیئے پاپا صاحب روم کیا فرماتے ہین مجلس پہلے سن شبیا مین (۱۰۹۵ع ماہ مارچ) جسمین چار ہزار پادری اور ۳۰ ہزار دنیادار جمع ہوئے صاف صاف اس مقدمہ کی تحریک نہین کی گئی مگر صلاح ہوئی کہ موسم خزان آئے اور فرانس مین ایک مجلس منعقد ہو جسمین یہی مقدمہ پیش ہو ۔ چنانچہ کلرمانٹ مین ۱۰۹۵ع ماہ نومبر مین مجلس ہوئی سوائے فرقہ علما کے بہت سے نامور سردار اور مشہور امیر بھی آئے (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۲ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ ۱۸۷۱ع مشن پریس الہ آباد مرتبہ پادری جے ۔ والش صاحب مین ہے کہ اس مجلس مین چار سو اسقف اور ایکہزار خادم دین اور تیس ہزار ہر درجے اور عہدے کے لوگ مع نامی گرامی جنگ بہادرون اور امرا کے شامل تھے) آٹھ روز مجلس رہی لوگ تو پہلے ہی سے بہرے ہوئے تھے کروسیڈ کے ثواب کا بیان سنتے ہی لوگ چیخ اُٹھے کہ ہان یہی مرضی خدا ہے ضرور مرضی خدا یہی ہے ۔ پوپ نے جواب دیا ہان واقعی یہی مرضی خدا ہے اور یہہ کلمہ تم لڑائی کے واسطے اختیار کرو صلیب نشان نجات ہے اسے اپنے پاس رکھو سرخ رنگ علامت حرارت اور سرگرمی کی ہے سرخ رنگ ہو ۔ یہہ بات لوگون نے جی سے پسند کی بہت سے پادریون اور دنیادارون نے نشان صلیب لگا کر پوپ سے عرض کیا کہ آپ ہی ہماری رہبری کیجیے مگر یہہ جان جوکھون کی عزت پوپ صاحب نے قبول نہین کی اور عذر کیا کہ کئی سبب سے میرا نجانا ہی بہتر ہے ۔

ہمنے مانا کہ انسان کی طبیعت ظلم پر ایسی مایل ہے کہ ذرا سے بہانہ کو بہی عذر
قوی سمجھ لیتا ہے مگر جبکہ خدا کیواسطے لڑنے کا نام آوے تو ذرا جلدی سمجھ مین
نہین آتا کہ شاہ صلح کی اُمّت نے اسقدر جلد تلوار نیام سے باہر کیون کر لی جنگ
کے سبب واقعی نہ دیکھہ لیا ہوا ور سمجھ لیا ہو کہ اب بے لڑے بنتی نہین مشرق سے
مغرب تک کے تمام عیسائی یہہ سمجھے ہوئے تہے کہ جنگ یروسلم نہایت ضرور
ہے اسمین بڑا ثواب اور نفع ہے ۔ بیت المقدس مین ہمارا حق ہے مسلمان
اور دیگر اقوام مخالف بے ایمان ناخدا ترس ہین مسلمانون سے یون بدگمان تہے
کہ یہہ لوگ غیر مذہبون کو تلوار سے فنا کرنا ثواب و فرض جانتے ہین مگر یہہ الزام
خود منشاء قرآن اور تذکرہ غازیان اسلام کے پڑہنے سے باطل ہوا جاتا ہے
از روے شرع و رواج عیسائیون کو اپنے طور پر عبادت کرنیکا اختیار رہا ہے ہا
اتنا تو ضرور ہے کہ شام کے کلیسا ئین انکی فولادی جوتی کے نیچے دبی رہی
ہین صلح و جنگ مین اسلامیون کو ہمیشہ دینی اور دنیوی حکومت و بزرگی کا
دعوی رہا ہے اور غیر قومون کو اُنکی زیر سلطنت اپنے مذہب اور آزادی کا اندیشہ
۔ گیارہوین صدی مین اہل تُرک کی متواتر فتحین دیکھکر آزادی اور مذہب
جانیکا واقعی اور واجبی فکر ہوا اور کیون نہو تئیس برس کے اندر اہل اسلام نے
تمام سلطنتین ایشیا کی یروسلم اور ہل سپانٹ تک فتح کر لین سلطنت یونان
لب مرگ پڑی کانپ رہی تہی ۔ اپنی ہمقوم کی ہمدردی کے ساتھہ ہی لاطینیون
پر قسطنطنیہ کی حفاظت کا حق اور انہین دعویٰ تہا یہہ شہر تمام مغرب کی پشت پناہ
اور مشرق کی روک تہا اور جبکہ ان لوگون نے حق حفاظت اپنے پر واجب

جان لیا تو اسی مین حملۂ دشمن کی پیش بندی بہی سمجہہ لی مگر یہہ سلیم ارادے اور طور پر بہی پورے ہو سکتے تہے اسکے لئے ایشیا کو ٹڈی کیطرح جا گہیرنا اور یورپ کو ویران کر دینا کیا ضرور تہا – یہودیہ بات آ نہیے لاطینون کی قوت کچہہ نہین تہا یہہ سب جانتے ہین ہان حضرت جنون ہی کی صلاح ہوئی کہ چلکر یہہ چہوٹا اور بعید صوبہ فتح کیجئے – عیسائی یہہ سمجہہ رہے تہے کہ ہمارے نام تو اس زمین موعود کا پٹہ ہے جسپر ہماری نجات بخش خداوند کے خون سے مہر ہو چکی ہے ان وحشت اندازون کے ہاتہہ سے یہہ زمین موروثی نکالنا ہمارا حق ہے جو مزار مقدس کو خوار رکہتے ہین اور زائرون کو ستاتے ہین ہم کیون ثابت کرین کہ یہہ مسئلہ بزرگی یروسلم اور تقدیس یہودیہ کا پہلے ہی موسیٰ کی شریعت کے ساتہہ ہی منسوخ ہو چکا تہا کیا ضرور ہے جو یہہ کہا جائے کہ عیسائیونکا خدا کسی خاص بستی کا رہنے والا نہین – بیت اللحم ہاتہہ آنا اور کلوری ملجانا اُنکا ہنڈولہ یا اُنکی قبر ہاتہہ لگنا احکام انجیل نہ ماننے کا کبہی کفارہ نہین ہو سکتا گو یہہ باتین کتنی صاف ہین مگر خبط و وسواس سے لاچاری ہے – تمام لڑائیان دین کیواسطے جو دنیا مین کسی ملک اور قوم مین ہوئین مصر سے لگا کر لیتہنیا تک اور پیرو سے ہندوستان تک سب مین ایک عام اور ذوسعتی غرض ہوئی ہے یہہ سب سمجہتے رہے ہین بلکہ کہا گئے ہین کہ اختلاف مذہب لڑائی کیواسطے بڑی معقول حجت ہے ضرور کافرون کو تلوار سے مارنا اور بہادران صلیب کو اقوام غیر کا فتح کرنا واجب ہے جنگ ہائے صلیب سے چار سو برس پہلے اسی طرز نے وحشیان الیمان و عرب کو سلطنت روم فتح کرا دی – زمانہ اور شہد ناموں نے

عیسائی فرنگیون کی تنخین اسیطرح پختہ کردین تہین مگر رعایا اور قریب کی قومین مسلمانون کو ہمیشہ ظالم اور دست انداز جانتے ہی رہین اور لڑکر یا لغو کرکے جنہین نکالنا روا سمجھتے رہے فقط از تواریخ گبون صاحب

ہسٹارکل کلاس بک مطبوعہ کلکتہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۳۳ و ۳۵ باب ۴ مین لکہا ہے کروسیڈ (یعنے اہل صلیب کی لڑائیان) ایک تواتر مہم کا نام ہے جو یورپ کی قومون نے پاک زمین پر قبضہ پانیکے لئے گیارہوین صدی سے تیرہوین صدی تک کین اُس زمانہ مین یہہ دستور تہا کہ لوگ یروسلم کی زیارت باطل یا بلا لحاظ کیطرح کرتے تہے اور زیارت پاک قبر (مسیح) اور اور مقامونکی جو مسیح کی زندگی اور موت سے متعلق ہین (یعنے حضرت عیسیٰ کی ولادت اور معجزہ دیکہانے اور مصلوبی اور دفن وغیرہ مقامون کی زیارت کرتے تہے) اُس زمانہ مین ترک لوگ جنکے قبضہ مین یروسلم اور اُسکے گرد نواح کی سرزمین تہی یروسلم کی زیارت کرنیوالون سے اہانت اور بیرحمی کے ساتہہ پیش آتے تہے ان زائرون نے یورپ مین واپس آکر جو اُنکے ساتہہ (یروسلم مین) سلوک کیا گیا تہا بیان کیا اس خبر نے عیسائیون کو غضبناک کردیا اور وہ آسانی سے ایک بڑی کوشش کے لئے جو کہ کافر ترکون (یعنے مسلمانون) کے ہاتہہ سے پاک زمین لے لینے کیواسطے تہی جمع ہوگئی پیٹر ہرمٹ (یعنے پیٹر زاہد یا گوشہ نشین) وہ خاص شخص تہا جسنے آدمیونکو اول جنگ صلیب کیواسطے آمادہ کیا وہ ایک فرانسیسی ہرمٹ (یعنے راہب) تہا جو کہ ننگے سر کمر مین رسی باندہ کر اور موٹا لباس پہنکر چارونطرف (لوگون کو ابہارتا) پہرا یہہ پیٹر فلسطین مین ہو آیا تہا اور ترکون

سے سنایا گیا تہا لہذا اُسنے اپنا دیکہا ہوا حال بیان کیا اور لوگون نے اُسکا بیان
دلی ہمدردی کیساتہہ سُنا (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۳ مشمولہ مخزن مسیحی
نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ مئی ۱۸۸۱ع مین ہے کہ اسنے اپنے خیال مین یہہ بات ٹہرائی
تہی کہ عیسیٰ مسیح مجہپر رات کی رویتون مین ظاہر ہوا ہے اور جو کچہہ کہ مجہسے [illegible]
اُسکا اظہار مجہپر کیا ہے — یہہ شخص ایک پست قد اور دیکہنے مین بدہیئت سا
تہا اور چیتہڑے لگائے برہنہ سر و پا ہر کہین پہرا کرتا تہا — اور لوگ اُسے یہانتک
مقدس سمجہتے کہ اُسکے خچر کے بالون کو تبرکاً اپنے پاس رکہتے تہے)
پس شہر شہر پہرا اور ہر ایک جگہہ اُسکا بیان سننے کیواسطے گروہ کے گروہ جمع
ہوے اس تحریک مین شاہزادے جمع ہوگئے اور فوجین فوراً مہم کیواسطے جمع
ہوگئین اسطرح سنہ ایکہزار چہیانوے عیسوی مین پیٹر مع تین لاکہہ آدمیونکے
(یروشلم کو) روانہ ہوا ایک بہاری صلیب اُسنے اپنے کندہے پر اُٹہالی اور
سُرخ کپڑے کی صلیب اُسکے ساتہیون کے لباس پر سی ہوئی تہی لیکن یہہ
فوج ایشیا مین بہی نہ پہونچنے پائی تہی کہ سلطان سلیمان نے اُنپر حملہ کیا اور
بڑی ہولناک خونریزی کی اور ان غریبونپر فتح پانے کی یادگاری مین اُسنے
ایک مینار اُنکی ہڈیون کا بنایا اور صلیب دارون کی اور فوجین بہی اسیطرح
تباہ ہوئین یہہ شمار کیا گیا ہے کہ آٹہہ لاکہہ پچاس ہزار عیسائیون نے اس
پہلی جنگ صلیب مین جان دی (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۷ مشمولہ مخزن مسیحی
نمبر ۶ جلد ۴ مطبوعہ جون ۱۸۸۱ع مشن پریس الہ آباد مرتبہ پادری جے جے [illegible]
صاحب مین ہے کہ پیٹر کی فوج نے شکست کہائی اور جنگ بہادر والٹر [illegible]

کہیت آیا اور تب پطرس بہی جتنے بچے تہے لوگون کے ساتہہ اپنے وطن کو لوٹ آیا
اور یہہ تمام خونریزی اُسوقت واقع ہوئی کہ ہنوز یروسلم کے مقابل نہ پہونچنے پائے
تہے لیکن ایک اور فوج اس پہلی جنگ صلیب کے متعلق تہی جوکہ بہتر کامیابی
رکہتی تہی اس فوجمین اسّی ہزار آدمی تہے اور ایک فرانسیسی شاہزادہ مسمی
گاڈفرے آف بولّیون اُس فوجکا سردار تہا وہ ایشیاء کوچک مین گیا اور
بہت سے شہرونکو فتح کیا اور یروسلم کو سنہ ایکہزار ننانوے عیسوی مین لے لیا اُس
زمانہ سے سنہ گیارہ سو ستاسی عیسوی تک پاک شہر (یروسلم) عیسائیون کے
قبضہ مین رہا جسکو پہر ترکون نے لے لیا اور اُنکے قبضہ مین وہ چلا آتا ہے کم سے کم
پانچ اور جنگ صلیب واقع ہوئین اور اخیر لڑائی سنہ بارہ سو اڑتالیس مین
شروع ہوئی یہہ پانچون لڑائیان مع اور بہت لڑائیون کے کچہہ کامیاب نہوئین
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان حملہ آورونمین بہت سے نیک آدمی تہے اور بعضے
شاید عقلمند تہے لیکن ایک بڑا حصہ فوجکا مختلف سیرت کا تہا بعضے انمین کچہہ نیم
دیوانے آدمی تہے جنمین جہوٹہی حرارت مذہبی تہی اور ایک بڑا حصہ چورون اور
قزاقون کا تہا جوکہ لوٹ کے لالچ سے فوجمین شامل ہوئے تہے (اور جنمین سے بعضونکا
یہہ گمان تہا کہ ہمارے اس کام کرنیسے سب گناہ معاف ہوجاینگے دیکہو انتخاب
تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۰ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۱ جلد ۴) اگرچہ بہت سے صلیب دارونکا
مطلب خودغرضی تہا اور اگرچہ خاص مقصد ان حملون کا کچہہ بڑا نتہا اور اگرچہ بہت
سی خونریزی اور قتل ہوا پہر بہی نیم وحشی باشندے یورپ کے مشرق سے بہت
سے ہنر سیکہہ آئے جوکہ باعث شایستگی اور تہذیب اورونکے ہوئے اسطرح اور

اور طرحون سے ان صلیبی لڑائیون نے اچہے اچہے نتیجے پیدا کئے تمت کلامہٗ

انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۵ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ مشن پریس سنہ ۱۸۷۱ع الہ آباد مرتبہ پادری سج جے والش صاحب مین ہے کہ اُن (جہادیون) کا گمان یہہ بہی تہا کہ مسیح دنیا کی عدالت کرنیکے لئے جلد آنیوالا ہے سو اگر ہم اُسکے آنے پر یروسلم مین صرف پاے بہر جائین تو بیشک ہماری نجات ہوگی۔

پیٹر راہب نے تمام عیسائیون کو مسلمانون کے برخلاف جب برانگیختہ کرلیا (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۶ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مین ہے کہ شہر قسطنطنیہ کے شہنشاہ نے بہی روم کے خلیفہ (یعنے پوپ) کے نام پر ایک نامہ جسمین وہ مشرقی مسیحیونکی کمک اور امداد کی منت کرتا ہے لکہہ بہیجا کیونکہ اُنہین اسبات کا کہ مبادا مسلمان قسطنطنیہ کو بہی حریہ کرکے نہ لے لین بڑا ہی خوف و دغدغہ تہا) پوپ نے سنہ ۱۰۹۵ع مین مقام کلرمنٹ متعلقہ آورن مین ایک مجلس جمع کی (اربن ثانی پوپ کا نام تہا) جہان اور مقدمون کے سوا جنگ صلیب کی تجویز پیش ہوئی۔ سات دن کونسل رہی مگر مارے سردی کے مکان کے دروازہ بند رکہے لوگون نے جو یہہ سُنا کہ حضرت پوپ خود اپنی زبان سے کچہہ فرماینگے جوق جوق کلرمنٹ مین پہنچے تمام متصل کے گانون اور قصبے کوسون تک آدمیون سے بہر گئے تمام میدانون مین لوگ اوتر پڑے اور جب مکان نہ ملے درختون کے سایہ مین راستونمین ڈیرہ لگاکر پڑ رہے۔ سات دن سوچتے سوچتے بادشاہ فلپ پر زنا کا فتوی دیا گیا۔ زنا بر ٹرڈ ڈے منفرٹ بیگم آنجو کے ساتہہ۔ اور عدول حکمی فرمان حضرت نائب مسیح سے۔ یہہ دونون قصور لگاکر کلیسیا سے خارج کیا۔ اس مردانہ حوصلہ سے

کلیسیا کی خوب ہوا بندہ گئی لوگ سمجھے کہ واہ کیا خوب انتظام ہے جہاں دولت
اور مرتبہ کو دخل نہیں غریب و امیر برابر ہیں سب ڈرینگے مگر منصف اور عادل
سمجھکر زیادہ عزیز بھی جاننے لگے بڑی خوش اعتقادی سے اسکے منتظر ہوے کہ
دیکھیے ایسے راستباز اور عادل فرمانروا کیا فرماتے ہیں۔ جبکہ وعظ کا وقت
نزدیک آیا گرجاگھر کے وسیع صحن میں خلقت کا ہجوم ہوا۔ پوپ کی تشریف آوری
کے منتظر ہیں۔ تو اب گرجاگھر سے نکلنے میں پادری کا سارا لباس پہنے ہوے آگے
پیچھے کارڈینل (نائب) اور بشپ زرق برق ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنے گرجاگھر
برآمد ہوے۔ ممبر پر تشریف لے گئے ممبر پر سرخ پوشش تھی اور اسی دنکے واسطے
بنا تھا۔ آس پاس پادریوں کا ہجوم تھا جنمیں مرتبہ میں کم مگر نظر میں بڑے حضرت
پیٹر بھی کھڑے تھے مگر وہ بھی سادہ ریاضت کشی کے کپڑے پہنے ہوے۔ ہوکو
ٹھیک تحقیق نہیں کہ پیٹر نے بھی اسوقت کچھہ بیان کیا کہ نہیں مگر جبکہ خوب معلوم
ہے کہ حضرت اسوقت موجود تھے یہاں لینا کہ کچھہ فرمایا بھی ہو بعید قیاس نہیں

لیکن یہاں تو حضرت پوپ کے وعظ کا زیادہ انتظار تھا

(انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۰ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۲ جلد ۴ میں ہے کہ پوپ صاحب نے
لوگوں کو یروشلم میں جانے اور اُسے ترکوں اور سرا کینوں کے ہاتھ سے آزاد کرنے
کے اشتعال دلایا اور اُنسے یہہ وعدہ کیا کہ اگر وہ یہہ کام کرینگے تو اُنکے سارے گناہ
معاف ہونگے اور وہ ضرور بہشت کے وارث ہونگے) وعظ سنتے ہی لوگ متفق اللفظ
ہوکر بولے کہ دی ایلی والٹ یعنے کہ خدا یہی چاہتا ہے اور یہی
اُسکی مرضی ہے۔ اس کونسل کی خبر دور دور پہنچی اور بہت عرصہ نہو

پایا کہ مجاہدین صلیب چل نکلے ۔ سخت مصیبتین بہی ہمراہ ہولین ۔ ملک ہنگری سے
ہوکر نکلے ۔ کچھہ اپنی بے انتظامی سے اور کچھہ بیہودہ زیادتیون سے اور باشندگان
ہنگری کی مخالفت سے شروع ہی مین پراگندہ ہوگئے ۔ حضرت پیٹر کے ساتھہ ایک
گروہ ہولیا ۔ والٹر بے زر دوسرے گروہ کو لئے جاتے تہے ایک حصہ ان بیچارون کا
اکثر وردگارگان ہی مین تہ تیغ ہوگیا ۔ والٹر کے آدمیون نے کہا تم ہمین دشمنون
کے سامنے لیچلو ۔ والٹر جو ہر طرح اچہا سپہ سالار ہوتا اگر سپاہی بہی اچہے ہوتے
سمجہا کہ یہہ حرکت محض بلا آوری ہے فوج تہوڑی ہے اتنی کہان کہ غیر ملک مین لڑکر
فتحیاب ہون اور پیچہے اتنا ٹہکانا نہین کہ اگر شکست ہو تو پناہ لیجئے ان باتون کا
خیال کرکے آگے بڑہنے کی صلاح نہ دیتا تہا جب تک اور مدد نہ آلے مگر لوگ کب
سنتے تہے والٹر ہی چل دینے کو تیار ہوئے یہہ حال دیکہکر آخر یہی بیچارہ انکو
لیچلا اور ہلاکت کیطرف لاچارہ چہپٹا شہر نائس پر جسے اب اسنِک کہتے ہین سلطان
کی فوج سے مقابلہ ہوا بڑی خونریز لڑائی ہوئی ۔ ۲۵ ہزار عیسائیون مین سے ۲۲ ہزار
مارے گئے انہین کا والٹر بہی تہا جو سات زخم قاتل کہاکر گرا ۔ ۳ ہزار بچے ہوئے سیویٹا
کو لوٹ آئے جسکی مضبوطی اکر کی ۔ مگر جب تک بہت خون نہ بہہ لیا اور بہت خزانہ
برباد نہو لیا یروشلم کے محاصرہ کی نوبت نہ پہنچی ۔ آخر کو ریمنڈ ٹولوس نے اسکا محاصرہ
کیا اور اسی جرنیل کے سبب عیسائی شہر مین راہ پاگئے اتنے مین ٹنکریڈ اور رابرٹ
نارمنڈی نے ایک دروازہ بہی توڑ ڈالا ۔ ترک تو یہہ دیکہکر دروازہ کی سمت کیواسطے
دوڑے ۔ گاڈفرے بولائن مورچہ خالی سمجہکر اندر کو جہپٹا اور تمام سواران بہادر
اسکے ہمراہ ہولئے ۔ پہر تو دم بہر مین پہریرہ نشان صلیب کا یروشلم کی فصیل پر

ہوا مین اوڑنے لگا تمام بہادران صلیب اُسی آواز ہیبت ناک سے چیختے ہوے شہر
مین گہس پڑے اور شہر لیلیا گیا۔ اب گہنٹون شہر کے کوچہ و بازار مین لڑائی رہی
اور عیسائیون نے اپنی پچہلی ذلتین یاد کرکے کسی پر رحم نکیا پیر و جوان مرد و عورت
تندرست و ناتوان کسی کو نچہوڑا کسی افسر کو بہی یہہ تاب و یارا نہوا کہ اس خونریزی
کو روکے اگر کوئی کچہہ کہتا تو اس معرکہ مین سنتا کون۔ بہت سے عرب مسجد سلیمان
پناہ گیر ہوے مگر وہان بہی کچہہ سامان حفاظت نکرنے پاے تہے کہ عیسائی جا پہنچے
کہتے ہین کہ دس ہزار آدمی فقط اس ہی مسجد مین مارے گئے۔ پیٹر ہرمت نے جو
ابتک بہولے پڑے تہے آج اپنی جانفشانی اور تکلیفونکا ثمرہ دیکہا لڑائی ختم ہوتے
ہی یروسلم کے عیسائی اپنے اپنے گہرون سے جہان چہپے تہے نکلے اور اپنے بچانیوالو
کو مبارکباد دیتے آے۔ پیٹر کو دیکہتے ہی پہچان لیا یاد آگیا کہ یہی حضرت ہین جو کہہ گئے
تہے کہ اہل یورپ کو تمہاری مدد کیواسطے آمادہ کرتا ہون۔ سب بے اختیار اسکے
دامنون سے لپٹ گئے اور کہا کہ ہمیشہ دعا کرتے وقت ہم تمہین یاد رکہین گے
بہت سے رو دئے اور کہا کہ آپ ہی کے طفیل سے یہہ شہر فتح ہوا اور کافرون سے
نکلا۔ کچہہ دن تو پیٹر کسی عہدہ دینی پر بیت المقدس مین رہے مگر وہ عہدہ کیا تہا
اور پہر اُنکا کیا حال ہوا اور آخر کو کیا نوبت ہوئی اہل تواریخ یہہ بتانا بہول گئے
بعض کہتے ہین کہ وہ فرانس مین لوٹ آے اور ایک خانقاہ بنائی مگر یہہ بہت
معتبر نہین۔ اب یہہ بڑا مطلب جسکے واسطے اس انبوہ کثیر یورپ نے اپنا وطن
چہوڑا حاصل ہوگیا اسلامی مسجدین گرجا گہر کرلی گئین اور کوہ کلوری اور قبر عیسیٰ
کو یہہ اندیشہ نرہا کہ کافرونکا اختیار باقی ہے۔ جنون عالمگیر نے کام تو نکال دیا

گیا اسیوقت سے فروہی ہونے لگا۔ فتح بیت المقدس سنکر ہزارون زردار یورپ سے چلے انمین اسٹیون نواب چارٹرس اور ہیو نواب ورمنڈالیس بھی تھے جو گناہ و دل چکی کا کفارہ کرنے آے تھے مگر وہ سرگرمی اور شوق جانبی کہان فوج مین وہ پہلا سا جنون نہین رہا۔ یون پہلی جنگ صلیب ختم ہوئی۔ از لیڈ بیز یونیورسل ہسٹری صفحہ ۱۷۹ و ۱۸۰ مطبوعہ سنہ ۱۸۵۲ع

انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۷ و ۱۳۸ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۲ جلد ۴ مطبوعہ جون سنہ ۱۸۶۱ع
مرتبہ پادری جے جے والش صاحب مین اسکا حال اسطرح لکہا ہے کہ ایک دوسرا زبردست جری لشکر فراہم کیا گیا۔ اُنکا سردار اور پیشوا بعالون شہر کا گڈ فرے نامی جو ایک نیک اور رئیس آدمی تہا مقرر ہوا۔ یہہ سب جہادی شہر قسطنطنیہ مین فراہم ہوے اور اُن سب کا شمار قریب سات لاکہہ کے تہا۔ یہہ لشکر معہ اپنی جنگی آراسودہ لوگونکے اپنی ظاہری صورت مین بہت ہی سجل اور آراستہ تہا ایسا اُنکے چمچماتے اور بہر کیلے ہتیارون اور آب و تاب کے رنگ برنگ کے بیرقون سے اور اُنکے سرونکے خود جنمین کلغیان لگی ہوئی تہین پہرا رہی تہین اور اُنکی سفید چادرین جنپر سُرخ اور نمایان صلیب کے ٹھپے لگے ہوے تہے دیکہنے مین نہایت ہی پُر رونق نظر آتا تہا۔ بہتسے انمین سے بہوک اور پیاس کی شدت اور آب و ہوا کی ناموافقت اور بیماری اور اپنے دشمنونکی تلوار سے مرگئے۔ جب وہ قریب شہر یروشلم کے پہونچے تب اُسکے دیکہنے کے نہایت مشتاق ہوئے پر چونکہ رات ہوگئی تہی وہ اُسے دیکہہ نسکے اور اس سبب سے ساری رات شب بیداری کرکے صبح کے انتظار مین رہے جیسونہی صبح صادق نمودار ہوئی۔ اُنکی نگاہ اُس خوبصورت شہر پر پڑی جن لوگون نے

جب پہلے اُسکو دیکہا تہا وہ مارے خوشی کے چلا اُٹہے کہ یروشلم یروشلم اسپر بعضے جنگی گہوڑون
اپنے جانورون سے اوتر برہنہ قدم چلنے لگے اور بعضے سربسجود ہوئے اور بعضون نے
اُسکی زمین کو بوسہ دیا اور بعضے روئے اسکے بعد وہ اپنے اوپر یہہ قسم کرکے کہ جبتک
ہم یروشلم کو ترکون کے ہاتہہ سے چھوڑا نہ لین تب تک ہم اُس سے کبہی جُدا نہوینگے
دعا کرتے ہوئے آگے کو چلے گئے — سراکینون نے اُنکا بڑی مردانگی اور
بہادری سے مقابلہ کیا اور یہہ جہادی بہی پہلے اُن مضبوط دیوارونکو توڑ نہ سکے
لیکن آخر کو غالب آئے اور دیوارون کو توڑکر سارے جہادی شہر مین گہس گئے
اُسوقت کی حالت عجیب خوفناک اور دردناک تہی انہون نے شہر مین داخل ہوکر
ہر فرد بشر یعنے زن و مرد اور بچون کو قتل کرنا شروع کیا اور لوگ اُس خوفناک
منظر کے باب مین ایسا نقل کرتے ہین کہ اُسوقت شور و غل اور آہ و نالہ کی
صدا اور کچہہ سنائی نہ دیتا تہا یہانتک کہ مقتولونکا خون ندی کی پانی کی طرح
سڑکو پر بہتا تہا لیکن جائے تعجب ہے کہ یہہ لوگ اپنے کو اتنا ظلم کرنے پر بہی مسیح
کے سپاہی جو گنہگارونکا مخلص اور حد سے زیادہ حلم اور رحم سے معمور تہا ملقب
کرتے تہے یہہ کیسے افسوس اور حیف کی بات تہی کہ اُن لوگون کو اس سے کوئی
اور بہتر تدبیر سوجہہ نہ پڑی بلکہ یہہ خیال کیا کہ ایسی بیرحمی سے لوگون کو قتل کرکے
ہم خدا کو راضی کرسکتے ہین — گوڈفری کی وفات کے چند عرصے بعد پہر مسلمانون نے
بیت المقدس کو اپنی زیر حکومت کرلیا انتہی
اُسوقت یہہ پیشین گوئی جو ۲ زبور مین ہے پوری ہوئی قومین کسلیے جوش مین
ہین اور لوگ باطل خیال کرتے ہین زمین کے بادشاہ سامہنا کرتے ہین

اور سردار آپس مین خداوند اور اُسکے مسیح کے برخلاف منصوبہ باندھتے ہین آؤ ہم
اُنکے بند کہول ڈالین اور اُنکی رسّی اپنے سے توڑ پہینکین وہ جو آسمان پر تخت نشین
ہے ہنستا ہے اور خداوند اُنہین ٹہٹہون مین اوڑاتا ہے تب وہ غصہ سے اُنہین
کہیگا اور نہایت بیزار ہوکر اُنہین پریشانی مین ڈالیگا یقیناً مین نے اپنے
بادشاہ کو کوہ مقدس صیحون پر بٹھلایا ہے مین حکم کو ظاہر کرونگا کہ خداوند نے میرے
حق مین فرمایا تو میرا بیٹا ہے آج کے دن مین نے تجھکو جنا مجھسے مانگ کہ مین تجھے
اُمتونکا وارث کرونگا اور زمین سراسر (یعنے تمام وعدہ کا مُلک جو حضرت داؤد
کے قبضہ مین تہا) تیرے قبضہ مین کرونگا تو لوہے کے عصا سے اُنہین توڑیگا
کمہار کے برتن کی مانند چکنا چور کریگا اب اے بادشاہو ہوشیار ہوا اور اے
زمین کے منصفو تربیت پاؤ ڈرتے ہوئے خدا کی بندگی کرو اور کانپتے ہوئے خوشی
کرو بیٹے کو چومو تا نہووے کہ وہ بیزار ہوا اور تم بیراہ ہوکر ہلاک ہو جب اُسکا قہر
ذرا بھی بھڑکے سعادتمند وہ سب جنکا توکل اوسپر ہے ۲ زبور

واضح ہو کہ یہہ سب آیات جو پہلے سے اس کتاب مین اپنی اپنی جگہہ پر لکہے گئے
یہہ عیسائی علماء کے ترجمہ کئے ہوئے ہین کہ جنمین ہزارون جگہہ اُنہون نے
اپنے مطلب کی رعایت رکہی ہوگی باوجود اُسکے اسقدر یہہ پیشین گوئیان اسلام
سے خصوصیت رکہتی ہین کہ علماے عیسائی نے جو پیشین گوئیان توریت سے حضرت
عیسیٰ کی بابت بیان کی ہین اُنمین ہرگز حضرت عیسیٰ سے اسقدر خصوصیت نہین
جاننا چاہیے کہ توریت وغیرہ کے قدیم محاورہ مین مسیح بادشاہ اور نبی اور کاہن
خواہ دیندار ہون خواہ بیدین سبکو کہا کرتے تہے یعنے مسیح چنانچہ ۲ سموئیل باب

مین ساؤل مسیح اور اوّل سلاطین ۱۹ باب ۱۵ و ۱۶ مین ہزائیل بادشاہ
ارام مسیح اور یاہو بادشاہ اسرائیل مسیح ۲ سموئیل ۲۳ باب ۱ مین داؤد مسیح اور
یسعیاہ ۴۵ باب ۱ مین کیخسرو بادشاہ فارس کو جو کہ بُت پرست تہا خدا کا مسیح
لکہا ہے دیکہو رومن بیبل چہاپہ لندن ۱۸۶۰ء اور چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۵ء اور اسیطرح
سب بندگان خدا بیٹے کہلاتے تہے چنانچہ فرشتے بیٹے خدا کے ایوب ۱ باب ۶ و ۱
باب ۱ انبیا بیٹے خدا کے ایوب ۳۸ باب ۷ حضرت آدم بیٹے پہلوٹہے عبرانیون کا
۱ باب ۶ لوقا ۳ باب مین نسب نامہ حضرت شیث بیٹے خدا کے پیدایش ۶ باب ۲
اسرائیل پہلوٹہے بیٹے خدا کے خروج ۴ باب ۲۲ افرائیم پہلوٹہا بیٹا خدا کا یرمیاہ
۳۱ باب ۹ و ۲۰ حضرت داؤد بڑے بیٹے خدا کے ۸۹ زبور ۲۶ و ۲۷ حضرت سلیمان
بیٹے خدا کے اوّل تواریخ ۲۲ باب ۹ و ۱۰ و ۲۸ باب ۶ سب قاضی و مفتی خدا کے
فرزند ۸۲ زبور ۶ تمام بنی اسرائیل بیٹے خدا کے ہوسیع ۱ باب ۱۰ رومیونکا ۹ باب ۲۶
استثنا ۱۴ باب ۱ سب حواریون بیٹے خدا کے اوّل یوحنا ۳ باب ۲ سب عیسائی
بیٹے خدا کے رومیونکا ۸ باب ۱۴ سب یتیم بیٹے خدا کے ۶۸ زبور ۵ سب خاص و عام
بیٹے خدا کے متی ۶ باب ۹ و ۱۸ و ۷ باب ۱۱ بدکار بہی خدا کے فرزند یسعیاہ ۳۰ باب ۱
پس اس زبور کی زیادہ شرح کرنا ضرور نہین ہر دانشمند صفائی سے اُسکے مطلب
کو سمجہہ سکتا ہے کہ یہہ پیشین گوئی یروسلم مین تسلط اسلام اور ناکامی جمعیت
افواج اہل صلیب کی بابت خاص ہے

پادری عماد الدین جو اپنی تحقیق الایمان مطبوعہ ۱۸۶۶ء کے صفحہ ۶۸ مین بڑی
قابلیت خرچ کرکے لکہتے ہین کہ محمدؐ صاحب کی سلطنت کا عصا لوہے کی مجازی

تلوار نہی لیکن مسیح نے راستی کے ساتھہ اپنی روحانی سلطنت قایم کی ہے
انتہی پس پادریصاحب کو یہہ بات کہتے ہوے اُسوقت شرم آئی کہ جب اُس
دوسری زبور مین یہہ آیت کبہی پڑہی ہوتی کہ تو لوہے کے عصا سے اُنہین توڑیگا
کمہار کے برتن کی مانند چکنا چور کریگا انتہی اور اسیطرح مکاشفات ۲ باب ۲۷
و ۱۹ باب ۱۵ مین ہی ہے اور روحانی سلطنت کسے کہتے ہین کیا نانک شاہ اور
کبیر اور شیونارایں اور گوداسہ اور بودہ اور زرتشت وغیرہ جنکے پیرو دل سے
تمام تبت اور چین اور ہندوستان سے لنکا تک بہرا ہوا ہے ان سب کی
روحانی سلطنت نہی اور روحانی مذہب کی آیا یہی پہچان ہے کہ انجیل متی
۱۰ باب ۳۲ و ۳۳ مین مسیح کا قول لکہا ہے جو کوئی آدمیون کے آگے میرا اقرار
کریگا مین بہی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اُسکا اقرار کرونگا پر جو کوئی آدمیونکے
آگے میرا انکار کریگا مین بہی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اُسکا انکار کرونگا
انتہی پس اگر یہہ صرف باطنی اور روحانی مذہب ہے تو آدمیون کے آگے اُسکے
اقرار کی ضرورت کیا ہے پہر متی ۵ باب ۱۶ مین مسیح نے فرمایا کہ تمہاری روشنی
آدمیون کے سامہنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کامون کو دیکہین اور تمہارے
باپ کی جو آسمان پر ہے تعریف کرین انتہی اب دیکہیے کہ اگر پادری عماد الدین کے
قول پر نظر کرین تو اس سے زیادہ ظاہر پرستی اور کیا ہوگی پہر متی ۱۰ باب ۲۷
مین ہے کہ جو کچہہ مین تمہین اندہیرے مین کہتا ہون اوجالے مین کہو اور جو کچہہ
تمہارے کانو مین کہا جاے کوٹہون پر منادی کرو انتہی اب پادری عماد الدین کے
ٹہراے ہوے قاعدہ کی بموجب یہہ ظاہر پرستی نہین تو اور کیا ہے لیکن

ہمارا یہہ عقیدہ نہین بلکہ ہم کہتے ہین کہ راستبازی کے لیئے دل سے ایمان لانا اور نجات کی خاطر مونہہ سے اقرار کرنا ہے (رومیونکا ۱۰ باب ۱۰) اور ہم یہہ بہی اقرار کرتے ہین کہ سب انبیاء علیہم السلام برحق ہین اور سب کی خدمتین خدا کی طرف سے مخصوص تہین چنانچہ حضرت موسیٰ نے چالیس برس کی عمر کے بعد نبوت کی اور حضرت عیسیٰ نے تیس برس کے بعد (اعمال ۷ باب ۲۳) اُنہین غصہ تہا اور اسکے انہین حلم (خروج ۲ باب ۱۲ متی ۱۸ باب ۲۲) تو بہی سب انبیاء علیہم السلام کے مراتب ہمارے ادراک سے بہت بڑہ کر ہین اور اُنہین جو لیاقت ہے خدا ہی کو معلوم ہوگا ہم سب پر کامل طور سے ایمان رکہتے اور اُنکا ادب کرتے ہین کیونکہ شریعت اسلام کے بموجب کسی پیغمبر کی اہانت کرنیوالا بالاتفاق کافر ہے دیکھو مالابدمنہ مطبوعہ مطبع نظامی کانپور سنہ ۱۲۸۰ ہجری صفحہ ۱۴۸ قولہ مسئلہ اگر اہانت کسے از پیغمبران کرد کافر شود انتہی اور حاشیہ صفحہ مذکور مین لکہا ہے مرکہ اقرار نکند بعضے نبی را یا پسند نکند کدامی سنت را از سنن مرسلین بدرستی کہ آنکس کافر است

ہکذا فی العالمگیریہ انتہی

تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈاسمتہ مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۵۳ع صفحہ ۳۹-۴۲ مین لکہا ہے

ریچرڈ اول کا ذکر سنہ ۱۱۸۹ع لغایت سنہ ۱۱۹۹ع

ریچرڈ شیر دل کے نام سے ملقب ہوا اور تخت نشین ہوتے ہی اُسکو جہاد کرنے کا شوق پیدا ہوا اور اس کام کے لیئے بہت سا سرانجام کر کے اور نیز اسکا ملک کی ملکیت کو جو کہ اس سے پیشتر کی سلطنت مین حاصل ہوئی تہی تہوڑی سی قیمت پر بیچکر پاک زمین (یروشلم) کیطرف روانہ ہوا جہاز کے واسطے شاہ فرانس

نے بار بار اُسکے پاس پیغام بہیجے تہے اور خود بہی اُسی مہم مین مشغول ہونیکے
واسطے تیار تہا اول دونون فوجین انگلستان اور فرانس کے وینزیلی کے
میدانمین جوکہ برگنڈی کے کنارہ پر واقع ہے جمع ہوئین اور رچرڈ اور فلپ
وہان پہنچے تو اُنکو معلوم ہوا کہ ہماری کل فوجین ایک لاکہہ جوان ہین اور اُسی
جگہہ مین فرانس اور انگلستان کے بادشاہون نے ایک دوسرے کی مدد
کرنیکا اقرار کیا اور اُنکا یہہ ارادہ ہوا کہ سمندر کی راہ اپنی فوجین ہولی لینڈ
(یعنے پاک زمین) مین لیجائین بسبب سختی موسم کے وہ سسلی کی دارالخلافہ
مسینا مین ٹہرے اور وہان تمام جاڑیکا موسم گزارا رچرڈ کی فوجین گرد و نواح
مین پڑی تہین اور وہ خود ایک چہوٹے سے قلعہ مین رہتا تہا جوکہ بندرگاہ کے
اوپر واقع تہا اور فلپ کی فوجین شہر مین تہین اور وہ سسلی کے بادشاہ
سے باتفاق رہا دونون بادشاہون مین بہت سا مشورہ رہا اور اُن کے
دلونمین بہت سے وہم پیدا ہوے جوکہ شاہنشاہ سسلی کے کوششون سے
غالباً اور بہی زیادہ ہوگئے مگر آخرکار سب کچہہ فیصل کرکے پاک زمین (یعنے
بیت المقدس) کیطرف روانہ ہوے شاہ فرانس انگریزون سے بہت پہلے
پہنچا اور جب شاہ انگلستان پیلیسٹاین مین گیا تو شاہ فرانس اور شاہ
انگلستان کو کچہہ خیال دلی عناد کا نہ رہا بلکہ باہم کام کرنے لگے تہوڑے عرصہ بعد
بسبب بیماری کے فلپ فرانس کو واپس آگیا اور دس ہزار فوج ماتحت ڈیوک
آف برگنڈی کے رچرڈ کے پاس چہوڑا آیا رچرڈ نے بہت فتحین حاصل کین اور
اُسکے ساتہیون نے ارادہ کیا کہ اول مشہور اسکیلان کو محاصرہ کرین تاکہ یروشلم

حملہ کرنہین آسانی ہو صلاح الدین نے جوکہ سراسین بادشاہونمین بڑا بہادر تہا اُسکو روکنا چاہا اور تین لاکہہ فوج لیکر راستہ مین آن پڑا یہہ دن ریچرڈ کی مرضی کے موافق تہا اور یہہ دشمن اُسکے بلند حوصلہ کے لایق تہا انگریز فتحیاب ہوئے جبکہ ریچرڈ کی فوج کی دونون طرفین شکست ہوئین تب ریچرڈ خود بڑی فوجکو لیگیا اور لڑائی کو جیتا سراسینی بڑی ابتری مین بہاگے اور قریب چالیس ہزار آدمیون کے میدان مین مارے گئے اس فتح کے بعد اسکلان نے اطاعت قبول کی اور دیگر چہوٹے چہوٹے شہر بہی مطیع ہوگئے اور اب ریچرڈ یروسلم کے اسقدر قریب پہنچنے کے لایق ہوا جہانسے یروسلم نظر آتا تہا لیکن اس بڑی نمود کے وقت پر جبکہ اُسنے اپنی افواج کو دیکہا اور یہہ خیال کیا کہ آیا مین محاصرہ کو جاری رکہہ سکونگا یا نہین تو اُسکو معلوم ہوا کہ اُسکی فوج بسبب قحط سالی و محنت اور فتح کے اسقدر ضایع ہوگئی تہی کہ وہ اپنے سردار کے ارادونکے موافق کام کرنیکے لایق نہ تہے اس سبب سے یہہ لازم ہوا کہ صلاح الدین سے صلح کرے (تب یہہ پیشین گوئی جو ۱۲۷ زبور مین ہے پوری ہوئی کہ جبکہ خداوند ہی گہر نہ بناوے تو اُنکی محنت جو اُسکے بناکرتے ہین بیفایدہ ہے اگر خداوند ہی شہر کا نگہبان نہو تو پاسبان کی ہوشیاری عبث ہے تمہین کچہہ فایدہ نہین جو تم سویرے اُٹہتے ہو اور رات تک ہی کام مین لگے رہتے ہو اور محنت کی روٹیان کہاتے ہو یقیناً وہ اپنے محبوب کو خواب راحت بخشتا ہے (۱۲۷ زبور ۱ و ۲) مطلب یہہ کہ خدا اپنے مقبولونکو اُنکے بے محنت کئے ہی کامیاب کرتا ہے پس تین سال کی مہلت ملی اور یہہ شرط ہوئی کہ پلسٹاین کے دریا کنارے کے شہر انگریزونکے قبضے مین رہین اور اُس مذہب کے سب لوگ باحفاظت

صلح سنہ ۱۱۹۲ء

یروسلم کا حج کر سکین اسطرح یہہ مہم ختم کر کے کہ جسمین زیادہ شہرت اور کم فائدہ ہوا
ریچرڈ نے گہر جانے کا ارادہ کیا اور چونکہ اُسکو حاجی کی پوشاک پہنکر جرمن مین گزرنا
پڑا اس سبب سے اُسکو آسٹریا کے ڈیوک لیوپولڈ نے گرفتار کرلیا اور قید کر کے
پانؤن مین بیڑیان ڈال دین تہوڑے دنون بعد شاہنشاہ نے حکم بہیجا
کہ یہہ قیدی میرے پاس آوے اور بطور انعام کے ڈیوک کو بہت سا روپیہ دیا
کیا اسطرح شاہ انگلستان کہ جسکی شہرت دنیا مین پہیل گئی تہی قیدخانہ مین
پڑا اور جو لوگ کہ اُسکے زوال سے فائدہ اُٹہانا چاہتے تہے اُنہین نے اُسکو بیڑیان
پہنائین مدت بعد اُسکی رعایا کو انگلستان مین اس حال سے اطلاع پہونچی اُسوقت
ایک دوسرے کے ملک کی اسقدر کم آمدورفت تہی کہ لوگ بیان کرتے ہین کہ
ایک غریب فرانسیسی گانیوالے نے اس احوال کو دریافت کیا وہ اپنا طنبورہ
لئے ہوئے اُس قلعہ کے نیچے کہ جسمین ریچرڈ قید تہا کچہہ بجا رہا تہا اُسنے ایک راگ
بجایا جو بادشاہ کو پسند تہا اور بادشاہ نے بہی اندر سے اپنے طنبورہ پر وہی راگ
بجایا اسطرح اُسکے قید ہونے کی جگہہ معلوم ہوئی مگر آخرکار انگریزون نے اس ظالم
بادشاہ کو سمجہایا اور جب اُسنے دیکہا کہ اب مین اسکو نہین رکہہ سکتا تو صلح کرلی
ڈیڑہ لاکہہ مارکس یعنے قریب ۲۵ لاکہہ پونڈ انگریزی کے اُسکے عوض مین دئے ریچرڈ
پہر آزاد ہوگیا ایسی ایسی مہمون اور مصیبتون کے بعد جبکہ اُنہون نے اپنے بادشاہ
کو دیکہا تو کمال خوش ہوئے وہ بڑی شان و شوکت سے لندن مین داخل ہوا
اور وہان کے لوگون نے بہی اُس خوشی مین اپنی دولت خرچ کی کیونکہ جرمنی کے
رئیس جو اُسکے ساتہہ آئے تہے یہہ کہتے تہے کہ اگر ہمارے شاہنشاہ کو اس دولت

Winchester

حال معلوم ہوتا تو وہ ایسی آسانی سے اس بادشاہ کو کبھی نہ چھوڑتا پہر اُس نے
تہوڑے دنون بعد حکم دیا کہ ونچیسٹر مین پہر میرے سر پر تاج رکھا جاوے اور ناٹنگ
ہوم مین ایک بڑی کونسل جمع کرکے اپنے بہائی کی کل جائداد قرق کر لی کیونکہ
اُسنے اُسکے قید کروانے مین کوشش کی تہی اور اُسی راہ سے شاہ فرانس سے
جا ملا تہا مگر تہوڑے دنون بعد اُسنے اپنے بہائی کو معاف کر دیا اور اُسوقت یہہ کہا
مین چاہتا ہون کہ تیری شرارت کا خیال میرے دل سے ایسے جلدی جاتا رہے
کہ جتنی جلدی تیرے دل سے اس معافی کا خیال اُٹھہ جاینگا رچرڈ ایک عجیب
صدمہ سے گزرا یعنے ایک گنوار نے فرانس کے میدانین ایک دفینہ پایا تہا جو
کہ اُسکے کسی زمیندار نے اُس سے چہین لیا تہا اور تہوڑا اُسمین سے بادشاہ
کے پاس بہیجا کہ جو باقی رہا آپ لے لے رچرڈ نے خیال کیا کہ مین کل کا مستحق
ہون اور اُسکے لینے کیواسطے ضد کی جب اُسنے انکار کیا تب بادشاہ نے کیلسر
(یا چیلس) کے قلعہ پر جہان اُسکو خیال تہا کہ یہہ خزانہ دفن ہے حملہ کیا محاصرہ کے
چوتہے روز جبکہ وہ یہہ دیکہتا پہرتا تہا کہ کس مقام پر حملہ کرے تا کہ فتحیابی حاصل
ہو برٹرن دی گارڈن نامی ایک تیر انداز نے قلعہ کے اندر سے ایک ایسا تیر مارا
کہ وہ اُسکے کندہے مین گہس گیا اُسکا زخم بہت سخت نہ تہا لیکن ایک بیوقوف
جراح نے اُسکو گوشت سے الگ کرنیکے ارادہ سے زخم کو اتنا بڑہا دیا کہ وہ سڑ گیا
اور بادشاہ کے مرنیکے نشان ظاہر ہوے جب رچرڈ نے دیکہا کہ میرا انجام آ گیا ہے
تب اُسنے ایک وصیت کی اُسمین تمام خزانہ اور بادشاہت اپنے بہائی جان کے
نام لکہدیا اور چوتہائی حصہ اپنے نوکرون کو تقسیم کر دیا اُسنے اُس تیر انداز کو بہی جسنے

اُسکے تیر مارا تہا اپنے ساہمنے بُلایا اور اُس سے پوچھا کہ مین نے تیرا کیا نقصان کیا تہا جو تو نے میری جان لی اُسنے سوچکر اور دلیری سے جواب دیا کہ آپ نے اپنے ہات سے میرے باپ کو اور دونون بہائیون کو مارا ہے اور مجہے بہی پہانسی پر چڑہانا چاہتے تہے اب مین آپکے قابو مین ہون اور آپ مجہے مار کر بدلا لے سکتے ہین لیکن مین اس تکلیف کو خوشی سے سہونگا کیونکہ میرے دل کو یہہ تشفی ہوگی کہ ایک ظالم سے دُنیا کو چہوڑا یا رچرڈ کو یہہ جواب پسند آیا اور حکم دیا کہ اسکو سو ا شلنگ دیکر چہوڑ دو لیکن جرنیل مارکلی نے جو بڑا بدمعاش تہا اُسکے تن سے زندہ چمڑا اوتروایا بعد اُسکے اُسکو پہانسی دیدی رچرڈ نے دس سال سلطنت کرکے بیالیس ۴۲ برس کی عمر مین وفات پائی اور ایک حرامی لڑکا مسمّی فلپ اپنے بعد چہوڑا فقط تمت کلامہ

تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سرشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع لاہور سرکاری سنہ ۱۸۷۱ صفحہ ۱۶۳ ـ ۱۷۰ اسطرح لکہا ہے رچرڈ اوّل ملقب بہ شیر دل سال پیدایش ۱۱۵۷ء سال جلوس ۱۱۸۹ء سال وفات ۱۱۹۹ء رچرڈ نے باپ کے مرتے ہی نارمنڈی سے انگلستان مین آکر وسٹ منسٹر مین اپنے سر پر تاج رکہوایا یہان اس سکسن کے بادشاہ اسبرٹ نے عیسائی ہوکر اپولو دیوتا کا مندر جو قدیم زمانہ مین اہل یونان و روم اُسکو مانتے اور بلاغت اور نظم اور نغمہ اور طب وغیرہ کا موجد اور سورج کا دیوتا سمجہتے تہے توڑوا کر پطرس حواری کے نام کا ایک گرجا بنوا دیا چنانچہ اب بہی ہے اور ویسٹ منسٹر ایبی اُسکا نام ہے اور ڈائنا دیبی کے مندر کی جگہہ بہی جسے اہل روم چاند سے نسبت دیتے تہے پلوس حواری کے

نام کا گرجا بنگیا (دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳۲) اس رچرڈ بادشاہ کو انگلستان پر حکمرانی کرنے کی تمنا نتھی بلکہ اُسکے دلمین یہہ جوش تہا کہ مُلک کنعان پر جا کر میدان جنگ مین اپنا جوہر دکہاے - چنانچہ تخت پر بیٹہتے ہی اُسنے اس مہم کیواسطے روپیے بہم پہونچانے کی تدبیرین نکالین اسی دُہن مین اپنے باپ کا جمع کیا ہوا روپیہ صرف کیا اسی اُمنگ مین منصب اور لقب بیچے اور اسی شوق مین اسکاتلنڈ کو جسے اُسکے باپ نے بڑی مشکل سے مطیع کیا تہا دس ہزار مارک لیکر رسم اطاعت سے بری کر دیا (مارک سات روپیہ بارہ آنے کا اور سی کین کچہہ کم پانچ روپیہ کا ہوتا تہا) پہلا سکہ ملک اطالیہ سے وہ لوگ لاے تہے جو کنعان پر جہاد کرنے کو گئے تہے (دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۴۶)

اس بادشاہ کے عہد مین یہودیون پر بڑا ستم ہوا اُس زمانہ مین یہی لوگ روپیہ نکالین دین کرتے تہے اور بہت سود لیتے تہے اس سبب سے ہر ایک کو اُن کے لوٹنے کا لالچ آتا تہا - یہہ قوم مُلک فرانس سے تلوارون کے زخم اور کوڑونکی مار کہا کر نکلی تہی اور انگلستان مین بہی اسی دن کے پیش آنے سے ڈرتے تہے مشہور ہے کہ د ۔ د ۔ د ۔ کا جلا چہاچہہ کو بہونک بہونک پیتا ہے اسیواسطے رچرڈ کے تاجداری کے دن پیش بہا تحفے لیکر گرجا مین پہونچے عوام الناس اُنکو دیکہکر افروختہ ہوگئے اور خبر اڑا دی کہ بادشاہ نے اُنکے قتل کا اشتہار دیا ہے پہر تو یہودیونکا ایک ایک گہر جلایا گیا اور اُنکا اسقدر خون بہایا گیا کہ بازارونمین چلنے والونکا پانو پہسلنے لگا قلعہ یارک مین اس سے بڑہ کر ظلم ٹوٹا اور وہ حال گزرا کہ اُسکے سنکر روح پر صدمہ ہوتا ہے پانسو یہودی بی بی بچون سمیت وہان پناہ گیر

ہوئے تہے کہ شہر والون نے اُنکو گہیر لیا یہودیون نے ہرچند روپئے پیش کئے
اور منت وسماجت کی مگر ظالمون نے ایک نہ سنی آخر مجبور ہوکر اُنہون نے پہلے
اپنا مال ومتاع آگ مین ڈالا پہر اہل وعیال کو اپنے ہاتہہ سے ہلاک کیا اور
اسکے بعد ایک دوسرے کو مار کر مر رہے چند یہودیون نے قلعہ کے دروازے
کہولدئے اور امان مانگی مگر بیرحمون نے جہپٹ کر اُنکو بہی تہ تیغ کر ڈالا۔ اسیطرح
اور کئی شہرونمین یہودی قتل ہوئے اور قاتلون نے کچہہ سزا نہ پائی لوٹ کا
مال ریچرڈ شیر دل کے ہاتہہ بہی آیا۔ اسکے بعد ریچرڈ اور فرانس کے بادشاہ
فلپ اگسٹس نے ملک کنعان پر یورش کرنیکے واسطے اپنی فوجین برگنڈی
کے میدانمین جمع کین اور یہہ لشکر ایک لاکہہ شمار مین آیا (وہ لوگ جو یورپ
سے ملک کنعان پر چڑہائی کرتے اپنی اپنی صلیب کے رنگ سے پہچانے جاتے
تہے یعنے انگریز سفید صلیب رکہتے تہے اور فرانسیس سُرخ اور بلجیم والے سبز
اور جرمنی کے رہنے والے سیاہ اور اہل اطالیہ یعنے اٹلی والے زرد (دیکہو
تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳۰) اس مقام سے دونون بادشاہ ساتہہ روانہ
ہوکر شہر لیئون مین پہونچے اور وہان سے یکم جولائی ۱۱۹۰ع کو الگ ہوکر جزیرہ
صقلیہ مین پہر جا ملے اور موسم سرما دونون نے وہین بسر کیا اور ریچرڈ نے وہانکے
بادشاہ سے پہر اپنی بہن کا جہیز واپس لیا اس جزیرہ کے اندر چند باتون مین
ریچرڈ اور فلپ مین رنجش پیدا ہوگئی یہان سے چلکر ریچرڈ نے جزیرہ قبرص
مین توقف کیا اور ناوار کی شہزادی بیرنگیریا سے شادی رچائی پہر اُسی
جزیرہ کو فتح کرکے وہان کے بادشاہ آئیزک یعنے اسحاق کو گرفتار کر لیا اور چاندی

کی بیڑیان پہناکر زندانمین ڈالدیا غرض اسیطرح رچرڈ بارہ مہینے کے بعد شہر عکّا
پر پہونچا اُسوقت بہی عین معرکہ کا مقام تہا اور دو لاکہہ سپاہی جو زیر فصیل عکّا
کام آچکے تہے اُنکی قبرون سے ہنگامے کی گرمی عیان تہی شہر کے گرد جو پہاڑ تہے
اُنپر سے مسلمانونکا بادشاہ صلاح الدین لشکر محاصرین کے سب حرکات دیکہتا تہا،
اگرچہ فلپ شاہ فرانس پہلے ہی سے لشکر مین موجود تہا مگر فریق ثانی کو ہراس
شیردل کے جا ملنے سے پیدا ہوا اُسکے پہونچنے کے چندروز بعد شہر عکّا فتح ہوگیا
اور محصورین نے دروازے کہولدئے اُسوقت فلپ نے بیماری کا بہانہ کر کے
اپنے مُلک کا رستہ لیا اور چلتے وقت شاہ انگلستان یعنے رچرڈ سے یہہ عہد کیا
تہا کہ وہان پہونچکر تیرے علاقہ پر تصرف نہ کرونگا رچرڈ جہادیون کو عکّا سے بندر یافا
کیطرف لیگیا اور راہ مین صلاح الدین سے جو ہارج ہوا تہا لڑتا بہڑتا یروسلم کی
فصیل تک جا پہنچا لیکن لڑائی اور بہوک اور بیماری سے اُسکا لشکر بہت
گہٹ گیا تہا اور رہا سہا نفاق اور آپسکے حسد سے جی چہوڑے ہوئے تہا اِس
سبب سے اُسکو اُلٹا پہرنا پڑا جس چیز کی تمنا مین شاہی فرائض کو چہوڑ کر
رعایا سے مُنہ موڑا تہا وہ فقط جلوہ دکہا کر رہگئے اور اُس تک رسائی نصیب نہوئی
غرض تیسرا جہاد بہی طے ہوا اور رچرڈ نے نوین اکتوبر سنہ ۱۱۹۲ء کو وطن کی راہ لی
خلیج وینس کی شمالی ساحل پر پہونچکر رچرڈ کا جہاز ٹوٹ گیا یورپ کے اکثر بادشاہ
اُسکے دشمن تہے اُنسے بچکر نکلجانے کیواسطے اُسنے زایرونکا لباس اختیار کیا
اور ہیو داگر اپنا نام رکہا (بیت المقدس کے زایرونکا لباس یہہ تہا کہ
ٹوپی کے گوشہ مین سیپ اور گہونگہے اُنکا لیتے تہے اور پانون مین فقط چپّل اُنکا

اس ڈیوک آسٹریا نے پہلے شیردل کو زنجیروں سے جکڑ کر ایک قلعہ میں قید کیا پھر جبکہ لاکھ روپیہ
کی عوض جرمنی کی شاہنشاہ ہنری ششم کے حوالہ کیا اُسنے لیکر قلعہ ٹرل میں ڈالدیا (ظاہر
یہہ سب آفتیں رچرڈ پر مسلمانوں سے لڑنے کی سبب جلد آنے ہیں اب رچرڈ کو اپنی اس
ناروا جرأت سے ندامت ہوئی ہوگی) غرض جب رچرڈ کا کھوج لگ گیا تو بڑی حجت و تکرار کے بعد
اسکا فدیہ مقرر ہوا اور وہ یکم ۱۱۹۴ع میں رہا ہوا یہہ کل روپیہ انگلستان کی رعایا کی سر پڑا
اور فرانس کی لڑائیوں میں اسکی زندگی بہی تمام ہوگئی جب اُس بادشاہ کا کام تمام ہوا تو وہ اپنے
باپ کے پاینتی فونٹ ورالڈ میں دفن کیا گیا اور اسکا دل اُسی کی وصیت کے موافق روآن کے
باشندوں کو دیا گیا انتہی ۔

انگلستان میں مرنیکے بعد دل بہیجنے کا دستور اکثر تہا چنانچہ جب سکاٹلنڈ کا بادشاہ رابرٹ بروس
۱۳۲۹ع میں مرگیا تو اپنے ایک امیر لارڈ ڈگلس کو یہہ وصیت کر گیا اور قسم دیگیا کہ میرا دل
ارض مقدس (یعنی یروشلم) میں دفن کرنا ڈگلس اسکے ایفاء وعدہ کیواسطے جہاز پر سوار ہو کر
کنعان کو روانہ ہوا مگر ملک اسپانیہ (یعنی اسپین میں ترکوں کے ہاتھ سے لڑائی میں مارا گیا اُس
جانبازنے موت کو سر پر دیکہہ کر چاندی کی ڈبیا جسمیں رابرٹ کا دل تہا ترکوں کے
لشکر کیطرف پہینکی اور کہا کہ اے بہادر دل جسطرح تو معرکوں میں بڑہا کرتا تہا بڑہا چلا ڈگلس تیرے پیچھے
ہوگا یا جان دیگا یہہ کہا اور ساتہہ ہی مخالفوں کی لشکر میں گہس گیا لڑائی ختم ہونیکے بعد
ڈگلس کی لاش پڑی ہوئی ملی اور وہ چاندی کی ڈبیا اُسکی چہاتی سے لگی پائی گئی انتہی دیکہو
تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور ۱۸۷۱ع صفحہ ۲۴۳
اُن دنوں اسپین میں اسلامی سلطنت تہی چنانچہ اسی تاریخ سلطنت انگلشیہ کی صفحہ ۱۱۹ میں لکہا
ہے کہ اُس وقت انگلستان کے طلباء اسپین میں جاکر مسلمانوں سے طب اور ریاضی سیکہتے تہے انتہی

شالئع میں ایک اور گروہ عیسائی مجاہدین کا نکلا یعنے ٹمپلر یہہ بڑا جنگی گروہ تہا
یہہ لوگ اپنی زرہ پر ایک پنجا چغہ سُرخ رنگ کا پہنتے تہے اور اُسکے داہنے شانہ پر
سفید کپڑے کا ہشت گوشہ صلیب ۔ پہنتے تہے یہہ ٹمپلر اسواسطے کہلاتے کہ جو عیسائی
لوگ کنعان میں زیارت کیواسطے جاتے تہے اُنکی حفاظت اور حمایت کے لئے شہر یروشلم
میں ٹمپل یعنے عبادتخانہ کے قریب ایک محل کے اندر پہرا دیا کرتے تہے چونکہ
عبادتخانہ کو ٹمپل کہتے ہیں اور یہہ لوگ اُسکے پاس رہتے تہے اسلئے ٹمپلر یعنے
ٹمپل والے ملقب ہوگیا اور وہ ہی اس فرقہ کے بانی ہوئے (دیکہو تاریخ سلطنت
انگلشیہ صفحہ ۱۳۱) ۱۲۶۵ء میں شہزادہ اڈورڈ اول ملقب بہ دراز ساق ہنری
سیوم کا بیٹا جہاد یوں میں شامل ہو کر ملک کنعان کو چلا گیا (تاریخ ایضاً صفحہ ۱۹۰) اور
وہان کسی تُرک نے اُسکو زہر کا بجہا ہوا خنجر مارا مگر اُسکی بی بی الینر نے زخم کا
زہر چوس لیا یہہ شہزادہ کنعان میں فقط اٹہارہ مہینے ٹہرا اور کئی ہلکی ہلکی لڑائیاں
لڑا انتہی (دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۹۲)
واضح ہو کہ بادشاہان انگلستان کا حال بہ نسبت اور ملکوں کے بادشاہوں کے
عجیب و غریب رہا ہے چنانچہ اسی تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سررشتہ تعلیم پنجاب
مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور ۱۸۷۱ء صفحہ ۲۳۴ میں ہنری ہشتم کا حال لکہا ہے
یہہ بادشاہ ۱۵۴۹ء میں مرا اپنی سلطنت کے دنوں میں اسنے شہزادی اُکی
کی جو بارہ برس کی تہی فرانس کے مقابلہ میں کمک کی مگر اُس سے یہہ شرط کی
کہ اس مدد میں جو روپیہ صرف ہوگا اُسکی کفالت میں شہزادی اپنے دو قلعہ
میرے حوالہ کر دے اور میرے بے اجازت کسی سے نکاح نکرے غرض شہزادی کی

امداد کیواسطے فوج فراہم کرنیکے لیئے انگلستان کی رعایا پر ٹکس لگایا گیا (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۳۴)

اب دیکھیئے کہ اس کمک کے معاوضہ مین دو قلعہ شہزادی سے ٹھہرائے تھے تو بھی رعایا پر ٹکس لگایا گیا اسی لیئے مورخ لکھتا ہے کہ روپیہ ہنری کا دین و ایمان تھا انتہی (ایضاً صفحہ ۲۳۵) پھر یہہ کہ اس بادشاہ کی ذات مین لالچ بڑا عیب تھا (ایضاً صفحہ ۲۴۰) پھر لکھا ہے کہ ہنری آٹھوان جو ۱۵۴۶ع تک بادشاہ انگلستان تھا ظالم فرمانروائی مین ظالم مذہب مین ظالم اپنے خاندان مین تھا (ایضاً صفحہ ۲۳۱ و تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈ اسمتھ مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۴ع صفحہ ۱۰۴) جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۷ مین فرماتے ہین کہ ۱۵۰۹ع مین آٹھوان ہنری تخت پر بیٹھا یہہ بادشاہ بڑا موذی اور ظالم تھا یہہ بادشاہ کہا کرتا تھا کہ میں نے اپنے غصے کے وقت کسی مرد کو اور شہوت کے وقت کسی عورت کو نہین چھوڑا انتہی (از موید الاسلام اردو ترجمہ کتاب جان ڈیون پورٹ مطبوعہ ۱۸۷۸ع صفحہ ۱۷)

اور ریچرڈ دویم نے جو ۱۳۹۹ع مین سلطنت سے معزول ہوا قلعہ ونڈسر کی تعمیر مین معمارون اور مزدورون سے بیگار مین پکڑ کے مفت قلعہ بنوایا (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۳۱) اگرچہ اسوقت مین گیہون کا من آٹھہ پائی اور مزدور ایک آنہ اور ٹھیکی ایک آنہ چار پائی اور معمار دو آنہ پاتا تھا (ایضاً صفحہ ۲۲۹) تو بہی اس بادشاہ سے نہ دیا گیا پھر لکھا ہے کہ انگلستانی سیکسن بادشاہون کی خصلتین ایسی خراب تہین کہ انہین جو اچھے سے اچھے بادشاہ ہوے ہین وہ بھی شراب خواری اور سخت بےرحمیون سے خالی نتہے انکے عہد مین قتل اور چوری

کی وارداتین اکثر ہوتی رہتی تہین اور مجرمونکے واسطے جرمانے مقرر تہے ایک آزاد کا خون بہا جو اُنکی حیثیت کے موافق ہزار روپیہ سے تین ہزار روپیہ تک معین تہا اور سیلہ کہلاتا تہا جس کسی پر قتل کا جُرم ثابت ہوتا تہا اُس سے مقتول کا ورثا یعنی اسکی بیوہ یا وارثون کو دلوایا جاتا تہا (ایضاً صفحہ ۷۸) اور اڈورڈ سیوم جو ۱۲۷۲ع مین بادشاہ ہوا اسکے عہد سے پہلے یہہ رسم تہی کہ جب کوئی بادشاہ سفر کو اوٹہتا تہا تو غلہ اور مواشی اور دانا اور چارا اور گہوڑا اور گاڑی غرض جو کچہہ اسکو یا اسکے لشکر کو درکار ہوتا شاہی افسر رعایا سے بجبر لیتے تہے اور یہہ دستور اسکے وقت مین یہانتک بڑہ گیا کہ عوام الناس کو پکڑ کر فوج بحری و بری مین بہرتی کر دیتے تہے اور سوداگرون کے جہاز وغیرہ لڑائی مین کام لیتے تہے (ایضاً صفحہ ۲۲۱) اور ولیم دویم ملقب بہ روفس جو ۱۰۸۷ع مین بادشاہ ہوا بیگانہ مال تاکتا تہا اور رعایا کو لوٹتا تہا نہلیف نام ایک اوباش پادری اسکا کارپرداز اور دمساز ہوا جسوقت جزیرہ صقلیہ سے نارویجیک تک کل یورپ کے لوگون کو بیت المقدس جانے اور حضرت عیسیٰ کا مزار ترکونکے قبضہ سے چہوڑا لینے کا جوش پیدا ہوا اور بڑے بڑے دلاور اس مہم کے جانے پر تیار ہوگئے ایک بڑے امیر رابرٹ نے بہی اُسی اُمنگ مین دس ہزار مرک کے عوض پانچ برس تک اسی ولیم کو صوبہ نیوسٹریا اور صوبہ نارمنڈی پر حکمرانی کا اختیار دیا تہا ولیم نے بے تامل یہہ امر قبول کر لیا اور انگلستان کی رعایا کے گلے کاٹکر بہائی کو روپیہ بہیجا یا شہزادہ اڈگار بہی فرانس والونکے ساتہہ اس مہم پر گیا تہا انتہی (ایضاً صفحہ ۱۰۶ و ۱۰۷)

ارل پانٹر اور گاین نے جہاد کے ارادہ سے فوج کثیر جمع کی تھی مگر روپیہ نتہا اُسنے بھی اپنی تمام سلطنت کو ولیم رُوفس کے پاس رہن رکھا اور فس نے اسکو روپیہ دیکر قصد اپنا عمل بٹھانے کا اُن اضلاع مین کیا جو ارل موصوف اُسکے حوالہ کر گیا تھا لیکن ایک اتفاق ایسا واقع ہوا کہ اُسکی تدبیرین عملین نہ آئین سر والٹر ٹرل نیو فورسٹ مین ایک ہرن کو تیر مار رہے تھا اتفاقاً وہ تیر ایک درخت سے اوچٹ کر بادشاہ یعنے (رُوفس) کے دلپر لگا بمجرد لگنے تیر کے وہ مردہ زمین پر گرا اور والٹر ٹرل جو نادانستہ موجب اُسکی قضا کا تھا کشتی پر سوار ہوکر فرانس کو بہاگ گیا اور وہان سے اہل جہاد مین شامل ہوا (از تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈ اسمتھ صفحہ ۳۶) یہہ عجیب بات ہے کہ مسلمانون کے مخالف کو قتل کیا اور پھر آپہی مسلمانون سے لڑنے گیا ان بادشاہون یورپ نے اس امید پر کہ ایشیا مین ہم کو مکانات تجمل و آسایش کے ہاتھ لگین گے اپنی جایداد و اسباب کو فروخت کر ڈالا تھا (ایضاً تاریخ گولڈ اسمتھ صفحہ ۳۶)

پھر لکھا ہے کہ کھانے کے بعد شراب کا دور چلتا تھا اور یہانتک رہتا تھا کہ بادشاہ بھی مدہوش ہوجاتے تھے (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۸۲) پھر لکھا ہے کہ ہنری پنجم جو ۱۴۱۳ع مین تخت نشین ہوا ابتدا مین ایسا اوباش تھا کہ وہی سبب اسکی جوانمرگی کا ہوا (ایضاً صفحہ ۱۴۶) اڈورڈ چہارم جو ۱۴۶۱ع مین تخت نشین ہوا اس بادشاہ مین بڑا عیب یہہ تہا کہ نفسانی خواہشون مین آلودہ رہتا تہا اُسکی شہوت پرستی سے کتنے ہی اچھے اچھے خاندانون کے ناموس مین فرق آیا وہ زرق و برق پوشاک پہنے اور نفیس غذا ئین کہاتے اور قیمتی شرابین

۱۱۹۹ع مین زمین بخش یعنی بے زمین لقب سنستس جان ملقب بہ (۱۴۳-۱۴۴ صفحہ ایضاً) پہلے پر نقش تہا
تخت پر بیٹہا اس بادشاہ مین کوئی خوبی نتہی بزدلہ ایسا تہا کہ غیرت اُسکے پاس
نہ پہٹکتی تہی اور جہوٹ بولنے مین بہی اُسکو ذرا شرم نتہی وہ اُس اوباشی کے زمانہ مین
سب سے زیادہ بدکار اور بیوفا قوم مین سے پرلے درجے کا بیوفا تہا۔ اُسکا چہرہ
ہی اُسکے نفس کی برائی کی گواہی دیتا تہا۔ اسی بادشاہ کا تاج واش کے
ساحل پر رگو مین بہہ گیا تہا (ایضاً ۱۸۰) اس سبب سے اسکے بیٹے ہنری سیوم
کے سر پر تخت نشینی کیوقت تاج کیجگہہ سونے کا ایک سادہ حلقہ رکہا گیا تہا اور ہوا
خواہان دولت کو ہدایت ہوئی کہ اس تاجداری کی خوشی مین پہینا ہر تا سفید
پٹی سر سے باندہے رہین (ایضاً ۱۸۲) اڈورڈ اوّل جو بیت المقدس کی جانب
ترکون پر جہاد کرنے گیا تہا بیرحمی اور کینہ وری اور ہوس کچہہ اُسی سے مخصوص
نہین ہے بلکہ یہہ باتین خاندان پلنٹ جنٹ کے کل ابتدائی بادشاہون کے
خمیر مین داخل تہین (ایضاً صفحہ ۱۹۹) جس شہر مین بادشاہ ہم مذہب رعایا ہو وہان باوجود
اختلاف بعض عقاید عبادت مین کچہہ خلل واقع نہین ہوتا لیکن جان کے عہد
سلطنت مین چہہ برس یعنی ۱۲۰۸ع سے ۱۲۱۴ع تک ملک مین کہین عبادت نہوئی
عبادتخانون کے دروازے بند رہے اور وہان کے گہنٹے بیکار لٹکے رہنے سے زنگ
آلود ہوگئے ولیون کی سور تونپر سے سیاہ کپڑا نہ اُٹہا یعنے کسی نے جاکر اُنکا سینہ نکہولا
انتہی (ایضاً صفحہ ۲۱۲) اور تاج شاہی گرو ہوجانا تو انگلستان مین باوجود ایکہی تاج
ہونیکے اکثر دستور تہا چنانچہ اڈورڈ سیوم نے فرانس کی لڑائی کا سامان سارے
ملک کا اُون اور ٹین کہ یہی اون دنون انگلستان کی بڑی تجارت تہی ضبط

کر چکے اور تاج اور زیور شاہی گرو رکھکر کیا تہا (ایضاً صفحہ ۲۱۱) اسی بادشاہ کے
وقت سے انگلستان مین توپین اور بندوقین رایج ہوئین اور فرانس کی لڑائیون مین چلین
(یعنے ۱۳۴۶ع مین (دیکہو ایضاً صفحہ ۲۱۲ سطر ۴) اور اسکے بعد (ایضاً صفحہ ۲۱۴ و ۲۲۲
مگر مسلمانون مین توپ کی ایجاد ملک شاہ سلجوقی کے حکم سے جو ۱۰۷۲ع سے ۱۰۹۲ع تک
بادشاہ رہا (سیر الاسلام صفحہ ۱۴۷) باتفاق مورخین روم وانگلستان وغیرہ ثابت
ہے اور توپ لفظ بہی ترکی ہے اسکے معنے فوج (از غیاث اللغات) اور کتاب جواہر
مطبوعہ ۱۸۶۷ع جیری صفحہ ۳۰۸ مین یہہ لفظ بزبان ترکی بمطابق جملہ لکہا ہے یعنے طوب
اور انگلستان مین توپین ۱۳۴۶ع مین چلین تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۶۷) اور
اسکاٹلنڈ مین توپون کی بنیاد ۱۳۸۶ع مین ہوئی (ایضاً صفحہ ۳۲۶ و ۳۳۴) اور
تفسیر مکاشفات مصنفہ پادری عماد الدین جو پادری البٹ صاحب کی تفسیر سے
لکہی گئی مطبوعہ اکتوبر ۱۸۸۷ع صفحہ ۱۶۱ مین لکہا ہے انکے منہ سے آگ دہوان
گندہک نکلتی تہی یہہ اشارہ ہے انکی لڑائی کے اسباب پر کیونکہ انہین ایام مین
توپخانہ اور بارود گولہ کی لڑائی دنیا مین ایجاد ہوئی تہی اور مسلمان اسی سے
جنگ کرتے تہے انتہی یعنے ۱۰۵۵ع مین جبکہ طغرل بیگ بغداد سے نکلا دیکہو تفسیر
مذکور صفحہ ۱۶۰ سطر ۱۴)

اور ہنری ہفتم نے فرانس کی مہم کیواسطے شاہی زیور ا ور رکہا اور رعایا سے جبر
روپیہ قرض لیا (ایضاً صفحہ ۲۷۱) بڑے بڑے تاجر اون کی تجارت کرتے تہے یہانتک
کہ بادشاہون کو بہی اس سے عار نہ تہی (ایضاً صفحہ ۲۴۸) غرض ایک تو نصرانی
قومونکی یہہ کیفیت دوسرے پاپائے روم کیطرف سے ترغیب اور تحریص بشدت

کہ اسکے واسطے مغفرت نامے لکھہ دینے کا دستور اسیوقت سے قایم ہوا جبکہ نصرانی

فوجین بیت المقدس پر مسلمانوں کے مقابلہ مین چڑہائی کر رہی تہین چنانچہ

تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۶۰ و ۳۶۱ مین لکہا ہے کہ کلیسیاے روم کے مقلد پرگٹری یعنے برزخ کی سزا کا اعتقاد رکہتے ہین اولیا کو اس عذاب سے محفوظ

سمجہتے ہین اور اُنکے حسنات اسقدر وافر جانتے ہین کہ اگر انمین سے کچہہ کسی گنہگار

کو ملجاوین تو وہ بہی عذاب برزخ سے نجات پا سکتا ہے چونکہ اُنکے گمان مین بہشت

کی کُنجیان پوپ کے ہاتہہ مین ہین (متی ۱۶ باب ۱۹ اور ۸ باب ۱۸ دوسرے قرنتیونکا ۲ باب ۱۰) اسواسطے وہ اُنکے نزدیک اولیا کے حسنات گنہگارکو

خواہ مردہ ہون خواہ زندہ دلوا سکتا ہے اُنکے یہان اس بخشش کا طریق یہہ ہے

کہ پوپ یا اُسکے وکیل ایک کاغذ یا جہلی پر مغفرت نامہ لکہدیتے ہین اور لوگ

اُن اسناد کو لیکر یہہ سمجہہ لیتے ہین کہ ہمنے برزخ کے عذاب سے نجات پائی۔ ایسی

اسناد دیکر روپیہ لینا یعنے مغفرت نامونکا فروخت کرنا پوپ اُربن دویم نے

اُسوقت ایجاد کیا تہا جبکہ یورپ کے عیسائی مُلک کنعان پر چڑہائی کرنے اور

بیت المقدس کو مسلمانون کے قبضے سے چہڑا لینے کی دُہن مین لگے ہوے تہے

انتہی تمت کلامہ

یہہ اندلجنس یعنے مغفرت نامے پوپ کیطرف سے تیار ہو کر جابجا شہر شہر قصبہ

گانوگانو راہبون کے ہات فروخت کیواسطے بہیجے جاتے ان کو دیکہکر اور

واعظون کی زبانی اُس جہاد کی فرضیت معلوم کرکے اور لوٹ کے لالچ سے

اور نجات کی خوشی سے جو مغفرت نامونمین موعود تہے ساری قومین جوش مین

آکہین اور صلیب دار مجاہد ہین ہین شامل ہونا ہر شخص سے دنیا و دین کی
فائدہ مندی یقین کرلی

واضح ہو کہ راہب یعنے درویش یہہ رومن کاتہولک وغیرہ عیسائیون مین ایک
درجہ دینی خادمونکا ہے اور دوسری قسم والے اسقف کہلاتے ہین جو ایک
یونانی لفظ کا معرب ہے انگریزی سے لارڈ بشپ اور ہندوستانی لاٹ پادری کہتے
ہین سب سے بڑا مرتبہ اسقف کا ہوتا ہے اور پوپ جسکے معنے باپ یا روم کے
اسقف کا خطاب ہے اور اسکو رومن کاتہولک عیسائی اپنا شیخ الملة سمجہتے
ہین اسکے بعد قسیس ہے اور قسیس کے بعد خادم انگریزی مین انکو بشپ
اور پریسٹ اور ڈیکن کہتے ہین دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۰ انکے سوا
پوپ کی کونسل مین جو ستر پادری ہوتے ہین اُنہین سے ہر ایک کو کارڈنل کہتے
ہین اور پوپ کی وفات کے بعد انہین مین کا ایک پوپ ہوجاتا ہے (ایضاً صفحہ

(۲۸۵)

اندلجنس گناہونکی معافی کی ایک سند ہوا کرتی تہی جسکا یہہ مضمون تہا
اے فلانے ہمارا خداوند یسوع مسیح تجہپر رحم کردے مین حواریونکی نیابت کے اقتدار
سے جو مجہہ کو سپرد ہوا تجہکو کلیسیا کی اُس ملامت اور الزام اور تکلیفات سے جنکا
تو مستوجب ہوا ہے بری کرتا ہون علاوہ اسکے اُن تمام زیادتیون اور تقصیرون
اور گناہون سے جو تجہسے سرزد ہوئی ہین کیسی ہی کیون نہ بڑی ہون اور
کسی سبب سے وقوع مین آئی ہون اگرچہ وہ ساری خطائین پوپ ہمارے مقدس
کی معافی کے لئے رکہی گئی ہون مین ساری نالیاقتی کے نشان اور بدنامی

داغ جو تجہپر اسوقت تک ہوئی ہون مٹاتا ہون اور اُن تکلیفات کو جو تو اعراف
مین پاوے بین دور کرتا ہون کلیسیا کے تمام سکرمنٹ مین تیرا حصہ بنا قایم کرتا
ہون اولیاؤن کے گروہ مین تجہہ کو شامل کرتا ہون اور اُس پاکی و نیکنامی
مین جو اصطباغ پانیکے وقت تجہہ کو حاصل تہی پہر داخل کرتا ہون پس مرنے کے
وقت سب دروازے جن سے گنہگار رنج و سزا مین داخل ہون تیرے لئے
بند ہوجائین اور اسکے بدلے خوشی اور عیش کا دروازہ جو بہشت کو جاتا ہو
تیرے واسطے کہولا جاوے اور اگر نوبت بر سونکے بعد مرے تو یہہ معافی تیری
زندگی کی آخر ساعت تک قایم رہے گی باپ اور بیٹے اور روح القدس کے
نام سے آمین   دستخط فرا ترجان ٹٹزل کمشنری

جب نصرانی بادشاہون نے اپنے اپنے مُلک بیچکر بیت المقدس پر چڑہائی کی
اور کامیاب ہوئے تب پاپا صاحب نے اس مہم کیواسطے بہشت کو بیچنا شروع
کیا کیونکہ زمینی املاکین بک گئین تہین اب آسمانی املاک بیچنا اگر ہوا یہہ کہ
دنیاوی بادشاہان نصارا رچرڈ شیر دل اور رابرٹ وغیرہ نے اپنا مُلک جسپر
وہ قابض تہے اس مہم کیواسطے جب بیچا تو دینی بادشاہ رومی پاپا نے بہی بہشت
کو جسکی کُنجی وہ اپنے پاس رکہتے ہین بیچنا شروع کردیا مطلب یہہ کہ نہ دُنیا اُنکے پاس
رہی نہ دین رہا سبحان اللہ یہوداہ اسکریوطی نے تو تیس ۳۰ روپے پر حضرت عیسیٰ
کو بیچا تہا (متی ۲۷ باب ۹ ذکریاہ ۱۱ باب ۱۲ و ۱۳) مگر عیسائیون نے لاکہون
کروڑون روپے بہشت کو بیچکر حاصل کرلئے گویا اُس تیس ۳۰ روپے کا سود
بڑہتے بڑہتے اتنی دولت جمع ہوگئی یا یہہ کہ یہوداہ اسکریوطی نے جس مکین کو

تیس روپیہ پر بیچا تہا اُسکے سکان کو پاپا صاحب نے لاکھون روپے لیکر بیچڈالا گویا یہین
پر یہودا نے حضرت عیسیٰ کو چین لینے نہ دیا اور آسمان پر پاپا صاحب نے

اُس زمانہ مین انگلستان کے کل باشندے بڑے دن کو بادشاہ سے فقیر تک
عجیب عجیب لباس پہنکر اور چہرے لگا کر بہروپیے بنجاتے تھے اور جن لوگونکو
چہرے میسر نہوتے وہ اپنا منہہ ہی کالا کر لیتے تھے اور بعض اوقات اسی ہیئت سے
گرجا مین نماز کیوقت ہی چلے جاتے تھے یہہ لوگ بیشتر بکرون اور ہرنون اور
سانڈون کے چہرے پہنتے تھے اور اکثر بدنپر کہالین ہی پہن لیتے تھے تاکہ پورے
حیوان نظر آئین (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۴۵۸) لوگ کہا کرتے تھے کہ راہب
ٹٹی کی آڑ مین شکار کہیلتے ہین) اور خانقاہین بمنزلہ چکلون (یعنے کسبی خانون)
کے ہین (ایضاً صفحہ ۴۷۳) اُس زمانہ کے لوگون کی طبیعت مین جادو اور
نجوم اور اکسیر کے توہمات باطل بہت ہی سمارہے تھے چنانچہ انکا یہہ عقیدہ تہا
کہ علوم و فنون مین جو باتین نئی نکلتی ہین اُسمین شیطان کی مدد کو بڑا دخل ہے
(ایضاً صفحہ ۳۴۳) فلپ ملانگتہن نامی ایک مشہور مصلح مذہب عیسوی نے کہا ہے
کہ لڑکپن مین مین نے سُنا کہ واعظ لوگ انجیل کو چہوڑ ارسطو کی دانائیون کا
وعظ کرتے تھے (ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ پٹسٹ مشن صفحہ ۱۶۳) ان سب
نادر سیتیونکا سبب ظاہر ہے کہ کنٹ کا بادشاہ اِثل برٹ اپنی ملکہ برتا کی
سعی سے عیسائی ہوگیا اور بادشاہوں مین سب سے پہلے یہہ دین اسی نے
اختیار کیا (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳) پس انگلستان مین اس مذہب کی
پہلی ہی بنیاد ناقص ہوئی بسبب اسکے کہ عورتین ناقص العقل مشہور ہین

پس جو صلیب دار عیسائی اس لڑائی سے لوٹ آئے انہون نے اپنے ملک
مین آکر کہا کہ ہم بہت سے تبرکات خوب جانچ کر یروسلم سے لائے ہین یعنے مسیح کی
صلیب کے ٹکڑے اور مسیح کا (گیارہ سو برس بعد) خاص لباس اور وہ تہیار
جنسے مسیحؑ کو دکہہ دیا تہا (یوحنا ۱۹ باب ۳۴) اس ستارے کی کرن جو پورب
(یعنے فارس) (رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۷) کے مجوسیون نے حضرت عیسیٰؑ کے
پیدا ہونیکے وقت دیکہا تہا (متی ۲ باب ۱-۱۲) یروسلم کے گہنٹونکی کچہہ آواز اور
حضرت یعقوبؑ نے جو آسمانی سیڑہی خواب مین دیکہی تہی (پیدایش ۲۸ باب
۱۰-۱۲) اسکی ایک کڑی اور وہی کانٹا جو پلوس رسول کے دکہہ دینے کو
رکہا گیا تہا (جیسے پلوس نے ۲ قرنتیون کے ۱۲ باب ۷ مین کسی گناہ کی رغبت
اور شیطان کے فرشتہ کو اپنے بدن مین تشبیہاً گویا کانٹا لکہا ہے مگر وہ اسے
صرف کانٹا ہی سمجہے) اور اسوقت کے اکثر آدمی ایسی باتون کا یقین کر کے
جن مکانون مین یہہ خیالی اور بے اصلی تبرکات رکہے گئے تہے انکی زیارت
کرنے کو جاتے تہے (شعر این غول بیابان سر گشت مبا + لاحول ولا قوۃ الا باللہ)
پہر مورخ کلیسیا کہتا ہے کہ یہہ سنکے تعجب سے تم ضرور کہوگے کہ کیا یہہ ہو سکتا
ہے کہ لوگ ایسے بیوقوف ہو جاوین مگر یقیناً ایسا ہی ہے کہ اسوقت ایسی ہی
تاریکی چہا گئی تہی کیونکہ سب لوگ خدا کے کلام کی سمجہہ اور سب علم جنکا ہم کہو بیٹہے
تہے تمت کلام از ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ مطبوعہ
۱۸۴۹ صفحہ ۱۶۰) تب یہہ پیشین گوئی جو انکسوا ایک زبور مین ہے پوری ہوئی
کہ وہ جو دغا باز ہے میرے گہر مین رہ نہ سکیگا اور جہوٹہہ کہنے والا میری نظر

نکلے نہ ٹہرے گا مین زمین کے سارے شریرون کو سویرے فنا کرونگا تاکہ خداوند
کے شہر سے سارے بدکارون کو کاٹ ڈالون (۱۰۱ زبور ۸) واضح ہو کہ پلوس
کے اس کانٹے کو اس حدیث سے مقابلہ کرنا چاہیے بقرن الشیطان من مطلع الشمس
ان سب لڑائیونکا حال مفصل گریٹ ایونٹس آف ہسٹری ولیم فرانسس کالیر مین
اسطرح مرقوم ہے

گریٹ ایونٹس آف ہسٹری ولیم فرانسس کالیر ال ال ڈی مطبوعہ لندن ۱۸۶۷ء
یعنے تواریخ واقعات عظیمہ مصنفہ ولیم فرانسس کالیر صفحہ ۱۰۶ – ۱۱۹

یروسلم پر عیسائی مجاہدین کی اوّل چڑہائی ۱۰۹۶ء
عیسائی مجاہدین نے یروسلم کو لے لیا ۱۰۹۹ء
سلطان صلاح الدین نے عیسائیون سے یروسلم کو لے لیا ۱۱۸۷ء
پھر یروسلم عیسائیون کے ہات آیا ۱۲۲۹ء
پھر مسلمانون نے اُسے لے لیا ۱۲۴۳ء

(صفحہ ۱۰۶ – ۱۰۸) مسلمانون کے ہات سے یروسلم بہت تنگ آگیا اور خلیفہ حکیم تیسرے
خلیفہ مصر بنی فاطمہ نے ۱۰۱۰ء مین گرجاے محشر کو گرا دیا اور پاک قبر مسیح کو مٹا دینے
مین کچھ کمی نکی یہہ خلیفہ اپنی عزت ایسی چاہتا تہا جیسے کہ خدا کی تب ترکون نے
یروسلم کو لے لیا اور عیسائیون کو جو ہزارون یروسلم کا حج کرنے کو جاتے تہے بہت
ستانے لگے کوئی عیسائی شہر مین نہین جانے پاتا تہا جب تک کہ ایک سکہ طلائی
محصول نہ دے سب سے بڑی لڑائی (اس جہاد اوّل مین) مقام دُریلیم پر ہوئی
جہان ایک لاکہہ سے زیادہ سوار ترکون کے عیسائیون کے مقابل آئے سلیمان

سلطان ترکونکا بہاگا لیکن عیسائیون کو بہی یہہ فتح مفت نصیب نہین ہوئی کیونکہ
پیاس کے مارسے یہہ حال تہا کہ تین سو آدمی پانی پیتے ہی مر گئے اُسوقت تہک
جانیکے سبب عیسائی انطاکیہ واقع مُلک شام مین ٹہر گئے اور یہان لڑائی قایم
ہوئی عیسائیون نے بڑی جوانمردی دیکہائی اور محاصرہ شہر کا سردی اور قحط مین
پہوڑا یہانتک کہ ایک سریانی افسر کی دغابازی سے ایکدن اندہیری طوفان کی
رات مین شہر مین بہی داخل ہو گئے اُسوقت ایک امیر موصل کا کربوغا نامی فوج
لیکر مسلمانونکی مدد کو پہونچا مگر بعد کشت وخون عظیم شکست کہا کر ہٹ گیا اور
عیسائی اور بوہمنڈ بیٹا رابرٹ گا اِسکارڈ کا محاصرہ کئے ہوئے شہر کا پرنس (یعنی
شاہزادہ) بنایا گیا فتحمند انطاکیہ کے مالک ہو گئے جہان چند ماہ ٹہرے بعد معلوم
ہوا کہ عیسائی لشکر مین بیس ہزار پیدل اور پندرہ سو سوار باقی رہگئے ہین ا...
انہین چاہیئے تہا کہ عاقر کے قلعہ کو لیتے مگر یروسلم کے شوقین انہین کہینچ لیجا...
ہوا کہ امیر عاقر سے اقرار لے لیا کہ بعد فتح یروسلم کے عاقر کی کنجیان دے...
آخر کو پانچ ہفتون کی لڑائی کے بعد گاڈفری نے یروسلم کو ۱۰۹۹ع مین فتح کیا
ستر ہزار مسلمانون کا قتل ہونا اور یہودیونکا اُنہین کے عبادتخانہ مین جلنا انصاف
فتحمندون کی ناموری مین بڑا داغ لگجانے کا باعث ہوا۔ اوّل ہی سال مین
گاڈفری نے قضا کی اُسنے ایک قانون بنایا جسکا نام قانون یروسلم رکہا مگر
اُسکا رواج دینے نپایا تہا کہ مر گیا
(صفحہ ۱۰۹ و ۱۱۰) ۱۱۴۷ – ۱۱۴۹ع صلیب دارونکا دوسرا جہاد – پہلی لڑائی
اڑتالیس برس تک یروسلم مین جنگی منکونکا تسلط رہا یعنے ہسپٹالر اور ٹمپلر کا

جسوقت یورپ مین یہہ خبر پہونچی کہ اڈیسہ جو کہ فرات کے اسطرف عیسائیون نے
بڑا قلعہ مسلمانون کے مقابلہ کیواسطے بنایا تہا زنگی امیر موصل نے لیلیا تو جہاد کی
آگ عیسائیون کے دلونمین پہر بہڑک اوٹہی اعراب پیٹر کے عوض سنٹ برنارڈ
منادی جہاد کی کرنے لگے - جب اسنے ۱۱۴۶ع مین پہاڑ کے کنارے ویزلی مین
بیشمار امرا فرانس کے سامنے وعظ کیا تو وہی پرانی آواز (اربن ثانی کیوقت
کی) ہوا مین گونج اُٹہی کہ دِیُولی وُلٹ یعنے یہی مرضی خدا کی ہے اور (مجاہدین کیواسطے
صلیبون کے نشان بنانیکے لئے برنارڈ کو اپنے کپڑے پہاڑنے پڑے آخر اُسکی فصاحت نے
لوئیس ہفتم فرانس اور کان رڈ سیوم جرمنی کو معتقد کرلیا یہہ دونون بادشا
تین لاکہہ آدمی ساتہہ لیکر چلے جرمنی اور ہنگری کی راہ سے سیدہے قسطنطنیہ مین
پہونچے لیکن منوئیل (عمانوئیل) بادشاہ قسطنطنیہ کی تدبیرون سے جو کان رڈ کا دوست
نتہا رسد بند کرنیسے جرمنیونکی طاقت وہ کہٹا دی کہ یہہ لوگ کپدوشیا کے پہاڑون مین
سراسین کے آسان شکار ہوگئے کان رڈ مایوس ہوکر قسطنطنیہ کو واپس آیا
اور فوج لوئیس کی ۱۱۴۷ع کے جشن شباب جاڑے مین دریاے میئنڈر کے کنارے
سراسین پر کچہہ فتحیاب ہوئی لیکن یہہ فتحیابی جلد اُدوقیہ مین شکست فاش پانیسے
نسیاً منسیا ہوگئی جب اُنہون نے دیکہا کہ اٹالیا کے دروازے جہان کہ پناہ ملنے
کی امید تہی بند ہوگئی تو بہادر لشکر روز بروز گہٹنے پر بہی ہات پیر مارنے گیا گو
طوفان اور قحط کی آفتین اُٹہانی پڑین مگر انطاکیہ پہونچ گیا ان دونون بادشاہون کا
یروسلم مین داخل ہونا (کانرڈ لوئیس سے اب ملگیا تہا) وہ شعاع امید تہی جسنے
صلیب دارون کو حیات تازہ بخشی لیکن اول مہم یعنے محاصرہ دمشق کا سنر نکلا

Louis VII Conrad III

اور دوسرا جہاد مصیبت ہو گیا (صفحہ ۱۱۱ – ۱۱۲) اسکے چالیس برس بعد تیسرا جہاد
شروع ہوا ۱۱۸۹ع سے ۱۱۹۲ع تک یہہ لڑائی رہی

جب یہہ خبر یورپ مین پہونچی کہ سلطان مصر صلاح الدین نے یروسلم کو لے لیا اور
وہ سونے کی صلیب جو اٹھاسی برس تک مسجد عمر پر جھلکتی رہی جس نے عیسائیونکا
زمانہ عود کیا ہوا معلوم ہوتا تھا گلی کوچوں مین روندی گئی (اسکا یہہ مطلب نہین
کہ ضرور صلیب روندی گئی مگر یورپ مین مجاہدین کو برانگیختہ کرنیکے لیے یونہی
مشہور کیا گیا) اہل یورپ نے پھر تیسری دفعہ جہاد پر کمر باندھی پہلے تو اٹلی کے
بندرگاہون سے وہ بڑے بڑے جہاز چلے جنمین ایسے جوش بھرے سپاہی تھے
جو سیدھے عاقر کے محاصرہ مین پہونچے جسے صلاح الدین فتح کر چکا تھا لیکن انسے
بڑی جمعیت ایک اور چلی یعنے یورپ کے تین نامور بادشاہون نے یروسلم کا قصد
کیا رچرڈ اول نے انگلستان کے فلپ اگسٹس نے فرانس کے فریڈرک باربروسا
(یعنے لال داڑہی) نے جرمنی کی لڑائی کے اخراجات کیواسطے ایک ٹکس تمام
عیسائی سلطنتوں پر لگایا گیا جسکا نام صلاح الدین کی دہیکی تھا اور حسب دستور
کافرونپر ایک ہی وار کرنے پر تمام گناہونکی معافی کا وعدہ کیا گیا اب ایک ایک
کا حال سنئے کہ رچرڈ اور فلپ تو جب تک روپیہ اور فوج کی جمع کرنے مین رہے فریڈرک
معمولی راہ اڈرین اوپل سے ایشیاے کوچک کو چلدیا اور ۱۱۹۰ع مین ترکون کو
شکست دیکر ایکونیم کو فتح کیا لیکن ساری امیدین سسلیشیا مین ختم ہو گئین
دریاے سلف مین ایکدن گرمی کے موسم مین نہاتے جو گیا مر گیا اسکی فوج کے
بچے ہوے لوگ جو پانچہزار کے قریب ہونگے چہٹرے لگاے ہوے اور آبلہ پا عاقر

Saladin's Tithe

پہونچے جسکا محاصرہ عیسائیون نے کر رکہا تہا دو برس برابر اسکا محاصرہ رہا اور
عیسائیون نے یورپ کی مدد کی توقع پر کہ آج آتی ہے کلہ آتی ہے نو لڑائیان
کین ہزارون سپاہیون نے فصیل کے آگے جان دی تہی پہر بہی لشکر مین
وہ نئے نئے آدمی آتے گئے جو جنگی حرارت مین جل رہے تہے فوجین رچرڈ اور
فلپ کے شمار مین ایک لاکہہ تہین جو سمندر کی راہ سے یروسلم کو روانہ ہوئین
رچرڈ تو مارشیلز کی راہ سے اور فلپ جینوا کی راہ سے ۱۱۹۰ع کو روانہ ہوئے اور
دونون نے ملکر جاڑہ مسینا علاقہ سسلی مین بسر کیا روانگی سے پورے
سال بہر کے بعد فلپ اور رچرڈ بہی آگے پیچہے عاقر پہونچے جنکو دیکہکر محاصرہ
کرنیوالون کی جان مین جان آگئی اب تو وہ جمعیت عیسائیون کی دور تک
خیمہ زن ہوگئی جسکو دیکہکر صلاح الدین بہی کانپ گیا ہوگا کیونکہ خیمون سے
سارا میدان حد نظر تک سفید نظر آتا تہا پر یہہ خفیف بات بہی جو سلطان
صلاح الدین کی عالی ہمتی مین سے ہے بے لکہے رہا نہین جاتا یعنے ایسے نازک
وقت مین جبکہ فلپ اور رچرڈ اپنے خیمون مین بیمار پڑے تہے سیب اور برف
تپ کی حرارت فرو کرنیکے لئے ہدیۃً بہیجے اور یہہ مدت تک بہیجتا رہا جبتک کہ وہ
شہر عیسائیون کے ہاتہہ لگا اور سلطان دکہن کیطرف ہٹ گیا عاقر کی
فتح ہوتے ہی فلپ تو یورپ کو چلا آیا اور رچرڈ سمندر کے کنارے دکہن کیطرف
گیارہ دن کی راہ تک لڑتا چلا گیا اور تہوڑے دنون مین یروسلم کے اسقدر نزدیک
پہونچا کہ شہر تک بیس ۲۰ میل کا فاصلہ باقی رہگیا تہا لیکن یہین سے واپس
ہوگیا اسوقت انگلستانین ایسے جہگڑے ہوگئے اور خود اسکے لشکر مین وہ

ناراضی اور فساد برپا ہوا کہ اسے وہ ملک بالکل ہی چھوڑنا پڑا اسکے روانہ ہونیسے
شام مین صلح کیصورت معلوم ہوئی لیکن صلاح الدین کی وفات نے جو سنہ ۱۱۹۳
مین ہوئی یہانکا کارخانہ پہر بدل دیا فقط

(صفحہ ۱۴۸) سنہ ۱۱۹۵ سے ۱۱۹۷ صلیب دارونکی چوتہی لڑائی

شاہنشاہ ہنری ششم جسنے کہ رچرڈ شیردل کو قید کیا ہمیشہ سسلی کو اپنی فتحونکا دروازہ سمجہتا تہا تاکہ بائزن ٹیئن (دار السلطنت ملک سسلی) پر متصرف ہو اسی ارادہ کو چہپانیکے لئے اُسنے جہاد کا ارادہ کیا اور اپنے ماتحت چالیس ہزار آدمیون کے لشکر کو دو حصہ کر دیا ایکحصہ بحر دینوب کو عبور کرکے قسطنطنیہ پہونچا اور یونانی جہازونپر سوار ہوکر عاقر کو روانہ ہوا دوسرا حصہ بہی رفتہ رفتہ پیچہے سے آکر شامل ہو گیا ملک شام کے عیسائیون نے جو صلح کا لطف حاصل کر چلے تہے انہین مسلح دیکہکر کچہہ بے اعتنائی کی لیکن جب دیکہا کہ سراسین نے یافا کو لے لیا تو شریا والے عیسائی بہی ملگئے اور بیروٹ کا محاصرہ کر لیا اس شہر کے فتح ہونیسے عیسائیون کو بڑی دولت ہاتہہ لگی اور نو ۹ ہزار عیسائی جو مدت سے قید تہے رہا ہوے اس عرصہ مین تسیر الشلک اور ہنری نے سسلی کو فتح کرکے بہیجا جسکی سبب امیدین کی گئین کہ یروشلم اب کافرون کے ہات سے جلد نکل جائیگا لیکن جاڑے کی آمد آمد نے ساری ہمتین توڑ دین اسکے عوض مین محاصرہ تہاران کا کیا گیا جرمنی جو ساتہہ تہے انکی کان کہودنیوالون نے اُس پہاڑ مین جسپر وہ شہر آباد تہا سرنگ لگا دی یہانتک کہ دیوارین ہلنے لگین اور محصورین نے پناہ مانگی امان دینے مین انکار کیا گیا اور

بالیونی کے ساتھہ شہروالون کی ہمت بڑہی محاصرہ کرنیوالونکا اقبال ادلٹ گیا بلکہ
انھون نے سنا تھا اوڑبن کہ سراسین شہروالون کی مدد کو چلے آتے ہین یہہ خوف عیسائیونکے
دلین سماگیا اندہیری رات مین صلیب دارونکا سردار بہاگ گیا صبح کو یہہ دیکہنے
مین آیا کہ سارا لشکر بجلی اور گرج کا مارا اور کافر دشمنونکا بطرح ستایا ہوا سر کے بل
ناہر کیطرف پریشان بہاگا چلا جاتا ہے یہہ مصیبت ناک انجام چوتہی لڑائیکا ہوا اور وجلہ
بہی لڑائیان ہوئین مگر اسپر ہنری کے مرنے نے سب کو گہر مین بولا لیا
(یہہ بجلی اور گرج سے صلیب دارونکا مارا جانا سنحریب کے ایک لاکہہ پچاسی ہزار فوج کو فرشتے
کے ہاتہہ سے مار بجانے کی یاد دلاتا ہے (۲ سلاطین ۱۹ باب ۳۵ ۳۶) چونکہ اسنے
خدائیکا دعوی کیا تہا اور نصارا خدا کے بیٹے ہونے کا دعوی کرتے ہین اس لئے
دونونکا انجام ایکسا واقع ہوا) یا یہہ کہ حضرت سموئیل کیطرح مسلمانونکی مدد کیواسطے
بہی خدا نے بادل گرجایا (۱ سموئیل ۷ باب ۱۰) جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان
جو سب انبیا علیہم السلام پر ایمان رکہتے ہین تو سب انبیا علیہم السلام کی
برکتون کی بہی وراثت رکہتے ہین)

(صفحہ ۱۱۵) ۱۱۹۵ء سنہ ۱۲۰۴ء صلیب دار لشکر کا پانچوان جہاد

پاپا انوسینٹ ۳ (یعنے پوپ معصوم سیوم) نے نئے جہاد کے واسطے احکام بہیجے لیکن
انکا کچہہ اثر نہوتا اگر فولکیپ پادری ایک چہوٹے سے گانو مارلی کا جہاد کی منادی نکرتا
ایک بڑے دنگل مین اُسنے جہاد کا وعظ کیا کہ پہلوان سب چہوڑ چہاڑ کر جہاد کے لئے
تیار ہوگئے وینس کے رئیس ضعیف نابینا ڈانڈیلو سے جہاز وینکے لینے کا معاملہ طے
کیا گیا اور یہی تجویز ہوئی کہ اسی شہر مین صلیب دار مجاہد جمع ہون لیکن لتنے تہوڑے

اسیر وہان جمع ہوئے کہ جہازونکا کرایہ جو رئیس وینس کو دینا تہا وہ بہی نہ فراہم ہو سکا آخر کو وہ رئیس اسبات پر راضی ہوا کہ مین کرایہ کچہہ نلونگا اسکے عوض مین شہر ضارا مجہے فتح کروا دو چنانچہ صلیب دارون نے پانچ دن مین فتح کر دیا چونکہ ان لوگون نے جہاد سے منہ موڑا ایک اور واقعہ انکے پیش آیا یعنے الیضک بادشاہ قسطنطنیہ کو اُسکے بہائی الکسیوس نے اندہا اور خارج کر دیا تہا پس الیضک اور اُسکا بیٹا صلیب دار جہادیون کے پاس مدد مانگنے آئے نصرانی مجاہدین مین سے اکثرون نے کہا کہ ہم پلیسٹاین کو جاینگے لیکن اونون نے سمجہا کہ ایضک کی مدد کرنا ضرور ہے چنانچہ سارے جہاز لیکر قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا اور فتح کرکے ایضک کو تخت نشین کر دیا۔ پہر یونانیون اور صلیب دار مجاہدین مین لڑائی ہو گئی کہ جسکے سبب دوبارہ قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا گیا (اسی ہنگامہ مین یہہ پانچوین جنگ صلیب ختم ہوئی)

(صفحہ ۱۷۶) اُس زمانہ کے سب سے عجیب واقعون مین یہہ فوج کشی لڑکونکی ہے جو ۱۲۱۲ع مین ہوئی ایک چوپان یعنے گڈریہ کا لڑکا ساکن وینڈوم متعلقہ فرانس جسکا نام اسٹیفان تہا اُسنے کہا کہ خدا مجہے دکہائی دیا اور مجہے روٹی دی اور ایک چہٹی بادشاہ فرانس کے نام دیکر مجہے بہیجا ہے یہہ سنتے ہی تیس ہزار لڑکے بارہ بارہ برس کے اُسکے ساتہہ جمع ہو گئے اور نہ صرف یہی بلکہ لڑکیان بہی مردانہ لباس پہنکر گہوڑون پر سوار اور پیادہ جمع ہو گئین ماباپ کا رونا اور منت کرنا انہین اُنکے دیوانے ارادہ سے کچہہ روک نہ سکا محل سے لیکر جہوپڑی تک یعنے امیر و غریب کے لڑکے گہرون سے نکلکر اسٹیفن کے ساتہہ ہوئے تمام فرانس مین

یہہ شعلہ پہیل گیا موم کی بتیاں ہاتہوں مین روشن کئے ہوے اور حاجیونکا لباس
پہنے ہوئے گیت گاتے ہوئے گرم زمین کے گرد و غبار مین اس اعتقاد پر کہ سمندر
خشک ہوکر یہین سے بیت المقدس کی راہ نکل آے گی چلے جاتے تہے راہ مین
لوٹے گئے اور مارسلیس مین بڑی دغا کہائی دو سوداگرون نے اقرار کیا کہ
ہم تمہین خدا کیواسطے بیت المقدس پہونچا دینگے اور یہہ لڑکے سات جہاز ونمین سوار ہوکر
چلے دو جہاز ٹوٹ گئے اور جو اُنمین تہے سب ڈوب گئے پانچ جہاز یہہ بیش بہا
بوجہ لیکر مصر مین پہونچے جہان سب غلامی مین بیچے گئے اتنا معلوم کر کے
تسلی ہوتی ہے کہ ان بدمعاش سوداگرون نے آخر کو جلد سسلی مین پہانسی
پائی انہین دنون مین دو لشکر اور لڑکون کے جرمن مین جمع ہوے تہے
پہاڑ اوتر کر جینوا اور لمبارڈی مین آے جہان یہہ ایسے پراگندہ ہوے کہ
انکا پتہ نہ لگا اتنا معلوم ہوتا ہے کہ البتہ بہت سے انمین سے بردہ فروشونکے
ہات لگے

(صفحہ ۱۱) ۱۲۲۸ء - ۱۲۲۹ء چہٹا جہاد صلیب دارونکا

ایک اور بڑی حرکت جسمین عیسائیونکا بڑا نقصان ہوا امپر ر یعنے شاہنشاہ
(یہہ امپراطور کا مخفف ہے) فریڈرک دوم کی سرداری مین تہی پوپ گرگوری
نہم نے تقاضا کر کے بادشاہ کو پاک زمین کیطرف روانہ کیا لیکن ساتہیونکی
نااتفاقی یا سخت بیماری کے سبب تیسرے دن اُسے لوٹنا پڑا غضبناک
پوپ نے اُسے واپس آتے ہی کلیسیا سے خارج کر دیا لیکن دوسرے سال
باوصف ناراضی پوپ کے فریڈرک بیت المقدس کو روانہ ہوا جسکا خاص سبب

کود پڑا اور فوج کو کنارہ کیطرف لیچلا حیرت زدہ مسلمان یہہ دیکھکر ڈمیٹا کو چھوڑ کر
چلدیئے لیکن وباجہادی صلیب دار فرنگی صفین کم کرنیکے لئے آ لگی اور جب
لوئیس اندر کیطرف شہر منصورہ کو چلا یکبار گی مسلمانون سے ایک کارزار ہوا اور
اسکے بہائی کے مارے جانے اور بہار فوج کے تلف ہو جانے نے اسکی فتح کو
شکست سے بدتر کردیا ڈمیٹا کو پس پا ہونے کی ٹہرائی گئی موضع منیہ پر لوئیس
باوجود اسکے کہ بہاگ سکتا تہا اپنی شکستہ فوج کے ساتہہ رہا اور قید ہوگیا (یعنے
مسلمانون کے ہاتہہ قید ہوگیا) اور سوا ڈمیٹا کے چار لاکہہ سکہ طلائی دیکر
سنہ [illegible] مین رہا ہوا اُسکے بعد عاقربین چار برس تک پڑا رہا یہانتک کہ اپنی
مان کے مرنے کے بعد اُسے فرانس مین آنے پڑا

(صفحہ ایضاً) یہہ آٹہوان اور آخری جہاد صلیب دارونکا ہے سنہ [illegible] ۱۲۴۲
سولہ برس کے بعد ایک مہم فرانس سے تیار کی گئی لیکن خاص یہودیہ کیواسطے
نہین بلکہ حبش کیواسطے سینٹ لوئیس کا مطلب یہہ تہا کہ امیر تونس کو
بزور تیغ عیسائی کرے مسلمان بہاگ نکلے لیکن اور ہی بڑا دشمن آسمان سے
فرانس کے لشکر پر نازل ہوا یعنے وباجو کہ لاشون کے نہ دفن کرنیسے پہیل
گئی تہی حملہ کرنے لگی یہانتک کہ اور ون کے ساتہہ بادشاہ بہی بیمار پڑا اور
مر گیا

(صفحہ ۱۱۹) انگلستان کا بادشاہ اڈورڈ اول آخر بادشاہ ہوئین سے جنہون نے
مسلمانون پر جہاد کیا تہا حبش مین پہونچکر اڈورڈ نے جو لوئیس کو مرا ہوا دیکہا
تو فوج لیکر پاک زمین یروسلم کو چلدیا فونیکیا کا سفر اور ناصرہ کے مسلمانونکا

نوٹس مطبوعہ سٹکہ جان ضیاء الدین صاحب کی کتاب حالات ممالک یورپ مین سے اردو مین ترجمہ ہو کر چہپی

قتل کرنا ہی اسکے کاموں میں سے ہین اسکا لشکر عاقر مین رہا جہان ایک زہر کا
بجہا خنجر لگنے سے ہدایت ہوئی کہ گہر چلیئے اور بعد اٹہارہ مہینے بیکار صرف کر چکنے
ویلس کو فتح کرنے اور اسکاٹلنڈ کو ستانے کے لئے انگلستان کو چلا آیا
بعد بربادی یروسلم عاقر یورپ والون کی شوکت کا مشرق مین مرکز تہا یہ
شہر آخر کو عیسائی نام کے لئے ننگ ہونے لگا لیکن اسکی نخوت اور عیاشی اسکو
بربادی مین دفن ہوئی جبکہ تینتیس ۳۳ دن کے محاصرہ کے بعد سلطان خلیل کی
بہاری کلون نے ۱۲۹۱ع مین اُسکی دیوارونکو چور کر دیا اور وحشیان مملوک کو
(جو مصر کے مالک تہے) راستہ دے دیا ساٹہہ ہزار عیسائی قتل ہوئے اور
غلام بنائے گئے اور بعض جو بہاگے سیپرس (قبرس) کے کنارے پہونچتے
پہونچتے سمندر کی نذر ہو گئے انتہی
اب مین ان سب لڑائیونکا مفصل حال ایک اور کتاب سے لکہکر ختم کرون
لب التواریخ مولفہ مدرس سکندر فریزر ٹیٹلر نوان چہاپہ و تصحیح کی ہوئی
اوکسفورڈ کے مدرسہ کی مدرس التواریخ ڈاکٹر ایڈورڈ نیرس کی اور بمبئی اڈوکیشن
کمیٹی کے حکم سے لوئیس ڈکاسٹا صاحب اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ پولس متعلقہ
صوبجات بنگالہ و بہار اوڈیسہ نے اردو مین ترجمہ کیا مطبوعہ ۱۸۲۹ع مطبع چرچ مشن
جلد ۲ مین لکہا ہے

جہاد یعنے جنگ مقدس کا بیان ۱۷ باب فصل ۱

اہالی ترک یعنے ترکمان جو کہ تاتار کی قوم سے تہے انہون نے تارس اور ایماس کے
پہاڑون سے اونکی ولایت موسکوی پر گیارہوین قرن (یعنے گیارہوین صدی) کے

زمان مین خروج کیا اور بحر کسپیان کے ساحلون تک گھس پڑے عرب کے شاہون نے

طماع ترکون کو نوکر رکہا (اسی ڈہب پر جیسے کہ روم کے بادشاہون نے قبل اسکے

گاتہون اور جاہلون کو نوکر رکہا تہا اور وے خود مخدوم بن بیٹہے تہے) اور انہون نے

ان لڑائیون مین جو کہ تخت کے استحصال کی بابت ہوئین بڑی ہی بہادری کی

خلفاء بغداد یعنے عباسیون نے انکے مدعی خلفاء خاندان حضرت کے ممالک سیریا اور

مصر اور افریقہ کے لیلئے اور ترکون نے عباسیون اور بنی امیہ سے سارا انکا ملک

لیلیا ۱۰۵۵ع مین ترکون نے شہر بغداد کو اپنے قبضہ مین کیا اور خلفاء کی بابت

بالکل اٹہادی اور یہہ سلاطین ملکی شاہون کی بہ نسبت اب محمدیون کے

جیسے کہ پوپ سیجوین تہا اعظم المجتہدین سے پہلے جہاد کے زمان مین جو کہ گیارہ

قرن کے عرصہ مین گزرا مملکت عرب اور فارس اور بڑا حصہ ایشیائے صغیر کا شاہ

ترک کے انتظام مین تہا مشرقی مملکت اس نوع سے بہت گہٹ گئی اور

بہت سے ممالک اس مملکت کے جو سرزمین یورپ مین تہے اسکے تحت تصرف سے

نکل گئے مگر یونان اور مقدونیا اور تہریس اور الیریا پر ابتک قبضہ بنا رہا اور

آباد اور شان وشوکت سے تہا فلسطین ترکون کے قبضہ مین تہا اور اسکا صدر

(یعنے پایہ تخت) یروسلم کا شہر گو کہ اپنی اگلی رونق سے گہٹ گیا تہا تاہم اسکی عزت

مسلمانونکی نظرونمین بطور شہر مقدس کے تہی اور اکثر محمدی زیارت کے لئے وہان مسجد عمر

پر جایا کرتے تہے اور مسیحی ہمارے بچانیوالے کے مقبرے پر میکائیل ہفتم جو کہ مشرقی

سلطان تہا اسکے ہاتہہ سے ایشیا کی مملکتون کے نکل جانیکے باعث آتش غضب

جل رہا تہا پس اسنے ۱۰۷۳ع مین گریگوری ہفتم سے اعانت چاہنے کو لیٹر کا

طوق اطاعت سے فارغ کرے مگر اُس جھگڑے کے سبب جوکہ پوپ اور جرمنی کے سلطانوں کے
درمیان اُن دنوں تہا یہہ بات اُس عرصہ تک کہ ایک نیا سبب اسکے لیئے پیدا
نکلا معطل رہی
پیٹر ہرمٹ یعنے پطرس تارک الدنیا نے جوکہ باشندہ امینس کا تہا یروشلم کے
طواف سے لوٹنے کے بعد زور شور سے اُس مظلومیت کا جوکہ مسیحون نے ترکون کے
ہاتہہ سے اُٹہائی استغاثہ چاہا اور اربن ثانی نے اس دیوانہ شخص کو مجتہد ٹہرایا
کہ اُس بڑے منصوبے کی تعمیل کے لیئے پیشوا ہو جوکہ پوپون نے ٹہرایا تہا کہ
سارے مسیحون کو جہاد کے لیئے کمربستہ کرین تا کہ کافرونکو زمین مقدس سے منہدم
(یعنے معدوم) کردین اور ایک یہہ بہی مقصد تہا کہ اس سبب سے وہ نفاق
جوکہ یونانی اور لاطینی کلیسیا کے درمیان تہا انجام کو پہونچے اور اُنکا اقتدار
بڑہے تا کہ مغربی یورپ کے سلاطین و امرا دور دور ملکون کی جنگ مین مشغول
رہنے کے سبب فرصت نہ پاوین کہ اپنے دیس مین فساد مچاوین اس مشورے کا
آغاز دو جلسے جلسے شورے یعنے پلاسنشیا اور کلیرمونٹ مین ہوا پہلا شورے
مین کچہہ بند و بست نہوا کیونکہ اٹالیہ کے امرا اپنے گہر کے کار و بار مین مشغول تہے
اور نہ چاہتے تہے کہ دور و دراز کا سفر کرین اہالئے فرانس اہالئے اٹالیہ کی نسبت
زیادہ تر سرگرم نکلے اور ایک بڑا انبوہ طامعین و مفسدین عماید کا اپنے سب
متعلقین کے ساتہہ عزیمت و غنیمت کے لیئے اور اُس امید پر کہ نجات ابدی
ہوگی جسکا کہ ایک عجیب و غریب حکم سے پوپ نے وعدہ کیا تہا فوراً صلیب
اُٹہا کر چل نکلے پطرس تارک الدنیا نے اپنے علم کے تلے اسی ہزار جمع کئے اُنہین

شاہزادے اور امیرزادے اور علماے دین اور رہبان اور اناث اور اطفال
سب تھے غرض کہ اچھے برے بقول ایک معصر مورخ کے سب طرح کے لوگ مجتمع ہو گئے تھے
اور اُنھون نے ۱۰۹۵ء مین راہ مشرق کی لی جس جس ملک سے ہو نکلتے
وہان لوٹ کھسوٹ اور لوٹ پاٹ مچا دیتے کیونکہ جبکہ ایک بڑا انبوہ اس زعم سے
مجتمع ہو کر انکے جمیع اعمال قابل عفو ہونگے اُسکا ایسا ہی کچھہ ثمرہ ہوتا ہے پطرس
کی فوج جبکہ قسطنطنیہ کو پہونچی فقط بیس ہزار رہگئے شاہ الکسیس کومنینس نے
کہ جسکے حضور اہالے جہاد بہت ہی گستاخی سے پیش آئے نہایت پسندیدہ حلم
و عقل دکھائی ان مفسدون کے ہاتھون سے چھٹنے کے لئے اُسنے تعجیلاً جو امداد
کر دے چاہتے تھے انھین پہنچا دیا گیا اور اپنے جہاز بھی اُنہین دئے کہ بحر باسفورس کے
پار اُنہین اُتار دین سلطان سلیمان نے مینیا کے میدان مین انسے مقابلہ کیا اور
پطرس تارک الدنیا کے لشکر کو تکے بوٹی کر ڈالا اسی عرصہ مین ایک نیا مجمع جہاد
والونکا قسطنطنیہ مین اچھے اچھے سپہ سالارون کے زیر حکومت آپہونچا کہ جنکے
سرغنہ لاڈون والا گوڈفری ڈیوک برابانت کا اور ریمونڈ کونٹ تھولوس کا اور
نورمنڈی والا رابرٹ بیٹا ولیم شاہ انگلنڈ کا اور بوہیمونڈ بیٹا رابرٹ گسکارڈ کا
جو کہ سسلی کا مظفر تھا اور دوسرے بڑے بڑے عالیجاہ امرا تھے انکے ساتھہ بھی
جو کہ کئی لاکھہ کی جماعت تھی الکسیس اُسی طور شایستہ سے پیش آیا اور تعجیلاً
انہین بھی روانہ کر دیا اُسنے اسبات مین بہت دانائی ظاہر کی کیونکہ غازیون کا
یہی ارادہ تھا کہ جنگ جہاد کو اُسکے ملک کے لینے سے آغاز کرین اس جم غفیر کے
آگے اہالے ترک نہ ٹھہر سکے اور انہون نے دوبار ہزیمت کھائی اور جہاد والون نے

اُنکا تعاقب یروسلم تک کیا اور چہ ہفتہ کے محاصرہ کے بعد یورش کر کے شہر کو لیلیا
اور بڑے ہی ظلم و ستم سے وہان کے سب محمدیون اور یہود کو مقتول کیا یہہ واقعہ
۱۰۹۹ء مین ہوا پطرس تارک الدنیا کی حیات نے وفا کی کہ وہ شہر مقدس کی تسخیر
کو دیکھے مگر اربن ثانی اس ماجرے کے آگے ہی مر چکا تہا گوڈفری کے نام پر یروسلم
کے شاہ کا ڈنکا ہوا مگر جلد اسکے بعد پوپ کے نایب کو اُسے مُلک تفویض کر دینا پڑا
کہ جسکو علماے دین و مشایخ نے آیا مقرر کیا تہا (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۸ مشمولہ
مخزن مسیحی نمبر ۲ جلد ۴ مطبوعہ جولائی ۱۸۶۸ء مین ہے کہ اُسنے اپنے قلمرو مین اپنے
سر پر تاج شاہی کبہی نہ پہنا اسلئے کہ اُسنے کہا کہ مین اس لایق نہین کہ اُس جگہہ
مین جہان کہ میرے نجات دہندہ نے کانٹونکا تاج پہنا ہے (متی ۲۷ باب ۲۹) سونے کا
پہنون انہی جہاد والون نے ممالک سیریا و فلسطین کو چار جدی جدی سرکارونمین
منقسم کیا اور اس سبب سے انکی قوت بہت گہٹ گئی اسلئے تُرک اب زور
پکڑنے لگے اور مملکت ایشیا کے مسیحیون نے یوروپ سے استمداد کی درخواست ضرور
جانی

دوسرے جہاد کا آغاز مغرب کیطرف سے ہوا ۱۱۴۶ء مین فرانس اور جرمنی
اور اٹالیہ کے لوگون سے قریب دو لاکہہ مجاہدین کے ہیوہ کے زیر حکومت جو کہ فرانس
والے فیلقوس اوّل کا بہائی تہا نکلے انکا بہی ویساہی کچہہ حال ہوا جیسا کہ پطرس
تارک الدنیا کے لشکر کا ہوا تہا وے جو نہین مرزبوم ایشیا کے ساحل پر اوترے
اُنسے شاہ سلیمان نے گرما گرمی سے مقابلہ کیا اور شاہ ہیوہ عالم تنہائی مین
مر گیا اُسوقت یروسلم کا قلعہ ایسا کمزور تہا کہ ضرور پڑا کہ اُسکی حفاظت کے لئے

رہبان لڑائی پر کمر باندھتے پس اسی مقام سے فوجی بہادران ٹمپلر اور ہوسپٹالر
کے فرقے نکلے اور جلد اسکے بعد جرمنی زوار ین سے ٹیوٹونی فرقہ نکلا اسی حالت میں
پوپ یوجینیس ثالث نے مقدس برنارڈ کو کہ جسکا وہ شاگرد تھا اور لوگونمین یہانتک
اسکی قدر تھی کہ وہ یورپ کا اوریکل کہلاتا تھا معین کیا کہ ولایت فرانس میں
پند و نصایح سے لوگون کو دعوت جہاد کے لئے کرے اور انکا سرغنہ لوئیس ہفتم
کو چیک ہوا اُسنے کانرڈ ثالث شاہ جرمنی کی آمیزش سے تین لاکھ آدمی کھڑے
کئے مقدس برنارڈ کے ہاتھوں سے دونون شاہون نے سرخ صلیب پایا تھا
(انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۴۹ مشمولہ مخزن مسیحی جلد ۴ نمبر ۶ مطبوعہ جون ۱۸۷۱ع
میں ہے کہ پہلے جہاد کے پچاس برس بعد برنارڈ جہاد کے لئے وعظ کرتا چار و نظر
پھرا کہتے ہیں کہ برنارڈ کی اس دعوت پر چالیس لاکھ آدمیون سے زیادہ جہاد کے
لئے فراہم ہوگئے) الکونیم کے سلطان نے جرمنیون کو ٹکڑے بوٹی کر ڈالا اور لاوڈیشیا
کے متصل اہالئے فرانس نے بالکل ہزیمت کہائی اور بڑی ہی کمبختی اور خواری
کے بعد دونون شاہ غرق ندامت میں غرق ہوا اپنے اپنے ملک کو لوٹے قریب
ایکہزار آفت رسیدہ قبایل کے سبب معقول کے ساتھ مقدس برنارڈ کے
فعل کا زور و شور سے علانیہ شکوہ کرنے لگے کہ اُسے حرص نے یہانتک ورغلایا
کہ آپکو موسیٰ سے تشبیہ دے کہ اُسنے جیسے موسیٰ نے ایسے وعدہ کے بعد کبھی اسرائیل
کو امن چین کے ملک میں لیجائیگا انکی پہلی نسل کی خواری وتباہی بیابانمین
دیکھی
عظیم الشان صلاح الدین نے جو کہ شاہ مصر کا افسر تھا ارادہ کیا کہ مسیحیون کا

قبضہ فلسطین سے اٹہادے اور شہر یروسلم کا محاصرہ کر چونکہ انہون نے جمیع انواع کی
بد انتظامی و بدعملی سے تباہ ہو رہا تہا اُسے لیلیا اور وہان کے سردار لیوسگنان
ڈی گائی کو اسیر کر لیا مگر اُسکی بہت خاطر داری کی پوپ کلیمنٹ ثالث کا فرنگی
فتحیابی دیکہکر بہت ہی ہیبت زدہ ہوا اور اسلئے فرانس و انگلنڈ و جرمن کو تحریص
کرنے لگا کہ ایک نئے جہاد پر کمر باندہین اور ہر ملک کا لشکر اپنے اپنے سردار یعنے
فیلقوس اگسٹس اور رچرڈ اوّل اور فریدرک باربا روسا کے زیر حکومت ہوا اس
تیسرے جہاد مین شاہ فریدرک مرز بوم ایشیا مین نہاتے وقت مرگیا اور اُسکا
لشکر ہزیمت متواترہ سے تباہ و خوار ہوا فرانس و انگلشیہ افواج کے بخت سے
اُنکے کچہہ یاوری کی اُنہون نے پٹلیموس (یعنے تلمس) کا محاصرہ کر سنہ ۱۱۹۱ع مین
اُسے لیلیا مگر رشک و حسد کے سبب رچرڈ اور فیلقوس (یعنے فلپ) مین ایسی
بے مزگی پیدا ہوئی کہ شاہ فرانس بیزار ہوا اپنے ملک کو لوٹ گیا بہادر رچرڈ
تن تنہا صلاح الدین سے مقابلہ کیا اور قریب اسکیلون کے اُسے ہزیمت دی
مگر سفر کی مشقت اور قحط کے سبب اُسکا لشکر بہت ہی مضمحل ہو رہا تہا پس
اُسنے اپنے دشمن سے ایک عزت کے ساتھہ صلح کی اور اضطراراً فلسطین کو
چہوڑ جہاز پر سوار ہو اپنے ملک کو معاودت کی صلاح الدین کہ جسکا ادب
مسیحی لوگ بہی کرتے تہے سنہ ۱۱۹۵ع مین مرگیا
فلانڈرس والے کونٹ بالدوین کے زیر حکومت سنہ ۱۲۰۲ع مین چوتہے جہاد کے
لوگون نے کمر باندہی مگر اُنکا فقط یہی مقصد نہ تہا کہ کافرونکا استیصال کرین بلکہ
یہہ کہ مشرقی سلطنت کو بالکل منہدم کر ڈالین قسطنطنیہ جو کہ بتاریخ ۱۲ اپریل

باعث خانہ جنگی و بغاوت سے تباہ و خوار ہو رہا تہا اہل جہاد نے اُسکا محاصرہ کر بے
کسی نوع کی مزاحمت کے اُسے لیلیا اُنہون نے اپنے سردار بالدوین کے نام پر
شاہی ڈنکا مارا اگرچہ ضعیف کہ اسیلئے کئی مہینے بعد اُسے تخت پر سے اُٹہا مقتول کرین چند
بڑے بڑے سرغناؤن نے آپسمین مملکت شاہی کو بانٹ لیا اور اہالئے وینیشیا
کہ جنہون نے اس چڑہائی کے لئے اپنے سنجار کی اعانت دی تہی اُسکے اجر مین
اُنہین کانڈیا کا جزیرہ ملا کہ جسکا قدیمی نام کریت تہا الکسیس نے جو کہ سلطانی
خاندان کو منی سے نکلا تہا مرزبوم ایشیا مین ایک نئی سلطنت کی بنیاد ڈالی
اور جسکا نام اُسنے ولایت تریبیزونڈ رکہا پانچوین جہاد کی یہہ علت غائی
تہی کہ شاہ سیف الدین سے انتقام لین کہ جسنے ملک فلسطین پر خروج کیا تہا
اور ملک مصر کو ویران کردین سب پچہلے جہادون کی مانند اس جہاد کا بہی یون
انجام ہوا کہ ابتدا مین تو کچہہ فتح ہوئی مگر آخر کو غازیون نے ہزیمت اُٹہائی ان
اس زمانہ یعنے سنہ ۱۲۲۰ع مین مرزبوم ایشیا مین ایک بڑا ہیجان پیدا ہوا چنگیز خان
تاتاریون کو لیکر جانب شمال سے ولایت فارس اور سیریا پر ٹوٹ پڑا اور بے
کسی امتیاز کے ترکون اور یہود اور مسیحیون کا عرضکہ جنہون نے اُسکا سامہنا
کیا سب کا قتل شروع کردیا یہی ولاوردن نے کیا از قبیل ٹمپلار اور ہوسپٹالر
اور کیا نیوتونی سبہون نے زور شور سے سامہنا کیا مگر کچہہ مفید نہ پڑا اور فلسطین
ان غاصبون کے ہات آجاتا اگر لوئیس نہم فرانس والے کے جہاد کے سبب
کچہہ دنون نہ ٹہہر رہتا اس شاہ نے یہہ سمجہکر کہ اُسکی دعوت فلک کیطرف سے تہی
چار برس کی تیاری کے بعد اپنی بیگم اور تین بہائیون اور سارے فرانس کے

بہادرون کیساتہہ ارض مقدس کی عزیمت کی اسکے لشکر کا پہلا اقدام مصر کے
غلبہ پر ہوا اور وہان چندے فتحیاب ہوا انہون نے قاطبتاً ہزیمت اٹھائی اور
شاہ فرانس اپنے دو بہائیون کے ساتہہ (کیونکہ ایک تو لڑائی مین مارا گیا
تہا) اپنے دشمن کے ہاتہون مین گرفتار ہوا اُسنے اپنی آزادی مبلغ خطیر کے
عوض خریدی گو کہ دشمن کے عجیب وغریب تحمل کے سبب اس زر کا مقدار
کچہہ کم ہوگیا اور فرانس کو مراجعت کی اور وہان صلاح و فلاح اور فہم و فراست
کیساتہہ تیرہ ۱۳ برس تک اُسنے سلطنت کی چنانچہ حقاً کہا گیا ہے کہ اُسکا تقوی
ہر چند کہ ایک زاہد خلوت گزین کی مانند تہا مگر وہ حسن معاشرت شاہانہ سے
محروم نہ تہا اگر وہ زیادہ تر گہر مین مقیم رہتا مگر اُسی جنون نے بار دگر اُسے
گہیرا اور مسلمانون کے علی الرغم وہ پہر بقصد جہاد مرزبوم افریقہ کو روانہ ہوا
اور وہان وبا کے سبب اُسکا لشکر تباہ و خوار ہوا اور خود بہی مرگیا یہہ واقعہ
۱۲۷۰ع مین ہوا۔ لاطینیون نے دو ناپائدار سلطنتون کی بنیاد مشرق کی فوج
مین ڈالی کہ جنمین سے ایام جہاد کے تیسرے سال مین یروسلم کی سلطنت
تہی اور قسطنطنیہ مین لاطینی سلطنت ستاون ۵۷ برس تک رہی (۱۲۶۱ع مین
میکائیل پالیالوگس کے زیر حکومت یونانیون نے پہر اس شہر کو اپنے قبضے
مین کیا دیکہو لب التواریخ صفحہ ۱۰۲)
راویون نے یون لکہا ہے کہ ایک فائدہ جو ان مقدس لڑائیون سے حاصل
ہوا یہہ ہے کہ یورپیون کے اطوار مہذب ہوگئے (یعنے مسلمانون کی تہذیب نے
اہل یورپ مین بہی اثر کیا اور انہین مہذب بنایا سبحان اللہ۔

نگرویدمحروم زینت بارگاہ   چہ روے سفید وچہ بخت سیاہ

مگر ان ایام مین جوکہ فوراً ایام جہاد کے بعد گذرے اس نوع کی کچہہ ترقی معلوم نہین
پڑتی ہے انجام جہاد اور یونانی سلطنت کے ہبوط کے درمیان ۱۴۵۳ع مین دو
قرن جہالت اور ظلمت کے گذرے اور یہہ وہ زمانہ تہا جب علوم پہر ظاہر ہوے
اور ادب نمودپزیر آیا جہاد کا ایک نتیجہ یہہ تہا کہ مال غیر منقولہ کی تبدیل کئے انعامی
سلطنتوںمین ہوگئی اور امرا کے علاقے یک لخت چہوٹے چہوٹے زمیندارون پر منقسم
ہوے اس بات نے ولایت فرانس مین شاہی اقتدار کو بہت ہی بڑہایا مگر ملک
جرمنی مین جہان کہ شاہ اصالتاً پہ بے کسی فائدے کے جہاد مین شریک تہا
عابد کا اقتدار سلطانی اقتدار پر غالب آیا مگر ملک فرانس مین انعامی مستقلہ
سلطنتین کمزور ہوگئین اور فرقہ رذیل نے قوت پکڑی اور خود مختار ہو چلے
(یہان سے ثابت ہے کہ اقوام رذیل اہل یورپ کی ہی نظر مین خوار ہین)
اہالیٔ امصار جوکہ قبل اسکے امرا کے بند اطاعت مین تہے اُنہون نے اب
اپنی آزادی کی گرفت کی اور اپنا یہہ حق ٹہرایا کہ اپنے لئے قضات خود مشخص
کرین اور خود اپنے شرایع کے موافق منتظم ہونے لگے بعضون نے یہانتک
پیش قدمی کی کہ بے سند بیع کے آپ کو بند اطاعت سے فارغ کیا اور عابد کے
علی الرغم رسوم مقررہ کو پیش کر اُنہین ایک گرنری کے ساتہہ اس شش و پنچ
مین ڈالا کہ وے اپنی وجہ تعلق کی ثابت کرین ان جہادون کے سبب کلیسیا
بعضی باتون مین مستفید ہوے اور بعضے منتظر یوپون نے اپنی اقتدار کا زیادہ تر
انبساط حاصل کیا مگر جہادون کے خون خرابی کے انجام نے لوگون کی آنکہیں

کہو لیکن کہ پوپون کی خودغرضی پر نگاہ کرین اور بدعت کا تسلط کمزور ہو گیا مشائخ
سے اکثر نے بڑی دولت حاصل کی مگر علماء دین پر خراج مقرر ہونیکے سبب اسکا
عوض ہو گیا قلّت زر کے سبب یورپ کی سب سلطنتون کا سکہ منقلب و قلب ہوا
اس گمان کے سبب کہ یہود نے زر کو مجتمع کر مخفی کر رکھا تھا لوگ اُنکا تعاقب کرنے
لگے جہاد کے سبب بڑے بڑے فائدے اٹالیہ کی سرکارون جینوا اور پیسا اور
وینس نے اُٹھائے کیونکہ مصارف عساکر کے لئے مُلک لیوانت سے بڑی ہی
تجارت جاری تھی اسلئے وینس جیسا کہ مذکور ہوا ان لڑائیون مین بڑی ہی
سرگرم تھے اور اُنہون نے مغلوب ملکون سے اپنا حصّہ حاصل کیا

نتائج

اچھے اچھے نتایج جو کہ ان جہادون سے نکلے مختصراً یہہ ہین کہ انکے سبب بہت سے
اطوار پسندیدہ اور خصائل حمیدہ نمودار ہوئے جو کہ شاید اگر یہہ بات درمیان
نہوتی مدت مدید تک مخفی پڑے رہتے اور بڑے بڑے ردیہ استیصال کئے گئے
اور کاروبار تجارت نے جو کہ اُن شہرون مین جاری تھے جنکا اوپر مذکور ہوا تعجیلاً
سارے مغربی یورپ کو ایک ترقی پر چڑہایا علوم و ادراک کے باب مین یہی کہا
جا سکتا ہے کہ غالباً لاطینیون نے مشرقی صدر الصدور (یعنے قسطنطنیہ) کے
بہت سے اچھے نوشتون کو غارت کیا کہ جنکا ہاتھ لگنا اب امکان سے باہر
ہے ہنگام جہاد مین بہادری کمالیت پر پہونچی اور بہت سے عجیب و غریب فوائد
نکلے تمت کلامہ لب التواریخ مولفہ مدرس سکندر فریزر ٹیٹلر نوان چھاپا تصحیح
کی ہوئی ۔ آکسفورڈ کے مدرسہ کے مدرس التواریخ ڈاکٹر ایڈورڈ ڈینرس کی اور
بمبئی اڈیوکیشن کمیٹی کے حکم سے کلکتہ مین اردو ترجمہ لوئیس ڈ کاسٹا اسسٹنٹ

سوپرنٹنڈنٹ پولس متعلقہ صوبجات بنگالہ و بہار و اوڑیسہ جلد ۲ مطبوعہ مطبع چرچ مشن ۱۸۲۶ع باب ۱۷ فصل ۱۰ صفحہ ۸۶ - ۹۵

پہر اُسی کتاب کے ۱۸ باب ۱۰ فصل صفحہ ۱۰ مین مرقوم ہے کہ بہادری کی بنا خواہ مسلمانون سے یا نورمنون سے ہوئی ہو مگر تحقیق ہے کہ ہنگام جہاد سبین کمالیت پر پہونچی کہ جسکے سبب لوگ شدائد اور مشاقی کیطرف مایل ہوے تہے اور فوجی جلال کے لئے ایک میدان کہلا تہا یہہ بات سچ ہے کہ لوگ ان جانگزا عزیمتون سے کم واپس آتے تہے مگر وے جو واپس آتے اُسکے وطن انکی بہی قدر و منزلت کرتے تہے شاعر اور فسانہ گو انکی تعریف کرتے اور انکی بہادری کے احوال کو بہت سے مبالغہ کے قصہ اور کہانی کے ساتہہ رنگین کرتے بارود کے ایجاد اور حال کے توپخانے نے بہادر کی سب بہادری کے حوصلہ اور اُنکے جمیع لوازم کو پست کرا ڈرا دیا اور اُنکے سب مخصوص قواعد کو انجام پر پہونچایا انتہی

ہنری ثالث شاہ انگلنڈ کے بیٹے اڈورڈ ششم نے اخیر جہاد مین لوئیس نہم کی رفاقت کی اور فلسطین مین بڑی بڑی بہادریان دکہائین شاہ بابل سے اُسنے دس سال کی مفید صلح ٹہرائی اپنے باپ کے مرنے کی خبر سُن وہ انگلنڈ کو واپس آیا اور وہان ۱۲۷۴ع مین اُسکے سر پر تاج شاہی رکہا گیا البنو البحر صفحہ ۱۱۳

تیرہوین قرن کا آغاز ایک نئے مذہب کے جہاد سے ہوا البانی کے باشندون نے جوکہ البابجنس کہلاتے تہے پیس دے وا دین جرات کی کہ کلیسیا

تہولک کے اکثر احکام پر اس نیت سے کہ وے کتاب مقدس کے احکام کے برخلاف تہے چوٹ کرین انوسنٹ ثالث نے ان شقاقون کی تجویز و سزا کے لئے تہولوس مین ایک مقدس دربار ٹہرایا تہولوس کے کونٹ نے اس تعاقب سے اعتراض کیا اور اس جرم کی سزا کے لئے پوپ نے جبراً و قہراً اُسے اُسی کے متعلقین پر بہ قصد جہاد بہیجا اس عزیمت متبرکہ کا سر غنہ شمون کی مونتفورت تہا اور اس جہاد مین ازبسکہ ظلم و ستم نمایان ہوا خدمت مقدسہ کے فوائد کو پوپون نے ایسا بڑا تصور کیا کہ اُسے پایہ استمرار پر قرار دیا اور اسکا نام انکوزیشن (یعنے ایک دربار پوپ کیطرف سے شقاقیون کی تجویز اور تعذیر کیلئے) رکہا اور یہہ پوپ کے مختلف خطون مین یعنے سواے ولایت فیلیس کے تمام سرزمین اٹالیہ اور اسپانیہ اور پرتگال مین مقرر ہوے (لباب التواریخ صفحہ ۱۰۳)

ٹمپلر بہادرون پر اسلئے فیلقوس حسین بادشاہ فرانس کا غضب برانگیختہ ہوا کہ انکی طرف سے اسکے دلمین کچہہ شبہہ بغاوت کا پیدا ہوا تہا پس اُسنے اپنی سعی سے کلیمنٹ پنجم سے درخواست کر ایک حکم جاری کروایا کہ تمام مسیحی ملکون سے یہہ سب بہادر استیصال کردئے جاوین اور ساری مرزبوم یورپ مین یہہ نالایق نفی کا فتوی جاری ہوا مگر فقط ولایت فرانس مین یہہ بہادر مقتول ہوے ان آفت رسیدہ لوگونکا یہہ حال تہا کہ بہ نسبت انکے جرم کی تجویز کے اُنپر جبراً و قہراً فسق و فجور و بت پرستی کا اتہام دہرتے اور اُنہین آگ مین جہونک دیتے یہہ واردات سنہ ۱۳۰۷ع سے لیکر سنہ ۱۳۱۳ع تک جاری رہے (لباب التواریخ صفحہ ۱۰۴)

فہرست بعض واقعات عظیمہ بقید سنہ عیسوی

ازجدول تاریخ لب التواریخ صفحہ ۴۳۵-۴۰۳

اسکندریہ کی چار لاکھ کتابونکا کتب خانہ جلگیا سنہ ۴۸ قبل مسیحؑ

جولیس سیزر نے تقویم کی تصیح کی اور قمری سال کے عوض شمسی سال داخل کیا پہلے جولیائی سال کا آغاز جنوری سنہ ۴۵ قبل مسیحؑ کے

عیسیٰ مسیح چار برس قبل سال مروج کے پیدا ہوا

پلاطوس رومیونکی طرف سے یہودیہ کا ناظم مقرر ہوا — سنہ ۲۷ ع

انطاکیہ مین مسیحیون کو کرسٹیان لقب ملا — سنہ ۴۰ ع

سیرین مین یہود نے دو لاکھ یونانیون اور رومیونکا قتل کیا — سنہ ۱۱۵ ع

رومیون نے پانچ لاکھ اسی ہزار یہود کا قتل یہودیہ مین کیا — سنہ ۱۳۵ ع

انطاکیہ کے یہود نے مسیحیونکا قتل کیا — سنہ ۶۰۹ ع

یروسلم کو فارسیون نے زیر حکومت خسرو ثانی کے لیلیا — سنہ ۶۱۶ ع

سنہ ہجری کا آغاز — سنہ ۶۲۲ ع

خلافت ابوبکرؓ کا آغاز — سنہ ۶۳۲ ع

خلافت عمرؓ کا آغاز — سنہ ۶۳۴ ع

یروسلم کو عمرؓ اور مسلمانون نے لیا اور وہ چار سو تریسٹھ برس قبضہ مین رہے — سنہ ۶۳۶ ع

معاویہ کے زیر حکومت مسلمانون نے سیپرس کو لیلیا — سنہ ۶۴۹ ع

مسلمانون نے رہودس کو لیلیا اور پیتل کی مورت کو جو کولاسس کہلاتا تہا

توڑ ڈالا — سنہ ۷۵۲ع

مسلمانون نے سسلی کو لوٹ لیا — سنہ ۷۴۲ع

لیو نے سسلی اور کالابریا کے شہنشاہی ممالک لے لیے — سنہ ۷۲۵ع

لیو نے رہبانون کا تعاقب کیا — سنہ ۷۳۶ع

عبد الرحمن اوّل نے اپنے اوپر شاہ کوردوا کا لقب لیا — سنہ ۷۵۶ع

المنصور نے بغداد کو آباد کیا اور اُسے دار السلطنت بنایا — سنہ ۷۶۲ع

مسلمانون نے پہلے پہل عربی ہندسہ مرزبوم یورپ مین داخل کیا — سنہ ۹۹۱ع

تُرکون نے بغداد لیلیا — سنہ ۱۰۵۵ع

اہالے تُرک کا قبضہ یروسلم پر ہوا — سنہ ۱۰۶۵ع

پہلا جہاد ارض مقدس کیطرف پطرس زاہد پیشرو راہب کا — سنہ ۱۰۹۵ع

نصرانی مجاہدون نے انطاکیہ شہر لیلیا — سنہ ۱۰۹۸ع

جہادیون والے گوڈفری نے شہر یروسلم لیلیا اور مقدس یوحنا کے بہادرونکا تقرر — سنہ ۱۰۹۹ع

بالدوین شاہ یروسلم نے شہر بطلمیوس کو لیلیا (صلیبی جہادین) — سنہ ۱۱۰۴ع

ٹمپل بہادرونکا تقرر — سنہ ۱۱۱۸ع

دوسرا جہاد کہ جسکی تحریض مقدس برنارڈ نے کی تہی — سنہ ۱۱۴۷ع

یروسلم کو سلطان صلاح الدین نے لیلیا — سنہ ۱۱۸۷ع

تیسرا جہاد رچرڈ اول و فیلقوس اغسطوس کے زیر حکومت — سنہ ۱۱۸۹ع

چوتہا جہاد شہر وینس سے نکلا — سنہ ۱۲۰۲ع

سنہ ١٢٠٢ع فرانسیسون اور وینیشیون نے قسطنطنیہ لے لیا

سنہ ١٢١٠ع سیمن دی مونتفورت کے زیر حکومت ایلجنسیان پر جہاد کی چڑہائی

سنہ ١٢١٠ع چنگیز خان اور تاتاریون کا سنہ ١٢١٠ اور سنہ ١٢٢٧ کے درمیان خروج

سنہ ١٢٤٨ع پانچوان جہاد مقدس لوئیس کے زیر حکومت

سنہ ١٢٩١ع بطلیموس کو ترکون نے لیلیا جہادونکا انجام

سنہ ١٣١٠ع یروسلم کے مقدس یوحنا کے بہادرون نے رہودس کو لیلیا

سنہ ١٣٣١ع بتو توتی بہادر پروشیا مین جا بسے

سنہ ١٣٨٣ع انگلنڈ مین کالیس کے بچاؤ کے لئے توپ صرف مین آئی

سنہ ١٥٢٢ع رہودس ترکون نے لیلیا

سنہ ١٦١٠ع مسلمانون کو فیلقوس ثالث نے اسپانیہ سے نکالدیا

چونکہ سنہ ١١٨٧ع مین شہر یروسلم پہر مسلمانون کے قبضہ مین آگیا جیسا کہ ہندی تواریخ کلیسیا سے لکھہ چکا ہون یعنے صلاح الدین سلطان مشرقی نے (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ٢٠ کے بموجب سنہ ١١٨٧ع کو) یروسلم صلیبیا داروں کے ہاتہہ سے لیلیا تمام بادشاہ نصرانی اس (صلاح الدین سلطان مشرقی) سے لڑائی مین ہٹن کے جو متصل اگیرطبریہ کے ہے اور محاصرہ بیت المقدس مین ڈر گئے۔ اگرچہ مغلوب کرنا فوجون کا دلیل اُسکی حسن لیاقت پر نہین ہے لیکن وہ بیان جس کو اس کے دشمنون اور نصرانی تواریخ نویسیون نے بے رو رعایت کے لکہا ہے دلالت اسکے او صاف حمیدہ پر کرتا ہے۔ جبکہ بیت المقدس کو لشکر نے اسکے مسخر کرلیا اسنے امرا کو ان اس شہر کو

باوجود اس بات کے کہ بعضے بہائی اُنکے اس سے مقابلہ کرتے تھے اجازت دی
کہ وہ بیماروں کے ساتھہ شفاخانوں سرکاری مین حاضر ہوں اسکی خیرات
اور فیض عام نے تکلیف خاص کو جو بسبب مصیبت عام کے واقع ہوئی
مٹا دیا اور اس نے بہت سے روپیہ کا خراج جسکو اہل شہر نے اپنے امن
کیواسطے قبول کرلیا تہا معاف کردیا۔ نصرانی مجاہدین کچہہ اوپر اسّی برس
پہلے زمانہ صلاح الدین کے بیت المقدس پر قابض ہوے تھے اور جس
مسلمان کو انہوں نے وہاں پایا قتل کیا تہا لیکن صلاح الدین نے بمقتضائے
جوانمردی کے اسکا عوض نہ لیا اور ایک عبادتخانہ ان کے لیے چھوڑ دیا
تاکہ وہ اُسمین اپنی عبادت کی رسمین کیا کرین انتہی (از سیر الاسلام باب ۲
صفحہ ۱۰۲ و ۱۰۳) تب یہہ پیشین گوئی جو ۲ زبور مین ہے پوری ہوئی کہ
صادق خرمے کے درخت کی مانند لہلہاویگا وہ لبنان کے کیطرح سبز ہوگا
وے جو خداوند کے گھر مین لگاے گئے ہین ہمارے خدا کی درگاہوں مین
پہولینگے ۹۲ زبور ۱۲ و ۱۳
جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب مطبوعہ ۱۸۶۹ء کے صفحہ ۱۰۳ ۔
۱۰۵ اور انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۸ و ۹۹ مین لکھتے ہین کہ عیسائیوں نے
پہلی صلیبی لڑائی مین یروسلم کو بہ سرداری گوڈفری دسوین صدی کے
آخر مین فتح کیا تو اُسوقت بیت المقدس کے قلعہ مین چالیس ہزار
مسلمان تھے اُن سب کو عیسائیوں نے مع زن و فرزند قتل کرڈالا نہ
ضعیف آدمی نہ عورتین نہ پناہ مانگنے والے نہ بچہ کوئی بھی نہ بچا جن تلوار

ماؤن کو قتل کیا تہا اُنہون ہی نے بچون کو قتل کیا یروسلم کی تمام گلیان مقتولون سے
بہر گئین اور ہر طرف سے مجروحون کی آہ وزاری کی آواز آنے لگی جبکہ صلاح الدین
سلطان مصر و شام نے دوسری صلیبی جنگ مین بیت المقدس کو پہر فتح کرلیا
تو اُسنے ہرگز ظلم نکیا اور جب اہل قلعہ نے آپ کو اُسکے سپرد کردیا تو سلطان نے
اُن عیسائی قیدیون پر نہایت مہربانی کی اور جو لوگ ایسے غریب تہے کہ اپنی رہائی کی
قیمت نہ ادا کرسکتے تہے اُنہین مفت آزاد کردیا اس بادشاہ کی تہذیب اخلاق
کے سامنے فلپ بادشاہ فرانس تو کیا بلکہ ریچرڈ شیردل کی بہی حقیقت کچہہ نہ تہی
سلطان مصر کو علم ادب مین بہی کچہہ دخل تہا مگر اور فنون مین یہہ شخص کامل تہا
اور تمام اپنے فتوحات کے زمانہ مین اہل ہنر کی بہت قدر کرتا رہا۔ یہہ بادشاہ
فقیرون کیطرح اپنے نفس پر بہت تنگی کرتا تہا مگر اور لوگون کے واسطے اسکی
مہربانی اور فیاضی بیحد تہی رحم اور نیکیان اُسکی ذات مین بہت تہین اور
اُسنے اپنے زمانہ حیات مین ایسے کام کئے کہ اُسکے ہمعصر عیسائیون کو بہی ایسے
کرنے چاہئے تہے۔ یہہ سلطان بے شبہ دلیر و عقیل اور فیاض تہا دمشق کے
صلحنامہ کے تہوڑے سے عرصہ بعد اُسنے انتقال کیا اور کچہہ روپیہ اسواسطے دیگیا
میری وفات کے بعد یہہ روپیہ غربا اور مساکین پر بغیر تمیز عیسائی اور یہودی اور
مسلمان کے تقسیم کیا جاوے۔ اب فرق دیکہو عیسائی بادشاہ ریچرڈ اول ایسا
بادشاہ تہا جسکی تمام شان و شوکت اُس روپیہ سے قایم تہی جسے وہ اپنی رعیت
سے بظلم اور تعدی لیا کرتا تہا یہہ بادشاہ بہت لالچی اور شہوت پرست تہا اسکی
شہوت پرستی نے اُس سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد کرایا اور یہہ بادشاہ تمام عمر اپنی

اصطولی ان بغدادی ترکون نے ایکدفعہ بارہ لاکھ اور ایک دفعہ نو لاکھ عیسائی مار ڈالے تھے
اور باقی عیسائی شکست کھا کر بھاگ گئے تھے۔ ۱۸ تاریخ جنوری ۱۰۵۵ء کو طغرل بیگ
بغداد سے نکلا اور ۲۹ تاریخ مئی ۱۴۵۳ء مین سنی یعنی ترکون نے استنبول کو فتح کر لیا انتہی۔

درخور اعمال سیاست جزا	لیس للانسان الا ما سعی
[illegible]	اتہم اعجاز نخل خاویة
نیست ثابت ہیچ حق مشرکین	ورنہ فاتونا بسلطان مبین
منکران کردند عقل و ہوش گم	کذبوا بالحق لما جاءہم
شد قیاس مشرکین لغو و جنون	از تعالی اللہ عما یشرکون
وقف ذلت باشند اعدا دین	ان یشاء اللہ رب العالمین

تب پیشین گوئی جو سورہ بقر رکوع ۱۴ مین ہے پوری ہوئی اولئک ما کان لہم ان یدخلوہا
الا خائفین لہم فی الدنیا خزی ولہم فی الآخرة عذاب عظیم یعنی ایسون کو نہین پہنچتا
کہ داخل ہون وہان مگر ڈرتے ہوئے انکو دنیا مین ذلت ہے اور آخرت
مین بڑی مار ہے انتہی (از روے ترجمہ ان مطبوعہ مسلم پریس الہ آباد سنہ ۱۲۸۴ھ)
تفسیر حسینی مین ہے نیست مر ایشان را و نشاید کہ در آیند در ان
مسجد مگر ترسس کنان و منصور ست در زمان دولت اسلام ظہور یافت کہ
ترسایان را قوت رفتن در مسجد اقصی نیست از ترس مسلمانان انتہی۔
اور تفسیر فتح العزیز صفحہ ۴۲۳ مین ہے کہ در حق نصاری است در خلافت امیر المومنین
عمر فاروق و امیر المومنین عثمان ذی النورین این معنی بوقوع آمد
کہ ملک شام را از دست ایشان گرفتند و از بیت المقدس [illegible]

پیچھے ۱۴۵۹ء دیئے اُن باقی لوگون سے چڑھایا۔ واضح ہو کہ جب یہ عیسائی جو روس کاتہولکہا
تہے جنگ سے آئے تو ان بدکارون نے ترکون کو چھوڑ کر آپس مین قتال شروع کیا
۹۳ برس کے عرصے مین ۱۴۳ ہزار مقدس عیسائیون کو چن چن کر انہون نے آگ
مین جیتا جلا دیا اور زناکاری کا بازار یہانتک گرم تہا کہ ایک رومن کاتہولک
اسقف نے صرف اپنے علاقہ کے پادریون سے جو زنا کا محصول یا معافی کا
روپیہ لیا اور اُن زناکارونکی فہرست لکہی تو گیارہ ہزار پادریون سے لیا
گیا تہا اب دیکہو کہ جب پادریونکا یہہ حال ہو تو دوسرے لوگونکا کیا حال ہوگا
اسیطرح چوری یعنے خیانت اور نفع بہاہی لیتے تہے۔ اسی سبب سے ترکونکے
بادشاہ مسمی محمد ثانی نے قسم کہائی کہ ہرگز نہ سوؤنگا جب تک انکے بتون کو نہ توڑون
پس اُسنے ان بدکارون سے بہت بڑی لڑائی کی اور تباہ کیا انتہی

سیر الاسلام ترجمہ بریف سروے مصنفہ مارشمین مطبوعہ ۱۸۴۵ء کے باب چہارم
ترجمہ کیا ہوا پنڈت رام کشن کا صفحہ ۱۸۸ و ۱۹۰ مین لکہا ہے کہ عادات اور
خصال بجازت (یعنے بایزید الڈرم) کے جو بیٹا امراتہ کا تہا موافق اسکے
لقب الڈرم کے تہے الڈرم بجلی کو کہتے ہین (صفحہ ۱۹۰) اُسنے ملک ہنگری
پر فوج کشی کی اس ملک سے ترک ہمیشہ لڑتے رہتے تہے لڑنا باشندگان ہنگری
کی مدد مین فی الواقع لڑنا واسطے ممالک فرنگ اور مذہب نصاری کے تہا
بڑے بڑے جوانمرد امیر فرانس اور جرمنی کے نیچے علم سجسمنڈ اور سپاہ جہاد
صلیب کے لڑے لیکن بیچ لڑائی نیکوپولس کے (۱۳۹۶ء مین) بجازت نے
انکی ایک فوج ایک لاکہہ نصرانیون کو شکست فاحش دی اس فوج نے یہہ

لاف زنی کی تہی کہ اگر اچہانا آسمان گرپڑے تو اُسے اپنے نیزون پر تہام سکتے ہین

ایک جم غفیر اس لڑائی مین قتل ہوا یا دریاے ڈینوب مین ڈوب گیا اور شاہ

ہنگری ڈینوب اور بحر اسود سے گزر کر قسطنطنیہ مین جان بسلامت لیگیا اور

وہان سے چکر کہاتا ہوا اپنی قلمرو مین جہان اب کچہہ باقی نرہا تہا پہر آیا بجازت

نے بسبب حاصل کرنے فتح کے مغرور ہو کر یہہ دہمکی دی کہ مین بوڈا دار الخلافہ

ہانگری کا محاصرہ کرونگا اور متصل کے مُلکون جرمنی اور اٹلی کو اپنی اطاعت

مین لاؤنگا اور اوپر قربانگاہ سینٹ پیٹر کے جو روم مین ہے گہوڑے کو دانہ

کہلاؤنگا گبن صاحب بیان کرتے ہین کہ یہہ لاف زن بادشاہ بسبب لاحق ہونے

بیماری نقرس کے جو مدت تک رہے آگے بڑہنے نپایا اور باعث اسکا کچہہ معجزہ

پیمبر پیٹر کا یا برا حمت پیش آنا ممالک نصاری کا نتہا نتہا

پہر ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵۵ سطر ۱۳ — صفحہ ۱۵۹ مین لکہا ہے کہ جب سو برس

تک یورپ کے زبردست زبردست بادشاہ اُس عیسائی دین کے بڑے دشمن

(یعنی لشکر اسلام) سے اپنی ساری طاقت سے لڑ رہے تہے اور ساٹہہ لاکہہ عیسائی

اپنی جان دے چکے تہے تب ۱۲۹۱ع مین ترک لوگون نے شہر ٹلمیس کو فلسطین

مین کہ عیسائیون کا پچہلا قلعہ تہا (یعنے صرف یہی باقی تہا) لیلیا اور یہی یونانی سلطنت

جو کمزور ہوتی جاتی تہی ترکون کا سامہنا نہین کر سکے تب اُنہون نے اُس سلطنت کے

جو ملک ایشیا کو چہوڑ کر اور یورپ مین رہگئے تہے اُنہین چہین لیا اور ۱۴۵۳ع مین

شہر کانسٹنٹینوپل کو فتح کر کے یونانی سلطنت کو بالکل نیست کر دیا پہر اُنہون نے

اپنی سلطنت کو ملک ہنگاریا کی حد تک بڑہایا اور وہان سے الیمان ہی پر چڑہائی

کرنے کی تیاری کی انتہی تب یہہ پیشین گوئی جو ۸۴ زبور مین ہے پوری ہوگی
وہ قوت پر قوت بڑہاتے ہوئے چلا کرینگے خدا کے آگے صیحون مین حاضر ہونگے انتہی
از ترجمہ جوزف آدین صاحب چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ع ۸۴ زبور ۷

جان ڈیوین پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۲۱ مین لکہتے ہین کہ نو صلیبی
لڑائیان مجنون عیسائیون اور بیگناہ ترکونمین ہوئین اور قریب دو سو برس کے
یہہ لڑائیان رہین اور کرورون انسان مارے گئے انتہی

ظہور اسلام سے قریب دو سو برس پیشتر رومیونکی بادشاہت دو حصون مین
تقسیم ہوگئی اور یہہ دو حصے مشرقی اور مغربی کہلاتے تہے مغربی بادشاہت کا
دار السلطنت خاص شہر روم تہا اور مشرقی کا استنبول یعنے قسطنطنیہ تہا انتہی
(از دیباچہ رودمن ترجمہ قران شریف صفحہ ۱۴ دفعہ ۳۴ جسپر علماے عیسائی نے
اپنے طور کا حاشیہ و دیباچہ لکہکر ۱۸۴۴ع الہ آباد پریسبیٹیرین مشن پریس مین چہاپا)

پس اسی مشرقی بادشاہت کو ہندی مورخ کلیسیا نے یونانی سلطنت لکہا ہے
اور انگلستانی محاورہ مین ترکی سلطنت بہی اسی کو کہتے ہین اس سبب سے
۱۴۵۳ع مین ترکون نے اسے فتح کرلیا تہا اور سینٹ آیا صوفیہ کی گرجا کو جامع مسجد
بنایا اسکا دار السلطنت یورپ کے پورب اطراف مین اور کوچک ایشیا کے
سامنے ۳۲۹ع مین کانسٹن ٹین اعظم کے شہر کے نام سے اور روم بہی مشہور
ہوا اور قدیم شہر روم اسکے پچہم طرف ملک اٹلی مین ہے قسطنطنیہ کی تعمیر کے
تہوڑے دنون بعد رومی حکومت دو حصونمین ہوگئی ایک قدیم روم مین اور ایک
قسطنطنیہ مین (از طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۹۹ مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۳ع)

عیسوی کے قریب ۳۶۴ء مین از ضمیمہ جانسنین ڈکشنری مطبوعہ لندن ۱۸۶۷ء
تہیودوشس اپنی سلطنت کو مغربی و مشرقی دو حصہ کرکے ارکیدیوس اور ہنریوس
نامی اپنے دو بیٹون کو سپرد کر کے مرگیا اور تواریخ روم مصنفہ گولڈ اسمتہ انڈ انکس
مطبوعہ لندن ۱۸۵۴ء صفحہ ۳۵۹ مین ہے کہ تہیودوشس ۳۹۵ء مین مرا اور فوت ہوا
سے وحشی قومون کی چڑہائی مغربی سلطنت پر بڑے زور شور سے شروع ہوئی

از رو من تواریخ کلیسیا ۱۳۱

واضح ہو کہ محمد دویم سلطان ترک نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تہا اور پیشتر فتح قسطنطنیہ
سے ترکون کا دار السلطنت ادرین اوپل (یعنے ادرنیہ) تہا جو فرنگستان کا ایک
شہر ہے دیکہو سیر الاسلام صفحہ ۱۸۵ و ۱۹۲) جغرافیہ مصنفہ گولڈ اسمتہ شرح پادری
سی ان رائٹ ام اے موسوم بہ گرامر آف جاگرفی مطبوعہ لندن صفحہ ۲۵ مین ہے
کہ ادرین اوپل ادرین قیصر کا بسایا ہوا ہے اور یورپ متعلقہ سلطنت ترکی کا دوسرا
شہر ہے اور فتح قسطنطنیہ تک ترکون کا پایہ تخت تہا انتہی سلطان مراد منجملہ سلاطین
روم نے اول مرتبہ مسلمانونکی سلطنت یورپ مین قایم کی اور ادرین اوپل کو
اپنا پایہ تخت قرار دیا تہا سیر الاسلام صفحہ ۱۸۵ مین ہے کہ امراتہہ اول (سلطان
مراد) ارکن کے بیٹے نے جو تیسرا سلطان خاندان عثمان سے تہا (یعنے سلطان
مراد بن ارکن بن عثمان بن طغرل نبیرہ سلجوق (ایضاً صفحہ ۱۶۱ و ۱۸۳) بطور
حاکمون اپنے خاندان کے تیغ رانی کی تاریخ بے زن شیم سے مطالب صاف
نہین معلوم ہوتے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ امراتہہ نے تمام پرگنہ رومینیا کو جسے تہریس
بہی کہتے ہین ہلس پونٹ سے اور حد دار الخلافت تک مغلوب کیا اور کوئی جس سے

مقابلہ پیش نہ آیا اور یہہ بات بھی اوسی تاریخ سے واضح ہوتی ہے کہ اونسے فرنگستان مین ایڈریان اوپل (ادرنیہ) کو واسطے اپنے تختگاہ اور مقر مذہب اسلام کے تجویز کیا تھا

اسلام کا ایک زمانہ وہ تھا جسکا یہہ بیان ابہی لکہا گیا اور افسوس کہ ایک زمانہ ہمارے وقت مین ہے

مثنوی للمولفہ

عنادل چہپے بیٹہے ہوئے ہین	کہ غنچے سوئے اور بیٹہے ہوئے ہین
لیا ہے من نے عجب باج زر و درد	کیا ہے صرصر نے تاراج زر و درد
تماشا ہے باغ لالے سے سمن تک	بچا تا بت نہ گل کا پیرہن تک
چہ شدان کر و فر ہیہات ہیہات	فعطا اللہ میراث السموات
ستادہ غرق خون لالے کا صف ہے	کہ نرگس سبزہ بہی خنجر بکف ہے
کہان تک ہون سے اوٹہہ سکتی پلک ہے	علاج نرگس اب خار خسک ہے
اگرچہ حال اسلام است جانکاہ	مگر لاتقنطوا من رحمۃ اللہ

ایلی ایلی لما عزبتانی (۲۲ زبور ۱) اے خداوند اپنا کان جہکا اور میری سن کہ مین غریب اور مسکین ہون (۸۶ زبور ۱) اے خداوند میرا بہروسہ تجہپر ہے تو مجہے کبہی شرمندہ مت کر (۷۱ زبور ۱) کہ وے سب جو مجہکو دیکہتے ہین مجہپر ہنستے ہین وے بولیان بولتے ہین وہ سر ہلا ہلا کر کہتے ہین اسنے خداوند پر توکل کیا کہ وہ اسے بچاوے اگر وہ اس سے راضی ہے تو وہی اسے چہڑاوے (۲۲ زبور ۷) لیکن مین جو ہون سو تیری رحمت کی کثرت سے تیرے گہر مین آؤن گا اور تجہہ سے

مسجد کہود کر سکہون کے ایک گرو کا مندر تعمیر ہوا افسوس کہ خدا
کا گہر بندہ کا گہر بنایا گیا۔ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد
اقصی کو جو یہودی اور نصرانی عبادت خانہ اور حضرت داؤد
علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مسجود تہا۔ اُسکے
غارت ہونے کے بعد پہر نہین تعمیر کیا اور کیا اہل اسلام نے
قدیم الہامی کتابون کو جو ملک شام کی غنیمت مین کئی بار
آئی تہین یہ کہکر بیچنے سے نہین منع کیا کہ یہ بہی کلام الہی ہین
جس طرح کہ قرآن مجید انکا بیچنا روا نہین جس طرح قرآن کی
بیع روا نہین اہنین اہل کتاب کو ہدیہ مین دیدو۔ چنانچہ
ایسا ہی کیا گیا۔ دیکہو نیاز نامہ مصنفہ پادری صفدر علی
مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۷ء عیسوی صفحہ (۱۵۸)

رکن پنجم ۵

چونکہ ترنتوس روفس نے یا آدرین قیصر نے یروسلم مین ہیکل کی بنیاد
پر ہل چلوائی تہی جیسا کہ لکہہ چکا ہون اُسکے بعد اللہ جل شانہ نے اُس مقام ویرانہ کو
حضرت عمر فاروق کے ہاتہہ سے تعمیر کروایا اسکی بابت حضرت میکاہ نبی نے
اپنی کتاب کے ۳ باب ۱۲ مین کہ یہی آیت اُس باب کا آخر ہے اور ۴ باب ۱-۲ مین
یون فرمایا ہے اسلئے صیحون تمہارے سبب (یعنی نافرمانبردار یہودیون کے سبب)

کہیت کیطرح جوتا جاے گا اور یروسلم تودہ تودہ بن جائیگا اور ہیکل کا پہاڑ
جنگل کے اونچے مکانون کیطرح ہوجائیگا لیکن آخری دنون مین ایسا ہوگا کہ
خداوند کے گہر کا پہاڑ پہاڑیون کی چوٹی پر قایم ہوگا اور سارے ٹیلون سے اونچا کیا
جائیگا امتین اسکی طرف سیلان کرینگے اور بہتیری قومین آوینگین اور کہینگین
کہ چلو ہم لوگ خداوند کے پہاڑ اور یعقوب کے خدا کے گہر چڑہ جائین اور وہ ہمین اپنی
راہین سکہاویگا اور ہم لوگ اسکے راستون پر رفتار کرینگے کیونکہ شریعت صیحون سے
اور خداوند کا کلام یروسلم سے نکلیگا اور وہ بہتیری قومون کے درمیان حکومت
کریگا اور دور کی زبردست قومون کو ڈانٹیگا وے اپنی تلوارون کو توڑ کر پہل
بناوینگے الخ چونکہ یہہ ہیکل پہاڑی پر بنی تہی اسلئے وہان جانیوالون کے لئے
یہہ لفظ بار بار زبور وغیرہ مین آیا ہے کہ چڑہ جائین الغرض یہہ جو لکہا ہے کہ خداوند
کے گہر کا پہاڑ پہاڑیون کی چوٹی پر قایم ہوگا یہہ تو ظاہر ہے کہ جو عمارت کئی بار
ڈہائے جانیکے بعد بنتی ہے اسکی زمین خواہی نخواہی بلند ہوجاتی ہے اور یہی حال
ہیکل کا ہوا کہ کئی بار ڈہائے جانیکے بعد اسکی زمین جسوقت کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے
تعمیر کروایا ضرور کرسی دار ہوگئے یا یہہ کہ اسکی اس پچہلی تعمیر کے سبب باترقی
کلدیان ہے جیسا کہ حجی نبی کی کتاب کے ۲ باب ۹ مین لکہا ہے کہ اس پچہلے
گہر کی بزرگی پہلے گہر کی بزرگی سے زیادہ ہوگی رب الافواج فرماتا ہے الخ
اور یہہ کہ امتین اسکی طرف سیلان کرینگین یہہ بہی ظاہر ہے کہ تینون امتین
یعنی یہودی عیسائی مسلمان اسمین بستے اور اسے مقدس جانتے ہین پہر یہہ کہ
خداوند کا کلام یروسلم سے نکلیگا مطلب یہہ کہ جب حکومت اسلام پہلے یروسلم

قایم ہوئی تب شریعت اسلام وہان سے تمام ملک یہودیہ مین رایج ہوئی اور باقی پہر شوکت اسلام اور یہودی وغیرہ حکومت بالکل نیست ہوجانیکا بیان ہے اور یہہ توسب صحیح ہے اور چونکہ آخری دانیکا یہہ سب حال ہے تو اس سے ظاہر ہوا کہ یہہ پیشین گوئی صرف حضرت عمرؓ کی بابت ہے کہ جنکا عہد حضرت عیسیٰ سے چہہ سو برس کے بعد ہوا ہے

واضح ہو کہ ایک مضمون پیشین گوئی کا جو حبکاہ نبی کی کتاب کے آخر ۳ باب اور اول ۲ باب مین منقسم پایا جاتا ہے کہ جس سے پڑہنے والے کو اس پیشین گوئی کا مطلب سمجہنے مین کسیقدر تردد لاحق ہوا اسکا سبب بابون اور آیتون کو ترتیب دینے والے کی نادانی ہے چنانچہ مفتاح الکتاب صفحہ ۱۶ مین لکہا ہے کہ پرانے عہدنامہ کے باب اور آیتون کی تفصیل و نشان کارڈنل ہوگو نامی ایک شخص سے مسیح کے جانیکے بارہ سو چالیس (۱۲۴۰) برس بعد ٹہرائے گئے اور اسیطرح انجیل کے بہی باب اور آیتون کی تفصیل اور نشان رابرٹ اسٹیفنس صاحب سے جو مشہور عالم اور فرانس کے بادشاہی چہاپہ خانہ کا مہتمم تہا مسیح کے آنیکے پندرہ سو پینتالیس (۱۵۴۵) برس بعد ٹہرائے گئے مگر یہہ تدبیر کامل نہین ہے کیونکہ کہین کہین فصل کی تفصیل کے معنے مین باہم ربط دکہا نہین دیتا اس سبب سے چاہئے کہ طالب العلم جب کتاب مین پڑہے تو اپنے کو آیتونکی قید مین نہ چہوڑے بلکہ ہر ایک بات کو اسکے حقیقی معنے اور ربط کے موافق دریافت کرے انتہی تمت کلامہ

اور پہر یہہ کہ تب تک حضرت عمرؓ کے ہات سے اس پاک مکان کی تعمیر نہوئی

تب تک اللہ رب العالمین نے اُسے بار بار کی غارت سے آزاد نہونے دیا اُسکی
باب حضرت یسعیاہ نبی کو یون الہام الٰہی ہوا کہ صیہون کی خاطر مین خاموش
نرہونگا اور یروسلم کی خاطر مین دم نہ لونگا جب تک کہ اُسکی صداقت نور کی مانند
نہ چمکے اور اُسکی نجات روشن چراغ کی طرح جلوہ گر نہو اور قومین تیری صداقت
اور سارے بادشاہ تیری شوکت دیکھینگے اور تیرا ایک نیا نام ہوگا جو خداوند
کا مُنہ تجھپر ٹھہریگا (یعنے خداوند اپنے مُنہ یعنے زبان سے تیرا نام رکھدیگا) اور تو
خداوند کے ہات مین شاہانہ تاج اور اپنے خدا کے کف مین ایک شوکت کا افسر
ہوگا تو آگے کو متروکہ نہ کہلائیگی اور تیری سرزمین کا پھر خرابہ نام نہوگا بلکہ تو حفصیبا
(یعنے میری خوشی اُسمین) کہلائیگی اور تیری سرزمین بعولہ (یعنے خداوند والی)
کیونکہ خداوند تجھسے خوش ہے اور تیری زمین خداوند والی ہوگی یسعیاہ
۶۲ باب ۱ سے ۴ از اردو بیبل چھاپہ لندن ۱۸۷۰ع پس اس پیشین گوئی
مین یہہ جو لکھا ہے کہ تیرا ایک نیا نام ہوگا الخ

نیا نام اُسکا یہی معلوم ہوتا ہے جو مسلمانون مین رائج ہے یعنے بیت المقدس
کیونکہ یہی اُسکا نیا نام ہے ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۷ مین لکھا ہے کہ جسکو
عرب لوگ آجتک اگرچہ اُسکی عظمت جاتی رہی تو بھی بیت المقدس کہتے ہین
انتہی، پایا یہہ کہ اہل ترک جنکے تحت حکومت یروسلم ہے اُسے قدسی شریف
کہتے ہین (از دیباچہ روحی مطبوعہ ۱۸۷۸ع صفحہ ۸۶) پایا یہہ کہ اگلے زمانہ مین
وہ عبادتخانہ ہیکل کہلاتا تھا اور اب زمانہ اسلام سے اُسکا نام مسجد اقصی ہے
اور خداوند کے منہ سے وہ نام رکھا جاتا ہی کہ کلام اللہ مین وہ نام پایا جاتا

چنانچہ قرآن شریف مین اُسکا یہہ نام یعنے مسجد اقصیٰ موجود ہے دیکہو سورہ بنی اسرائیل
رکوع ۱ اور جب سے وہ اسلامی مسجد تعمیر ہوئی تب سے یروسلم جو بار بار خرابہ اور
ویرانہ ہوتا رہتا تہا مطلق ان آفتون سے آزاد ہوا یہانتک کہ قریب تیرہ سو
برس گذر گئے کہ وہ برابر آباد ہے اور ہرگز خرابہ اور ویرانہ نہین کہلایا اور حفظیباہ
اور بعولاہ اُسکے اسما صفات مین سے ہین یعنے یہہ نام تو یروسلم کے کبہی
رائج نہین ہوئے مگر شاید مطلب یہہ ہے کہ گویا ان دونون لفظونکے معنے کے مطابق
اُسکا حال ہوگا چنانچہ اس چوتہی آیت کے آخر مضمون سے یہہ بات ثابت ہے
جہان دونون لفظون کے معنے آیت ہی مین لکہے ہین کہ خداوند تجہہ سے
خوش ہے اور تیری زمین خداوند والی ہوگی انتہی یعنے نام کے ساتہہ معنے
بہی لکہنا ضرور نہین ہے مگر اسی جگہہ کہ جہان نام سے تو اسقدر نہین بلکہ اسکے
صرف معنے ہی سے غرض ہوتی ہے اور یہہ کہ پہر خرابہ نام ہوگا یہہ مسجد الصخرہ
کی تعمیر سے خاص مراد ہے کیونکہ اس سے پیشتر تو وہ بار بار خرابہ اور ویرانہ
ہوا کی مگر پہر کا لفظ یہہ پکار رہا ہے کہ قیامت تک اب کبہی اُسکا یہہ خرابہ
نام نہ ہوگا

اس پیشین گوئی کی صداقت اللہ جلشانہ کے اس انتظام سے ظاہر ہے
کہ ماہ ایلول کی تاریخ ۹ کو کسدیون یعنے بابل والون نے پہلی ہیکل کو جسے
حضرت سلیمان نے تعمیر کیا تہا غارت کیا اور اسکے چہہ سو چہتر برس کے بعد
جب رومیون نے دوسری ہیکل کو جسے ہیرودیس نے پہر شدہ بارا تہا غارت
کیا تو وہی تاریخ اور وہی مہینا تہا یعنے ماہ ایلول کی تاریخ ۹ (مفتاح الکتاب)

صفحہ ۵ و ۵) یہہ عجایب واقعہ اتفاقی نہین بلکہ تقدیری سمجہنا چاہیے چونکہ
چہہ سو چند برس پیشتر غارت ہیکل ثانی سے ہیکل اول غارت ہوئی تہی
لیکن اب غارت ہیکل اول کے ستر برس اسیری بابل کے اور چند سال
زمانہ تعمیر کے وضع کرکے تعمیر ثانی سے اُسکے غارت تک صرف چہہ سو برس
ہوتے ہین

ایک اور عجیب بات اس مقام مین یاد رکہنے کے لایق یہہ ہے کہ چہہ سو برس
پیشتر حضرت عیسیٰ سے بابل والون نے پہلی ہیکل کو بالکل غارت اور برباد
کیا تہا اور حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہی چہہ ہی برس
پیشتر رومیون نے دوسری ہیکل کو بالکل غارت اور برباد کیا یہہ انتظام
خدا کے تعین ٹہرا ہے یہہ اسے ارادہ سے سمجہنا چاہیے

اور یہہ جو ہندی تواریخ کلیسیا مین لکہا ہے کہ اُسکی عظمت جاتی رہی ہے
یہہ صریح تعصب ہے کیونکہ اگر ایسا ہے تو صلیب دار لشکر بنکر اُسکے لے لینے
کے لیے کیون تمام یورپ کے عیسائیون نے اپنی جان لڑا دی تہی اور
ماہ محرم ۹۳۵ھ ہجری مین بادشاہ فرانس نے سلیمان خان سلطان قسطنطنیہ
کو خط لکہا اور عبادتخانہ نصارا یعنے بیت المقدس کی درخواست کی سلطان
سلیمان نے جواب دیا کہ قدیم سے وہ مقام مسجد اہل اسلام ہے اب
گرجا گہر نہین ہوسکتا اور یہہ مقابلہ دین اور مذہب کا ہے اگر بال و جا بکیر
مانگتے تو مین تمہین دیتا انتہی از تواریخ قیصر روم چہاپہ ۱۲۸۱ ہجری صفحہ ۲۰
اور ہزارہا عیسائی ابتک بیت المقدس کے حج کو جایا کرتے ہین دیکہو الکتاب

مقامات المعروف روسن چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۱ع صفحہ ۲۳ اور یہودی تمام دنیا سے ابتک یروسلم ہی کیطرف منہ کرکے دعا و نماز کرتے ہین جیسا کہ ظاہر ہے اور کتاب سیر الاسلام مطبوعہ ۱۸۴۵ باب ۵ ترجمہ کیا ہوا تھیبر کا صفحہ ۲۰۸ مین لکھا ہے جبکہ پارسی مشرق کو رخ کرتے ہین جبکو وہ پاک سمجھتے ہین اسلیئے کہ وہان سے طلوع آفتاب کا ہے اور قوم اسیتین (یعنے صابئین) ماہتاب اور ستارون کو جو طرف شمال کے ہین دیکھتے ہین تو دل انکے ان اطراف کے مخاطب ہونے سے متوجہ جانب عبادت کے ہوتے ہین اسطرح بیت المقدس کیطرف کھڑے ہونے سے خیال یہودنکا اُس مکان پر ہوتا ہے انتہی اور اسیطرح جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب اردو صفحہ ۳ کے حاشیہ مین بھی ہے

یہودی لوگ سمجھتے تھے کہ مسیح جب آئینگے تو پہلے یروسلم مین ہیکل کی چھت پر نزول فرمائینگے اور وہان سے بے زینہ لگائے کود پڑین گے اور یہی معجزہ دیکھہ کر سب لوگ حضرت عیسیٰ کو پہچان لین گے چنانچہ ۹۱ زبور ۱۱ و ۱۲ مین لکھا ہے کیونکہ وہ تیرے واسطے اپنے فرشتون کو فرمائیگا کہ تیری ساری راہون مین حفاظت کرین وہ دونون ہاتون پر تجھے اٹھا لین گے تا نہو کہ تو اپنا پاؤن پتھر پر پٹکے انتہی اسی سبب سے انجیل مین لکھا ہے کہ شیطان نے مسیح کو ہیکل کے اوپر لیجا کر کہا کہ آپکو نیچے گرا دے کیونکہ لکھا ہے کہ وہ تیرے لیئے اپنے فرشتون کو فرمائیگا کہ تجھے ہاتون پر اٹھا لین ایسا نہو کہ تیرے پانو کو پتھر سے ٹھیس لگے انتہی متی ۴ باب ۵ و ۶

واضح ہو کہ بعض علماء اسلام اور نصارا کا قول ہے کہ مشرق کیطرف دیکھو تفسیر حسینی سورہ بقر کی آیت ۲۱ تو نصارا نے مشرق کو قبلہ اسکا واسطے قرار دیا اور یہود و نصارا کا قبلہ کی طرف منہ

چونکہ یہودی عقیدہ کے بموجب حضرت عیسیٰ کا آنا ابھی باقی ہے اور عیسائی بلکہ اسلامی
عقیدہ بھی یہی ہے کہ قریب قیامت مسیح کا آنا ضرور ہے اور یروسلم مین وہ ہیکل باقی
نہین ہے اور اُسی جگہہ اسلامی مسجد موجود ہے پس اگر حضرت عیسیٰ آوے تو
مسلمانون کے پاس آوینگے نہ یہہ کہ یہودیون کے پاس کیونکہ اسلامی
عبادتخانہ مین آوینگے ہان اے خداوند یسوع جلد آ (مکاشفات ۲۲ باب ۲۰) پس
اگرچہ یہود و نصارا حضرت نبی آخر الزمان صلعم کے مراتب سے غافل رہے اور
اپنے عقاید کی بنا کو قایم رکھنے مین دین اسلام کے کچھہ قدر نہ سمجھی تو بھی جس پتھر
کو راجگیرون نے ناپسند کیا وہی کونیکا سرا ہوا یہہ خداوند کیطرف سے ہے
اور ہماری نظرون مین عجیب اسلیئے مین تمسے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت یعنی
حقیقی ایمان اور بہشت از روی تفسیر اسکاٹ متی ۵ باب ۱۹ صفحہ ۸۴ تمسے لے لی
جائیگی اور ایک قوم کو جو اُسکے میوے لاوے دی جائیگی جو اس پتھر پر گریگا
چور ہو جائیگا پر جسپر وہ گرے اُسے پیس ڈالے گا (متی ۲۱ باب ۴۲ - ۴۴) یعنے
جبکہ فوج اسلام نے یروسلم پر چڑھائی کی تو اُسے فتح کر لیا اور جب صلیب دارون کے
لشکر نے یروسلم کے واسطے مسلمانون پر چڑھائی کی تب بھی لاکھون آپ ہی قتل
ہوے اور بقول اسکاٹ صاحب انگریزی مفسر کے کامیاب نہوے پس مسیح کی
یہہ پیشین گوئی کیا ہی پوری ہوئی کہ جو اس پتھر پر گریگا چور ہو جائیگا اور جسپر وہ
گرے اُسے پیس ڈالے گا انتہی اسیطرح پچھلے پہلے ہونگے اور پہلے پچھلے ہونگے کیونکہ
بہت سے بلائے گئے پر برگزیدہ تھوڑے ہین (متی ۲۰ باب ۱۶) یہہ پیشین گوئی بھی
حضرت عیسیٰ کی خاص مسلمانون ہی سے علاقہ رکھتی ہے کیونکہ علماء عیسائی

تحقیقات کی بموجب دنیا مین عیسائی بائیس کرور اسی لاکہہ اور مسلمان گیارہ کرور
ہین (از طریق الحیات فارسی مصنفہ پادری فانڈر صاحب مطبوعہ ۱۸۴۷ع صفحہ ۴۲
و مطبوعہ لندن ۱۸۶۳ع اردو طبع چہارم صفحہ ۶۸ دوسرا مقصد) پس برگزیدہ
وہی ہین جو تہوڑے ہین اب اگر کوئی کہے کہ یہودی ان سے بہی تہوڑے ہین
یعنے نوہ لاکہہ (ایضاً صفحہ ایضاً) تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وہ ان تینون خدا پرست
قومون مین پچہلے نہین ہین اور یہان حضرت عیسیٰ نے صاف بتلا دیا کہ جو پچہلے
ہین یعنے مسلمان اور پہر یہہ کہ ہونگے اس لفظ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ کا
اشارہ اُس فرقہ کیجانب ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد دنیا مین قایم ہونے والا
تہا یعنے مسلمان اور اگر عیسائیون سے مراد ہوتی تو یون فرماتے کہ پچہلے
پہلے ہوگئے یعنے مقبولیت کے درجہ مین یہودیون سے اول ہوگئے مگر مطلب یہہ
یہہ ہے کہ مسلمان مقبولیت کے درجہ مین یہودیون اور عیسائیون سے اول
ہونگے چنانچہ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے

نحن الآخرون من اہل الدنیا والاولون یوم القیمۃ

یعنے ہم دنیا مین تو پچہلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین انتہی پس ان دونون قول
کے بموجب مسلمانون کو بیشک مقبولیت کے درجہ مین یہودیون اور عیسائیون
سے اول سمجہنا چاہیے اور اسیطرح مسجد اقصی کو پہلی اور دوسری ہیکل سے
جیساکہ اس کتاب کے پڑہنیوالون پر ظاہر کر چکا ہون
اب اس کتاب کو مین ایک پیشین گوئی مندرجہ کتاب حضرت حجی نبی علیہ السلام
لکہہ کر ختم کرتا ہون جسکی عبرانی عبارت یہہ ہے و ہرعشتی ات کل ہگویم

وُنَاوُ حِمدَث کل ہَگویم وَمِل لیتِی اِث ہب یَت تِہ آمَر یہوہ صباؤت
یعنے لرزاونگا مین سب قومونکو اور آئیگا پسندکیا ہوا سب قومونکا اور مین
اس گہر کو جلال سے بہر دونگا رب الافواج فرماتا ہے (کتاب حجی ۲ باب ۷)
حِمدَث وہی نام حضرت رسول خدا احمد مجتبی صلعم کا ہے جسکی خبر حضرت عیسیٰ نے
بہی اسیطرح دی تہی کہ **یاتی من بعدی اسمہ احمد** (یوحنا ۱۴ باب ۱۶) اور یہہ
بات فقط مین نہین لکہتا ہون بلکہ گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ
۱۷ امین اقرار کرتے ہین چنانچہ قولہ اسکی بابت مین خاص نہایت مشہور پادری
پارکہرسٹ صاحب کا حوالہ رکہتا ہون کہ اس سے مراد محمد صلعم ہین نہ عیسیٰ
یا روح القدس اور یہہ مراد اس سبب سے ظاہر ہے کہ پیشین گوئی مین محمد کا
نام موجود ہے اس مقام پر یہہ دعویٰ نہین کر سکتے کہ مسلمانون نے تحریف کی ہو
انتہیٰ دیکہو حمایۃ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس
صاحب لندن طبع ۱۸۲۹ صفحہ ۸۹ دفعہ ۱۷) اور نہ فقط یہی بلکہ ۵۰ زبور ۲ مین بہی
حضرت رسول اللہ صلعم کا نام پاک اسطرح موجود ہے کہ صیحون سے حسن کے
کمال سے خدا جلوہ گر ہوتا ہے انتہی پادری ہیچل صاحب جنکی کتاب خطوط ہندوستانی
جوانون کیواسطے مطبوعہ ۱۸۶۹ء ہندوستان مین ہر عیسائی عالم کے پاس
موجود ہے فرماتے ہین کہ لفظ حسن کی کا ایت یعنے سریانی لفظو مین مشہور ناتج
لکہا ہے جسکے معنے عربی زبان مین اکیلا محمود ہو سکتے ہین اور یہہ پہلا لفظ محمد سے
کچہہ نسبت رکہتا ہے انتہی خطوط ہندوستانی جوانون کیواسطے مصنفہ پادری
جے مری ہیچل صاحب ال ال ڈی ترجمہ پادری جے ڈی بروں صاحب

مطبوعہ ۱۸۶۹ع باہتمام پادری واصاحب صفحہ ۲۰۷) خدا کا شکر کہ یہہ کتاب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نام پر ختم ہوئی اب خدائے کریم اپنے اس ناموز گنہگار اور کم ہمت کا بہی اس نام پاک کے وسیلہ سے خاتمہ بخیر کرے اور قبول فرمائے

اے یہوواہ سے ڈرنے والو یہوواہ کو مبارک کہو یہوواہ جو یروسلم مین ساکن ہے صیحون سے مبارک ہو ہللویاہ ۱۳۵ از زبور ۲۰ و ۲۱

خاتمہ

اسمین دو باب ہین

باب اوّل

ابنیاء علیہم السّلام وغیرہ کے نامون کے معنے اور بعض قدیم شہرون مندرجہ توریت وانجیل کے کہ جنہین سے اکثر اس کتاب دولت فاروقی مین مرقوم ہین جدید نام اور صحیح نشان اور تاریخ اعیاد یہود معہ مطابقت ناہہائے عبرانی و وانگریزی وہندی وفارسی وغیرہ

ابیہوتر نیک باپ	ابی جیل خوشی کا باپ
ابیب پرسے پہل نام ماہ عبرانی	ابیاہ یہوواہ میرا باپ ہے
ابئیل خدا میرا باپ	ابی ملک بادشاہ کا باپ

ابیرام بڑا باپ
ابیرہام بڑے گروہ کا باپ (معرب ابراہیم)
ابی سلوم سلامت کا باپ (ابن داؤد)
ارض صبی یعنے زمین ہرن کی (نام زمین بیروسلم)
ابیل مصریم مصریونکا ماتم کرنا
آدم خاکی یا لال مٹی
ادون برق بجلی کا صاحب
ادونیاہ خدا میرا مالک
ادون صدق صاحب صداقت
ارسطو کامل وفاضل یہہ لفظ یونانی ہے
ارسطو کے باپ کا نام نقوماخس ہے یعنی
مجادل قاہر عمر اڑسٹھہ ۶۸ برس
اخیاب باپ کا بہائی
افلاطون شاگرد سقراط معنے لفظ افلاطون
عام منفعت کثیر علم عمر اکیاسی ۸۱ برس
اخی ملک بادشاہ کا بہائی
اخی تفل ہلاکت کا بہائی
اخی توب نیکی کا بہائی

اسیاہ خدا کی قدرت
اسنون وفادار دعوی
انوس گناہ آلودہ انسان
الہام کہولنا یا ظاہر کرنا (خطوط ہندوستانی جوانونکے واسطے صفحہ ۲۶)
اپاسٹل رسول یا حواری (دیکہو تواریخ کلیسیا صفحہ ۶ اور اردو تواریخ کلیسیا صفحہ ۶ لفظ یونانی
انجیل یونانی میں انگلیون خوشخبری (از اعجاز قران صفحہ ۶۶) اور ایک کتاب میں دیکہا کہ انگلیوس اول اور سیوم حرف مکسور انگل یعنی فرشتہ اور یونانی میں یو یعنی خوب وخوش
اب لعزر مدد کا پتہر
ابدون ہلاک کرنیوالا (ایوب ۲۶ باب ۶) یہہ دوزخ کا نام ہے منجملہ سات ناموں دوزخ کے جیسے شئول (ایوب ۷ باب ۹) شاہت (ایضا ۱۴) حصبیہ (ایضا ۲ باب ۱۹) بیر یعنے کنواں یا چاہ گہنم یعنے جہنم

دوزخ اور مکاشفات ۹ باب ۱۱ مین ابدون

دوزخ کے فرشتہ کا نام لکھا ہے

ادوم لال

انّنایاہ ہنّا مہربان

اریوکیس مریخ کا پہاڑ

اسا حکیم

ارخ تُس یا اشدود لوٹ

ایوب رونیوالا

ادنیس مشن فائدہ مند

ادنیس فورس سفید فائدہ دینے والا

اُور انگ خواہ نور پیدایش ۱۵ باب ۷

اوریاہ خدا کا نور

اوریل ایضاً

اوریم وتُمیم نور اور کاملیت (سردار کاہن کے سینہ بند پر کے جواہر جنسے نور چمکتا اُنکے حروف ملانیسے سوال کا جواب حاصل ہوتا)

ایپس قبطی لفظ ایک سانڈ جسکے پیشانی پر [illegible] زبان پر [illegible] ماتھے پر ہلال ہوتا

از تواریخ مصنفہ ردلن صاحب

افود کاہن کے لباس کا ایک ٹکڑا دو پارچے ایک پیچھے ایک آگے اور کاندہے پر جہان دونو طرف ملجاتے ہین سونیکے مرصع دو چپراسون سے ملایا جاتا اور کمر پر ایک زری کے پٹکے سے باندھا جاتا تھا شمس الاخبار مطبوعہ امریکن مشن لکھنؤ ۲ نومبر ۱۸۷۲ء نمبر ۸ جلد ۶ مین قول پادری کریون صاحب

العازر میرے خدا کی مدد

الیوکرسٹ یونانی یعنی شکرگذاری (انگلینی مین سکرمنٹ) یا عشاء ربانی (روسن تواریخ کلیسیا صفحہ ۹)

اسقوف یونانی مین یہہ لفظ اپسکپس اور اُسکے معنے اہتمام یا خبرگیری کرنیوالا انگریزی مین اُسے بشپ اور ہندوستانی لوگ لارڈ پادری کہتے ہین

الیہو وہ میرا خدا

الیاہ خداوند خدا (الیاس)

الیفاز خدا کی کوشش

الیسبات خدا کی قسم (حضرت ذکریا)

کی زوجہ

الیسبع خدا کی نجات

افرائیم بہت میوہ دار یا دوہری پہل داری

اِمپراطور یعنے حاکم فوج یا سردار لشکر اور اس سے مراد شاہنشاہ انگریزی امپر فرانسیسی امپر یورا سپین کی زبانین امپرے ڈار اٹلی کی زبانین امپرے ڈور لاطینی امپرے ٹر از ڈکشنری وبسٹر صفحہ ۳۹۱

افراط بہتایت

اسکال انگور ونکا گچھہ

ایلی اب خدا میرا باپ

ایکبود جلال کہان ہے

اضحاک ہنسی عبری اسحاق

اسکریوطی تہیلی والا یا قاتل

اسمعیل خدا سُنیگا پیدایش ۱۶ باب ۱۱

اسرائیل خدا کا شاہزادہ یا ولی خدا کے پاس (حضرت یعقوب)

اِشکار اجر (بن یعقوب)

استیقان تاج

اِتی ایل خدا میرے ساتہ

ابی نیر نور کا باپ

آشر سعادتمندی یا خوشوقتی (بن یعقوب)

ب

بعال مالک یا خداوند ایک بت

بعل بیریت عہد کا مالک

بعلیم خداوندان جہوٹے معبودان

بپتسما اسطباغ غسل توبہ یا غسل ایمان یونانی مرقس ۱ باب ۴

بعل زبوب مکہیون کا مالک

بابُل یا بابلون گڑبڑ

بکا شہتوت کا درخت

بلعام لوگون کی ہلاکت

بلق غارت کرنیوالا

برنباس تسلی کا بیٹا حواری مسیح کا نام (کلیسیونکا ۴ باب ۳۶)

بیر سبع قسم کا کنوان (ابراہیم و ابی ملک دونون اس کوئے پہ قسم کہا ...)

ادنا انیل

پیدایش ۱۲ باب ۲۲ — ۳۲

بیل قدیم پیچ

بلیعال شریر شیطان

بیلچاسر خزانہ کا مالک

بیت عینا فروتنی یا راگ کا گھر یا کہجور کا گھر

بیت ایل خدا کا گھر

بیت حسدہ تکلیف کا گھر

بیت شمس سورج کا گھر

بیتولیہ منکوح شادی کیا ہوا

بیونرگس گرج کے بیٹے

بوکیم رونیوالا

بنت سبع قسم کی بیٹی ماں سلیمان کی

بنی یامین داہنے ہاتھ کا بیٹا ابن یعقوب

بُصرہ بہیڑ خانہ دیکھو صفحہ ۱۱ یا جائے تحکم

سیر الاسلام صفحہ ۹۸

بعل زبول خدا مکسی کا خدا ابلیس

بیبل یعنی کتاب اور مراد تمام مجموعہ توریت وزبور وانجیل مسیح کی پانچوین صدی مین یہہ نام تمام پاک کتاب کو دیا گیا — ۱۵۵۵ء تک باب اور آیات جیسا کہ اب بیبل مین پائے جاتے ہیں اُنمین مندرج نتھے — تو بھی بعضے باب ایسے تقسیم ہوئے کہ مضمون بخوبی نہین نکلتا سب متی ۹ باب ۳۸ و ۱۰ باب امتی ۱۹ ابا ۳۰ و ۲۰ باب اوغیرہ لغت کتاب مقدس صفحہ ۸۸ و ۸۹

بعل حنّان بعل مہربان ہے لغت صفحہ ۸۰

پ

پدان آرام نشیب یا میدان آرام کا یعنے سُریا

پلوس کاریگر

پطرس لفظ یونانی پتھر یا چٹان (ارامی زبان یا کلدی مین کیفا کے یہی معنے ہین از روے تفسیر متی صفحہ ۸۱) اور شمعون یعنی حضرت عیسیٰ کے بارہ حواریون مین سے ایک

پوریہم فرعون کی عبد (استرو باب ۳)

یہودی عیسیٰ میں سے ایک کا نام ہے

تپسگہ قلعہ

ت

تابیتھا تیز نظر و دور اندیش لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۶۴ میں ہے اس عورت کا عبرانی نام یونانی میں دُرکاس یعنے ہرنی

تموز پوشیدہ ایک عبرانی مہینا اور ایک بُت کا نام

ترتولیوس فریبی

تیمی عزت دار

تموتھیوس خدا سے عزت پایا ہوا

تہلیم ستایش کتاب زبور اور مزبور کو عبرانی میں مزمور کہتے ہیں

تیبل زمین (ایوب ۱۸ باب ۱۸)

تروفیمس خوب تربیت پایا ہوا

ترگوم معرب ترجمہ توریت کا ترجمہ مختصر تفسیر کے ترگوم کہلاتا تھا

توبل دُنیا

تفسح پایاب ایک شہر کنارہ فرات

توبل قاین دنیاوی ملکیت

تیمور لفظ ترکی معنی فولاد (از غیاث اللغات)

تلنطن بفتح اول وثانی وسکون ثالث وضم رابع لفظ یونانی بمعنی توڑہ ایک تلنطن میں تین ہزار مثقال ہوتے تھے از روسین تفسیر متی ۱۸ باب ۲۴ اور روسین بیبل لندن میں متی ۱۸ باب ۲۴ کے حاشیہ میں ہے کہ تلنطن کا وزن پندرہ سو تولہ کے برابر تھا اور اُسکی قیمت اٹھارہ سو پچہتر روپے ۱۸۷۵

توریت شریعت

تروفینا لذّت دار

تھیوفیلس خدا کا پیار کرنے والا

تروفوسا بہت چمکیلا نہایت تابدار

ج

جبرئیل خدا میں خوبی یا خدا کا پہلوان

جیرسوم یہاں ایک مسافر موسیٰ کا بیٹا یا نہیں پہچانا

جد گروہ (حضرت یعقوبؑ کا بیٹا)

جشن نزدیک آنے والا

جدلیاہ خدا میری بزرگی

جیلعاد گواہی کا پشتہ

چ

چنگیز مغلوں کی زبان میں بہت بڑے
کو کہتے ہیں یہہ لفظ آسمان اور بڑے سمندر
وغیرہ کی نسبت بھی مستعمل ہوتا ہے (از
سیر الاسلام حاشیہ صفحہ ۱۳۸

ح

حنوک مخصوص عربی میں ادریس
حبش جلا ہوا چہرہ
حوّا زندہ
حزقیل خدا کی قدرت یا خدا زور بخشیگا
حنانیاہ خدا کا بادل
حج میلہ
حفظیباہ میری خوشی اُسمین ہے
حزقیاہ خدا کی مدد سے زور آور
حیرام زندگی کی بڑائی
حباب پیارا
حوریب بیابان خشکی
حبقوق کشتی گیر حضرت حبقوق کی

کتاب مجموعہ توریت میں شامل ہے
(لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۷۲) میں ہے
کہ یہودیوں کے درمیان طرح طرح کی
روایتیں اس نبی کی بابت جاری ہیں
پر وہ کسکا بیٹا تھا یا کب پیدا ہوا یا کہاں
رہتا تھا کوئی صحیح بتا نہیں سکتا نہیں بھی
بیان نہیں ہو سکتا کہ کس بادشاہ کے
ایام میں اُسنے نبوت کی انتہی
حاجی عید
حام گرم بن نوحؑ
حدد سریانی یا حدر سورج و نام بت نام پسر اسمعیل

د

دجون اناج مچھلی
دان عدالت (بن یعقوبؑ)
دانیل خدا کی عدالت
داؤد پیارا عزیز
دیوتریفس زیوس کا پالا ہوا
دیاقون کارکن خادم انگریزی میں
ڈیکن (از اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۰ صفحہ ۳۱)

۱۱۳۵

دوراخمہ بکسر اوّل وسکون ثانی یونانی
سکہ جسکی قیمت دس آنہ ازروی انجیل
مطبوعہ لندن متی ۱۷ باب ۲۴) اصل مین
دوراہمہ بکسر اوّل وثانی یعنے دودرہم
ازروی تفسیر اسکاٹ
دبورہ کلام ربّانی یا شہد کی مکھی
بی بی ربقہ کی ساتھہ والی دائی کا نام
دیمی اوسکوری دو ندیچے جوڑا

ر

ربّ یا ربّی استاد مالک پیشوا یونانی
ربونی (حاشیہ بیبل مرقس ۱۰ باب ۵۱
چھاپہ ۱۸۶۰ع یہودیون دینی علما کے
تین درجے تھے یعنے رب اور ربّی اور
ربان ازروی تفسیر متی ۲۳ باب ۷
عربی مین غلام کے مالک کو رب بھی کہتے
تھے جیسا کہ مشارق الانوار کی حدیث
۱۰۰۷ مین ہے ولا یقل احدکم ربّی
اور یہی متی ۲۳ باب ۷ و ۸ مین بھی ہے

راخیل بھیڑ عبرانی راحیل حضرت
یوسفؑ کی ما
راحاب مغرور
رامہ یا رامات بلند کیونکہ وہ سلسلہ
کوہ کے ملنے کی وہ جگہہ ہے (از جغرافیہ
پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب
مطبوعہ ۱۸۶۷ و کیفیت نامہ ترجمہ پادری
اشٹرن صاحب مطبوعہ ایضاً صفحہ ۳)
رعمیس بادل کا گرج
ربقہ منایا ہوا (حضرت یعقوبؑ کی ماں)
رحبعام لوگونکا بڑہانیوالا (حضرت سلیمانؑ
کا بیٹا)
روبین سورج کا دیکہنا یا دیکہو بیٹا (حضرت یعقوبؑ کا بیٹا)
روداگل
رحوم زور وہ . قدرت
رُوفُس لال
روت سیر یا آسودہ (حضرت داؤد
کی پردادی)

ز

زکی عادل صادق

زبلون ساتھ رہنا (از رومن جیبل مطبوعہ ۱۸۶۰ء حاشیہ پیدایش ۳۰ باب ۲۰

زکریاہ خدا کی یاد

زبدی بڑا حصہ

زروبابل بابل کا پردیسی یا بابل مین پیدا ہوا

زرویاہ خدا کی زنجیرین

زلوتش غیور

زپورہ خوبصورتی زنگا معرب صفورہ

زیوس یا جوپٹر مددگار باپ ایک یعنے مشتری بت کا نام

س

سُرشدّی قادر مطلق میری جٹان سے

سلوس یا ساؤل مانگا ہوا خواہ گورا ایک ساؤل کو قران مجید مین طالوت لکھا ہے اور یہہ نام بسبب طوالت قد کے مستعمل ہوا دیکھو تفسیر حسینی وغیرہ

سمرون سامریہ چوکی پہرا قید خانہ

سکار سکم پیا ہوا یا متوالا از انگریزی

تفسیر طامس اسکاٹ یوحنا ۴ باب ۵

سراکین یا سراسین یعنے شرقین از تواریخ انگلستان مطبوعہ مطبع العلوم صفحہ ۱۵ اہل یورپ سلاطین اسلام کو شرقی بادشاہ کہتے ہین

سرہ یا سارہ بی بی یا شہزادی (از دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۷۰ مین ہے سرے کے معنے شاہزادی اور سرہ کے معنے بار آور کی)

سیت رکہا ہوا عربی مین شیث بثائے مثلثہ

سموئیل خدا سے طلب کیا ہوا

سترون شہانہ میدان

سِم نام یا ناموری عربی سام

سیلا سلامت یا نجات طلوع آفتاب (صداقت صفحہ ۱۰۵ مین ہے شیلا صلح بلطف کنندہ)

سدوم انکا بہید سدوم عمورا دیسے پیغمبر شہر لوط کے تہی

سافر شریعت نویس ایک فرقہ یہود (از روس تواریخ کلیسیا حصہ ۱ صفحہ ۱۰۰)

سینن سینا جہاڑی

سلیمان صلح جو ملاپ چاہنے والا

سوسن یا سوسنا ایک پہول کا نام

سالم سلمون سلوم سلامت

سلوآم بہیجا ہوا

سال یوبل بضم اوّل وثالث یعنی

سال خوشی ہر پچاسویں سال یہودیوں میں

ہوتا تہا کہ سب قیدی اور غلام آزاد

ہوجاتے تہے احبار ۲۵ باب مفتاح الکتاب

صفحہ ۵۷ اور یوبل کے معنے نرسنگا پہونکنا

سکندر اچہا آدمی یہہ نام یونانی الاسانڈر

یعنے اچہا آدمی عربی میں الاسکندر اردو بیاروی

سکرمنٹ لاطینی یعنے قسم سر مقدس

(رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۷۸)

ستتر بفتح اوّل وثانی وکسر ثالث یونانی

سکہ اسکا وزن ایکتول کے برابر اور قیمت

ایک روپیہ چار آنہ از حاشیہ رومن بیبل

مطبوعہ لندن متی ۱۷ باب ۲۷

سنیچر یعنی

سبت آرام اسدن یہودیوں کو

جمع کرنا آگ سلگانا لکڑیاں لانا وغیرہ

منع تہا اور ضرورت کیوقت دو ہزار ہاتہہ

کے فاصلے تک جانا روا تہا (لغت کتاب

مقدس صفحہ ۴۰۰) رومن تفسیر اسکاٹ

صفحہ ۱۶۰ میں سبت کی منزل کا فاصلہ

پندرہ سو قدم لکہا ہے یہودی لوگ قدیم

سے شنبہ کو سبت کے آداب بجالاتے تہے

مگر لغت کتاب مقدس صفحہ ۴۰۰ میں

عیسائیوں کا دستور مرقوم ہے کہ اتوار

(یکشنبہ) سبت سے بدلا گیا انتہی

ش

شحریث نماز صبح جسے صبح سے دوپہر تک

پڑہ سکتے ہیں یہہ نماز حضرت ابراہیم سے ہے

(پیدایش ۱۵ باب ۱) اور نماز دیگر کا نام

منحا یہہ نماز حضرت اسحاق سے ہے

(پیدایش ۲۴ باب ۶۳) اس نماز کو دو

بجے دن سے شام تک پڑہ سکتے ہیں اور نماز شب کا

نام عربیث یہہ نماز حضرت یعقوب سے ہے

(پیدایش ۲۸ باب ۱۰-۱۲) یہہ نماز شام

سے صبح تک پڑہ سکتے ہیں اسمیں نماز میں

اکیسواں تا تیسواں زبور ضرور پڑھنے ہیں
شارلیمن یعنے چارلس کبیر شاہ فرانس
دیکھو لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۱۸
شیطان یعنے مخالف (وہ ابلیس یعنے نا امید)
شمسون اُسکا بیٹا
شمعون سننے والا یا ماننے والا
شعیر کھُرکھرا نام کوہ

ص

صُغر چھوٹا حضرت لوطؑ کے شہروں میں سے پانچواں
صید مچھلی وغیرہ کا شکار کرنیوالا
صیحون اور **صیہون** تھر دنکا ڈھیر شور ہنگامہ
صفنیاہ خدا کا بھید
صدقیاہ خدا کی صداقت

ط

طالمی سوتر یعنے طالمی بچانیوالا (دینی دنیوی تاریخ صفحہ ۳۲۸)
طیطس صاحب عزت
طیبہ نام کشتی نوحؑ و نام اُس ٹوکری کا جسمیں حضرت موسیٰؑ کو رکھکر دریا میں ڈالدیا تھا لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۵۶

ع

عکن تکلیف دینے والا
عمالیق چاٹنے والا یا بدسلوک لوگ
عزرا مددگار
عمورہ ایک سرکش قوم
عدن عیش خوشی
عبدیاہ خدا کا بندہ
عرب صحرا یا دشت
عابد ادوم ادوم کا بندہ
عبیر یا **ہیبر** عبور کرنیوالا (یہ عبرانیوں کا باپ تھا (پیدایش ۱۱ باب ۱۴–۱۷) یہہ سام کے پوتے کا بیٹا تھا)
عوز مصلحت
عُزّیئیل یا **عزّیاہ** خدا کی قدرت
عساہئیل خدا کا بنایا ہوا
عُزریاہ جسکی مدد خدا نے کی

عدہ زیبایش

عبدیشوع نور کا خادم

عیسو شکیل یا بال والا

غ

غتنیل خدا کا وقت

ف

فلج تقسیم (بن عبر)

فلسطی پردیسی

فریسی خاص یا ممتاز یہ ایک فرقہ یہودیوں میں تھا (از رومن تواریخ کلیسیا حصہ ا صفحہ ۱۰۰)

فرعون بدلا لینے والا یا مگر یا سورج

فلدلفیہ بھائیونکا پیار

فرزی گانوں کے رہنے والے

فلیمن پیار کرنیوالا

فلپوس گھوڑونکا چاہنے والا

فنیحاس(؟) ہراست کی گزرگاہ

فوطیفار موٹا سانڈ یا جو سورج سے تعلق رکھتا اسلامی روایت میں یہ زلیخا کا شوہر اوّل تھا

فلکس خوشوقت

فستس خوشنود

فنیئیل خدا کا چہرہ یا رویا

فنیاہ موتی یا جوہر

فردوس باغ میوہ دار یہ لفظ در اصل فارسی پیرادوس ہے اور سنسکرت میں پردیشا اور گریک یعنے یونانی پیراڈائز اور معرب فردوس اور سب زبانونمیں ایکہی معنے ہیں از ویبسٹرز ڈکشنری

ق

قیبر یعنے قبر

قاناہ نئی جگہہ

قاین ملکیت عربی میں قابیل اور ترکی میں قاین کے معنے برادر شوہر و برادر زن

قورح گنجہ گنجا ہوا

قادس پاکیزگی

قنز یہ ملکیت

ک

کفرناحوم توبہ یا عیش کا کہیت

کریث خدا کا تاکستان

کوش کالا

کوشان جشستان اتہیوپیا

کلوری گلگتہ کہوپڑی (رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۲۳)

کدرون تاریکی

کدار سیاہی (حضرت اسمعیل کے بیٹے کا نام) پیدایش ۲۵ باب ۱۳

کرستش مسیح رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۰

کاہن امام منجم حکیم جادوگر (دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری گسٹ اسقف براڈ ہیڈ مطبوعہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۷۴ع صفحہ ۱۰۵) ایضاً صفحہ ۵۳ کاہن حکما و اطبا و نجومی و سحار انتہی

کالب کتا یا ٹوکری یا سرگرم عربی کلب

کوارٹس چوتہا

کاتہولک عام کلی

گ

گتسمنی کولہو کی جگہہ (رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۰۷)

گلیل یا جلیل دائرہ نام ضلع جو آشیر اور نفتالی وغیرہ کی میراث تہا الف کتاب مقدس صفحہ ۲۳۲

ل

لابان چمکتا

لاک غریب ذلیل

لاؤدیقیہ راستباز لوگ

عمونیل خدا اُنکے ساتھ

لاوی ملا ہوا شریک حضرت یعقوب کا بیٹا (پیدایش ۳۵ باب ۲۳)

لعمی میرے لوگ نہین

لہب شعلہ غزل الغزلات ۸ باب ۶

لوبس بہتر

لبنان چونکہ اسکی چوٹیوں پر برف جمی رہتی ہے اس سبب سے اسے جبل لبنان یعنے کوہ سفید کہتے ہین الکتاب کے مقامات المعظم

صفحہ ۹

لارحومہ غیر مرحوم

لوط لپیٹا ہوا یا مُہر

لوقا یا لوقیوس روشن

م

مصر عربی میں شہر عبرانی میں مزرائیم مصیبت

مردکی توبہ

موریاہ خدا کی تلخی

موسیٰ پانی سے نکالا ہوا

منسّی فراموشی (پسر یوسف)

منوحہ آرام

مجوسی نجومی کاہن دانا (ردمن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۷)

مود یون اناج ناپنے کا پیمانہ (ردمن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۳۴۷)

مرقس (رومی لفظ) صاحب عدل

مارتھا کڑوی ہونیوالی

مریم تلخی یا دریا کا قطرہ

مسّا امتحان آزمائش

متیاس خدا کا انعام

متّی خدا کا دیا ہوا حضرت عیسیٰ کے حواری کا نام اور حضرت یونس کے باپ کا نام (مشارق الانوار صفحہ ۱۲۴)

مگسبیل بیت یونس بن امتّی مرقوم ہے

مسیح مسح کیا ہوا

متوسلح اُسکے مرنے پر موت بھیجی

میکا فروتن

میکائیل میکیاہ کون ہے خدا کی مانند

مواب باپ سے

ن

نعمان پسندیدہ

نبال احمق نادان

ناحوم تسلّی دینے والا

نعومی خوبصورت یا دل پسند

نفتالی میری کشتی یا میرا الجھنا

ناصرہ الگ کیا ہوا

نبوکدنذر نبو کے خزانوں کا قبضہ کرنیوالا
(بخت نصر)
نبوسرددان نبو کے صاحبوں کا پیشوا نیوالا
نحمیاہ خدا کی تسلی
نمرود باغی (پیدایش ۱۰ باب ۸)
نینوا خوبصورت (یہاں حضرت یونسؑ بھیجے گئے تھے)
نوح یا نوحا آرام یا تسلی
نود آوارہ

و

وشتی بینیوالی

ہ

ہارون قوت کا پہاڑ یا روشنا
عربی میں نگہبان گنتی ۳۳ باب ۳۹
ہابیل آدم کا بیٹا بطلان یا شہر یا ماتم
ہلیلویاہ خدا کی تعریف کرو۔
ہب ہب یعنی بیار بیار نام فرشتہ
دوزخ امثال ۳۰ باب ۱۵

ہیرودیس چمڑے کی رونق
ہوسیع نجات دہندہ
ہاجرہ پردیسی ڈرنیوالا
ہامان شور تیاری
ہند تعریف (فارسی مین دزد راہزن غلام)
ہرماس یا مرکری یوس ایک بت کا نام
ہرزون گرہ سوار
ہزائیل جیسے خدا دیکھتا یا (بادشاہ آرام

ی

یحمور ریم ہرن
یدیدیاہ بہت پیارا
یسوع نجات دینے والا معرب عیسیٰ
یعبیز غم یا تکلیف
یعقوب تعاقب کرنے والا (عیسو کے پیچھے پیدا ہونیکے سبب یہہ نام ہوا)
یاہ از خود موجود ازلی
یعزیر مددگار

یبوس حقارت	یابل
یہویدع خدا نے پہچانا (نام سردار کاہن	یہوداہ بدال مہملہ خدا کی
یہوشفاط خدا کی عدالت	(بن یعقوبؑ
یوحنا خدا کا فضل یا انعام (عربی میں یحیٰ)	یہوواہ بدو واز خود موجود اسم ذات باریتعالیٰ
یوکابد خدا کا جلال	یہوواہ نسی خدا میرا جھنڈا
یوئیل راضی یا قسم کہانے والا	یہوواہ شمہ خدا وہان ہے
یوناہ فاختہ عربی مین یونس	یہوواہ صدقینو خدا ہماری صداقت
یوسف افزونی (ابن یعقوبؑ)	یمیمہ دن کیموافق خوبصورت
یشوع نجات دینے والا (حضرت موسیٰ کے جانشین)	یرمیاہ خدا کی بزرگی یا خدا سے سرفراز کیا
یبین پہچانتے والا نام بادشاہ حصور	یربعام عوام سے لڑنے والا یا جسکے لوگ بہت ہون
یسعیاہ خدا کی نجات	یربعال بعال اپنے حق کا اظہار کرے
یافت خوبصورت عربی مین یافث بثائے مثلثہ	یروسلم سلامتی کا رویا
یاہو یہوواہ ہے	یسوران راستباز یا صادق
	یستی میرا ہد یہ حضرت داؤدؑ کے والد

ناپ اور وزن وغیرہ

ماپ پانی کے واسطے از لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۲۷

بط خومر کا دسوان حصہ چنانچہ ایک بط مین قریب تیس سیر کے گنجایش تھی کیونکہ خومر اسمین دس بط یعنے تین سو سیر یا ساڑہے سات من کی گنجایش تھی

واسطے از لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۲۷

تابہ آدمر تہے اور وہ خومر کا دسواں حصہ تہا چنانچہ اسکی اور بط
ایفہ یعنی ایک سی تہی یعنے تیس سیر کب وہ پیمانہ کی چوتہائی تہی یعنے ڈہائی
سیر خومر اسمیں دس بط یا ایفے تہے یعنے تین سو سیر یا ساڑہے سات من
تہا تقریباً تہے انتہی

وزن سکہ ہائے عبرانی از لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۱

بیقع نیم تولہ کے برابر تہا جیرہ وہ تولہ کا بیسواں حصہ تہا مانہ وہ پچاس تولہ
کی برابر تہا قنطار وہ تین ہزار تولہ کے برابر تہا ثقل یا مثقال وہ ایک
تولہ تہا

رومی وغیرہ سکہ جو اسیری بابل کے بعد یہودیوں میں رایج ہوے
دینار کا وزن تین ماشہ تہا درہم وہ رومی دینار کی برابر تہا یعنے تین ماشہ
بیتا کا وزن پچاس تولہ تہا لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷

بعض شہروں کی شناخت جس سے واقفیت اس کتاب کے پڑہنیوالے کو ضرور ہے

ایلیمی شہر ہا ہیں ایک صوبہ جو بینس
اور انتی لبنس پہاڑوں کے درمیان
واقع ہے لوقا ۳ باب ۱
ادریہ خلیج ہند وغیرہ کا ایک نام
اور وہ علم ایک ملک جو عرب کے اوتر اور

یہودیہ کے دکہن طرف واقع تہا
افسس کوچک ایشیا کا ایک شہر جو
ارتیمس کے مندر کے سبب سے مشہور تہا
(اس سے تین کوس کے فاصلے پر اصحاب کہف
کا غار ہے از تفسیر حسینی و اعجاز قرآن صفحہ ۵۰

ترکون نے فوج کشی کرکے اُس مُلک کو لیلیا
روسن تواریخ کلیسیا صفحہ ۳۶

اردشیر یا شیرشاہ یا اخسویرس جسکا
یونانیون نے ارتاززکسس نام رکہا
یہہ بادشاہ کوش سے ہندوستان تک
ایکسوستائیس ۱۲۷ صوبونپر سلطنت کرتا تہا
یہودی جو بابل مین اسیری ستر برس کے
بعد رہگئے اسکے ظلّ حمایت مین تہے اسکی
دارالسلطنت کا نام شوشتر یا سوسن تہا
جیسے یہودی شوشان یا شوشان ہیرہ
یعنے پت کہتے ہین مسیح سے چارسو چوہتر
برس آگے یہہ بادشاہ تخت پہ بیٹہا یہودن
آستر اسیکی ملکہ تہی اور ہامان اسی کا وزیر
تہا جسنے تمام مُلک کے یہودیون کے قتل کا
فرمان جاری کیا مگر خدا کی عجیب قدرت سے
وہ آپ مع دس بیٹون اور ہزارہا دوسرے
بادشاہی ملازمون کے قتل ہوا عید پوریم
یہودیونمین اُسیوقت سے ہے

ابہون یہودیہ کا ایک شہر جو یردن کے کنارہ پر تہا

اخایہ یونان کا دکہنی حصہ جسکا پایہ تخت
کرنتس تہا

اماؤس ایک شہر جو یروسلم سے
ساڑہے تین کوس کے فاصلہ پر تہا

امفیپولس مقدونیا کا ایک شہر جو
سٹریمون ندی کے کنارہ پر تہا

انطاکیہ یا انٹی اوک سابق مین
سُریا کا بڑا شہر تہا اور اُسمین عیسائی
پہلے پہل کرسٹیان کہلائے اس شہر کا
بانی انٹیوکس کا بیٹا سلوکس مصاحب
سکندر تہا اب اُسمین چودہ مسجدین ہین
اور گرجا گہر ایک بہی نہین (الکتاب کے
مقامات المعروف صفحہ ۵۷) یہہ شہر
اوترکیطرف یروسلم سے تین سو میل
دور ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۲)
اور دوسرا انطاکیہ ایشیائے کوچک یعنے
ولایت روم اور صوبہ پسدیہ مین واقع ہے
(روسن تواریخ کلیسیا آخر صفحہ ۲۳ جلد ۱)

اَنتی پترس سامریہ کا شہر

اپی فورم اٹلی کا شہر جو روم سے بیس کوس کے فاصلہ پر تہا

اپلونیا مقدونیا کا شہر

ارپگس یا کوہ مریخ جسپر اسینی کی مجلس اکثر ہوتی تہی

ارمتیا یہودیہ کا شہر جو اب راملہ کہلاتا ہے

آرمجدون یعنے کوہ مجدو اور مجدو ایک شہر تہا جسے سلیمان نے تعمیر کروایا

استوس کوچک ایشیا کا بندر

اسینی اٹیکا کا پاے تخت اور یونان کا مشہور تر شہر کرنتس سے ۱۲ ½ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے

اتالیہ پمفولیہ کا شہر ہے

ازوتس یا اشدود پلستاین کا شہر جو ان دنوں ازدود کہلاتا ہے

اسکندریہ مصر کا بندرگاہ جو بڑی تجارتگاہ تہی

افرایم پلستائن کا ایک شہر جو فرقہ افرایم کے متعلق تہا

اِکونیم کوچک ایشیا کے صوبہ لوقاونیہ کا پاے تخت

ایلام ایران کی دکہن طرف کی ولایت شوستر اور شیراز وغیرہ کو ایلام کہتے ہین اور اُسکے اوتر کو کہ ہمدان اور اذربایجان وغیرہ ہے مادا ے یا مداین بولتے ہین (از میزان الحق صفحہ ۱۸۹ مطبوعہ ۱۸۶۲ء باب ۳ فصل ۱

الرقوم ایک مُلک جو خلیج بند وقیہ کے پورب طرف واقع تہا

اسفانیہ یورپ کا ایک بڑا مُلک یعنے اسپین مُعرب اندلس (از تواریخ کلیسیا جلد صفحہ ۱۲)

اٹلی یورپ کا ایک مُلک جسکا پاے تخت قدیم روم تہا

ایشیا ہنیر یا ایشیا کوچک جو بالفعل اندولی کہلاتا (از مفتاح الکتاب صفحہ ۱۴) یہہ جزیرہ نما ملک شام کے اوتر طرف سلطان روم کے عمل مین ہے اسے نواحی ایشیا کہتے ہین رومی نواب خود اُسکا انتظام کرتا تہا

اٹلانٹک یعنے بحراوقیانوس یامحیط
غربی (ازحاشیہ موید الاسلام صفحہ ۶۱
ایشیا ہندوستان لنکا برہما سیام
چین جاپان ترکستان افغانستان
ایران عرب شام کنعان عراق
یورپ انگلنڈ اسکات لنڈ آئرلنڈ
ناروے سویڈن روس پروشیا ڈنمارک
ہالنڈ بلجیم فرانس جرمن اسٹریا پرتگال
اسپین اٹلی یونان روم جدید یعنے ٹرکی
افریقہ مصر نوبیا ابیسینیا بربر صحرا
نگیشیا مدگاسکر فزاکو وغیرہ (ازمنول
جاگرفی صفحہ ۵ فہرست
بیت عبارا پایاب کا گھر یہودیہ کا شہر
جہان حضرت یحیی بپتسما دیتے تھے
بیت حکارم انگور کے درخت کا گھر
یروسلم اور بیت اللحم کے درمیان ایک گانو
بیت شان آرام کا گھر یردن سے
۱۴ میل دور ایک گانو
بیت حوران غار یا سوراخ کا گھر یہ
دو گانو بیت حوران عالی اور بیت
حوران سافل یروسلم سے بارہ میل پر تھا
بیت اللحم کہانا پینا وہان ہمیشہ بہت
ہوا ہوگا کیونکہ شروعمین اسکا نام افراطہ
تہا (پیدایش ۵ باب ۱۹) عبرانیون نے
اُسے روٹی کا گھر کہا اور اسکا نام عربی
نام سے فدہ ساید لکر گوشت کا گھر ہے
لغت کتاب مقدس صفحہ ۹۶ یہان حضرت
داؤد اور اُنکے بعد حضرت عیسیٰ پیدا ہوے
بیت الشموث بیابانوت کا گھر
کنعان کی سرحد کا ایک شہر
بیت صیدا رحمت کا گھر (گلیل کا
ایک شہر جو جنسرت کی جھیل پر واقع ہے
مسیح نے اُسکے باشندونمین سے تین
رسولون یعنے اندریاس اور پطرس
اور فیلپوس کو مقرر کیا لغت صفحہ ۹۶
بیت شمس سورج کا گھر کنعان کا
ایک شہر
بابل بابلونیا یا کسدستان کا پایہ تخت

جو فرات پر واقع تہا

بیت عَنیا یہودیہ کا شہر یروسلم سے
ایک کوس کے فاصلہ پر تہا کوہ زیتون کے
پورب پہلو پر ایک کم گہری وادی مین
بیت عینا گانو یروسلم کے پورب دکہن
سمت واقع ہے عرب اُسے العاذریہ کہتے
ہین بیس اکیس گہر کی آبادی ہے یہان
العاذر کی قبر ایک تہ خانہ مین سفید چٹان
مین کہودی ہوئی ہے جسے حضرت عیسیٰ
نے اُسکے مرجانیکے چوتہے دن زندہ کیا تہا
الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۴۴ و

برطانیہ کلان یعنے گریٹ بریٹن جسمین
انگلنڈ اور اسکاٹلنڈ اور ویلز شامل ہین
از تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱

بغداد عباسی خاندان کے دوسرے
بادشاہ المنصور بالله نے پرانی گانو کے
کہنڈرونپر آباد کیا اسکے معنے [illegible]
(از سیر الاسلام صفحہ ۸۴ مفتاح التواریخ
صفحہ ۱۸ اعنی طامس ولیم بیل صاحب نے
لکہا ہے کہ چون نجم در وقت تعمیر بغداد
ملاحظہ نمود شمس در قوس بود واین دلیل
برانکہ ہیچ خلیفہ دران شہر نمیرد دیگو بیگر
ہمچنان شد کہ او گفتہ بود از جملہ سی و ہفت
نفر خلفاء بنی عباس یک تن دران دیار
پہلو بر بستر مرگ ننہادہ اند و در سنہ یکصد
و پنجاہ و ہشت المنصور قصد زیارت مکہ
نمودہ میرفت در اثناء راہ نزدیک بیر میمون
فوت شد جسد او را در مکہ بردہ دفن کردند
گویند کہ یکصد مقابر برای او کندیدند
تا احدی را اطلاع نباشد کہ لاش او در کدام
قبر است انتہی

بیریہ جو زمانون مین بورہ کہلاتا مقدونیا
کا شہر تہا اُسکے نزدیک پلا تہا جہان سکندر
پیدا ہوا لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۵۰

بتونیا کوچک ایشیا کا صوبہ بحر اسود کے
کنارہ پر

بیت فاگا انجیر کا گہر ایک قریہ یروسلم سے
دو میل دور ہے

پ

پلستائن یہودیہ کنعان فلسطین

پسیدیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

پسیدیا کا انطاکیہ کوچک ایشیا مین واقع اور ان دنون مین اکشہر کہلاتا ہے

پافس جزیرہ کپرس کا ایک شہر

پفلگونیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

پمفولیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

پرگا کوچک ایشیا کے صوبۂ پمفولیا کا پایۂ تخت

پرگمس کوچک ایشیا کا ایک شہر جس کو اسوقت برگمو کہتے ہین جالینوس کا مولد تہا (الکتاب کے مقامات المعروفہ ختم)

پیریا یردن کے پار کا ملک

پھرگیہ کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

پنتس کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

پارتہیا ایک ملک جو فارس کے متصل ہے (یہہ ملک خیوا یعنے خوارزم اور مازندران اور خراسان کے پایٔن مین واقع ہے

(از ترجمہ تواریخ ہندوستان مصنفہ [illegible] مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۱ع حاشیہ صفحہ ۶۲)

پترا کوچک ایشیا کے صوبۂ لوکیا کی ایک بندرگاہ

پتمس ایک چھوٹا پتھریلا جزیرہ ملٹیر کے متصل اور ان دنون مین پتینو یا پالموسا کہلاتا ہے

پتیولی اٹلی کا ایک شہر جو اس زمانہ مین پزولو کہلاتا ہے

پتولمیس پلستائن کی ایک بندرگاہ جو آجکل آکرے کہلاتا ہے

ت

ترسوس کوچک ایشیا کے صوبۂ کلکیا کا پایۂ تخت

تلمیس یا بطلمیوس ان دنون اس شہر کو آکر یا عاقر کہتے ہین اور قاضیون کے ۱ باب ۳۱ مین عکو ہے (از ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵۸ سطر ۱۹) یہہ شہر صلیبیہ مجاہدین نے مسلمانون سے ۱۱۹۱ع مین

سے لیا تہا مگر سنہ ۱۹۱۲ع مین مسلمانون سنے
پہر اُسے فتح کر لیا (ارماڈزن جاگرفی ایشن
صفحہ ۱۲۵)

تروجلیوم کوچک ایشیا کا ایک شہر

تواتیرہ کوچک ایشیا کا ایک شہر جو اِن
دنون مین آکحصار کہلاتا ہے

تسلونیقیہ مقدونیہ کا ایک شہر اور
بندرگاہ جو اسوقت سلونیکا کہلاتا ہے
(یہہ شہر ملک یورپ متعلقہ سلطنت ٹرکی
کا بڑا بندرگاہ ہے انگرامرجاگرفی مصنفہ
گولڈاسمتہ وشرح پادری سی ان رایٹ
صفحہ ۴۵)

تبریاس جلیل کا پایہ تخت جس کو
آجکل تبریا کہتے ہین

تبق سرے ایک جگہہ کا نام جو روم
سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع تہا

تراکونیتس پلسٹائن کا ایک ضلع جو
اوتر پورب طرف تہا

ترواس کوچک ایشیا کا ایک ضلع

ج

جبجبہ ٹیلا

جات ٹے کا کو اور فلسطیون کا ایک شہر

جلیل پلسٹائن کا شمالی حصہ

جلجا کوہ کالوری کا ایک حصہ اُسے گلگتہ
بہی کہتے ہین

جنسرت کی جہیل جو دریاے جلیل
اور دریاے تبریاس بہی کہلاتی پلسٹائن
کی ایک جہیل ۸½ کوس کی لمبی اور
۳ کوس کی چوڑی ہے

جرجسی گدارہ اور جبا جیسا یہہ دو
شہر گلیل کے پورب اور دکہن کے کونے
مین واقع ہین ایہین کے وہ دو نون دیوانے
تہے جنہین سے حضرت عیسیٰ نے
بدروحون کو نکالکر دو ہزار سورون کو
سمندر مین ڈوبا دیا تہا (مرقس ۵ باب
۱۳ روشن تفسیر اسکاٹ متی ۸ باب ۲۸)

ح

حبش افریقہ کا ایک ملک جو مصر کے ... ہے

دکہن طرف ہے

حسن بندر جزیرہ قرتی کا بندر

د

دلمنوتہا ایک شہر جو جنیسرت کی جہیل کے پر واقع ہے

دکاپلیس پایا کا ایک ضلع جنیسرت کی جہیل کے پورب طرف

دل متہیہ الرجم کا ایک صوبہ جو خلیج سندو قیہ کے ایک طرف واقع ہے

دمشق شریا کا ایک مشہور شہر جو یروشلم سے پچیس ۲۵ کوس دور ہے

دربی کوچک ایشیا کا ایک شہر جو صوبہ لوقاونیہ میں واقع تہا

دریاے قلزم بحیرہ روم

ر

رامہ یروسلم سے چہ میل کے فاصلہ پر بیت ایل اور یروسلم کے درمیان واقع ہے از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۶۳ء صفحہ ۸۰ — ۸۲ و کیفیت نامہ ترجمہ پادری اسٹر انتہا صفحہ ۳

رگیوم اٹلی کا ایک بندرگاہ جو اس وقت رگیو کہلاتا ہے

رودس ایک جزیرہ جو کوچک ایشیا کے متصل ہے

روم اٹلی کا ایک بڑا شہر سات پہاڑوں پر تعمیر ہوا

ربہ بڑا یا نامور (نام شہر جو یردن سے ۲۳ میل حسبون سے ۱۴ میل دور ہے)

ز

زبلون پلسٹاین کا ایک ضلع

س

سسلیا جزیرہ صقلیہ موید الاسلام حاشیہ صفحہ ۱۰۲ اسی سکلی بہی کہتے ہیں

سالم سامریہ کا ایک شہر

سامریہ پلسٹاین کا بیچ الا حصہ اور سکا پاے تخت کہ وہ اس وقت سباستے کہلاتا ہے

ساموس بحر روم کا ایک جزیرہ

ساموتراکیا یونان کا ایک چہوٹا جزیرہ

سارڈس کوچک ایشیا کا ایک شہر
جو اسوقت سارت کہلاتا ہے

سرپتا فونیکی کا ایک شہر

سُوریا ارام شام جسمین فونیکی شامل
ہے (مفتاح الکتاب صفحہ ۴۶)

سرون سامریہ کا ایک شہر

سیلوکیا سُوریا کی ایک بندرگاہ

سلوآم ایک چشمہ اور برج کا نام جو
یروسلم کے نزدیک تھے

سینا عرب کا ایک کوہ جو حوریب پہاڑ
کے نزدیک ہے

سِن کا ریگستان دامن کوہ سینا
کا ریگستان

سقوتیہ ترکستان اور بخارا وغیرہ کے
برابر بحر الخضر کے پورب طرف (روس تواریخ
کلیسیا صفحہ ۱۸)

سمرنا کوچک ایشیا کا ایک شہر اور بندر

سوراکوس ایک شہر جو جزیرہ سسلی پر
واقع ہے

سکار یا سِکلم سامریہ کا ایک شہر عیبال
اور جرزین کے درمیان یروسلم کے اوتر
طرف بالفعل نبلس کہلاتا ہے از ماڈرن
جاگرفی انڈرسن مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۲۵
اسی جگہہ سامری عورت نے حضرت عیسیٰ
سے پوچھا تھا کہ جرزین کی ہیکل خدا کے حکم
کی بموجب ہے یا یروسلم (یوحنا ۴ باب)

سلمیس کپرس کا ایک شہر

سرو فونیکی سوریا کے متصل تھا

سَبا یا سَبا عرب کے دکھین
ملک یمن کا ایک شہر جہان کی ملکۂ بلقیس
تھی حالانکہ حبش کے لوگ کہتے ہین کہ وہ
ہمارے ملک سے گئی تھی (لغت کتاب
مقدس صفحہ ۳۰۹)

ص

صیدا فونیکی کا ایک بندرگاہ

صور چٹان (فونیکی کی ایک بندرگاہ
صیدا سے ۲۰ میل ناصرہ سے ۳۰ میل
یروسلم سے ۱۰۰ میل دور ہے لغت کتاب

مقدس صفحہ ۲۹۴ (یمین کا بادشاہ
حیرام تہا

ع

عرابہ [illegible] بیسون بیابان
لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷
عسقلون اسکیلان
عرب ایک ملک جو لال سمندر کے پورب
طرف ہے

ف

فلدلفیہ کوچک ایشیا کے صوبہ لودیا
کا ایک شہر جو اسوقت اللہ کا شہر کہلاتا ہے
فلپی مقدونیا کا ایک شہر جس کا نام
سکندر کے باپ فیلبوس سے ہوا
فونیکی فلسطیون کا ملک جو پلستاین
مین واقع تہا

ق

قرطبہ قردوہ کورڈاوا اسپین کا
پایہ تخت قدیم
قرنتس یونان کا ایک مشہور شہر

قنکریا یونان کی بندرگاہ جو قرنتس کے
نزدیک تہی
قیصریہ پلستاین کا بندر اور شہر ن
قیصریہ فلپی پلستاین کا شہر جو ان دنوں
مین بنیس کہلاتا ہے
قریتی یونان کا بزرگ تر جزیرہ جسکو
اسوقت کندیا کہتے ہین
قورین افریقیہ کا شہر اور بحر روم کی
بندرگاہ جو مصر کے پچہم طرف ہے (روح
تفسیر متی ۲۷ باب ۳۲ صفحہ ۳۲۲ مین ہے
کہ قرین ایک شہر ....
پورب طرف واقع ہے انتہی) اسی شہر کا
رہنے والا وہ شمعون تہا جو بعقیدہ باسلید
وسرنتہی وغیرہ عیسائی فرقون کے حضرت
مسیح کے بدلے مصلوب ہوا تہا (لغت
کتاب مقدس صفحہ ۴۷۰ مین ہے کہ
پورب طرف کرتا گو اور پچہم طرف مصر
اندرون اس ملک کا نام ترپولی ہے
انتہی

کی دکہن کی سرحد پہ واقع تہا

گال اسوقت مین فرانس کہلاتا ہے
(از تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۰)

ل

لاودقیہ کوچک ایشیا کا ایک شہر جسکو آجکل اسکی حصار کہتے ہین

لال سمندر یا بحر قلزم سات سو کوس لمبا افریقہ اور عربستان کے درمیان واقع ہے

لوبیا افریقہ کا ایک ملک جو مصر سے پچہم تہا

لدا یہودیہ کا ایک شہر

لوکیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ جو پچہم پر واقع تہا

لوقاونیہ کوچک ایشیا کا ایک ملک

لسطرہ کوچک ایشیا کا ایک شہر

م

مادا ایک ملک جو فارس کے متصل بحر خزر سے دکہن پچہم طرف تہا

ملیتا بحیرہ روم کا جزیرہ جو اب مالٹا کہلاتا ہے

مقدونیہ ایک ملک جو یونان کے اوتر کے حصے مین واقع تہا

مدیان ایک مقام ملک عرب کا متصل کوہ طور (ازالہ اعجاز قرآن مطبوعہ سنہ ۱۸۷۶ع صفحہ ۲۱)

ملیتس کوچک ایشیا کا ایک بندرگاہ

ملکیم قیتی کا ایک شہر

مصر ایک مشہور ملک جو افریقہ کے اوتر و پورب کے کونے پر واقع ہے

مسوپوتامیہ ارم نہراین الجزیرہ بین النہرین عراق عرب کہلاتا ہے دجلہ اور فرات کے درمیان کا ملک روسن تواریخ کلیسیا صفحہ ۴۳ مین اسکا نام دیار بکر بہی لکہا ہے

مرا ایک شہر جو کوچک ایشیا کے صوبہ لوکیا کا پایہ تخت تہا

موسیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

موت کی جہیل یا دریاے سدوم پلستین کی ایک مشہور کہاری جہیل جو پچاس میل لمبی اور دس یا پندرہ میل چوڑی

اُس مقام پر واقع ہے جسکے نزدیک صدوم اور عموره اور ادمه اور زبیان تھے

مریبہ جگڑا (نام مقام جہان اسرائیلی لوگ حضرت موسیٰ سے جھگڑے تھے

میل رومی میل مین سو لہ سو اٹھارہ انگریزی گز تھے (لغت کتاب مقدس صفحہ

مگدلا ایل جلیل کے قریب ایک گانو اندنون اُسے ایل مجدل کہتے ہین

منّ چالیس برس تک بنی اسرائیل فقط ایک قسم کا کہانا پاتے تھے۔ عرب اُسے تین مہینے تک خاصکر جون و جولائی مین ایک درخت سے جسکا نام طرفا ہے جمع کرتے جب پانی بہت پڑتا تب بافراط من پایا جاتا ہے۔ مکہن اور شہد کے عوض مین اُسے کام مین لاتے۔ سات یا آٹھ من سے زیادہ ایک سال مین کبھی جمع نہین کیا جاتا مگر اسرائیلیون نے ہر ہفتہ کے خرچ کے لئے اٹھارہ لاکھ سات ہزار پانسو من سے کم نہ جمع کیا ۱۰۷۵۰۰

کیونکہ ہر ایک آدمی کو ایک اومر روز ملتا تہا اب معلوم ہوگا کہ عرب لوگونکے من کو اُس من سے کچھ نسبت نہین ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۸۵)

ن

نائن جلیل کا ایک شہر

ناصره جلیل کا ایک شہر سلطان روم کے عملین عکہ یا عکو کے پاشا کے تابع ہے یہان فیالحال معجزه ایک ستون معلق ہے (الکتاب کے مقامات المعروفہ صفحہ ۴۴) اسکے پاس ایک پہاڑ پیغمبر اسمٰعیل کی قبر ہے (لغت صفحہ ۳۳۰) توریت مین سوا حضرت اسمٰعیل بن ابراہیم کے پانچ اشخاص اور اسی نام کے مذکور ہین۔ لغت صفحہ ۲۲۴ پس انہین پانچون مین سے کسی کی یہہ قبر ہوگی

نکاپلیس یونان کا ایک شہر جو اسوقت نکوپلی کہلاتا ہے

نینوه اسور کا قدیم پایۂ تخت جو کنار

حاشیہ

۲

عبرانی مہینے	مطابق انگریزی	مطابق ہندی	مطابق فارسی	مطابق نوروز	دینی سال کے مہینے	ملکی سال کے
ابیب یا نیسان خروج ۱۳ باب ۴ و ۱۸ اور ۳۴ باب ۱۸ آستر ۳ باب ۷	اپریل	چیت	فروردین	حمل	پہلا مہینا	ساتواں مہینا
زیو یا زیف ۱ سلاطین ۶ باب ۱	مئی	بیساکھ	اردی بہشت	ثور	دوسرا ۲	آٹھواں ۸
سیوان آستر ۸ باب ۹	جون	جیٹھ	خورداد	جوزا	تیسرا ۳	نواں ۹
تموز حزقیل ۸ باب ۱۴	جولائی	اساڑھ	تیر	سرطان	چوتھا ۴	دسواں
اب	اگست	ساون	مرداد	اسد	پانچواں ۵	گیارھواں
ایلول نحمیاہ ۶ باب ۱۵	ستمبر	بھادوں	شہریور	سنبلہ	چھٹا ۶	بارھواں ۱۲
تسری یا ایتانیم یعنی تسرین اول ۱ سلاطین ۸ باب ۲	اکتوبر	کنوار	مہر	میزان	ساتواں ۷	پہلا ۱
مرحشوان یا بول ۱ سلاطین ۶ باب ۳۸	نومبر	کاتک	ابان	عقرب	آٹھواں ۸	دوسرا ۲
کسلیو	دسمبر	اگھن	آذر	قوس	نواں	تیسرا ۳
طبیتھ آستر ۲ باب ۱۶	جنوری	پوس	دے	جدی	دسواں	چوتھا
سبط زکریا ۱ باب ۷	فروری	ماگھ	بہمن	دلو	گیارھواں	پانچواں ۵
اذار آستر ۳ باب ۷ اذار ثانی تیرھویں مہینے سال بڑھاتا تھا	مارچ	پھاگن	اسفندار	حوت	بارھواں ۱۲	چھٹا ۶

وے اذار یعنی اذار ثانی جس سال میں واقع ہوتا اُس سال عید پوریم دو دفعہ ہوتی تھی

اعیاد بنی اسرائیل	تاریخ		موسم	
فسح کا ذبح ہونا فسح نئی جو کی نذر کرنی فسح کا ختم	۱۴ ۱۵ ۱۶ ۲۱	نیسان	لونے کا موسم	سیوان
				زیو
عید پینتکوست نئے گیہون کی نذر کرنی	۶	سیوان		نیسان
			گرمی کا موسم	ایلول
				اب
کسدیوں نے پہلی ہیکل کو اور رومیوں نے دوسری ہیکل کو اسی روز لیلیا	۹	ایلول		تموز
نرسنگے کی عید کفارہ کا روز عید خیمہ اُسکا آخری دن	۱ ۱۰ ۱۵ ۲۲	تسری	بونے کا موسم	کسلیو
				مرحشوان
ہیکل کی تقدیس	۲۵	کسلیو		تسری
			جاڑیکا موسم	ادار
				سبت
عید پوریم آستر ۹ باب ۱۸–۲۱	۱۴ و ۱۵	ادار		تبیتھ

اسمین عبرانی مہینے مفتاح الکتاب صفحہ ۵۸۱ و ۵۹۱ سے اور انگریزی مہینوں کی مطابقت [illegible]

مسٹر پادری [illegible] صاحب صفحہ ۱۷۵ سے اور فارسی وغیرہ مہینوں کی مطابقت جنتری ۱۸۶۵ء مطبوعہ مطبع نولکشور سے نقل کیا گیا

باب اول

باب دویم

مناجات نظم از مولف

کارساز اپنے کبریائی خویش | ہے یکتائی و خدائی خویش

شرف ذات مصطفیٰ کا طفیل | اُسی سردار انبیا کا طفیل

نفس آلِ رسول کا صدقہ | فاطمہ سے بتولؑ کا صدقہ

رکھیو اُنہیں اس کتاب سے ناکام | جو مسلمان ہین دشمن اسلام

رہے مردود ہم شریر و خراب | جیسے اقصےٰ سے خارج اہلکتاب

دیندار ان کو اس سے ہو نایاب | راستبازون کی راستی ہو [illegible]

رکھین دین مین ہمیشہ ایک کتاب | اگر دین خم ہون ہو سے ہر محراب

نسخہ مقبول خاص و عام رہے | سارے نسخون مین بس امام رہے

جیسے لکھا کہ یہ شوکت فاروقؓ | پائی مین نے زیارت فاروقؓ

ویسے ہی اسکو جو پڑھین دیندار | پائین وہ بھی سعادت دیدار

جس مکان مین کہ یہ کتاب رہے | دخل شیطان کا نہ باب رہے

پڑھین جس جا مین یہ کتاب تمام | ہو گذرگاہ انبیا وہ مقام

جن بزرگون کے پاس یہ ہو کتاب | پائین اقصےٰ کی زائرون کا ثواب

خرچ اسپر کرین جو ایک دینار | لین عوض ایک کے پچاس ہزار

پڑھین دو بار جو کہ روزانہ شد | پائین حج کعبہ انکی ہو میراث

ہون ترے گھر کا جو خوان یارب | دے صلا مسکن جنان یارب

مددم کن بہ لطف یزدانی
ایلی ایلی لما سبقتانی

گرچہ پیری میں نیم جان مجھ کو
تھام لے ہمت جوان مجھ کو

رشک خورشید ہو ایاغ میرا
تار ہے عرش پر دماغ میرا

جوش سے ایکدم جو طوفان ہو میرا
ہو زمین سبز آسمان میرا

ستم ہو نفا سے اغنیا مجھ کو
دست بہ نان جوین مزا مجھ کو

تشنہ ساں سر شراب زمزم
لیک پہنچے مرا آفتاب زمزم

گر سے نظروں سے آب تا بہ محل
دیکھوں میں جو پری میں خواب محل

ایسی پیری ہو چشم تر میں مری
نہ سما سکے کوئی نظر میں مری

سختیوں کا جو پائمال رہوں
تب بھی گدڑی کا اپنے لال رہوں

اسقدر نور دل کے داغ میں ہو
جس سے مشعل کی بو دماغ میں ہو

جا کسی بزم میں جو پا نسکوں
اپنے جامے میں میں سما نسکوں

دم ہو فاقے سے گو لب میرا
پر فرشتے کریں ادب میرا

چاہوں گر عہدہ ہاے سلطانی
کروں تیرے ہی گھر کی دربانی

خم سدا عشق طاق میں ہوں
کاش جاروب کش حرم میں ہوں

نہ قیوں تک کبھی گلا آئے
پیچھے دے صبر گر بلا آئے

خوش ہوں ازواج انبیا مجھ سے
سب ہے سلم کلیسیا مجھ سے

بہر دین بخشش ہمت انصار
وقنا ربنا عذاب النار

قدر اسلام سمجہیں اہل یہود
کہ سوا اسکے ہے زبان مردود

از دل شان نرفت حب جہاد
ولقد صدوا عن سبیل اللہ

یہان نہ کعبہ فقط بس اپنا ہے — بلکہ بیت المقدس اپنا ہے

ملت از ما و ملک ہم از ماست — کعبہ از ما یروسلم از ماست

دون نصارا کو روح پاک کا نور — لین یہود آکے مجھہ سے درس لین

ہو زبان محو گوہر افشانی — لوٹین یہہ دُر یہود و نصارا بھی

ہو موثر میرا سوال و جواب — مجھہ سے پڑہین کتاب اہل کتاب

جانفزا ہو میرا کلام فصیح — کہ چلا لون کلیسیاے مسیح

پائین اہل یہود مجھہ سے فتوح — رب ہلیل کی ہو مجھہ مین روح

ایک کو بھی نہو گلا مجھہ سے — بلکہ دونون کا ہو بھلا مجھہ سے

اپنا اسلام و دین کا در کھولون — آگے مفلس کے مشت زر کھولون

غنی اس مال سے کرون انکو — مفت پایا ہے مفت دون انکو

تاکہ جب یہان سے ہو سفر میرا — قصر خلد برین ہو گھر میرا

دلکو منصور کے ملین سوچین — پاؤن ایکدم مین دولت دارین

اے یہوواہ کے سارے بندو جو رات کو یہوواہ کے گھر مین کھڑے رہتے ہو یہوواہ کو مبارک کہو اپنے ہاتھہ مقدس کیطرف اُٹھاؤ اور یہوواہ کو مبارک کہو (۱۳۴ زبور ۲ و ۳) مین اپنی نذرین یہوواہ کو ادا کرونگا اسکی کل اُمت کے حضور مین منت کرتا ہون یہوواہ کے گھر کی بارگاہون مین اے یروسلم تیرے درمیان ہللویاہ (۱۱۶ زبور ۱۸ و ۱۹)

اعلان

واضح ہو کہ یہہ صرف یروسلم یعنے بیت المقدس کا بیان ہے اور یہودی قوم کی

تواریخ نہین ہے اسکے پڑہنے والے کو ان باتون پر خوب غور کرنا چاہئے کہ یہہ کتاب
اُن تصنیفون کی مانند نہین ہے جنہین ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے عقیدہ کے
موافق لکہا کرتے ہین بلکہ صرف مورخانہ معہ سنہ .. و تاریخ ہر واقعی کا بیان
ہے ایسا کہ عیسائی اور یہودی اور مسلمان سب اسے تسلیم کر سکتے ہین دوسرے
کوئی مبالغہ یا خلاف بات اسمین نہین ہے کہ جس سے تمام دُنیا کے کسی اہل مذہب
کو حیرت اور تعجب ہو تیسرے پیشین گوئیان جو اس مین منقول ہوئین وہ بغیر
تاویلات ہر شخص کے فہم مین آسکتی ہین چوتہے مناظرہ کی باتین جو اس مین
شامل کی گئین وہ صرف واجبی واجبی علماء اہلکتاب کے اقوال سے لکہین
اور ہر طرح کے تعصب اور حجت سے آزاد ہین پانچوین باوجود ان سب احتیاطون کے
صرف عیسائی علماء کی معتبر تصانیف سے یہہ کتاب لکہی گئی چہٹے نظم فارسی و
اردو جو مولف کیطرف سے ہے بیانات مورخانہ اہلکتاب اور فواید مناظرہ اور
بدیہیات مطلب خیز سے مملو ہے اگرچہ اُن کتابون کے نام جنسے اس کتاب مین
مضامین انتخاب ہوئے معہ سنہ مطبوعہ و شمار صفحہ و سطر اپنی اپنی جگہہ پر لکہدئے گئے
ہین صرف بعض جگہہ حلقہ کے (یعنے اسکے) درمیان جو عبارت ہے اور اشعار
وغیرہ توضیح مطلب کے واسطے اور دستور عبارات اردو و فارسی وغیرہ پر مولف
کی طرف سے زیادہ کئے گئے باقی اصل کتابون کے ترجمے یا نقل عبارتون مین
سرمو تفاوت ہونے نہین پایا مگر یہان بہی اُن کتابون مین سے بعض کی فہرست
احتیاطاً لکہدینا لازم ہوا

فہرست کتب جنسے اس کتاب دولت فاروقی مین مضامین نقل کئے گئے

ہندی	
تواریخ کلیسیا چھاپہ بپ ٹسٹ مشن کلکتہ ۱۸۴۵ع یہہ کتاب پادری سی جی بارتہہ بیشنے کوٹلیب بارتہہ صاحب نے المانی زبان میں تصنیف کی پہر انگریزی مین ترجمہ ہوئی پہر جان پارسنس صاحب پادری مونگیر نے ہندوستانی کلیسیاؤن کے لیے ہندی زبان مین ترجمہ کیا دیکہو اسی تواریخ کا سماچار صفحہ اول	پہوتی الگلہتہاس مصنفہ پادری ال جی ہے صاحب چھاپہ الہ آباد ۱۸۵۸ع
اردو	
تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم سیوئل صاحب بہادر چھاپہ اکبرآباد ۱۸۴۷ع	اردو تواریخ کلیسیا انگریزی ترجمہ صاحب بالارشاد صاحب انگریز مصنف کے ترجمہ کیا ہوا بابو شیو پرشاد انسپکٹر مدارس سرکاری کا طلبا مدارس کے لیے مطبوعہ مطبع نولکشور ۱۸۶۷ع (یہہ تواریخ بہی مصنفہ سر ولیم میور صاحب بہادر ہے)
[illegible] الاسلام ترجمہ [illegible] سر [illegible] مصنفہ مارشمین صاحب حسب الحکم [illegible] صاحب دہلی کالج کے واسطے ۱۸۴۵ع	دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگسٹس براڈ ہیڈ صاحب مطبوعہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۲ع

کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے تمام سلاطین کا جسے پہلے پادری نیلر صاحب نے زبان جرمن میں تصنیف کیا اور اب جے پادری اشٹر صاحب نے ترجمہ کیا اور نارتھ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی کیلئے مشن پریس الہ آباد میں سنہ ۱۸۶۸ء کو مطبوع ہوا ॥

تاریخ سلطنت انگلشیہ مولفہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبع لاہور پریس سنہ ۱۸۶۸ع ترجمہ انگریزی ولیم فرانسس کالیر ال ال ڈی مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۹ع

لب التواریخ مولفہ مدرس سکندر فرنیز عیلز مطبوعہ سنہ ۱۸۵۸ع

مقدس کتاب کا احوال مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۵۵ع

فارسی

کشف الآثار فی قصص انبیاء بنی اسرائیل تصنیف پادری مریک صاحب چھاپہ ایڈنبرگ سنہ ۱۸۴۳ع یہ کتاب دراصل اکثر الکزنڈر کیتھ صاحب پادری نے انگریزی زبان میں تصنیف کی اور پھر یورپ کی اکثر زبانوں میں اور بعد اسکے عربی میں بھی ترجمہ ہوئی اور آخر کو پادری مریک صاحب نے فارسی

طریق حیات مصنفہ پادری فانڈر صاحب مطبوعہ سنہ ۱۸۴۳ع

مفتاح التواریخ مصنفہ طامس ولیم بیل صاحب مطبوعہ سنہ ۱۸۶۲ع بموجب پسند مسٹر ہنری میرس الیٹ صاحب سکرٹری گورنمنٹ ممالک ہند ॥

پادری ملتھر صاحب و تفسیر پادری شنرنگ صاحب مطبوعہ مشن پریس مرزاپور ۱۸۴۸ء

عبرانی

ترگوم یعنی تفسیر شہر مطبوعہ واو ہہ ہہ یعنی پانچہزار پانسو انا سی پیدائش عالم اور اس کتاب مین سنہ اسطرح لکھے ہین پانچہزار چارسو

دو سولہ اسی چھہ ستتر پانچ

یہودی اور عیسائی اور اہل اسلامی علما کی اس کتاب کے خاتمہ پر دستخط

دستخط عیسائی عالم پروٹسٹنٹ

کتاب یروشلم کی تواریخ مین مینے بھی دیکھی اور خوش ہوا بس مولف کے حق مین میری دعا ہے یہوواہ تجھے صیحون سے برکت دے اور تو عمر بھر یروشلم کی بہبودی پر نظر کیا کر اور اپنے لڑکوں کے لڑکون کو دیکھے (۱۲۸ زبور ۵ و ۶) ایم آر

دستخط یہودی سینہ صاحب الصاف

یہوواہ تنگی کے دن تیری سنے یعقوب کے خدا کا نام تجھے بلندی پر

خداوند تیری سنے اور صیحون سے تجھے سنبھالے تیرے
سارے ہدیوں (یعنے ان تالیفات) کو یاد فرماوے اور تیری
سوختنی قربانی (یعنے نظم پرسوز) کو قبول کرے سیلہ تیرے
دلکے مطابق تجھے بخشے اور تیرے سارے منصوبے کو پورا
کرے ہم تیری نجات پر ترنم کریں اور اپنے خداکے نام پر
جھنڈا کھڑا کریں ہوے وہ تیری ساری درخواستیں (یعنے یہ
مناجات) پوری کرے (۲۰ زبور ۱–۵)

خزقیاہ بن عبدیاہ

دستخط اہل اسلام

چونکہ ہیکل کے بانی حضرت داؤدؑ اور یروشلم خاص انہیں کا تختگاہ
اسلئے اس تواریخ یروشلم میں زبور سے حمد و نعت اور انہیں
انتونسی عبارت بلکہ یروشلم کی علاقہ رکھتے ہیں لکھنا اور انسب انہیں بھی
رعایت رکھنا اور زبور سے پیشینگوئیاں سوا بعض کے
اسی مقصد سے موید بیان کرنا یہانتک کہ سکندر کا ذکر بھی یروشلم
سے متعلق ہونا اور سب کچھ عیسائی علماء کی تصنیفات سے بعینہ نقل
کرنا انتہا یہ کہ نثر میں مناجات اور جابجا خاتمہ کی آئتیں بھی زبور
ہی سے برعایت بیت المقدس لکھنا اور باوجود اسکے باقرار علماء
اہل کتاب اسقدر اظہار فضایل اسلام یہ سب تائید الٰہی اس تواریخ

المكرمة التي انزلها على انبياء بني اسرائيل كانهم يعرفون المقدس ويسكنونه وهذا المصنف المشهور المذكور على اسان الجمهور بالمنا مناظري اهل الكتب عنى سيدنا السيد ناصر الدين محمد ابو المنصور ايده الله تعالى قد اثبت هذا الامور واوضحها بما نقل من كلام اهل الكتاب والحق ما شهدت به الاعداء فلا ريب ان هذا الكتاب المستطاب معجزة من معجزات نبينا محمد صلى الله عليه وسلم وعند اولى الالباب ٭ كتبه العبد الاحقر عبد العزيز بن غلام احمد لکھنوی غفر الله ذنوبه وستر عيوبه ٭٭٭

لشكرله تعالى وتقدس على ما استكمل تاريخ البيت المقدس الذي صنفه الفريد الجامع المناظر مناظري اهل الكتاب الناصر لدين النبي السيد محمد ابو المنصور الدهلوي نصره الله القوي على كل غبي وغوي ولعمري انه قد بالغ في تحريره وسعى وبذل كثيرا من مجهوده لا جرم فبلغ في جهده اقصى واستوفى في كتابة هذا تاريخ المسجد الاقصى فطوبى لمن اتخذه واشتراه وطالعه ورآه اذ هو احق واحرى بان يجعل قبلة لمن يهوى والسلام على من تبع الهدى وقد حرر هذا السطور العبد الملتجي الى القصور الاحقر السيد مظفر الدين حيدر عفى الله عنه في يوم المحشر

(بہ نواب حسنا ؟ ... دار لکھنؤ شیعہ مہذب نبیرہ نواب حسام الدین حیدر ...)

قطعہ تاریخ مصنفہ ثانی سحبان مداح حضرت پیغمبر آخر زمان صلعم مولوی محمد اکبر خان صاحب سلمہ الواہب المتخلص بہ مسلم

صاحبو بیت المقدس کی سبھی حالات مین — جامع تحقیق یہہ نسخہ بہت اچھا چھپا

کس زبان مین آجتک بیت المقدس کے لیئے — اس سے بہتر کوئی بھی نسخہ کسینے ہے لکھا

یہہ شرف کسکو تھا جو لکھتا کوئی ایسی کتاب — فضل یہہ بالاختصاص اسکے مصنف ہی کو تھا

جامع اوصاف ہی اسکا مصنف بالیقین — دوستو اب انکے مین مداح ہون کس رو صفا [?]

بے نظیر و بے بدل بے مثل ہے ذات انکی آج — اپنے فن مین ہے بہی شہرت جہان مین جابجا

ہین امام فن خود عالم مین وہ بے گفتگو — سب پہ بالتسلیم ظاہر ہے یہہ انکا مرتبہ

کسکو انکیطرح نصاری سے مین کمال [?] — جو مناظر کو طلب کرتا ہو خود دیکر صلا

آجتک انکے سوا کسنے بہلا مانگا جواب — وعدہ انعام کرکے اپنی تصنیفات کا

نام نامی یہہ ہے اس عالی نسب کا باوفا — مولوی سید ابو المنصور صاحب باصفا

ہے انہین کی حسن تالیفات سے یہہ بھی کتاب — جسکا ہر ایک فقرہ بلکہ ہر لفظ ہے صدق آشنا

رد جو ہے مخالف [?] کی اسمین مخالف تا کسی پر د استخفا [?] — کسکی طاقت کرسکے کوئی ذرا چون و چرا

ہے بہی برجستہ تاریخ کتاب مستطاب — تمنے پایا مسلم اچھا مادۂ تاریخ کا

۱۲ ۹۳

ولہ ایضاً عیسوی

چھپی کیا صاف یہہ تاریخ بے مثل — لکھی کیا خوب اس نسخے کی کاپی

کہی مسلم نے کیا عمدہ یہہ تاریخ — دلا کیا اشرف التاریخ چھاپی

۱۸۷۶

گزارش

واضح ہو کہ اس کتاب مین بڑی احتیاط یہہ کی گئی ہے کہ علماء اہلکتاب کی تصنیفات مین سے جو مضمون نقل کئے گئے ہین وہ بجنسہ حرف بحرف ہین کسیطرح اُنمین تصرف نہین کیا گیا اسوجہ سے انبیاء علیہم السلام کے نام جسطرح اُن عبارتون مین درج ہے اسیطرح نقل کرنا ضرور ہوا کہ نقل کفر کفر نباشد مگر مؤلف کتاب دولت فاروقی کی طرف سے جہان کہین کچھہ عبارت مرقوم ہوئی وہان ہر نبی کے نام کے ساتھہ استعمال الفاظ تعظیمی مین ہرگز قصور نہین کیا گیا ہے اسوجہ سے نقل عبارات تصانیف اہلکتاب مین جو انبیاء علیہم السلام کے نام بے رعایت الفاظ تعظیمی مرقوم ہین وہ مولف کتاب ہذا کی طرف سے نہ سمجہنا چاہیے

فہرست کتب مصنفہ جناب امام فن مناظرہ اہلکتاب مع شرح قیمت

(۱) تنبیہ جاہد یہ (۲) دولت فاروقی (۳) عقوبت ضالین (۴) استیصال
(۵) رفیق الوداد (۶) لحن داودی (۷) انعام عام (۸) افحام الخصام

(۹) تصحیح التاویل (۱۰) اعجاز قرآن (۱۱) میزان المیزان (۱۲) عین الیقین (۱۳) مجموعہ وعظ (۱۴) یادداشت

تمام شد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۰	۱۲	گر	مگر	۱۹۰	۱۴	چلاتا	جلاتا
؍؍	۱۹	مقرر	مقرر رہوتا	۱۹۱	۱۱	اس	یہ
۱۴۳	۱	بہی ہے	بھی ہے	۱۹۵	۱۵	دروغے	درو سے
۱۴۷	۱۵	ووح	سوح	۱۹۶	۱۱	مقتضی	منقضی
۱۴۹	۱۴	اسکاب	اسکاٹ	۱۹۹	۲	آدین	اڈین
؍؍	۱۶	ترجے	ترجیے	؍؍	۱۸	پچاس سو فٹ	پچاس فٹ
۱۵۰	۷	پرپہ	پہ پہ	۲۰۰	۱	السخرہ	الصخرہ
۱۵۲	۱۳	مصنبوبی کی	مضلوبی کی	۲۰۷	۳	حضرات	حضرت
۱۶۱	۱۲	۱ح	۱۷	۲۰۷	۸	ابوبکر	ابوبکر
۱۶۴	۵	یہ	یہ	؍؍	۱۳	تنہائی	تنہا سے
۱۶۵	۲	جہوٹے	چہوٹے	۲۱۰	۱۲و۱۳	رہے (اگرچہ	رہے اگرچہ مکہ
۱۶۷	۳	بادلونین	بادلونین			مکہ مین کعبہ کو	مین کعبہ کو سجدہ
؍؍	۱۸	سنہ ۱۸۶۷ء	سنہ [illegible]			سجدہ کرتے تہے	کرتے تہے
۱۶۸	۱۱	برپاکے	برپاکی	۲۱۲	۱۸	اسی نے	اسی لئے
۱۷۰	۱۷	وعیرہ	وغیرہ	۲۱۳	۱۰	حوصگی	حوصلگی
۱۷۳	۸	قیطلینہ	قیطلینہ	۲۱۴	۸	سنہ ۱۸۲۹ء	سنہ ۱۸۲۹ء
۱۷۵	۳	او ۷۰	اور ۷۰	؍؍	۱۹	کیے	کسے
۱۷۶	۱۹	مسیح	مسیح	۲۱۵	۶	پلیا	لی بیا
۱۸۰	۱۶	بچہلا	پچہلا	؍؍	۱۷	بروٹلائیش	اوٹلائیس
۱۸۳	۷	تکلیفات سے	تکلیفات سے			اف ہستمری	اف ہسٹری
۱۸۶	۱۳	ریلین	میلین	۲۱۶	۲	عافیت	عافیت
۱۸۸	۳	صفحہ	صفحہ ۵	۲۱۸	۱	نہ چاہیے	چاہیے
۱۸۹	۱۱	۲۹	۱۲۹	؍؍	۱۱	البجلہ	الحملہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۰	۱۸	ایک سو	ایک سو ۱۰۰
۲۲۲	۱۱	اونہون	اونہون نے
۲۲۳	۳	مواسق	موافق
۲۲۴	۱۸	رہنے دالون	رہنے والون
۲۲۵	۱	رسیلہی راہ	سیلہی
״	۱۱	سوفسٹونیس	سوفسٹوینس
۲۲۶	۱۹	السخرہ	الصخرہ
۲۲۷	۱۳	ضیاق	طباق
۲۲۸	۱۲	ادلن	اوّلن
״	۱۸	قانون	قانونون
۲۲۸	۱۳	سپاہیانہ	سپاہیانہ
۲۳۲	۵	سمپرونس	سمپرونیس
۲۳۸	۱۶	جبیل آلٹر	جبیر آلٹر
۲۴۲	۱	قابل	قابیل
۲۴۶	۳	اسکو	اسکو .
۲۴۶	۱۰ سطر کے آخر		یہہ کتاب سیر الاسلام مطبوعہ مطبع مولوی محمد باقر شیعہ مذہب مالک اردو اخبار دہلی ہے
״	۱۰	سیر الام	سیر الاسلام
״	۶	زبور	زبیور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۶	۶	مولفہ	لمولفہ
״	۱۲	سلام علیہی	سلام علیہی
۲۵۰	۲	گزنیز	گرنیز
״	۴	دعیش	دغیش
״	״	را	رہ
״	۶	مخزونے	مخزونٹے
״	۷	اصف	آصف
״	۱۱	پہر	بر
״	۱۶	وزروز	درروز
״	۱۷	علاسے	غلاسے
۲۵۱	۱ مصرع اول	ہنور	ہنوز
۲۵۵	۵	البوہرنرہ	البوہریرہ
״	۱۱	لکہنی	لکہی
״	۱۹	السخرہ	الصخرہ
۲۵۷	۹	لکہات	لکہا ہے
״	۱۹	وعزہ	وغیرہ
۲۵۹	۱۴	باتمام	باتہمام
۲۶۵	۳	کیاگیاتہا	کیا کیا تہا
״	۱۸	سے سانفع	سے نفع ہے
۲۶۶	۶	قوریت	توریت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۸	۴	تعلیت	تعلینت	۲۸۱	۱۷	اولی	اوسلے
۲۷۰	۴	السخرہ	الصخرہ	۲۸۲	۶	حرم	حرم سلہ
رر	۱۳	عرص	غرض	۲۸۳	۸	ایک پتہر	ایک پتہر سلہ
۲۷۴	۷	پیروسلم	یروشلم کو	۲۸۴	۱۵	ہوگا	ہوگا سلہ
۲۷۵	۳	یس	پس	رر	۱۹	السخرہ	الصخرہ
رر	۱۵	گنواری	کنواری	۲۸۶	۲	حضرت ابراہیم	حضرت ابراہیم سلہ
رر	۱۷	ایکویلا	ایکویلا	رر	۱۱	یہہ بابہ	یہہ بات
رر	رر	سکس	سمیکس	رر	۱۳	متقربوا	یقربوا
رر	۱۸	کہ کے	کہ علمہ کے	۲۸۷	۱۰	وستند	دانشتند
۲۷۶	۲	متی انجیل	انجیل متی	۲۸۸	۸	بانصرانی	یانصرانی
رر	۱۱	نبس	نبن	۲۹۰	۱۸	کیجالیت	کیحالیت
۲۷۸	۱	کاہہ	کایہہ	۲۹۱	۱۷	گینہوم	گیہنوم
رر	۱۸	زبکون	زبلون	رر	۱۸	بادرہ	یادرہ
۲۷۹	۱	داودسا	داود	۲۹۲	۱۳	غلیظ	غلیظ
رر	۱۷	عیسوئین	عیسوئیین	رر	۱۴	چلتی	حلتی
رر	۱۸	حو	جو	۲۹۳	۱۷	ہین	مین
۲۸۰	۱	سی بہی	سے بہہ بہی	۲۹۵	۱۳	جتانشین	چٹانشین
رر	۱	دیوازون	دیوارون	۲۹۶	۵	الستشہد	السترشد
رر	۱۳	ترکشن	ترکش	رر	۱۲	جبیلین	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۷	۶	خوخصوصیت	جو خصوصیت
۲۹۸	۷	زاہیر	زاپر
۳۰۱	۲	ہوسے	ہووسے
۳۰۵	۳	لاطینون	لاطینیون
۳۰۶	۱۸	شاک	مشاک
۳۱۱	۱۶	راہ یاگئے	راہ پا گئے
۳۱۲	۷	ہرمت	ہرمسٹ
۳۱۳	۱۳	ہولین	ہوا ئین
۳۱۸	۱۷	اسکاٹلنڈ	اسکاٹلینڈ
۳۱۹	۱۵	پیلسٹاین	پیلسٹائین
۳۲۰	۴	دولون	دولتون
۳۲۱	۶	شاہ	شاہ
رر	۱۱	بچارہا	بجا رہا
۳۲۲	۸	گزرا	گذرا
۳۲۵	۱۸	کھیرما	گھیریا
۳۲۶	۱۵	عرض	غرض
۳۲۷	۱۲	دلیوک	ڈیوک
۳۲۹	۶	شیل	ٹپل
رر	۱۴	شوجمہ	ترجمہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳۲	۸	سنہ ۱۸۵۲ء	سنہ ۱۸۵۳ء
رر	۱۲	ارزو ترجمہ	اردو ترجمہ
رر	۱۳	ونڈسٹر	ونڈ سٹر
رر	۱۶	پاما	پاٹا
۳۳۳	۱	جرمانے	جرما نے
رر	۱۵	اوسی	اُسی
۳۳۳	۴	بیہ گیا	بہہ گیا
رر	۹	بٹی	بیٹی
۳۳۴	۳	سنہ ۱۳۲۶	سنہ ۱۳۴۶
رر	۴	مُلک شاہ	مَلِک شاہ
رر	۱۳	اسبات	اسباب
رر	۱۶	اور کہتا	گرو رکہتا
۳۳۵	۱۳	کمنت	مکنت
۳۴۲	۴	کرلیے لگے جب	[illegible]
۳۴۴	۹	دور تر	دور تک
۳۵۰	۱۲	لوئنس	لوئس

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
تحریفن	تحریفن	۱۶	رر
سنہ ۱۲۰۶ء اور	سنہ ۱۲۰۶	۳	۳۶
سنہ ۱۲۲۷ء	اور سنہ ۱۲۲۷		
دسی	دو	۱	۳
تلواروں سے	تلواروں	۱۹	رر
نہایت	مہایت	۵	۳
تھوڑے سے	تھوڑے	۱۴	
کی	کئے	۱۵	۲
بجائے	بجائے	رر	
لااطمینان	لااطمینان	۱	
سنہ ۵۰ء	سنہ ۵۰ء	۸	
سنہ ۱۳۵۳	سنہ ۱۳۵۲	۹	
آخرت	آحرت	۱۲	
وذلت	ودلت	۱	
کمیٹی	کیٹی		
جسکو	جسکو		
۱۲ آنہ	۱۲		
جلادیا ہے اور	جلادیا اور		
سیر الاسلام مطبوعہ	سیرالاسلام		

سطر	صفحہ
	۳۵۱
	رر
	رر
	۳۵۲
	رر
	۳۵۶
	رر
	۳۵۷
	رر
۲	رر
۴	رر
۱۲	۳۵۸
۱	۳۶۰
۳	رر
۵	رر
۱۰	۳۶۲
۱	۳۶۳
۱۵	۳۶۵